من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین (الحدیث)

المواہب الرضویۃ فی الفتاوی الازہریۃ

جلد نمبر 9
جلد نمبر 9
جلد نمبر 9

کتاب الطہارۃ · کتاب الصلوۃ · کتاب الزکوۃ · کتاب الصوم · کتاب الحج · کتاب النکاح · کتاب الطلاق · کتاب البیوع · کتاب الوقف
کتاب العقائد · کتاب الحظر والاباحۃ · کتاب السیر · کتاب الشتی · کتاب المیراث

فتاوی تاج الشریعۃ

جلد 9

تصنیف

فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الہند تاج الشریعۃ
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان ازہری قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ یُّرِدِ اللہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

المواھب الرضویۃ فی الفتاوی الازھریۃ

۲۰۱۴ء

فتاویٰ تاج الشریعۃ

جلد نہم

تصنیف

فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الھند تاج الشریعۃ

حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد اختر رضا

قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست (جلد نہم)

□□□

الحظر والاباحة (ثانی)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

کتاب : المواهب الرضوية فی الفتاوی الازهرية
۱۴ ء ۲۰
المعروف بـــ فتاویٰ تاج الشریعہ (جلد نہم)

تصنیف : فقیہ اسلام تاج الشریعہ حضرت مفتی **محمد اختر رضا** قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان

باہتمام : شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی ابوحسام **محمد عسجد رضا** قادری زید مجدہ
قاضی القضاۃ فی الہند و ناظم اعلیٰ جامعۃ الرضا بریلی شریف

تصحیح و ترتیب : مفتی محمد مطیع الرحمن نظامی، تلمیذ و خلیفہ حضور تاج الشریعہ
سابق استاذ جامعۃ الرضا، بریلی شریف

تحقیق و تخریج : ابوحنظلہ مفتی محمد بلال انور رضوی پلاموی، مفتی محمد شاعر رضا دار جلنگوی،
مفتی محمد فیصل رضا فرخ آبادی، مفتی عبدالباقی کشنگنجوی، مفتی غلام مرتضیٰ بناری
تلامذہ و خلفائے حضور تاج الشریعہ
جامعۃ الرضا مرکز نگر متھراپور بریلی شریف

کمپوزنگ/ فائنل سیٹنگ : مولانا محمد افضل مرکزی مظفرپوری، جامعۃ الرضا، بریلی شریف

سن اشاعت (باراوّل) : ۱۴۴۴ھ/ ۲۰۲۲ء

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا متھراپور بریلی شریف

شرف انتساب

ہم شبیہ غوث اعظم مجدد ابن مجدد اعظم ابوالبرکات محی الدین
آل الرحمان سرکار مفتی اعظم حضرت العلام الشاہ

محمد مصطفٰی رضا خان نوری

قادری علیہ الرحمۃ والرضوان
وشہزادۂ حجۃ الاسلام مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی

محمد ابراھیم رضا خان قادری

جیلانی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان
کے نام!

شرف انتساب

ہم شبیہ غوث اعظم مجد دابن مجد د اعظم ابوالبرکات محی الدین

آل الرحمان سرکار مفتی اعظم حضرت العلام الشاہ

محمد مصطفیٰ رضا خان نوری

قادری علیہ الرحمۃ والرضوان

وشہزادہ حجۃ الاسلام مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی

محمد ابراھیم رضا خان قادری

جیلانی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان

کے نام!

تهدیہ

(۱) سراج الائمہ کاشف الغمہ قطب زمانہ حضرت
اِمَامِ اَعظَمُ اَبُو حَنِیفَہ نُعمَان بِن ثَابِت رضی اللہ تعالٰی عنہ [م ۸۰ھ]

(۲) غوث صمدانی محبوب سبحانی شہباز لامکانی سرکار غوث اعظم محی الدین
شَیخ عَبدُالقَادِر جِیلَانِی رضی اللہ تعالٰی عنہ [م ۵۶۱ھ]

(۳) عطائے رسول سلطان الہند خواجۂ خواجگان معین الملۃ والدین
خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالٰی عنہ [م ۶۲۷ھ]

(۴) امام اہل سنت مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت
اِمَام اَحمَد رَضَا قَادِرِی رضی اللہ تعالٰی عنہ [م ۱۳۴۰/۱۹۲۱ء]

(۵) شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام حضرت العلام مفتی
مُحَمَّد حَامِد رَضَا قَادِرِی رحمۃ اللہ علیہ [م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء]

(۶) سید العلما حضرت مولانا شاہ اولاد حیدر سید میاں
سَیِّد اٰلِ مُصطَفیٰ حُسَینِی بَرکَاتِی مَارَہرَوِی رحمۃ اللہ علیہ [م ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء]

(۷) احسن العلما حضرت مولانا شاہ
سَیِّد مُصطَفیٰ حَیدَر حَسَن مِیَاں قَادِرِی بَرکَاتِی مَارَہرَوِی رحمۃ اللہ علیہ
[م ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء]

(۸) برہان ملت حضرت علامہ مفتی
عَبدُالبَاقِی مُحَمَّد بُرہَانُ الحَق قَادِرِی رَضوِی جَبلپُورِی رحمۃ اللہ علیہ
[م ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء]

کی خدمات عالیہ رفیعہ میں!

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔(۱)

کتاب الحظر والاباحۃ

(۱) الحشر: ۷/ کنزالایمان

اِذَا قِیۡلَ لَکُمۡ تَفَسَّحُوۡا فِی الۡمَجٰلِسِ فَافۡسَحُوۡا یَفۡسَحِ اللّٰہُ لَکُمۡ وَ اِذَا قِیۡلَ انۡشُزُوۡا فَانۡشُزُوۡا

جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو۔(۱)

باب آداب المسجد والقبلۃ والتلاوۃ وغیرھا

(۱) المجادلۃ:۱۱/کنز الایمان

باب آداب المسجد والقبلۃ والتلاوۃ وغیرھا

مسئلہ-۱

مسجد کا متولی کیسا ہونا چاہیے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

محلہ قاضی ٹولہ پرانہ شہر، بریلی میں ایک مسجد کھیت کے نام سے مشہور ہے جو کہ وقف بورڈ میں ۵۷ ر پر رجسٹرڈ ہے۔ اس مسجد کا کل انتظام ایک ایسے شخص کے پاس تھا جس کے آباواجداد کی زمین پر انہیں کے ذریعہ وہ مسجد تعمیر ہوئی تھی، شخص مذکور متقی و پرہیز گار، صوم وصلاۃ کا ہر طور سے پابند شرع اور گھریلو حالات کے تحت دیانت دار وامین ہے، گردونواح کے محلہ جات میں کم ازکم اس شخص کی مثال ناممکن ہے، ایسے شخص کو حکومت کے قانون کے مطابق بے بنیاد حلف نامہ لگا کر اپنے اثر ورسوخ کا استعمال کر کے سنی سینٹرل وقف بورڈ کے ذریعہ ہٹا کر خود ایک انتظامیہ کمیٹی مقرر کر لی جس کے گیارہ موجودہ ممبران میں کم از کم سات ممبر غیر شرع ہیں، چھ ممبر نماز کے پابند نہیں ہیں اور زیادہ تر نماز ادا نہیں کرتے۔ سکریٹری خصوصی بے نمازی ہے اور اپنا زیادہ وقت شطرنج کے کھیل میں ضائع کرتا ہے، تقریباً سبھی ممبران کمیٹی ہذا شریعت کے اصولوں کے نہ تو پابند ہیں اور نہ ہی کسی قسم کا شرعی علم ہی انہیں ہے۔ مسجد مذکور میں کچھ دکانیں بھی ناجائز طور پر تعمیر ہیں جن کا زیادہ حصہ سرکاری زمین و نالی پر ہے اور خصوصاً دکانیں بالکل نئی ناجائز طور پر سرکاری زمین پر قبضۂ ناجائز سے تعمیر ہیں۔ مسجد کی جانب پچھم ایک بڑا درخت سرکار کی سڑک پر لگا ہوا ہے جو کہ حکومت کی ملکیت ہے، اس کو ناجائز طور پر تراش کر اس کی لکڑی کو جلا کر پانی گرم کیا گیا، جس سے نمازیوں نے غسل بھی کیا اور وضو بھی کیا۔ لکڑی سراسر ناجائز تھی۔ مسجد کی ایک دکان خالی ہونے پر کم پگڑی

لے کراس کوممبران کمیٹی کے ایک رکن کے لڑکے کے نام کم کرایہ پر دیا گیا۔ پگڑی کی رقم کوعطیہ کا نام دیا گیا۔ کمیٹی کے ممبران میں سے خزانچی کے عہدہ پر کام کرنے والے شخص نے محض بدعنوانیوں اور غلط اخراجات کی بنیاد پر استعفیٰ دے دیا۔ جبکہ باشرع شخص تھا۔ ایسی حالت میں :

(۱) وہ لوگ جنہوں نے بے بنیاد حکومتی حلف نامہ لگا کر ایک متقی و پرہیز گار شخص پر تہمت لگا کر مسجد کے انتظام سے الگ کیا اور انتظام کو اپنے فائدہ کے لئے اپنے ہاتھ میں لیا یا ان کو برسر اقتدار آنے میں کسی بھی طرح سے مدد کی، کیا حکم ہے ان لوگوں کے لئے؟

(۲) ایسے ممبران وعہدیداران کیلئے کیا حکم ہے جو کہ مسجد کا انتظام کرتے ہیں اور بے نمازی، شطرنج کے کھلاڑی، غیر شرعی صورت ولباس سے آراستہ دینی معلومات سے بے بہرہ ہیں؟

(۳) ناجائز طور پر سرکاری نالی وزمین پر تعمیر دکانوں کا ناجائز کرایہ لے کر اس کو مسجد کے کام میں لانے، مسجد کے اخراجات پورے کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۴) ناجائز طور پر سرکاری درخت کو کاٹنے، اسکو جلا کر پانی گرم کرنے اور اس گرم پانی کو وضو وغسل کیلئے انتظام کرنے اور ان سبھی میں مدد کرنے والے اشخاص کیلئے کیا حکم ہے؟ جبکہ لکڑی ناجائز ہے۔

(۵) پگڑی جو کہ شرعاً ناجائز ہے کو عطیہ کہہ کر وصول کر کے مسجد میں صرف کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب باصواب سے مطلع فرمائیں۔ فقط

المستفتی : اشفاق احمد خاں

ساکن مکان نمبر ۱۳۵، قاضی ٹولہ، بریلی

الجواب:

(۱،۲) برتقدیر صدق سوال وصورت واقعہ کسی کو بلا وجہ شرعی معزول کرنا ظلم و بے انصافی ہے۔ جو لوگ اس امر قبیح کے مرتکب ہوئے، ظالم و جفا کار مستحق نار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہوئے اور جھوٹے حلف نامہ سے لعنت الٰہی کے مستحق ہوئے اور خانہ خرابی کا سامان کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ '' (۱)
اوراس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''اليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع'' (۲)
جھوٹی قسم گھر کو ویران کر چھوڑتی ہے۔

شرعاً وہ شخص فی الواقع اگر متقی پرہیزگار لائق ہے، ہرگز معزول نہ ہوا۔
ردالمحتار میں ہے: ''لايصح عزل صاحب وظيفة بلا جنحة'' (۳)
بلکہ یہی لوگ جن کے افعال بد سوال میں مذکور ہوئے (بر تقدیر ثبوت شرعی) شرعاً نامستحق تولیت واجب العزل ہیں۔

درمختار میں ہے: ''وينزع وجوبا بزازيه لو الواقف فغيره بالاولیٰ درر غير مامون أو عاجزا او ظهر به فسق -الخ'' (۴)۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اس زمین پر بلا اجازت تعمیر دکان ناجائز ہے اور اس کا کرایہ مسجد میں لگانا ممنوع۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اگر صراحۃً یا دلالۃً کسی طرح اس پیڑ کی لکڑی کاٹنے کی اجازت نہیں تو کاٹنا ناجائز اور اس میں مدد اور اس سے رضامندی کا بھی یہی حکم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) پگڑی ناجائز ہے، اس کی رقم مسجد میں لگانا جائز نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳/ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

---

(۱) سورۃ الھود:۱۸
(۲) کنز العمال، کتاب الیمین والنذر، ج ۱٦، ص ۲۹۷، حدیث ۴٦۳۸۰، دار الکتب العلمیہ بیروت
(۳) ردالمحتار، کتاب الوقف، ج٦، ص ۵۸۱، دار الکتب العلمیة، بیروت
(۴) الدر المختار کتاب الوقف، ج٦، ص ۵۸۰، ۵۷۸، دار الکتب العلمیة بیروت

مسئلہ-۲

مسجد تعمیر کرا کے اس پر اپنا نام چسپاں کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید نے اپنے ذاتی پیسہ سے مسجد بنوائی۔اب زید اپنی تعمیر کردہ مسجد میں اپنے نام کا کندہ کیا ہوا پتھر چسپاں کروانا چاہتا ہے از روئے شرع کیا حکم ہے؟ چسپاں کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۲) زید اب بارگاہ رب العزت میں ثواب کا مستحق ہوگا یا نہیں؟

(۳) قرآن عظیم کی کون سی آیت کندہ کرائی جائے؟

(۴) سن تعمیر مسجد کندہ کرایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ از راہ کرم جواب عنایت فرمائیں۔فقط

المستفتی: حافظ ہدایت اللہ علی صاحب

الجواب:

(۱) ضرور چسپاں کیا جائے کہ لوگوں کو اسے دیکھ کر خیر کی رغبت ہوگی اور اس نیت سے جو لگائے اسے اس نیت پر اور لوگوں کے کارِ خیر کا اور خود اپنے عمل کا بھی کا ثواب ملے گا۔

حدیث میں ہے:''الدال علی الخیر کفاعله''(۱)

بھلائی پر رہنمائی کرنے والا ثواب میں اس پر عمل کرنے والے کے مثل ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) قرآن عظیم کی آیت کندہ نہ کریں، مظنۂ سقوط ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۳

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے مسجد میں مٹی کا تیل جلانا ناجائز کیوں فرمایا؟

حضرت علامہ مکرم ومحترم مفتی صاحب قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(۱) جامع الترمذی، ابواب العلم، ج ۲، ص ۹۱، مجلس برکات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین ذیل کے مسائل میں کہ

(۱)　فتاویٰ افریقہ میں امام اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے کہ عورت کو بھی ختنہ کرانا جائز ہے۔ اور مفتی احمد یار خاں نے نماز میں قیام میں ثنا پڑھتے وقت ''لا الٰہ'' پر انگشت شہادت اٹھانے کو جائز لکھا ہے۔ یہاں پر ایک شخص ان مسئلوں کا جواب چاہتا ہے۔

(۲)　مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام ہے۔ اس کو اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۶۲۰ ر پر لکھا ہے۔ اس پر بھی ثبوت چاہتا ہے اور مٹی کا تیل مسجد میں جلانا حرام نہیں ہے جب بجلی نہ کام کرے تو جلا سکتے ہیں۔ اگر واقعی یہ حرام ہے تو معتبر فقہی کتابوں سے اس کا ثبوت چاہتا ہے۔

(۳)　بہار شریعت کے اس مسئلہ پر بھی اعتراض کرتا ہے کہ نماز میں سجدہ کی حالت میں تین انگلیاں لگانا واجب ہے، اگر نہ لگے تو سجدہ سہو کرے اور سجدہ سہو نہ کرے تو نماز نہ ہوگی، لوٹانا واجب ہے۔ اس پر بھی اعتراض کرتا ہے، کہتا ہے کہ اس شہر کے تمام مساجد کے اماموں کی تین تین انگلیاں نہیں لگتی ہیں مگر اس مسئلہ کو دیکھ کر ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے تو جماعت کا ثواب چلا جائے گا۔ کیا اس کا کہنا ٹھیک ہے؟ کیا اس امام کے پیچھے نماز پڑھیں تو ہوگی یا نہیں؟ ان سوالوں کا جواب دے کر ہمارے اختلاف کو دور فرمائیے۔ بینوا توجروا

المستفتی: خادم میر محمد سرمن بادشاہ قادری
ہاسپیٹ، ضلع بلہاری، نزد مومن مسجد

الجواب:

(۱)　اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے فتاویٰ افریقہ میں یوں نہ لکھا جس طرح سوال میں مذکور ہوا، وہ یہ لکھتے ہیں کہ لڑکیوں کے ختنہ کا کوئی تاکیدی حکم نہیں اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام کو حکم نہیں اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا۔ اور حفظ دین مسلمانان واجب ہے۔ لہٰذا یہاں اس کا حکم نہیں۔ الخ اور تفصیل مسائل اسی کتاب میں ملاحظہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور فتاویٰ احمدیہ میں یہ ضرور لکھا ہے کہ کلمہ ''لا'' پر داہنے ہاتھ کی ایک انگلی یعنی انگشت شہادت اٹھا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور یہ مسئلہ جس سوال کے جواب میں لکھا ہے۔سوال کی عبارت یہ ہے:

''نیت باندھنے کے بعد سبحٰنک اللھم پڑھتے ہیں، جملہ ''لا الٰہ غیرک'' پر انگشت شہادت''

مگر حوالہ نہیں دیا اور کتب فقہ میں نظر سے بھی نہ گزرا مگر جواب میں کلام نہیں کہ ممانعت کہیں نہیں، نہ ممانعت کی کوئی وجہ ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جہاں سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے مسجد میں مٹی کا تیل جلانا ناجائز فرمایا ہے وہیں اس کی وجہ بھی بتائی ہے۔فتویٰ کے الفاظ یہ ہیں: ''مٹی کے تیل میں سخت بدبو ہے اور مسجد میں بدبو کا لے جانا کسی طرح جائز نہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''من اکل من ھٰذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا فان الملٰئکۃ تتأذی مما یتأذی بہ الانس رواہ الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' (۱)

یعنی جو اس بدبودار پیڑ کا پھل کھائے (یعنی لہسن) تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو ایذا پہنچتی ہے''

پھر فرماتے ہیں امام عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں پھر علامہ سید شامی ردالمحتار میں:

''ویلحق مما نص علیہ فی الحدیث کل مالہ رائحۃ کریھۃ ماکولا او غیرہ-الخ'' (۲)

بدبودار چیز خوردنی ہو یا کچھ اور حکم اسی سے ملحق ہے جس کا ذکر حدیث میں سرکار علیہ السلام نے فرمایا۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) فی الواقع سجدہ میں پیروں کی اکثر انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب ہے۔حلیہ میں اس کی تصریح فرمائی اور سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اسے اختیار فرمایا۔

ردالمحتار میں حلیہ سے ہے:

''قال فی الحلیہ والاوجہ علی منوال ما سبق ھو الوجوب لما سبق من الحدیث اھ ای

---

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، باب نھی من اکل ثوما، ج ۱، ص ۲۰۹، مجلس برکات

(۲) ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ، فیھا، مطلب فی الغرس فی المسجد، ج ۲، ص ۴۳۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

علی منوال ما حققه شیخه من الاستدلال'' (۱)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا:

''فتحرر مما تقرر ان الاعتماد فی السجود اصابع القدم العشر فریضة فی المذهب المعتمد المفتی به و الاعتماد علی بطون کلها و اکثرها من کلتا القدمین لا یبعد ان یجب لما حرره فی الحلیة'' (۲)

جولوگ اس کے ترک کے عادی ہیں ان کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔ درمختار میں ہے:

''کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها'' (۳)

بہارشریعت میں یہ نہیں جو سائل نے تحریر کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴/ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۴

مسجد کی املاک کو اپنی ملک سمجھنا اور اس میں منمانی کرنا ظلم بالائے ظلم ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) ایک مسجد جس کی مرمت ایک صاحب نے بڑے اچھے ڈھنگ سے کرائی، اس میں پنکھوں اور روپوں کا انتظام بھی کرایا گیا، وہ صاحب ہر سال ڈھائی تین ہزار روپے امام صاحب کے لئے بھیجتے تھے، پچھلے رمضان میں روپیہ آنے میں کچھ دیر ہوگئی جس کی وجہ سے بہت سے محلے والوں نے مل کر اس مسجد کی پتائی وغیرہ کا انتظام بڑے اچھے ڈھنگ سے کر دیا۔ جب ان صاحب کو معلوم ہوا کہ اس بار چندے سے سارا کام ہوا تو وہ بہت ناراض ہوئے اور محلے والوں کا استقبال سیکڑوں گالیوں سے کیا اور کہا کہ تم

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ج ۲، ص ۲۰۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة، کتاب الصلوة، مکروهات الصلوة، ج ۳، ص ۴۴۳، رضا اکیڈمی

(۳) الدر المختار، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ج ۲، ص ۱۴۸، ۱۴۷، دار الکتب العلمیة، بیروت

لوگوں نے چندہ کر کے میری عزت کو مٹی میں ملا دیا، مانو کہ ہم نے اس مسجد کا بھار اُٹھالیا ورنہ مسجد کا وجود تک نہ ہوتا، مٹ جاتا، اس محلہ میں کوئی ایسا ہے جو دو روپیہ لگائے، ہم نے اتنا بھی کر دیا، محلے والوں نے مسجد میں ایک مولانا کو بھی مقرر کر دیا، امامت کے لئے ان صاحب نے امام کو ناپسند کیا جبکہ ان میں کوئی کمی نہیں تھی، بات صرف اتنی سی تھی کہ ان کے بلا اجازت کام ہوا، ان صاحب نے امام صاحب کی تنخواہ بھی بند کر دی، امام صاحب کی تنخواہ مسجد میں کئی دکانیں ہیں، ان سے پوری ہوتی تھی۔ ان صاحب نے دکانداروں کو کرایا دینے سے منع کر دیا جس کی وجہ سے امام صاحب کو یہاں سے کوچ کرنا پڑا، مسجد کی ایک دکان اور ٹوٹا پھوٹا مکان پڑا ہے جس کو یہ صاحب کام میں لاتے ہیں اور کرایہ بھی ادا نہیں کرتے، اگر کوئی کہتا ہے کہ ان کا بھی کرایا آپ کو دینا چاہئے تو وہ صاحب کہتے ہیں کہ اگر تم سب کہو تب بھی ہم ایک کانہ دیں حالانکہ مسجد کی جگہ ایک اور صاحب کی ہے، مسجد کی دو دکانوں میں ایک چکی کے مالک کو ان صاحب نے یہ کہہ کر چکی بیچنے پر مجبور کر دیا کہ اس چکی کی دھمکی سے مسجد کی دیواریں ہل جائیں گی اور جب اس غریب نے مجبوراً چکی بیچی تو ان صاحب نے اس کی چکی خرید کر اپنے ایک رشتے دار کو دے دیا، چکی اب بھی وہیں ہے، اب اس کی دیواریں نہیں ہلتی کیونکہ اب چکی ان کے ایک رشتہ دار کی ہے۔ ان صاحب کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ان کے آگے پیچھے گھومیں، یہ مسجد کو جیسا چاہیں کریں، اچھا یا بُرا کوئی بیچ میں نہ بولے۔ یہ صاحب ہر کام میں اپنا نام چاہتے ہیں، مسجد میں برتنیں ہیں جو دعوتوں میں جاتے ہیں، ان سب برتنوں پر اپنا نام لکھا ہے سپاروں کی پیٹی پر بھی اپنا نام لکھا ہے، بہت سے لوگوں نے اس مسجد میں نماز پڑھنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس میں ملکیت قائم ہوگئی ہے اور کوئی دوسرا انسان اس مسجد میں ایک پیسہ بھی نہیں لگا سکتا۔ اب آپ غور کر کے فرمائیں ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

(۲) ایسے شخص کے ہم خیال اور ساتھ دینے والوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اس مسجد میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ مہربانی کر کے جلد سے جلد تفصیلی جواب دیں۔ فقط

المستفتی: سید اقبال احمد، محلہ معظم نگر، ضلع شاہ جہان پور

الجواب:

(۱) شخص مذکور جس نے لوگوں کو گالیاں دیں اور بیجا احسان ان کے سر دھرا اور امام کے درپے ہوئے

سخت ظالم جفا کار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار مستحق عذاب شدید نار ہے اور مسجد کی املاک کو اپنی ملک سمجھنا اور اس میں منمانی کرنا ظلم بالائے ظلم ہے، اس پر لازم ہے کہ بلا وجہ ایذائے مسلم سے اور احسان دھر کے نیکی برباد کرنے سے اور مال وقف میں تصرف ممنوع سے تائب ہو، یہی حکم اس کے ہمنواؤں کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نماز اس مسجد میں پڑھی جائے، اس کی وجہ سے مسجد کو چھوڑنا جائز نہیں جبکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو بلکہ وہی اس مسجد سے روکے جانے کا مستحق ہے کہ خواہ مخواہ مسجد کی املاک کو تصرف کرتا اور ایذا دیتا ہے۔

درمختار میں ہے:

''ویمنع عنہ کل مؤذو لو بلسانہ'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵

بے ثبوت شرعی کسی مسلم کی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

(۱) زید فجر کی نماز پڑھ کر جب مسجد سے نکلا تو چند آدمیوں نے زید سے کہا کہ فلاں آدمی یعنی بکر آپ کو ۹۰۰/روپیہ مسجد میں دینے کے لئے دیا تھا تو وہ روپیہ دے دو تو زید نے کہا کہ کون کہتا ہے کہ ہم کو ۹۰۰/روپیہ فلاں آدمی نے دیا ہے؟ زید نے کہا جو آدمی دیکھا ہے روپیہ دیتے ہوئے اس کو میرے سامنے لاؤ تو انہوں نے کہا کہ وہ آدمی ابھی گھر میں نہیں ہے تو زید نے کہا کہ مجھے ۹۰۰/روپیہ کوئی نہیں دیا ہے کہاں سے تم لوگ آئے ہو؟ اس درمیان میں زید کو ان آدمیوں نے کہا کہ تم مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں آسکتے تو زید نے کہا کہ ہم کو مسجد سے کیوں روک رہے ہو؟ تو زید کو کہا کہ تم جھوٹے آدمی ہو اس لئے

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیہا، ج۲، ص۴۳۵،۴۳۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

میں ایسے آدمی کو مسجد میں آنے نہیں دوں گا اس کے بعد زید نے کہا کہ تم لوگ شیطان ہو، اس کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟

(۲) زید نے ایک سوایک روپیہ مسجد میں دیا تھا وہ ایک سوایک روپیہ یہ کہہ کر واپس کردیا کہ تو جھوٹا آدمی ہے تمہارا روپیہ مسجد میں لگانا جائز نہیں، جن کے گواہ نہیں ہیں کہ روپیہ فلاں نے دیا ہے تو اس کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟

المستفتی: محمد معین الاسلام، بریلی شریف

الجواب:

بے ثبوت شرعی کسی مسلم کی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت حرام ہے۔

شرح فقہ اکبر میں احیاء العلوم سے ہے:

''لا یجوز نسبة مسلم الیٰ کبیرة من غیر تحقیق'' (۱)

لہٰذا اسے بے ثبوت شرعی ملزم جاننا جائز نہیں ہے نہ مسجد سے روکنا حلال بلکہ یہ اشد حرام بدکام بدانجام ہے۔ قال تعالیٰ:

''وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا'' (۲)

اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا نام لینے سے لوگوں کو روکے اور مسجدوں کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔

اور اس کے دیے ہوئے روپے واپس کرنا بھی جائز نہ تھا، ان لوگوں پر توبہ لازم ہے اور اس شخص سے عذرخواہی بھی ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

---

(۱) منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر، ص ۸۷، مکتبہ تھانوی

(۲) سورۃ البقرۃ: ۱۱۴

مسئلہ-۶

منت مانی تھی کہ کام ہو جائے تو مسجد بناؤں گا، اب دوسری مسجد میں وہی رقم لگانا چاہتا ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے چند سال پہلے ایک منت مانی کہ میرے خود کا مکان نہیں ہے اس لئے اگر خود کا مکان خرید ہو جائے تو میں اس زمین میں سے ایک حصہ میں مسجد بناؤنگا۔ اللہ کے فضل وکرم سے زید کی منت پوری ہوئی۔ لہٰذا یہ چاہتا ہے کہ مسجد بناؤں تو مسجد کی بے حرمتی ہوگی کیونکہ وہاں پر نماز پڑھنے والے نہیں ہیں اور مسلم آبادی نہیں ہے۔ اب زید یہ چاہتا ہے کہ وہ رقم جو مسجد کی تعمیرات پر خرچ ہوگی اس رقم کو دوسری جگہ مسجد پر خرچ کر دیا جائے جو گزشتہ سال باڑھ (پانی) کی وجہ سے شہید ہوگئی تھی۔ اس طرح یہ رقم خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں؟ برائے کرم جواب سے مطلع فرمائیں، ممنون ومشکور فرمائیں۔ فقط

محمد علی نوری

ناگور شریف (راجستھان)

الجواب:

دوسری مسجدوں پر خرچ کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷

کیا کلام پاک ہل ہل کر پڑھنا چاہیے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) کیا کلام پاک ہل ہل کر پڑھنا چاہیے؟ اور بغیر ہلے تلاوت ہوتی ہی نہیں، یا کمی رہ جاتی ہے۔

(۲) عورتوں کا اس قدر بلند آواز سے کلام پاک پڑھنا کہ باہر گلی یا سڑک کے مرد تک پہنچے، کیسا ہے؟

(۳) جب گھر کے دوسرے اندر کام میں مشغول ہوں تب کلام پاک بلند آواز سے پڑھنا کیسا ہے؟ پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

(۴) کلام پاک کی تلاوت میں کتنی آواز ہونا چاہئے؟ فقط

المستفتی: خادم محمد فرید خاں
محلہ روہیلی ٹولہ، شہر کہنہ، بریلی شریف

الجواب:

(۱) خشوع وخضوع کے ساتھ کلام پاک پڑھنا چاہئے، ہلنا ضروری نہیں اور بے تکلف آدمی ہلے تو حرج نہیں اور ریا کے طور پر ہوتو ناجائز وگناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) عورتوں کو آواز اتنی بلند کرنا کہ غیر محرم مرد سنیں، حرام بدکام بدانجام ہے۔

جملہ کتب فقہ میں ہے:

''صوۃ المرأۃ عورۃ'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳،۴) اس مجلس میں جہاں لوگ اپنے کام میں مشغول ہوں، تلاوت بآواز بلند ناجائز وگناہ ہے اور حرمت قرآن کا لحاظ نہ کرنا ہے۔ گھر کے کسی اور گوشے میں کام والے کام کریں تو تلاوت سے ممانعت نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۰/ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۸

مسجد میں شور وشغب، جنگ وجدال کرنے والوں کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

(۱) ہمارے یہاں مسجد میں کچھ لوگ خود ساختہ منتظم مسجد بنے ہوئے ہیں، بستی کے لوگوں نے ان لوگوں کو نہ تو منتظم مسجد بنایا ہے اور نہ ہی متولی مسجد نامزد کیا ہے۔ روپیہ پیسہ وکل آمدنی مسجد جیسے دوکانوں کا کرایہ وغیرہ اپنے پاس رکھتے ہیں اور اپنی مرضی سے ہی اسے خرچ کر لیتے ہیں جس کا صحیح حساب بستی

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلوۃ باب شروط الصلوۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ج ۲، ص ۷۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت

والوں کو نہیں دیتے ہیں اور نہ پہلے دیا اور اگر کوئی حساب و کتاب مانگتا ہے تو لڑائی جھگڑا مسجد میں ہی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ بستی کے لوگ ان کے شر کی وجہ سے دبتے ہیں اور آداب مسجد کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے اور خاموش رہتے ہیں، بستی کے لوگوں کی اس خاموشی سے فائدہ اُٹھا کر مسجد کی آمدنی کو کم کر رہے ہیں اور نقصان پہنچا رہے ہیں جسے چاہا امام رکھ لیا، جسے چاہا اسے نکال دیا، جس کرایہ دار کو چاہا رکھ لیا اور جس کو چاہا نکال دیا، امام جو اُن کی مرضی پہ چلتا ہے یعنی ہر صورت سے ان کا پابند تو رہ سکتا ہے ورنہ نہیں، مسجد کی دوکانیں اسی لئے کئی کئی مہینے خالی پڑی رہتی ہیں اور کوئی کرایہ دار نہیں آتا، کبھی کبھی خود اپنے مصارف میں استعمال کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے حکم شرع کیا ہے؟ اور بستی کے لوگوں کو کیا کرنا چاہئے؟

(۲) انہیں لوگوں نے ایک شخص کو متولی مسجد بنایا جسے بعد کو اور لوگوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے جو حافظ قرآن بھی ہے اور جامع شرائط امامت بھی ہے۔ اب یہی لوگ جن کا ذکر سوال (۱) میں کیا گیا، اس سے ذاتی رنجش رکھتے ہیں اور متولی کے مشورہ کے بغیر جو چاہتے ہیں کرتے ہیں جیسے امام کا رکھنا، اسے نکال دینا، جس سے چاہا نماز پڑھوانا، بلا متولی کی اجازت کے مسجد کی دوکانوں کا کرایہ وصول کرنا اور آمدنی مسجد کا اپنے پاس رکھنا، ان لوگوں کا یہ فعل (متولی کے ہوتے ہوئے) درست ہے؟ حکم شرع سے نوازیں۔

(۳) جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ (جن کا حوالہ بہار شریعت کے حصہ سوئم ص ۱۸۰ ار کے آخر میں احکام مسجد کے بیان میں دیا گیا ہے) کی خلاف ورزی کرتا ہو اور مسجد میں چیخے، چلائے، آواز بلند کرے، لڑائی جھگڑے کرے، لاٹھی ڈنڈے کی بات کرے، اس کے لئے شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

(۱، ۲) وہ لوگ جن کے یہ افعال درج ہوئے، سخت گنہ گار مستحق عذاب نار ہیں، انہیں مسجد کے انتظام سے الگ رکھا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اُن پر لازم ہے کہ مسجد میں بیہودہ باتوں شور وشغب وجدال سے باز رہیں ورنہ اہل اثر پر لازم کہ انہیں مسجد سے باز رکھیں۔

درمختار میں ہے:

''ویمنع منہ وکذا کل موذ ولو بلسانہ''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۹

مسجد کی وقفی آمدنی دوسری مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ

ایک مسجد کی آمدنی اتنی زائد ہے کہ اس کی ضروریات پوری ہونے کے بعد تحویل میں کافی رقم جمع ہوگئی ہے۔ کیا اس زائد آمدنی سے کسی اور مسجد کی امداد کی جاسکتی ہے؟ اگر نہیں تو اب اس رقم کو کس مد میں خرچ کیا جائے؟ فقط والسلام

سائل: محمد عمر ماجد

۳۳/پنجاب پورہ، بریلی

الجواب:

جائز نہیں ہے۔ وہ رقم اپنی مسجد کے لئے محفوظ رکھیں، اور اتنی کثیر رقم ہے کہ نہ اب نہ آئندہ اس مسجد کو ضرورت ہوگی اور دوسری مسجد کو ضرورت ہے تو بطور قرض معتمد آدمیوں کے مشورے سے دیں اور جب دوسری مسجد کے پاس ہوجائے تو واپس لے لیں۔

درمختار میں ہے:

''اتحد الواقف والجھۃ وقل مرسوم بعض الموقوف علیہ جاز للحاکم ان یصرف من فاضل الواقف الآخر علیہ وان اختلف احدھما لا یجوز لہ ذلک-ملتقطا''(۲) والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ ومایکرہ فیھا، ج۲، ص۴۳۵، ۴۳۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الوقف، ج۶، ص۵۵۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

مسئلہ-۱۰

مردوں کے نام سے مسجد میں پیسہ لگانا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلہ میں کہ

ہمارے گاؤں کی مسجد کی توسیع کی گئی، جب کام شروع ہوا، چندہ آپس میں خود گاؤں میں سے کیا گیا، دوران کام ایک دوسرے گاؤں کے ایک شخص آئے فوراً سو روپیہ اپنی ہمشیرہ مرحومہ اکبری بیگم کے نام سے دے دیے، مسجد میں خرچ کرنے کو، وہ روپیہ لے کر یہ ہوا کہ اور بھی لوگوں نے اپنے عزیز و اقارب مُردوں کے نام سے دیے۔ ایسی صورت میں قریب دو ہزار روپیہ ہوگیا جبکہ ان لوگوں نے پہلے کبھی اپنے نام سے اپنی ہستی کے موافق خود دے دیا تھا۔ سو مُردے کے نام سے اپنا روپیہ خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں؟ آخر میں ان لوگوں نے اپنے مرے ہوئے ماں باپ کی اولاد کی بھی طرف سے دیے، وہ روپیہ لینے والے ہمارے موصوف مسجد کے امام بھی ہیں اور مسجد کے منتظم بھی ہیں اور مدرسہ کے ناظم بھی ہیں، وہ روپیہ انہوں نے مسجد میں صرف کیا، سو اَب کیا کیا جائے؟

الجواب:

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۱

کمیٹی کے چند افراد کا چند کو مسجد کے تصرفات سے بے دخل کرنا کیسا؟

صاحب المعالی حضرت مفتی صاحب دام بالفضل! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک دینی خدمتگار کو ایک اسلامی تنظیم کے صدر نے اس وقت اپنی تنظیم سے نکالا جب دینی خدمتگار (عالم) نے صدر کو اس فعل قبیح سے باز رہنے کو کہا کہ اپنی مطلقہ بیوی کے ساتھ بغیر حلالہ کے نہ رہے، یہ شریعت اسلامیہ میں کھلم کھلا حرام ہے۔ واضح رہے کہ دینی خدمتگار نے شروع شروع تو صدر کو یہ

مسئلہ تنہائیوں میں دوستانہ طریق پر سمجھایا اور بعد میں نہ ماننے پر اپنی دینی ذمہ داری سمجھتے ہوئے، جمعہ کے خطبہ میں اس کے احکام پر روشنی ڈالی، دینی خدمتگار نے مذکورہ جماعت سے نکالے جانے کے بعد چند دوسرے مسلمانوں کی عبادت کے لئے ایک دوسری جگہ خریدی۔ اس وقت تک جب تک یہ دوسری عمارت خریدی نہیں گئی، صدر اور اس کی ٹولی کے لوگ دینی خدمتگار اور اُس کے ہر کام کے کھلے مخالف تھے مگر جگہ خرید جانے کے کچھ ہی روز بعد دینی خدمتگار کے ساتھ کام کرنے والوں میں سے تین چار آدمیوں کو (جو قانونی لحاظ سے اہم تھے) ورغلا کر اپنے ساتھ ملالیا اور دینی خدمتگار و عمارت نو کے خریدار مسلمانوں کو بے دخل کر کے عمارت پر قبضہ کرلیا۔ مذکورہ صدر نے اس وسوسہ کاری کے لئے بے بنیاد اشتہارات مشتمل بر الزامات بھی چھاپے۔ کلوبت کے دفاتر اور پولیس میں جھوٹے الزامی خطوط لکھے اور ہر ممکن ایذارسانی اور تکلیف دہی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ ایسے صدر اور اس کے حواریوں کا دینی وشرعی حکم کیا ہے؟ اور ایسی مغصوب جگہ پر نماز پڑھنا پڑھانا کیسا ہے؟

المستفتی: بدر القادری، المرکز الاسلامی، لاہان (ہالینڈ)

الجواب:

برتقدیر صدق سوال وہ لوگ سخت گنہ گار مستحق نار مستوجب غضب جبار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہیں، ان کا تغلب ناجائز ہے اور ان پر توبہ لازم ہے اور نماز وہاں جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹/رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۲

خارج مسجد برائے مسجد کمرہ تعمیر کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) مسجد کے دکھن جانب کچھ زمین ہے، وہ زمین مسجد کی چہار دیواری کے اندر ہے، اس زمین کو مسجد میں شامل کر کے ایک کمرہ تعمیر کروانا چاہتے ہیں، صرف مسجد کے سامان وغیرہ رکھنے کے لئے مگر یہ کمرہ چرم قربانی کے پیسہ سے بنوانا چاہتے ہیں۔ تو کیا ایسا شریعت میں درست ہے یا نہیں؟

(۲) محرم میں یادگار حسین رضی اللہ عنہ منانے کے لئے تعزیہ یا علم وغیرہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

ڈاکٹر نور محمد صدیقی
اترولہ، گونڈہ (یوپی)

الجواب:

(۱) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مروجہ تعزیہ داری ناجائز ہے، اس کا روشن بیان رسالہ تعزیہ داری مصنفہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ میں ملاحظہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
شب ۲۲ / محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۱۲۳

مسجد و مدرسہ کی مشترک آمدنی وخرچ کا سوال اور اس کا جواب!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک بستی کو آباد کرنے کے سلسلہ میں گورنمنٹ نے ہندو مسلمانوں کو ان کے دینی کام چلانے کے لئے کچھ زمین دی جو کہ سات سات بیگہ قریب دونوں قوموں کے پاس ہے، ہندو صاحبان نے اپنی اس آراضی میں مندر، دھرم شالہ اور اسکول بنالیا، جو آج بھی چل رہے ہیں، مسلمانوں نے بھی اپنی اس سات بیگہ کی آراضی میں چندہ سے مسجد و مدرسہ تعمیر کیا، مسجد و مدرسہ کے اخراجات مشترکہ طور پر بھیک مانگ کر چلائے گئے، جب کچھ بستی میں ترقی ہوئی اور اس آراضی کو بوجہ روڈ پکا ہونے کے دوکانیں بنوانے میں مدد

ملی تو بیس دو کانیں پلاٹ ہندو مسلمانوں کو کرایہ پر دے دیں اور ان لوگوں نے اپنی اپنی رقم سے دو کانیں بنوائیں جس کی کل لاگت کرایہ میں مجرا کی گئی یہ دو کانیں اس مدرسہ کی پشت میں اور اس مسجد کی پشت میں تعمیر ہوئیں، دو کانوں کے درمیان راستہ ہے جو آمد و رفت مسجد و مدرسہ کے لئے ہے۔ یہ اسی آراضی میں ہے اور قریب قریب وسط میں ہے جس سے دونوں کے حدود بنے ہیں، ان کو چلانے کے لئے ایک کمیٹی انتظامیہ بنادی گئی، عام مسلمانوں کی رائے سے وہ کمیٹی برسہا برس تک اس کام کو یعنی مسجد و مدرسہ چلاتی رہی، اب جبکہ بستی کی آبادی زیادہ بڑھی تو مسجد مدرسہ کی ضرورت کے مطابق توسیع کی گئی پھر بھی کافی آراضی خالی پڑی ہے، اسی آراضی میں باغ ہے، اس باغ اور دو کانوں کی آمدنی لگ بھگ ڈھائی ہزار روپے ماہوار جو مدرسہ و مسجد کے اخراجات کے لئے کافی ہے، اس بڑھتے ہوئے کام کی صورت میں عام مسلمانوں نے ایک میٹنگ کی تاکہ ضرورت سمجھ کر انتظامیہ کمیٹی میں کچھ لوگوں کا اضافہ کر دیا جائے اس پر انتظامیہ کمیٹی نے اپنی رائے ظاہر کی کہ مدرسہ کا کام زیادہ بڑھ گیا ہے اس کو چلانے کے لئے مدرسہ کی انتظامیہ کمیٹی بنادی جائے تاکہ کام مدرسہ و مسجد کا بخوبی چلتا رہے۔ لہٰذا کمیٹی بن گئی اور دونوں کمیٹیوں کو لکھنؤ سے رجسٹرڈ کرالیا گیا جس سے مدرسہ و مسجد کا کام بخوبی چلنے لگا، مدرسہ کی تعلیم کو بڑھا دیا گیا اور اس میں ناظرہ حفظ قرآن اور دینیات عربی و فارسی کا بھی انتظام کیا گیا۔ اب مسجد و مدرسہ کی رونق بڑھی، تعلیمی معیار بلند ہوا، بچوں کی تعداد کافی بڑھ گئی، بریلی شریف کے فارغ مدرسین کا اضافہ کر دیا گیا جبکہ مدرسہ کے اخراجات کا معاملہ آیا تو انتظامیہ کمیٹی مسجد نے مدرسہ کمیٹی سے کہا کہ خرچ ہم اپنے ہاتھ سے کریں گے، آپ لوگ صرف تعلیمی نظام کی دیکھ بھال کریں، مدرسہ کمیٹی نے اس بات کو بخوشی منظور کرلیا۔ کچھ ماہ تک مسجد کمیٹی مدرسہ کمیٹی کو اخراجات دیتی رہی اس بڑھتے ہوئے تعلیمی نظام کو دیکھ کر کچھ وقار پسند اور مفاد پسند لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ رقم جس سے لوگ اپنے کاروبار چلاتے تھے، اب مسجد و مدرسہ کے کام میں وہ رقم خرچ ہو رہے ہیں اور ساری آمدنی کو جائز طریقہ سے خرچ کیا جاتا ہے، دیکھ کر اختلاف و انتشار کی باتیں شروع کر دیں تاکہ انتظامیہ کمیٹی مسجد و مدرسہ میں جھگڑا ہو اور ہمارا الو سیدھا ہو۔ سوال اُٹھایا کہ یہ صرف مسجد کی آمدنی ہے، مدرسہ کی نہیں اور کس نے کہا کہ مسجد کی رونق مدرسہ کی تعلیم سے ہے؟ جس کی وجہ سے دونوں کمیٹیوں کو الجھن پیدا ہو رہی ہے اور ڈر ہے کہ حالات مکدر نہ ہو جائیں تو دریافت طلب امر یہ

ہے کہ وہ آراضی جو کہ بس مسلمان ہی کے لئے وقف ہے نہ کہ بنام مسجد و مدرسہ خریدی گئی ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے آراضی گورنمنٹ کی ہے جو تمام مسلمانوں کے فائدے کے لئے ہے جب مدرسہ مسجد آج تک مشترکہ طور پر چلتے رہے اور ہم سب لوگ آج بھی مشترک ہیں، صرف نظام چلانے کے لئے دو کمیٹیوں کا وجود ہے، حقیقت میں ہم سب ایک ہیں اہلسنت و جماعت میں سب سنیت کی تعلیم چاہتے ہیں، دونوں کمیٹیوں کا کوئی شخص بھی بدمذہب نہیں تو ان وقار پسند اور مفاد پسند لوگوں کا سوال اٹھا کر شر پیدا کرنا مدرسہ کی تعلیم میں رکاوٹ پیدا کرنا شرع شریف سے کیا حکم ہے؟ مفصل طور سے ہمیں آگاہ کریں تاکہ تمام مسلمان اور مدرسہ و مسجد کمیٹی کی الجھن دور ہو اور ہماری دینی تعلیم میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور مدرسہ مسجد کی پشت پر بنی دو کانوں کی آمدنی مسجد و مدرسہ پر خرچ کر سکتے ہیں کہ نہیں؟ برائے کرم جواب دینے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔ عنداللہ ماجور ہوں گے۔ نوٹ: اس بستی میں گورنمنٹ کی دی ہوئی آراضی ہیں جو مدرسہ و مسجد ہے کوئی دوسرا مدرسہ و مسجد نہیں ہے۔

المستفتی: احمد حسین، کھٹیمہ، ضلع نینی تال

الجواب:

صورت مسئولہ میں جب چندہ دہندگان مسجد و مدرسہ دونوں کو چندہ دیتے ہیں اور ان کی رضا سے چندہ دونوں پر صرف ہوتا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ چندہ مشترک ہے، دونوں پر جائز طور پر خرچ ہوتا رہے گا جو لوگ بے وجہ شرعی جھگڑا ڈالتے اور فتنہ و فساد افتراق بین المسلمین کرتے ہیں، سخت گناہ گار ظالم جفاکار مستحق غضب جبار ہیں، ان سب پر توبہ لازم ہے اور آئندہ فتنہ کی جڑ کاٹنے کے لئے عامۃ المسلمین کی متفق رائے سے دونوں کے لئے آمدنی تقسیم کر دی جائے اور دونوں کا ایک ایک پابند شرع امین خزانچی مقرر کر دیا جائے جو مصالحہ جائزہ شرعیہ متعلقہ میں ہر دو پر صرف کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱ر شوال المکرم ۹۶ ۱۳ ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۴

جن پر مقامات مقدسہ کی تصویر ہو وہ طغریٰ اور نقش بھی لائق تعظیم ہیں!

علمائے کرام امت اس مسئلہ پر کیا حکم فرماتے ہیں کہ

ہماری مسجد کے امام سنی صحیح العقیدہ ہیں مگر نماز کے لئے جو مصلیٰ استعمال کرتے ہیں اس پر ایک طرف خانہ کعبہ و مسجد نبوی شریف کے نقش بنے ہوئے ہیں۔فرض نماز کے وقت امام صاحب اس نقش پر سجدہ کرتے ہیں اور بقایا سنت ونوافل اس نقش پر پیر رکھ کر ادا فرماتے ہیں اور نماز سے فارغ ہو کر اسی نقش پر بڑے آرام سے بیٹھ کر دعاء وغیرہ کرتے ہیں۔اس چیز کو دیکھ کر مجھے بہت ہی زیادہ رنج ہوا اور امام صاحب کو اس طرف توجہ دلائی تو بڑی جرأت سے کہنے لگے کہ یہ اصل نہیں اس کی نقل ہے لہٰذا اس کا احترام کرنا ضروری نہیں، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ مجھ جیسے گنہگار اہلسنت گھروں میں برکت کے لئے خانہ کعبہ و مسجد نبوی شریف کے نقش بیکار لگاتے ہیں۔ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

درحشمت الرضا کا عاصی کتا: محمد بشیر حشمتی

۲۹/رجب المرجب ۱۴۰۷ھ/ بروز پیر شریف

الجواب:

وہ طغریٰ اور نقش بھی لائق تعظیم ہیں، ان پر دانستہ پاؤں رکھنا نہ چاہئے، امام کا قول غلط ہے، ان نقوش کا حکم بعینہ اصل کا حکم نہیں مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اصلاً ان کا احترام نہیں اور اُن پر دانستہ پیر رکھنا، اُن پر بیٹھنا روا ہو۔البتہ نادانستگی میں پیر پڑ جائے تو الزام نہیں۔امام پر توبہ لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۵

ایک مرید کے اظہارِ درد وغم پر بتایا گیا وظیفہ!

میں عبدالرحمن جھریا کا رہنے والا ہوں۔جھریا میں کاربن کا کام کرتا ہوں، ایک عجیب واقعہ ہے۔ میرے زمانہ میں بہت سامان تھا اس میں سے ایک سامان غائب ہو گیا جس میں ہم لوگ ۱۴/آدمی کام

کرنے والے تھے اس میں سے ہم نے تین آدمی کو کلام پاک کی قسم کھانے کو بولا، انہوں نے کہا کہ آپ نے ہم کو دیا تھا؟ ہم نے کہا کہ ہاں دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم کو دیا ہوگا تو میرا خاندان ختم ہوگا اور نہیں تو آپ کا خاندان ختم ہوگا اور ہم نے سامان کمرے میں رکھ کر چابی دی تھی اس لئے یہ قسم کھانے کے دومہینہ بعد میرے والد صاحب گزر گئے اس کے بعد ایک جانور ایک ہزار کا گزر گیا۔ اس کے بعد ہم نے کسی عالم سے مسئلہ سمجھا تو انہوں نے کہا کہ کلام پاک کی قسم کھانا اچھا نہیں، آپ کا گھر ویران ہو جائے گا اور ہمارے گھر میں پانچ آدمی بیمار ہیں، اچھے نہیں ہو رہے ہیں، یہ مسئلہ بھی بتائیے گا۔ اس لئے آپ اپنے پیر صاحب کے پاس جائیں۔ اس کے بعد میں بیمار ہو گیا دو ہزار روپے خرچ ہوئے اچھا نہیں ہوا کوئی بھی دوا کام نہیں کرتی ہے، میرے سینے میں دھڑکن اور سارے بدن میں خوف ہو گیا اور اب میرے خاندان میں پانچ آدمی بیمار ہیں اس لئے ہم کو شک ہو گیا ہے کہ کلام پاک کی قسم کھانے سے یہ سب پریشانیاں ہیں اور میں بھی بہت پریشان ہوں، کوئی کام نہیں کر سکتا، بدن میں طاقت نہیں ملتی۔ سینہ کی دھڑکن بہت زیادہ ہے اور بہت بُرے بُرے خیال آتے ہیں اور گھر میں بیوی بچے بھی بہت پریشان ہیں، بہت بُرے بُرے خواب دیکھتے ہیں اس کے لئے میں کیا کروں میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ اب اسی بات کا ہم کو خوف ہو گیا کہ خاندان کی قسم کھائی اس لئے ایسا ہوا اور اب پورے خاندان کے آدمی ہمارے اوپر ٹوٹ پڑے اس لئے میں آیا ہوں اور بہت زیادہ پریشان ہوں، دل کی دھڑکن بہت زیادہ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ میں نہیں بچوں گا، کبھی کبھی عجیب طرح کی بے چینی ہو جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ میں مر جاؤں گا، گھر میں پانچ بچے ہیں اور بیوی بھی ہے سب کے سب فاقہ کش ہو رہے ہیں اس لئے کہ میں کوئی کام نہیں کر سکتا ہوں کوئی بھی کام کرنے سے بہت پریشانی معلوم ہوتی ہے۔ جب میں غسل کرتا ہوں تو آدھا گھنٹہ ٹھیک لگتا ہے اور جب تک میں نماز پڑھتا ہوں تب تک ٹھیک لگتا ہے اس کے بعد ہر وقت پریشانی معلوم ہوتی ہے، مجھے نیند آتی بھی ہے تو بہت کم آتی ہے۔

سائل: عبدالرحمن، مقام خوردمگیا، تھانہ و پوسٹ جگوا، گریڈیہ (بہار)

الجواب:

جبکہ آپ نے سامان اس شخص کو دیا نہیں تھا تو آپ کو کلام پاک کی قسم پر ”سامان اسے دیا ہے“ نہ

کہنا چاہئے تھا، توبہ کیجئے اور ''لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظٰلمین'' ہر نماز کے بعد پڑھئے اور درود شریف کی کثرت کیجئے اور سوتے وقت تینوں قل پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے جسم پر ہاتھ پھیر کر سو رہئے اور گھر بھر کو نماز کی تاکید کیجئے۔ فقط والسلام

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ،

۲۳؍ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۶

ایک سیاست بھرا سوال اور اس کا جواب!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے اندر کہ

(۱) زید مسجد کی تعمیر کے متعلق لوگوں کے سامنے اعلان کرتا ہے کہ شروع میں مسجد میں کام ہوا تو جنگل سے لکڑی پتھر بغیر سرکار کے حکم کے لاکر لگایا گیا اور مٹی بالو بھی لگایا گیا تو جس کی زمین سے مٹی بالو لایا گیا اس کے بھی بغیر حکم کے لگا دیا گیا ہے۔ اس طرح مسجد کا کام شروع سے ہی ناجائز ڈھنگ سے کیا گیا۔ زید لوگوں کا دیا ہوا چندہ بھی ناجائز بتاتا ہے کہ اگر کوئی پیداوار فصل سے چندہ دیا گیا تو دوسرے کے کھیت سے پانی اس کے حکم کے بغیر لاکر اپنے کھیت کا پٹاؤ کیا ہے تو وہ پیداوار حرام ہوگئی، اگر کوئی سرکاری نوکری کرتا ہے تو اس نے مہینے میں دس دن جائز ڈھنگ سے ڈیوٹی کی اور بیس دن ناجائز ڈھنگ سے اس طرح نوکری کی رقم سے چندہ دیا تو وہ ناجائز ہی دیا۔ بہر حال، زید اس طرح کی مثال دے کر لوگوں کو گمراہ کر کے مسجد کی تعمیر ٹھیکیدار کے یہاں کا سرکار کی نگاہ سے بچا ہوا ناجائز سیمنٹ سے کرا رہا ہے۔ اب ان چند آدمیوں کے سوالات کے جوابات میں زید یہی کہتا ہے کہ اسلام کے سارے مسائل اور احادیث کی جانکاری ہم مسلمانوں کو ایک ہی وقت میں نہیں ہوا، بلکہ جیسے جیسے مذہب اسلام کی باتوں کی جانکاری ہم لوگوں کے بیچ ہوتی گئی ہے ویسے ویسے لوگ عمل کرتے رہے ہیں، اس لئے اگر مسجد کا سارا کام ناجائز طور پر اب تک ہو چکا ہے تو وہ سب جانکاری نہ ہونے کے باعث ہوا ہے لیکن آج ہم لوگوں کو حدیث اور مسئلہ کے متعلق معلوم ہو گیا ہے تو جان بوجھ کر مسجد کی تعمیر غلط وناجائز طریقے سے نہ کرنا چاہئے کیونکہ مسجد خدا کا

گھر ہے اور عبادت گاہ بننے جا رہی ہے، اب از روئے شرع زید کا کہنا جائز ہے یا چند آدمیوں کا کہنا درست ہے؟

آپ کا خادم: ناچیز محمد عالم رضوی مجیبی

الجواب:

زید کے اقوال غلط و باطل ہیں اور ٹھیکیدار کے فعل ناجائز کو صحیح و جائز کرنے کی سعی مذموم ہے۔ اور وہ چند لوگ صحیح کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۷

دیوار قبلہ میں ایسی آرائش کہ شغل قلب کا باعث ہو کیسی ہے؟

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ

مسجد کے سامنے دیوار پر کافی خوشنما پھول پتیاں بنائی جاری ہیں جس سے آدمی نماز میں اس طرف متوجہ ہوسکتا ہے۔ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ ٹائل جو چینی کی کہلاتی ہے وہ اتنی صاف ہے کہ آدمی کا عکس اس میں محسوس ہوتا ہے، پھر اوپر سے یہ کیا جا رہا ہے کہ آئینہ والا شیشہ آدھا انچ پٹی کاٹ کر لگایا جا رہا ہے جس میں تقریباً گیارہ آدمی کی نماز میں شکل دِکھ رہی ہے۔ ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ نمازی کے سامنے آئینہ والا شیشہ نہیں لگانا چاہئے کیونکہ سامنے تصویر ہونے سے نماز میں فرق آتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی: امام مسجد بازاروالی، بہیڑی

الجواب:

دیوار قبلہ میں ایسی آرائش کہ شغل قلب کا باعث ہو، نہیں ہونا چاہئے نہ آئینہ ہونا

چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۹ر صفر المظفر ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۱۸

جس مصلے پر کعبہ یا گنبد خضراء کی تصویر ہو اس پر نماز کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

ایسی جائے نماز جس پر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کا نمونہ یا بیت اللہ شریف یا بیت المقدس کے نمونے ہوتے ہیں، نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ میں نے خود دیکھا ہے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ مبارک پر امام صاحب کو چلتے ہوئے۔ ہم جس چیز کو آنکھوں سے لگاتے ہیں وہ پیروں کے برابر یا اس پر چلنا کیسا ہے؟ از روئے شریعت کیا حکم ہے؟ آگاہ فرمائیے!

المستفتی: خادم خوشنود علی، محلہ قاضی ٹولہ، بریلی شریف

الجواب:

فی الواقع ان جانمازوں کو استعمال نہ کرنا چاہئے کہ اس میں کعبہ مقدسہ و روضۂ اطہر کے نقشہ ہوتے ہیں اور نقشے لائق تعظیم ہیں اور انہیں بچھانا مخل بہ تعظیم ہے اور ان پر پاؤں رکھنا سخت بے حرمتی ہے اور اکثر بلا قصد سرزد ہوتا ہے جس سے احتراز عادۃً مشکل ہے لہٰذا مناسب یہی ہے کہ ان مصلوں کو نماز کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۴ر محرم الحرام ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۱۹

قدیم مسجد کے بچے ہوئے سامان کو فروخت کرکے نئی مسجد میں لگانا کیسا؟

پیر و مرشد حضور تاجدار اہلسنت آقائے نعمت حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ! سلام وقدم بوسی

سرکار کی بارگاہ میں ایک مسئلہ عرض خدمت ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ایک قدیم مسجد کے نمازیوں کی تعداد کافی ہوگئی۔بستی والوں نے آپس میں مسئلوں کو رکھا کہ اس کو شہید کرکے بڑی مسجد اس جگہ پر بنائی جائے۔اللہ کا شکر ہے کہ اس جگہ پر بڑی مسجد تعمیر ہوئی اور قدیم مسجد کا سامان از قسم لوہے کی سریا اور کچھ لکڑیاں از قسم کھڑکی دروازہ بچ گیا،لوگوں کا خیال ہے کہ اس کو فروخت کرکے نئی مسجد میں لگایا جائے۔ بچے ہوئے سامان کی قیمت قریب ایک ہزار لوگوں نے لگایا ہے۔ایک شخص کا کہنا ہے کہ قدیم مسجد کا بچا ہوا سامان فروخت کرکے نئی مسجد میں لگانا جائز نہیں، بلکہ مٹی میں دفن کر دیجئے۔لہٰذا قدیم مسجد کے بچے ہوئے سامان کو فروخت کرکے نئی مسجد میں لگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ نئی مسجد میں ابھی بہت کام باقی ہے۔

(۲) غیر مسلم کا چندہ مسجد میں لینا جائز ہے یا ناجائز؟ جواب باصواب ارشاد فرمائیں، جملہ مریدین کا سلام عرض ہو۔فقط، والسلام!

المستفتی: غلام رسول

الجواب:

(۱) مسجد کا پرانا سامان واجبی قیمت پر کسی مسلمان سے فروخت کردیں اور وہ اسے تعظیم کی جگہ پر لگائے، ایسی جگہ نہ لگائے کہ جہاں اس کی بے حرمتی ہو۔

درمختار میں ہے:

"حشیش المسجد وکناسته لا یلقی فی موضع یخل بالتعظیم" (۱)

یعنی مسجد کی گھاس اور کوڑے بے ادبی کی جگہ نہ ڈالے۔

(۱) الدر المختار، کتاب الطهارة، ج ۱، ص ۳۲۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

اور جس نے یہ کہا کہ مسجد کا سامان فروخت کرکے نئی مسجد میں لگانا جائز نہیں ہے بلکہ مٹی میں دفن کردیجئے، غلط کہا۔ بے علم کو مسئلہ بتانا منع ہے۔

قال تعالیٰ: ''وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ'' (۱)

یعنی اس بات کے پیچھے نہ لگ جس کا تجھے علم نہ ہو

اور حدیث میں ہے:

''من افتی بغیر علم لعنته ملٰئکة السماء والارض'' (۲)

بے علم جو فتویٰ دے، اس پر آسمان وزمین کے فرشتے لعنت کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کارِ دین میں مشرکین کا چندہ لینا شرعاً منع ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

''نهینا عن زبد المشرکین'' (۳)

اور جو وہ ازخود دیں اور منت واحسان نہ رکھیں نہ اس امید پر کہ اپنے شرکی رسوم کے لئے مسلمانوں سے لیں گے، اسے لیا جاسکتا ہے اگرچہ نہ لینا بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۲۰

بے شرع سے منبر پر میلاد شریف پڑھوانا درست ہے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) ایک شخص کی زمین قبرستان میں ہے اور اس کے علاوہ اور کہیں نہیں ہے اور اس زمین میں کبھی قبریں تھیں لیکن اب نہیں، زمین بالکل ایک برابر ہے اور وہ شخص اس زمین پر اپنا گھر بنانا چاہتا ہے تو اس کے لئے کیا حکم شرعی ہے؟ اور وہ شخص اس میں مکان بنالے تو اس کے یہاں کھانا پینا، اس سے دعا وسلام کرنا کیسا ہے اور اس شخص کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ وہ دوسری جگہ اور زمین خرید سکے اور اگر وہ مکان بنا کر رہنے لگے اور اس کا لڑکا بھی رہنے لگے تو اس کے لڑکے کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے کہ نہیں؟ اور اس کے

---

(۱) سورۃ الاسراء:۳۶

(۲) کنز العمال، حدیث ۲۹۰۱۴، الباب الثانی فی أفات العلم، جزء۱۰، ص ۸۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) مسند البزار الموسوم بالبحر الذخار، باب ماروی عیاض ابن حمار عن رسول اللہ ﷺ، موسسة علوم القرآن، بیروت

گھر میں میلاد شریف پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟ جو حکم شرع ہو، وہ ارشاد فرمائیں۔

(۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا لاڈلا کہہ سکتے ہیں کہ نہیں؟ یہ شعر صحیح ہے یا غلط؟

اے خدا کے لاڈلے پیارے رسول
یہ سلام عاجزانہ ہو قبول

(۳) بے شرع سے منبر پر میلاد شریف پڑھوانا، کیا یہ درست ہے؟ اور پوری پارٹی میں ایک بے شرع ہو اور سب باشرع ہوں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اور بے شرع ہوں اور کچھ لوگ باشرع ہوں اور ان میں ایک امام صاحب باشرع میلاد شریف پڑھتے ہوں، یا نثر پڑھتے ہوں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جو حکم شرع ہو وہ ارشاد فرمائیں۔ مع حوالہ کتب

سائل: محمد حسین رضوی، فریداپور چودھری، عزت نگر، بریلی شریف

الجواب:

(۱) تفصیل سے سوال کیا جائے، وہ قبرستان وقفی ہے یا وقفی نہیں بلکہ کسی ایک کی یا چند اشخاص کی افتادہ زمین ہے؟ اور بہر تقدیر اس قبرستان میں اس قطعۂ زمین کی ملک اس شخص کو کس طرح ثابت ہوئی؟ اور اس قطعۂ زمین میں وہ قبریں اس کی اجازت سے بنیں یا کیا؟ یہ باتیں معلوم ہونے پر ان شاء اللہ جواب دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بے شرع کو منبر پر بیٹھنا ناجائز اور بٹھانے والا گنہ گار اور ایسے کو ابتداء بہ سلام مکروہ تحریمی اور تعظیم اس کی ممنوع۔ درمختار میں ہے:

"ویکرہ السلام علی الفاسق لو معلناً" (۱)

اور تبیین الحقائق میں ہے:

"لان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعاً" (۲)

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج ۹، ص ۵۹۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) تبیین الحقائق، کتاب الصلوۃ، ج ۱، ص ۳۴۵، مکتبۃ زکریا

اور پارٹی میں بے شرع کو شامل کرنا گناہ اور امام پر حسب مقدور بے شرع لوگوں کو منبر سے روکنا لازم، نہ روکے تو اس کی امامت گناہ۔ غنیۃ میں ہے:

''لو قدموا افاسقا یاثمون'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲/ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۲۱

خائن وفاسق یا نااہل متولی کو معزول کرنا واجب!

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ

(۱) زید نے کلام پاک کی قسم کھائی کہ اب میں کسی شخص پہ ظلم نہیں کروں گا اور نہ کسی کو ستاؤں گا مگر زید اپنی قسم پر قائم نہیں ہے۔ ایسی حالت میں زید کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۲) بکر پانچ سال سے مسجد کا متولی ہے جو کچھ پیسہ لوگوں نے مسجد کی مرمت وغیرہ کے لئے جمع کیا وہ اس پیسے کو نہ مسجد کی مرمت میں خرچ کرتے ہیں اور نہ حساب کتاب عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں ایسے متولی کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے۔

(۳) زاہد مدرسہ کا مہتمم ہے اور انہوں نے عوام سے امدادی چندہ مدرسے کے لئے وصول کیا اور عشر کا گندم بھی کافی لوگوں سے وصول کیا مگر مدرسے میں کوئی پیسہ صرف نہیں کیا۔ ایسی حالت میں ایسے مہتمم پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۴) حامد عیدگاہ کی تمامی زمین پر قبضہ کئے ہوا ہے جس کو جوت کر اس کا اپج اپنے استعمال میں لیتا ہے اور جب عید کی نماز کا وقت آتا ہے تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ عید کی نماز مسجد میں ہوگی۔ ایسی حالت میں حامد کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: ولی محمد، معرفت مصرا پوسٹ مین، ساکن موئی قاضیان، ضلع بریلی شریف (یوپی)

---

(۱) غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الامامۃ، ص ۵۱۳، سہیل اکیڈمی

الجواب:

(۱) زید بے قید برتقدیر صدق سوال سخت گنہ گار مستوجب نار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہے، اس پر ظلم سے توبہ صحیحہ لازم اور قسم کا کفارہ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) برتقدیر صدق سوال وثبوت جرم متولی مذکور خائن وفاسق وناا ہل تولیت ہے جبکہ شرعاً ثابت ہو کہ وہ پیسہ اس نے خرد برد کر دیا۔ اس صورت میں وہ مستحق عزل ہے بلکہ اسے معزول کرنا واجب ہے۔ یونہی اگر بے وجہ مرمت میں تاخیر وتعطیل سے کام لیا تو یہی حکم ہے کہ اس صورت میں اہل کار نہیں اور متولی کا اہلکار ہونا لازم ورنہ اسے بھی معزول کرنا لازم۔

درمختار میں ہے:

''ینزع وجوباًلو الواقف غیر مامون (ملخصاً) الخ'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اس پر وہی حکم جو متولی کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نامزد کر کے سوال کرنا شرعاً نامناسب ہے لہٰذا حامد اگر مسئول عنہ کا نام ہے تو یہ نہ چاہئے تھا بلکہ زید وعمر وبکر وغیرہ جیسے نام لینا چاہئے تھا۔ پھر برتقدیر صدق سوال وہ شخص سخت گنہ گار ہے۔ اس پر لازم ہے کہ عیدگاہ کی زمین چھوڑے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۷/ذی قعدہ ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۲۲

حرام پیشہ والے کا چندہ مسجد ومدرسہ میں لیا جائے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

اگر کوئی جوا باز یا سنیما یا شراب کی کمائی کرنے والا شخص اپنی حرام کی کمائی سے مسجد یا مدرسہ میں امداد

(۱) الدر المختار، کتاب الوقف، ج ٦، ص ٥٧٨، دار الکتب العلمیة، بیروت

کرنا چاہے تو اسکی امداد لینا جائز ہے کہ نہیں؟ اور ایسی امداد کو مسجد یا مدرسہ میں کسطرح استعمال کیا جائے؟

المستفتی: فیض اللہ، متعلم دارالعلوم مکنیہ، دھوراجی، گجرات

الجواب:

نہیں جبکہ بعینہٖ مال حرام سے دے اور اس کا بعینہٖ مال حرام سے ہونا معلوم نہ ہو مثلاً اس کا کوئی اور حلال کاروبار ہو یا مال حرام نہ دے بلکہ کسی سے قرض لے کر دے اور ایسے لوگ نیک کاموں میں ایسا ہی کرتے ہیں تو وہ رقم جائز ہے۔ ہندیہ میں ہے:

"قال محمد و به ناخذ ما لم نعرف شيئاً حراما بعينه"(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۲۳

مسجد کی زمین میں مسجد کی آمدنی کے لئے تعمیر جائز ہے!

حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند! السلام علیکم

بعد سلام کے عرض یہ ہے کہ ہم لوگ ضلع شاہ جہان پور محلہ بی بی زئی ہدف کے رہنے والے ہیں۔ یہاں پر ایک ویران مسجد ہے جس کو کافی عرصہ سے کوئی آباد نہ کرسکا۔ اس کے قریب قریب کوئی مسلمانوں کے گھر نہیں اور کافی فاصلے پر ہیں اور پڑوس میں ہندو آبادی ہے اس وجہ سے ہم لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسجد کے اندر آراضی کافی پڑی ہوئی ہے جس میں کافی جگہ ہے اگر آپ مجھ کو اجازت دے دیں تو میں اور جو وہاں پر نمازی جاتے ہیں ان کی مرضی ہے کہ اگر اس میں مکان تعمیر ہو جائے تو وقت پر اذان اور چراغ بتی ہوسکتی ہے اور مسجد میں جو خرچ ہونے کو ہے اس زمین سے مسجد کی مرمت بھی ہوسکتی ہے۔ قرآن وحدیث کے مطابق جو شریعت اجازت دے وہ آپ مجھ کو فیصلہ مرحمت فرمائیں۔ آپ کی بڑی نوازش ہوگی۔ فقط والسلام

شکیل شاہ وارثی، خادم مسجد پیش امام

(۱) الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر، في الهدايا والضيافات، ج ۵، ص ۳۹۶، دار الفكر، بيروت

الجواب:

اس زمین میں مسجد کی آمدنی کے لئے تعمیر جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵/ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۲۴

صندوق میں بند قرآن مجید کی طرف پیر کرنا کیسا؟

علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ

(۱) ایک صندوق میں دینی کتابیں اور قرآن شریف بھی رہتا ہے اس طرف کو پیر کر سکتے ہیں کہ نہیں؟ جبکہ صندوق بند رہتا ہے۔ زید کا کہنا ہے کہ اگر چہ صندوق بند ہو پھر بھی نہیں کر سکتے اور اس کی مثال بھی دیتا ہے کہ کعبہ شریف کتنی دور کتنے حجابات پڑتے ہیں پھر بھی اس کی طرف پیر کرنا سخت منع ہے۔ کیا یہ زید کا کہنا درست ہے؟

(۲) لاٹری اور معمہ وغیرہ کا پیسہ لینا کیسا ہے؟

(۳) ایک جگہ خارج مسجد ہے، وہاں کچھ قبریں ہیں اور ایک مزار سنتے ہیں جس کا نام ابھی تک نہیں معلوم ہوا۔ کچھ لوگ ان قبروں کو مزار بتاتے ہیں اور کچھ قبریں بتاتے ہیں اور کچھ کہتے ہیں ایک مزار باقی قبریں۔ تو ایسی حالت میں رہائش کی جگہ بن سکتی ہے؟ جیسے مسجد کا حجرہ وغیرہ بن سکتا ہے؟ تو ان کی کیا صورت کی جائے؟ جو اس میں حکم شرع ہو وہ ارشاد فرمائیں۔

المستفتی: ظفر الحسین خاں
ساکن ضلع بستی (اتر پردیش)

الجواب:

(۱) صورت مسئولہ میں بے ادبی نہیں خصوصاً جبکہ صندوق اوپر رکھا ہو کہ پیر کی محاذات نہ ہو اور پیر نہ کریں تو مزید ادب ہے جو بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز ہے جبکہ غیر مسلم سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم، اور تفصیل کے لئے رسالہ بینک قادری بک ڈپو نومحلہ مسجد بریلی سے طلب کیجئے۔

(۳) نہیں کہ قبروں کو منہدم کرنا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶/صفر المظفر ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۲۵

مسجد کی دکانیں کسی وجہ سے صرف اپنی برادری کو دینا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

کسی برادری کے نام سے منسوب ایک مسجد ہے، مسجد سے متصل مسجد کی کچھ دکانیں ہیں، مسجد دوکان کی تعمیر ومرمت صرف اسی برادری کے لوگ ہی اپنے پیسوں سے کراتے ہیں اور کوئی دوسری برادری کا کچھ عطیہ دینا چاہے تو بلا عذر واعتراض کے لے لیا جاتا ہے لیکن کسی غیر برادری سے کچھ سوال نہیں کیا جاتا، جو بھی خرچ ہوتا ہے سب برادری کے آدمی ہی پورا کرتے ہیں، مسجد کی کچھ دکانیں بنی تھیں اور کچھ نئی بنوائی گئیں۔ جو دکانیں پرانی تھیں، ان کو ازسرنو تعمیر کرا کے انہیں پہلے دی جاتیں، غیر برادری کو نہ دی جاتیں حالانکہ غیر برادری کے لوگ بہ نسبت برادری کے لوگوں کے زیادہ کرایہ دیتے ہیں چونکہ برادری کے لوگ پسماندہ ہیں اس لئے برادری کے لوگوں کا کہنا ہے کہ ہماری برادری پسماندہ ہے، آج ان کو کم سے کم پیسوں پر دکان دے کر جب یہ لوگ ترقی کی منزل پر گامزن ہو جائیں گے تو یہی لوگ زیادہ سے زیادہ کرایہ دینے پر راضی ہو جائیں گے، جیسا کہ برادری کے کرائے داروں کا قول ہے۔ غیر برادری کو نہ دینے کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ دکان کا کرایہ بڑھانے میں اور نہ بڑھانے کی صورت میں خالی کروانے میں بڑی دقت و پریشانی ہوتی ہے جس کی ایک نظیر موجود ہے جو پُرانی دکانیں ہیں اس میں سے ایک صاحب نکلنے لگے تو دوسرے صاحب سے کچھ ہزار روپے (پوشیدہ طور پر) لے کر دکان ان کے حوالے کر دی۔ برادری کے لوگوں تک دکان کی کوئی بات ہی نہیں آئی اور باہر ہی باہر طے کر کے دکان دوسرے

کے حوالے کردی۔ ان سب باتوں سے بڑی کوفت ہوئی اوراب تنگ آکر برادری کے لوگوں نے یہ بات برادری میں رکھی کہ دکانیں صرف برادری کے آدمیوں کو ہی دی جائیں، کیوں کہ برادری کے لوگوں کو دینے میں کئی فائدے ہیں۔ حالات کودیکھ کر کرایہ بڑھایا جاسکتا ہے، وقت ضرورت خالی بھی کرائی جاسکتی ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا حالات وروپے کو مدنظر رکھتے ہوئے برادری کے لوگوں کوکم پیسوں پر دکان دینا ازروئے شرع جائز ہے؟ شریعت مطہرہ اس امر کے مطابق کیا حکم دیتی ہے؟ برائے کرم حدیث وقرآن کی روشنی میں جواب مرحمت فرماکر سکون قلب عطافرمائیں۔

المستفتی: غلام محمد رضوی

محلہ خواجگان، پوسٹ آفس جائس، ضلع رائے بریلی

الجواب:

صورت مسئولہ میں برادری کے لوگوں کوکرایہ پر دینا انسب ہے بشرطیکہ کرایہ واجبی طے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ر محرم الحرام ۱۴۰۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۶

جومسجد فساداورتفریق بین المسلمین کے لئے بنائی گئی اس کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ایک چھوٹی سی بستی ہے جس میں قریب تین چارسو مسلمان کے گھر ہیں، جوسب اہلسنت وجماعت ہیں، مگراس میں اکثر مسلمان مرداورعورتیں بُری عادتوں اورناجائزاورحرام کاموں میں مبتلا تھے۔

یہ کہ مرداورعورتیں برسرعام شراب پینا، جواکھیلنا، زنااور چوری کرنااور جھگڑااورفساد مچانا یہاں

تک کہ شراب اور جوئے کی بنا پر معاشی حالات سے مجبور ہوکر قوم مسلم کی نوجوان لڑکیاں اپنی بھوک اور افلاس مٹانے کے لئے غیر مسلموں سے ناجائز تعلقات بڑھا کر اپنی عزت اور عصمت کو فروخت کر رہی تھیں، اس لئے یہ سب ناجائز اور حرام کاموں اور بُری عادتوں سے روک تھام اور باز رکھنے کے لئے بستی کے تمام مسلمانوں کو جمع کیا گیا کہ اگر ان ناجائز اور حرام کاموں سے لوگوں کو باز نہ رکھا تو پھر شریف لوگوں اور لڑکے اور لڑکیوں پر خراب اور بُرا اثر پڑے گا۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کی متفق رائے سے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی جس کا نام انجمن اصلاح المسلمین رکھا گیا اور ساتھ ہی اس کمیٹی کے کچھ قوانین بنائے گئے، وہ یہ ہیں۔

(۱) شراب، جوئے، زنا اور بُری عادتوں سے لوگوں کو باز رکھنا اور ہر مسلمان مرد اور عورتوں کو نماز روزہ اور ہر نیک کام کی طرف لانے کی جدوجہد کرنا، قوم مسلم کی تمام خواتین کو اور جوان لڑکیوں کو سنیما اور ناچ گانے سے باز رکھنا اور اسلامی قوانین کے تحت پردہ کا خاص خیال رکھنا۔ لہٰذا کمیٹی کی ذمہ داری یہ ہے کہ پورے گاؤں کے مسلمان مرد اور عورت کو ان تمام کاموں سے باز رکھنے کے لئے اعلان کر دے، اگر اس پر لوگ اپنی بُری عادتوں سے باز آ گئے تو ٹھیک ہے ورنہ کمیٹی کو پورا اختیار ہوگا کہ غلطی کرنے والے سے باز پرس اور سختی سے کام لے سکتی ہے، پھر بھی لوگ ان حرام کاموں سے باز نہیں آئے تو کمیٹی ڈر پیدا کرنے کے لئے غلطی کرنے والے سے ایک سو روپیہ وصول کر سکتی ہے۔

(۲) اب وصول کردہ اور جمع شدہ پیسے کو کمیٹی غریب، یتیم اور مجبور و لاوارث لڑکیوں کو جو جوان ہوکر بھی گھر میں بیٹھی ہیں، اس کی شادی بیاہ میں خرچ کر سکتی ہے۔ حضور یہ انجمن اصلاح المسلمین کمیٹی کے بنے ہوئے قریب ایک سال کا عرصہ ہونے جا رہا ہے، کمیٹی کے ممبران جانفشانی، محنت اور لگن سے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اصلاح المسلمین کمیٹی بہت کامیاب رہی، مسلمانوں میں بہت ہی سدھار ہوا، لوگوں میں جو شراب، جوئے اور حرام کاموں کی عادت تھی، اس سے توبہ کر کے لوگ راہ راست پر آ کر نماز پڑھنے لگے تھے اور نماز روزہ کے پابند ہو گئے تھے اور عورتیں اور لڑکیاں پردے کی پابند ہو گئی تھیں اور مسلمانوں میں مالی حالت بھی اچھی ہو گئی تھی اور کمیٹی کے پاس جو وصول کردہ پیسے تھے اس پیسے سے بہت سے غریب اور لاوارث یتیم بچوں اور لڑکے لڑکیوں کی شادی بیاہ بھی کر دی گئی، ہر طرف امن وامان

بھی ہو گیا۔ مگر اسی دوران دو تین مہینے سے چار پانچ مالدار مسلمان کو غیر مسلموں کے سکھانے پر سیاست اور ووٹ حاصل کرنے اپنی اقتدار اور مطلب اور اغراض کے لئے یہ اسلامی طریقہ پسند نہیں آیا اور غیر مسلموں کے سکھانے میں آ کر مسلمانوں میں نفاق اور پھوٹ ڈال دیا ہے، اس چھوٹی سی بستی میں زمانہ دراز سے ایک مسجد جہاں مسلمان لوگ نماز پڑھتے مگر تین چار ماہ ہونے جا رہا ہے وہ چار پانچ فتنہ پرور لوگ اپنی سیاسی کرسی کے لئے غیر مسلموں کی گود میں بیٹھ کر مسلمانوں کو لڑانا چاہتے ہیں اور کٹوانا چاہتے ہیں عام مسلمانوں کے پوچھے بغیر غیر مسلموں کے سکھانے اور ان کی مدد سے ایک مکان بنوا کر جس کو مسجد کہتے ہیں جہاں سے مسلمانوں میں فتنہ ڈالا ہے اور مسلمانوں کو بہکا وادے رہے ہیں کہ میری طرف آ جاؤ، ہم باز پرسی نہیں کریں گے، یہ سب تم پر پابندیاں ہیں، تم کو ہر طرح کی آزادی رہے گی اور جو بھی غلطیاں کرو گے اس سے باز پرس ہم لوگ نہیں کریں گے، یہ سب چال غیر مسلموں کے مشورے اور سکھانے سے چار پانچ فتنہ پرور مسلمان کر رہے ہیں جن کی وجہ کر جو شراب، جوئے چھوڑ کر نماز پڑھنے گئے تھے اس میں پندرہ بیس لوگ اس کی طرف جا کر پھر سے اپنی بُرائی اور بُری عادتوں کو اپنا کر شراب جوئے میں پھر سے مبتلا ہو گئے ہیں، یہ سب چال غیر مسلموں کی ہے تا کہ مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے۔

لہٰذا ایسی مسجد جو غیر مسلموں کے مشورے اور مدد سے صرف فتنہ پیدا کرنے کے لئے اور سیاست کی غرض سے ووٹ حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے، اس مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسے لوگوں کو جو مسلمانوں میں نفاق ڈال رہے ہیں اور غیر مسلموں سے مروانا اور کٹوانا چاہتے ہیں ایسے نام نہاد فتنہ پرور لوگوں سے ہم سنی مسلمان لوگ کیا سلوک کریں؟ ایسے لوگوں کے یہاں کھانا پینا، میل جول رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسے لوگوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر سکتے ہیں یا نہیں؟ از روئے شرع قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا حکم ہے؟ جواب سے نوازیں؟

المستفتی: محمد خاں، آدم خاں پٹھان
ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ دستگیریہ، منڈگور، ضلع کاروار

الجواب:

(۱) یہ صورت مالی جرمانہ کی ہے اور مالی جرمانہ لینا ممنوع وحرام ہے۔

بحر الرائق کے باب التعزیر میں ہے:

''لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی'' (۱)

درمختار میں ہے:

''انہ کافی فی ابتداء الاسلام ثم نسخ'' (۲)

لہٰذا یہ رقم انہیں واپس دینا لازم ہے، جس سے لی ہے اور اگر وہ اجازت دیں تو اس کام میں اٹھانا جائز ہے جس کے لئے انہوں نے کہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) حکم اوپر گزرا، اور اگر یہ واقعہ ہے جو تحریر ہوا تو وہ لوگ جو باعث فتنہ وفساد وتفریق مسلمین اور داعی گناہ ہیں، وہ سخت گنہ گار مستوجب نار مستحق غضب جبار ہیں، ان کی مسجد کی بابت اگر یہ ثابت ہے کہ سازش، فتنہ وفساد کے لئے بنائی گئی ہے تو مسجد نہیں اس میں نماز نہ پڑھیں اور ایسے لوگوں کو عام مسلمان چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ مگر وہ لوگ بعد موت مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہوں گے بشرطیکہ ان کا ارتداد ثابت نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/ ذیقعدہ ۱۴۰۹ھ

مسئلہ-۲۷

ہاتھ اُٹھانا ہر دعا کے آداب سے ہے!

بخدمت، جناب حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہریؔ، جانشین مفتی اعظم ہند!

ہدیۂ سلام ورحمت

مندرجہ ذیل سوالات حاضر ہیں، جوابات مدلل مطلوب ہیں، حوالۂ کتاب کے ساتھ اگر ممکن ہو سکے تو صفحہ نمبر بھی تحریر کر دیا جائے، ان مسائل میں کسی خاص مسئلہ پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی کوئی

---

(۱) البحر الرائق، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۵، ص ۶۸، مکتبہ زکریا

(۲) الدر المختار، کتاب الحدود، باب التعذیر، ج۲، ص ۱۰۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

تصنیف ہوتو اس کا نام بھی تحریر فرمائیں۔

(۱) دعائے اذان میں رفع یدین کس حدیث سے ثابت ہے؟

(۲) نماز تراویح میں کیا دعا مانگنی ضروری ہے؟

(۳) حضور علیہ السلام کے گنبد خضراء کو صنم اکبر کس نے کہا ہے؟ اور کس کتاب میں لکھا ہے؟

(۴) حضور علیہ السلام کو یا محمد سے ندا کرنا کیسا ہے؟ بعض حضرات اس طرح ناجائز کہتے ہیں حالانکہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ یا محمد کہنے کی خود حضور نے تعلیم فرمائی، بعض مشکلات میں صحابہ کرام نے بھی یا محمداہ کا نعرہ لگایا، مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان کی پہلی حدیث میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یا محمد کہا اور اس طرح کی دوسری احادیث میں یا محمد موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا محمد ناجائز وحرام نہیں ہے، بعض بزرگوں کے اشعار میں بھی یا محمد موجود ہے جس سے جواز معلوم ہوتا ہے۔

(۵) الٹا قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ اگر ناجائز ہے تو ختم تراویح میں حفاظ کرام سورۂ ناس کے بعد دوسری رکعت میں سورۂ بقرہ تا مفلحون پڑھتے ہیں، یہ کیونکر جائز ہے؟

(۶) سنار جب خود کسی سے سونا چاندی کے زیورات خریدتے ہیں تو ٹانکی کی قیمت وضع کرکے کم کردیتے ہیں، کیا ان زیورات کی زکوٰۃ کی ادائیگی میں ایسا کیا جاسکتا ہے؟

(۷) حضور علیہ السلام کے صرف نام نامی پر یا القاب وخطابات پر بھی درود شریف پڑھنا ضروری ہے؟ یا جب بھی ان کا ذکر جمیل ہو، درود شریف ضروری ہے؟ اس طرح تو بظاہر دشوار ہے کیونکہ پوری محفل میلاد ذکر رسول ہی ہے تو گویا درود شریف سے کوئی لمحہ خالی نہیں ہونا چاہئے اور یہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔

(۸) پاجامہ وغیرہ بیٹھ کر پہننے کا حکم ہے لیکن عملاً دشوار ہے بعد میں کھڑا ہونا ہی پڑتا ہے۔ تو کیا اس کی خلاف ورزی نہیں ہوئی؟

(۹) مصارف زکوٰۃ میں قرآن کریم نے عاملین کو شمار کیا ہے، موجودہ مدارس کے محصلین اور سفراء عاملین میں داخل ہیں یا نہیں؟ اگر داخل مانا جائے تو کیسا ہے؟

المستفتی: مبین الہدیٰ نورانی، خطیب باری مسجد، آزادنگر، جمشید پور (بہار)

الجواب:

(۱) ہاتھ اُٹھانا ہر دعا کے آداب سے ہے۔ حصن حصین میں ہے:

''بسط اليدين ورفعهما'' (۱)

اور خصوص دعائے اذان میں کوئی حدیث نہ دیکھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ضروری کوئی دعا نہیں۔ البتہ مستحب ہے کہ تین بار'' سبحٰن ذی الملک والملکوت سبحٰن ذی العزة والعظمة والهيبة والقدرة والكبرياء والجبروت سبحٰن الملک الحی الذی لا ينام ولا يموت سبوح قدوس ربنا ورب الملٰئكة والروح لا اله الاالله نستغفر الله نسئلک الجنة ونعوذبک من النار''

اور قرأت وسکوت یا تنہا نماز کا بھی اختیار ہے۔ درمختار میں ہے:

''ويخيرون بين تسبيح وقراءة وسكوت وصلاة فرادى'' (۲)

ردالمحتار میں ہے:

''قوله (بين تسبيح) قال القهستانی فيقال ثلاث مرات "سبحان ذی الملک والملكوت سبحان ذی العزت والعظمة والقدرة والكبرياء والجبروت سبحان الملک الحی الذی لا يموت سبوح قدوس رب الملائكة والروح لا اله الا الله نستغفر الله نسألک الجنة ونعوذبک من النار كما فی منهج العباد-اه'' (۳)

یہ حکم ترویحہ بمعنی جلسہ بعد چہار رکعت کا ہے اور ترویحہ سے مراد اگر نماز ہو تو اس میں وہی دعائے معروفہ پڑھی جائے جو اور نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) محمد بن عبدالوہاب نجدی نے، جیسا کہ اعلام الاعلام والدرر السنیۃ لزینی دحلان میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) الحصن الحصين من كلام سيد المرسلين، أداب الدعاء، ص ۲۴، المكتبة العصرية، بيروت

(۲) الدر المختار، كتاب الصلوٰة، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۴۹۶، ۴۹۷، دار الكتب العلمية، بيروت

(۳) ردالمحتار، كتاب الصلوٰة، مبحث صلاة التراويح، ج ۲، ص ۴۹۷، دار الكتب العلمية، بيروت

(۴) وہ لوگ صحیح کہتے ہیں۔ فی الواقع مذہب صحیح پر حضور علیہ السلام کو محض نام اقدس کے ساتھ ندا کرنا ناجائز ہے۔ قال تعالیٰ:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا(۱)

صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم حضور کو یا محمد کہہ کر پکارتے تھے تو ہمیں اس آیت کے ذریعہ منع فرمادیا گیا۔ اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ ادعیہ میں جہاں کہیں یا محمد آیا ہے۔ اس کے بجائے یارسول اللہ کہا جائے اور جب ممانعت وارد ہوئی تو جن احادیث میں یا محمد وارد ہوا وہ قبل منع پر محمول اور جواز منسوخ اور بعد منع اگر کسی راوی نے کہا تو عدم اطلاع پر محمول ہوگا اور غیر محتاطین کے شعر حجت نہیں اور بزرگان دین کے اشعار میں یا محمد غلبۂ شوق وشکر میں آگیا تو وہ سند جواز نہیں اور اگر تعظیم وتبجیل کے کلمات سے مقرون ہے تو یہ بیشک جائز ہے کہ حضور کو ادب وتعظیم کے ساتھ نام لے کر پکارا جائے۔ ناجائز تو یہ ہے کہ بے اظہار تعظیم محض نام اقدس سے ندا کریں کما صرح بہ فی الفتاویٰ الخیریۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) ناجائز ہے مگر ختم میں اجازت ہے۔ درمختار میں ہے:

''یکرہ أن یقرء منکوسا الا اذا ختم فیقرء من البقرۃ'' ملخصا(۲)

رد المحتار میں ہے:''قولہ (الا اذ ختم-الخ) قال فی شرح المنیۃ وفی الولوالجیۃ من یختم القرآن فی الصلاۃ اذا فرغ من المعوذتین فی الرکعۃ الأولیٰ یرکع ثم یقرء فی الثانیۃ بالفاتحۃ وشئ من سورۃ البقرۃ لأن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال خیر الناس الحال المرتحل أی الخاتم المفتتح-اھ''(۳) واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ بلکہ سونے کے وزن کا اعتبار کیا جائے گا۔

(۷) حضرت امام طحاوی علیہ الرحمہ کا مذہب یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر جب حضور اقدس علیہ السلام کا ذکر ہو، درود بھیجنا واجب ہے۔ یہی معتمد ہے اور احادیث کریمہ سے مؤید

(۱) سورۃ النور:۶۳

(۲) الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، باب صفۃ الصلوٰۃ، ج ۲، ص ۲۶۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی الاستماع للقرأن فرض کفایۃ، ج ۲، ص ۲۶۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ہے۔اور ذکر نام ولقب اقدس سب کو شامل ہے پھر مجلس میں جتنی بار نام اقدس آئے تو ایک بار درود پڑھ لینے کے بعد بار بار درود پڑھنا اگرچہ واجب نہیں کہ مجلس متفرقات کی جامع ہوتی ہے اور وہ متفرقات ایک ہی شمار ہوتے ہیں۔ہدایہ میں ہے:

''المجلس جامع للمتفرقات''(۱)

اوراس کی نظیر ایک مجلس میں چند بار آیت سجدہ سننا ہے کہ اس میں صرف ایک سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے مگر درود شریف کی تکرار باعث برکت موجب اجر ہے۔نفس صورت مسئولہ کا جزئیہ لیجئے۔

ردالمحتار میں ہے:''قدمنا عن الکافی أنه کالصلاة یجب فی المجلس مرة''(۲)

درمختار میں ہے:

''والمعتمد من المذهب قول الطحاوی-الخ''(۳) واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) بیٹھ کر پہنیں اور کھڑے ہو کر باندھیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) نہیں کہ عامل وہ ہے جسے سلطان اسلام نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو،اسے امام اس کی اور اس کے اعوان کی بقدر کفایت زکوٰۃ کے مال سے دے گا جبکہ وہ عمل کرے۔

تبیین شرح کنز میں ہے:''فالعامل یدفع الیه الامام ان عمل بقدر عمله فیعطیه ما یسعه واعوانه غیر مقدر بالثمن-الخ''(۴) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰/صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

---

(۱) الهداية، كتاب البيوع، ج ۲، ص ۲، مجلس بركات

(۲) ردالمحتار، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ض ۲، ص ۲۲۹، دار الكتب العلمية، بيروت

(۳) ردالمحتار، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ض ۲، ص ۲۲۹، دار الكتب العلمية، بيروت

(۴) تبيين الحقائق، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج ۲، ص ۱۱۴، دار الكتب العلمية، بيروت

مسئلہ-۲۸

مسجد کو عیدگاہ بنانا کیسا؟ گاؤں میں جمعہ اور عید جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

گاؤں کی نااتفاقی سے دو مسجدیں بنیں ایک مسجد کو بنے تیس سال ہو گئے پارٹی بندی کی وجہ سے دوسری مسجد بنی دوسری مسجد کے چاروں طرف باؤنڈری کھینچ گئی ہے بارہ برس سے اس میں جمعہ اور پنجوقتہ نماز بھی ہوئی کچھ دنوں بلا امام کے خالی بھی پڑی رہی ان لوگوں کا خیال ہے کہ اس مسجد کو عیدگاہ بنالیں اور پہلی والی مسجد میں نماز جمعہ اور پنجوقتہ نماز پڑھیں لہٰذا وہ دوسری مسجد عیدگاہ بن سکتی ہے یا نہیں؟

چھوٹا پردھان، موضع منہرا پوسٹ پچدورہ کلاں

الجواب:

وہ مسجد مسجد ہی رہے گی۔ عیدگاہ نہ ہوگی۔ علما فرماتے ہیں:

"لایجوز تغییر الوقف عن هیئته" (۱)

اور گاؤں میں عیدین وجمعہ صحیح نہیں۔

درمختار میں ہے: **"صلاة العید فی القریٰ تکره تحریما أی لأنه اشتغال بما لا یصح لأن المصر شرط الصحة"** (۲)

مگر عوام جہاں پہلے سے پڑھتے آئے ہوں وہاں عوام کو ممانعت نہیں اور نئی عید یا نیا جمعہ قائم کرنیکی اجازت نہیں۔

فی الدر المختار: **"اما العوام فلا یمنعون من تکبیر ولا تنفل اصلا لقلة رغبتهم فی الخیرات بحر عن المجتبیٰ-اھ"** (۳)

لہٰذا اگر سب اس جگہ عید پڑھیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں اور اگر یوں ہو کہ کچھ اس میں کچھ اس میں

---

(۱) الفتاویٰ الهندیة، الباب الرابع عشر فی المتفرقات، ج ۲، ص ۴۲۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۴۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج ۳، ص ۵۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

عید کی نماز پڑھیں تو اس کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۲۵/ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

□□□

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔(۱)

باب التقویٰ والطہارۃ

(۱) آل عمران:۲۰۰/کنز الایمان

باب التقویٰ والطہارۃ

مسئلہ-۱

اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا تم میں کا سب سے بڑا متقی ہے!

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کیاارشادفرماتے ہیں؟

(۱) ایک قوم ہندوستان میں آباد ہے اسکے افرادخودکوانصاری کہلواتے ہیں۔توان کوانصاری کہنا کیسا ہے؟ جبکہ وہ انصاری نہیں؟

(۲) کپڑابننے کا پیشہ شریف ہے یارذیل؟ جواب باصواب عطافرماکر عنداللہ وعندالرسول مشکور فرمائیں۔ بینواتوجروا

سائل: حقیر فقیر الحاج شفقت حسین

خادم آستانہ جناب قبلہ میاں محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہرہرپور مٹکلی (بریلی)

الجواب:

(۱) اگرواقعہ یہ ہے کہ وہ لوگ انصاری نہیں توانہیں انصاری کہنا کہلواناجائزنہیں۔حدیث میں ایسے لوگوں کے لئے وعیدشدیدوارد ہوئی جوخودکودوسری قوم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) شرعاً شرافت کامدار پیشہ پرنہیں بلکہ تقویٰ ودیانت پر ہے۔

قال تعالیٰ: ''اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ - الآیۃ'' (۱)

تم میں اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا تم میں کا سب سے بڑا متقی ہے

ہاں عرفاً بعض پیشہ کمتر گنے جاتے ہیں جن میں ایک پیشہ یہ بھی ہے مگر اس بنا پر کسی مسلم کو رذیل جاننا حرام بدکام بدانجام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹ر شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۲

توبہ سے کردہ ناکردہ ہو جاتا ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

میں چھوٹا تھا تب سے مجھے مشت زنی (یعنی جنسی لذت کو خود پوری کرنا) کی بہت عادت تھی۔ میں جانتا تھا کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے لیکن پھر بھی مجھ سے یہ گناہ بار بار ہو جایا کرتا تھا۔ آخر میں نے کہا کہ اگر میں کچھ پروردگار عالم سے وعدہ کرلوں کہ آئندہ کیا تو مسجد وغیرہ میں پیسے ڈالوں گا یا اس طرح اور کچھ، تو میں نے یہ طے کیا کہ اگر آئندہ کیا تو مسجد کے غلے میں پانچ پونڈ ڈالوں گا۔ دوسری بار دس پونڈ۔ تیسری بار پندرہ یعنی پانچ پانچ پونڈ بڑھاتا جاؤں گا۔ آخر میرے اس طرح دوسو پونڈ کے قریب ہو گئے۔ پھر مجھے اتنا غصہ آیا کہ میں نے پروردگار عالم سے وعدہ کرلیا کہ آئندہ کیا تو پانچ ہزار پونڈ ڈالوں گا۔ یہ اس لئے کہ اس طرح پھر آئندہ کبھی نہ کرسکوں۔ آخر یہ وعدہ بھی ٹوٹ گیا۔ بس میں رہ ہی نہ سکا، مجھے اس وقت تو بہت ہی زیادہ غصہ آیا اور بہت ہی تکلیف ہوئی لیکن پھر میں کیا کرسکتا تھا۔ حضرت مجھے بتائیں کہ پروردگار مجھ پر رحم نہیں کرے گا؟ جب کہ وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ آخر میں نے تو صرف وعدہ کیا تھا، قسم نہیں کھائی تھی۔ قسم کھائی ہوتی تو بات ہی الگ تھی۔ لیکن یہ تو صرف وعدہ کیا تھا۔ اب تو میں پروردگار سے بہت ہی پکا وعدہ کرتا ہوں بلکہ قسم کھاتا ہوں کہ آئندہ اس طرح کے وعدے ضرور پورے کروں گا۔ بس اے پروردگار مجھے ایک بار معاف کردے اور وہ سارے پیسے یعنی پانچ ہزار پونڈ سب کے سب معاف کردے پروردگار!

---

(۱) سورۃ الحجرات: ۱۳

لیکن حضرت میں کس طرح بتاؤں کہ یہ معاف ہوگیا۔اب آپ ہی بتائیں حضرت! پروردگار پر مجھ کو امید تو بہت ہے کہ وہ ضرور معاف کردے گا اس کا جواب مرحمت فرمائیں۔عین نوازش ہوگی۔فقط والسلام

المستفتی: محمد خالد

7RONEY, England Bazi Holancis, Blackbusti RN

الجواب:

تنبیہ: گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔سائل کو زید و عمر کے نام سے سوال کرنا چاہئے تھا، یوں اپنے فعل کا اخفا ہوسکتا تھا۔اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا رحیم و کریم ہے، اس کی رحمت سے مومن ناامید نہیں ہوتا، وہ گناہ گاروں پر بھی رحمت فرماتا ہے اور اہل تقویٰ پر کرم خاص فرماتا ہے اور دنیا میں اس کی رحمت کافروں کے لئے بھی عام ہے۔آپ نے سچی توبہ کرلی ہے اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کا عزم پختہ ہے تو یقین رکھئے کہ آپ کا کردہ اللہ کے یہاں ناکردہ ہوگیا اور اس نے اپنے کرم سے اسے مٹادیا۔

''یَمۡحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثۡبِتُ''(۱)

حدیث میں ہے:''التائب من الذنب کمن لا ذنب له''(۲)

گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ کی طرح ہے۔

اور ناامیدی و مایوسی سے توبہ کیجئے اور اس کی رحمت کی امید اور اس کا خوف لازم پکڑیئے اور وہ رقم آپ پر لازم نہیں کہ یہ نذر شرعی نہیں۔البتہ جو حسب استطاعت ہوسکے اتنا مسجد کے لئے دے دیں تو بہتر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳؍رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

(۱) سورۃ الرعد: ۳۹

(۲) سنن ابن ماجۃ، باب ذکر التوبۃ، ص ۳۱۳، فیصل پبلیکشنز

مسئلہ-۳

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ بے گناہ!

نسبندی کرانے کے بعد امامت کرسکتا ہے؟ اور نماز سب کی اس کے پیچھے ہو جائے گی؟ اس کی طرف سے جواب اس طرح تھا:

"وہ گنہ گار مستحق عذاب نار فاسق ہے، لائق امامت نہیں، مگر جب توبہ صحیحہ کرلے تو اسے امام بنانا جائز ہے۔"

اس جواب سے ہمارے دلوں میں کئی خیالات پیدا ہوئے کہ جیسے ایک آدمی مسئلہ مسائل اور دینی علم میں دخل رکھتا ہے، وعظ و نصیحت بھی کرتا ہے اور اسے معلوم بھی ہے کہ نسبندی کرانا گندا ہے اور جانتے ہوئے بھی وہ نسبندی کرالے، تو کیا وہ توبہ صحیحہ کرلے تو امام بنانا جائز ہوگا؟ کیا ہر آدمی جاننے والا اور نہ جاننے والا دونوں شخص توبہ صحیحہ کرلیں تو امام بنانا جائز ہے؟ پس حضرت سے دست بستہ عرض ہے کہ جو خیالات ہمارے دل میں پیدا ہوئے ہیں ان کا جواب فتوے میں خلاصہ بھیجنے کی تکلیف کریں تو بڑی عنایت اور مہربانی ہوگی۔ امید ہے کہ حضرت دوبارہ جواب بھیجیں گے۔ ہم جواب کے لئے منتظر رہیں گے۔ تکلیف کے لئے معافی چاہتے ہیں۔ فقط والسلام

المستفتی: انوارالدین قریشی

محلہ سال چورہ، پوسٹ پپلودہ، ضلع رتلام (ایم پی)

الجواب:

ہاں بعد توبہ صحیحہ اس کی امامت میں کراہت نہ ہوگی بشرطیکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ توبہ صحیحہ سے سب کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ہے:

"التائب من الذنب کمن لا ذنب له" (۱)

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ بے گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

---

(۱) سنن ابن ماجۃ، باب ذکر التوبۃ، ص ۳۱۳، مکتبہ تھانوی

مسئلہ-۴

لواطت اور جانوروں سے صحبت اشد کبیرہ عظیم گناہ ہے!

عابد دوراں حضرت علامۂ دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین مولانا ازہری صاحب قبلہ دامت برکاتہٗ!

گزارش خدمت عالیہ میں یہ ہے کہ درحقیقت زید ایک لڑکا ہے، ان کے والد اور والدہ موجود ہیں، ۱۹۸۰ء میں ان کی شادی ہوئی اور ان کو والد اور والدہ شادی نہ دلانے کی وجہ سے اس بالغ لڑکے نے انسان اور جانوروں سے وطی کی۔ کئی مرتبہ مشاہدہ کیا گیا تو کچھ ماہ بعد وہ بالغ لڑکا ایک جلسہ میں گیا اور مولانا کی تقریر ہوئی اس سے کچھ نصیحت اور واقفیت حاصل ہوئی تو فوراً اسی وقت توبہ کی کہ میں بہت بڑا گناہ کر چکا اب ان کی شادی ہوگئی وہ بالغ لڑکا زید پریشان ہو رہا ہے کہ خطا کیسے معاف ہوسکتی ہے۔ تو حضور عالی دین و ملت سے گزارش ہے ان دو چیزوں کی وطی کے بارے میں بہت جلد فتویٰ دیں۔ کرم ہوگا۔ بہترین طریقے سے خلاصہ کریں، مخالف کو جھگڑا کرنے کا موقع نہ ہو اور میں زیادہ کیا عرض کروں۔ فقط

المستفتی: محمد مختار عالم یزدانی، گوانہ ماسٹر محمد عبد الستار، ماسٹر نور الدین
موضع زینور، پوسٹ بھلا گنج، وایہ بارسونی گھاٹ، ضلع کٹیہار (بہار)

الجواب:

فی الواقع لواطت اور جانوروں سے صحبت اشد کبیرہ عظیم گناہ ہے، لڑکا اس جرم سے توبہ صحیحہ کر چکا ہو تو اس پر کچھ مؤاخذہ نہیں۔ حدیث میں ہے:

"التائب من الذنب کمن لا ذنب له" (۱)

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے بے گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۵ر شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ/نزیل نئی دہلی

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

---

(۱) سنن ابن ماجۃ، باب ذکر التوبۃ، ص ۳۱۳، مکتبہ تھانوی

مسئلہ-۵

پیر کے انتقال کے بعد دوسرے سے مرید ہونا کیسا؟

قبلہ وکعبہ مولانا صاحب! السلام علیکم
جناب عالی کی خدمت میں عرض ہے کہ

(۱) میرے قبلہ پیرومرشد صاحب پردہ کر گئے ہیں تو کیا مجھے دوسرا پیر کرنا پڑے گا؟ جبکہ میرے خیال میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے اور کیا یہ سلسلہ سوخت ہو جائے گیا؟

(۲) کیا دوسرے پیر سے طالب ہونا ضروری ہے؟ شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب کا منتظر۔

المستفتی: ٹھیکیدار سلطان شاہ
محلہ چمن روبے، ڈاکخانہ وضلع جالون

الجواب:

(۱،۲) اگر آپ کے پیر جامع شرائط پیری تھے اور آپ کی بیعت صحیح رہی تو آپ کو دوسرے پیر سے مرید ہونا ضروری نہیں بلکہ پیر بدلنا جائز نہیں۔ ہاں، اپنی پہلی بیعت پر قائم رہتے ہوئے طلب فیض کے لئے کسی جامع شرائط کے دست حق پرست پر طالب ہونا بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۷ر صفر المظفر ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۶

فاسق معلن لائق پیری نہیں کہ پیر کی تعظیم واجب اور فاسق کی تعظیم ممنوع وحرام!

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم، امابعد!

سیدی ومرشدی حضرت علامہ وجانشین مفتی اعظم ہند! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
سلسلۂ آبادانیہ قادریہ پاک میں ایک پیر صاحب سیدزادے ہیں جن کے بہت سارے مرید اور

کئی خلفاء ہیں مگر غور طلب بات یہ ہے کہ اکثر و بیشتر وقتوں میں دیکھا گیا کہ آپ صرف مغرب و فجر کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے، لیکن نماز کے متعلق جب کوئی بات چھڑ جاتی تو کہتے کہ جان بوجھ کر اگر کوئی ایک وقت کی نماز بھی ترک کرے تو کافر ہے۔ ایک رمضان شریف میں ان کو دیکھا گیا کہ پورے رمضان بے روزہ رہے اور علاج بھی کراتے رہے اور کہتے تھے کہ مجھے اختلاج قلب اور دیق النفس اور ڈیابیٹیز اور دوران خون کی بیماری ہے حالانکہ کھانے پینے میں کوئی فرق نہ معلوم ہوتا تھا، ویسے ظاہر میں بھلے چنگے لگتے تھے۔ یہ واقعہ تمام مریدین کو معلوم ہوا اس کے علاوہ کچھ ایسی باتیں جو کہ خاص زید ہی جانتے تھے وہ یہ ہے کہ ۶۵، ۷۰ ر سال عمر ہونے کے باوجود بھی تین جگہوں سے ایسی خبریں ملیں کہ مریدوں کی بہو بیٹیوں کی عصمت دری کی کوشش کی جس کے یہاں یہ واقعہ ہوا اور جن کو معلوم ہوا وہ لوگ ان سے متنفر رہنے لگے، اس صورت میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟ ان کے مرید اسی بیعت پر بدستور رہیں یا تجدید بیعت کریں یا بیعت توڑ دیں؟ براہِ کرم جواب عنایت فرمائیں۔ بینوا توجروا۔ فقط

آپ کا غلام: محمد ربیع الاسلام
موضع و پوسٹ قل پور، ضلع مڈن پور

الجواب:

اگر یہ باتیں جو درج سوال ہوئیں، نام نہاد پیر پر ثابت ہیں تو وہ سخت فاسق معلن تھا اور فاسق معلن لائق پیری نہیں کہ پیر کی تعظیم واجب ہے اور فاسق کی تعظیم ممنوع و حرام۔ لہٰذا اس کی بیعت توڑ دیں اور کسی جامع شرائط بیعت سے بیعت ہو جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
یکم ر رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۷

کسی صاحب ایمان کو نیچ قوم کہنا جائز ہے؟

قائم مقام مفتی اعظم اختر رضا خاں صاحب قبلہ! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید جو داڑھی منڈا فاسق ہے، اس نے باریش عمرو سے کہا: ''تم نیچ قوم ہو'' عمرو پھلوں کا کام کرتا ہے اور جواری ہے۔ سوال یہ ہے کہ کسی صاحب ایمان کو نیچ قوم کہنا جائز ہے؟ ایسا کہنے والے کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ نیز آیت کریمہ ''ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم'' اور حدیث پاک ''کسی عربی کو کسی عجمی پر فوقیت نہیں ہے مگر تقویٰ کی بنیاد پر'' کا کیا مطلب ہے؟ اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ان کے گھر کھانا پینا نہیں چاہئے اور ان کے پیچھے نماز بھی جائز نہیں۔ براہ کرم جواب صواب سے جلد مرحمت فرمائیں۔ خدا کے نزدیک ماجور ہوں گے۔ فقط والسلام

المستفتی: حیدر محمد نور بخش حواری، سنبھل پور

الجواب:

عمرو کے پیشہ کے سبب اسے نیچ قوم کہنا جائز نہیں کہ اس کی تحقیر ہے اور مسلم کی تحقیر بے وجہ شرعی اور اسے ایذا دینا جائز نہیں، زید پر توبہ لازم ہے اور مطلب آیت اور حدیث کا صاف ظاہر ہے کہ اللہ کے یہاں مدار فضیلت تقویٰ پر ہے نہ کہ مجرد نسب پر۔ ہاں قطع نزاع ورفع خصومت کے لئے بعض احکام دین میں نسب کا اعتبار ضرور ہے مگر کسی عالی نسب کو یہ جائز نہیں کہ کسی کمتر نسب والے کو نیچ قوم کہہ کر مخاطب کرے کہ ناحق نزاع کا موجب ہوگا۔ اور محض نیچ قوم ہونے کی بنا پر یہ حکم کہ ''ان کے ساتھ کھانا پینا اور ان کے پیچھے نماز جائز نہیں'' شریعت پر افترا ہے، اس سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲؍ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۸

امام صاحب کے لئے چندہ کرنے پر کیا اجر ملے گا؟

حضور مفتی اعظم ہند قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(۱) جو صاحبان امام محترم نائب رسول کے ماہواری نذرانہ کا چندہ کرتے ہیں انہیں اللہ پاک کیا اجر

دے گا؟ کیا مراتب ملیں گے؟ کون سی نعمتوں سے نوازے گا؟ چندہ کرنے کے ہر قدم پر کیا ملے گا؟ تا کہ انکے دلوں میں جذبات پیدا ہوں۔ خوب تفصیل سے فضائل لکھنا، کرم فرمانا، عین نوازش ہوگی!

(۲) عرس میں قوال قوالن کے لئے چندہ کرنے پر کیا اجر ملے گا؟

المستفتی: حافظ جمیل محمد (پیش امام عیدگاہ)

پولنگ نمبر ۹، جھانسی، چھوٹی مسجد، ہاؤس نمبر ۵۷، جھانسی، پلیا نمبر ۹

الجواب:

(۱) امام کے لئے چندہ کرنا نیک کام ہے، اس پر خدائے پاک سے بڑے ثواب کی امید ہے اور عون الٰہی میں شامل حال ہونے کا وعدہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ حضور علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں:

''من کان فی عون اخیه کان اللّٰه فی عونه''(۱)

جو اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرے مولائے کریم اس کی مدد فرمائے!

اور بے شمار نعمتیں دینی و دنیوی متوقع اور آخرت میں درجات کی بلندی کا وعدہ معلوم اور ان کا اندازہ مجہول اور یہ بھی ایک عظیم فضیلت ہے جو ادنیٰ عمل خیر پر رب کریم عطا فرمانے والا ہے اور نیکی کے لئے ہر قدم نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا کم سے کم اور زیادہ جتنا خدا چاہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۲) قوالی مروجہ حرام ہے اور قوال وقوالہ کے لئے چندہ کرنا حرام بدکام بد انجام ہے اور اسے موجب اجر سمجھنا ایمان کھونا ہے۔ اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے۔ جو ایسا خیال بد رکھتا ہے، بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱/ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

(۱) المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانية، باب فضل زیارة الاخوان، حدیث ۲۲۲۰، ج ۱۹، ص ۳۱۴، دار العاصمة الریاض

مسئلہ-۹

امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عامل مستحق ثواب ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) حامد وخالد دونوں حقیقی بھائی ہیں اور دونوں ایک ہی مکان میں رہتے ہیں۔ لیکن گھر کے بقیہ تمام معاملات الگ الگ ہیں۔ حامد کے لڑکے واجد نے اپنے کمرے میں ٹی وی لگائی۔ بگاڑ کے قبل خالد جو پیر طریقت اور ایک عالم دین ہے اور شرعی اصول پر اپنی زندگی گزار رہا ہے اسی واجد کے چھوٹے بھائی احمد کو بہت سمجھایا کہ گھر میں تم لوگ ٹی وی مت لگاؤ، یہ خلاف شرع ہے لیکن احمد اور واجد نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی اور گھر میں ٹی وی لگادی۔ اگر حامد چاہتا کہ وہ اپنے لڑکے کے کمرے سے خود ٹی وی ہٹادے تو ہٹا سکتا تھا لیکن اس نے بھی ایسا نہیں کیا۔ خالد ایک پابند شرع عالم ہے، اس کو اس کی بے حد تکلیف ہے کہ دونوں بھائی ایک مکان میں رہتے ہیں لیکن واجد نے اپنے چچا کا بھی کوئی احترام نہیں کیا۔ خالد کو ٹی وی سے کوئی تعلق نہیں ہے صرف یہ کہ حامد اور خالد دونوں ایک مکان میں رہتے ہیں، کمرہ جدا جدا ہے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ خالد کا کوئی تعلق ٹی وی سے نہیں ہے اور یہ ٹی وی حامد کے لڑکوں کے کمرے میں ہے۔ اس صورت میں خالد پر کوئی الزام عائد ہوگا یا نہیں؟ خالد کے پیچھے نماز پڑھنا، اس سے بیعت ہونا جائز ہے یا نہیں؟ تحریر فرمائیں۔ نیز حامد مورد الزام ہوگا یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ جلد جواب مرحمت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

(۲) واجد نے ایک زمین خریدی، اس زمین میں دوسرے فریق کا ترکہ زید نے لے لیا۔ اب واجد اور زید میں تنازع پیدا ہوا۔ واجد نے زمین پر قبضہ کرنے کے لئے چہار دیواری کھنچوائی، زید کے آدمی نے آکر اس دیوار کو گرادیا۔ واجد کے بھائی ساجد نے تھانہ میں جاکر غلط ڈکیتی کیس زید پر کردیا۔ یہ مقدمہ عرصہ تک چلتا رہا۔ واجد خود اس مقدمہ کے اخراجات برداشت کرتا رہا اور پیروی کرتا رہا۔ تحقیق طلب یہ ہے کہ واجد کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ اور واجد پر از روئے شرع کیا حکم عائد ہوگا؟ تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔

المستفتی: سید علیم احمد

پوسٹ ومقام حسن پورہ، ضلع سیوان (بہار)

الجواب:

(۱) صورت مسئولہ میں خالد پر الزام نہیں بلکہ وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عامل ہو کر مستحق ثواب ہے اور اس کے پیچھے نماز بے کراہت جائز جبکہ کوئی اور مانع شرعی نہ ہو اور حامد ملزم ہے جبکہ حتی المقدور اپنے بیٹوں کو بُرائی سے منع نہیں کرتا اور اسے امام بنانا گناہ ہے جبکہ اس کا فسق ثابت ومشتہر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) واجد اور اس کے ہمنوا جھوٹے مقدمہ کو چلانے کے سبب اشد گنہ گار مستوجب نار مستحق غضب جبار ہیں اور واجد کو امام بنانا گناہ ہے جبکہ اس کا یہ جرم ثابت ومشہور ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴/ذوالحجہ ۱۴۱۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۰

کیا سگریٹ، تمباکو نوشی کرنے والے محافل مقدسہ میں حاضر نہیں ہو سکتے؟

بخدمت جناب علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری! السلام علیکم

آپ کو اس بارے میں ایک تکلیف دینا چاہتا ہوں، امید ہے کہ آپ اس معاملہ میں میری رہبری کریں گے کیونکہ اس جگہ اس معاملہ کی نسبت کافی سنگین قسم کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔

معاملہ دراصل یہ ہے کہ یہاں پر کچھ علماء صاحبان کا کہنا ہے جو شخص سگریٹ یا تمباکو نوشی کرتا ہے یا کہ کوئی بھی شخص جس نے داڑھی صاف کرائی ہو تو وہ شخص کسی بھی محفل ذکر انبیاء وغیرہ میں شامل نہیں ہو سکتا ہے۔ اس معاملہ کی نسبت وضاحت کے ساتھ جلد از جلد ارسال کر کے مشکوریت کا موقع بخشیں۔ آپ اس مسئلہ کو ٹھیک درست کر کے ارسال کریں کہ جو آدمی نشہ سگریٹ تمباکو کرتا ہے وہ نماز جمعہ اور ختم شریف میں نہیں بیٹھ سکتا یا کہ وہ خدا کو یاد نہیں کر سکتا۔ آپ جناب بالکل اس مسئلہ کی تفصیل کر کے لکھیں

اور دوسری یہ بات ہے کہ بغیر نشے کے کئی آدمی ختم شریف پڑھتے ہیں اور نشے والے آدمی داخل نہیں ہونے دیتے اور نشہ کرنے والے آدمی ان کا کھانا پکاتے ہیں اور ان کو کھانا کھلاتے ہیں۔ کیا یہ نشے والے ثواب کے مستحق ہیں یا کہ نہیں؟ دوسرا نشے والے آدمیوں کا کھانا پکا ہوا ان آدمیوں کو جائز ہے کہ ناجائز ہے؟ اس کا جواب جلد دیں۔ فقط

آپ کا تابعدار: مولوی محمد شیر

مسکونہ جگال، تحصیل مینڈر، ضلع پونچھ، ریاست جموں وکشمیر

الجواب:

سگریٹ اور تمبا کو نوشی کرنے والوں کو محفل ختم شریف سے روکنا نہ چاہئے، انہیں اس محفل میں حاضری کا ادب سکھانا چاہئے اور وہ یہ کہ اس محفل میں منہ کو صاف کر کے باادب بیٹھیں، داڑھی منڈے اور دیگر فاسق بھی پاک صاف نیازمندانہ برکت محفل ختم کی امید سے حاضر ہوں تو انہیں بھی نہ روکیں، البتہ جو خاص ختم کے وقت سگریٹ نوشی یا تمبا کو کا شغل کرتے ہوں یا کسی طرح ان کی لاپرواہی و بدلحاظی معلوم ومعتاد ہو وہ ضرور روکے جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

□□□

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔(۱)

بابُ العلم والتعلیم

(۱) الزمر:۹/کنزالایمان

باب العلم والتعلیم

مسئلہ-۱

قال اللہ تعالیٰ کے بعد "اعوذ باللہ" نہ پڑھی جائے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے تقریر سے قبل خطبہ پڑھا، اس کے بعد کہا۔"اما بعد قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم"۔اس کے بعد قرآن شریف کی آیت پڑھی، بکر نے کہا توبہ کرو مگر زید نے توبہ نہ کی اور کہنے لگا کہ مجھے ذلیل کرنا چاہتے ہیں اور اب تک بکر اس پر قائم ہے۔شرعی فیصلہ فرمایا جائے۔

المستفتی: محمد شمس الحق

الجواب:

قال اللہ تعالیٰ کے بعد اعوذ باللہ نہ پڑھی جائے کہ اس میں اعوذ باللہ کے قرآن ہونے کا ایہام ہے۔ردالمحتار ہے:

"جرت العادۃ اذا قرء الخطیب- الآیۃ انہ یقول قال اللہ تعالیٰ بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من عمل صالحا -الخ وفیہ ایہام ان اعوذ باللہ من مقول اللہ تعالیٰ فالأولیٰ ان لا یقول قال اللہ تعالیٰ" (۱)

زید پر لازم ہے کہ اس سے باز رہے اور اعوذ باللہ پڑھنا ہی چاہتا ہے تو قال اللہ تعالیٰ نہ کہے اور

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب الجمعۃ، مطلب فی قول الخطیب، ج۳، ص ۲۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

توبہ کے مطالبہ پر وہ جملہ کہنا سخت شنیع وقبیح ہے۔اس سے بھی توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵/ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۲

طالبعلم سے نامناسب کام بالجبر لینا کیا حکم رکھتا ہے؟

حضرت مولانا مفتی صاحب! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ

طالبعلم سے نامناسب کام بالجبر لینا کیا حکم رکھتا ہے؟شرعاً تسلی بخش جواب عنایت فرما کر مطمئن کریں!

المستفتی: محمد عباس رضوی، جنتا ٹیلر ماتا مندر، تن مل چوک، ناگپور

الجواب:

کسی مناسب غیر لازم پر بھی جبر جائز نہیں، نامناسب پر جبر کیا جائز ہوگا؟ قال تعالیٰ:

''مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴/ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳

ہمارے ائمہ کے نزدیک بسم اللہ الرحمن الرحیم آیت منفصلہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

---

(۱) سورۃ التوبۃ: ۹۱

(۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم شریف قرآن پاک کی کتنی سورت کا جز ہے؟ یا الگ آیت ہے؟ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم شریف کا شان نزول کیا ہے؟ مفصل بیان فرمائیں!

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم شریف ہر نماز میں سری پڑھنا سنت ہے یا جہری؟ ہر نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم شریف سری پڑھی جاتی ہے لیکن تراویح کی نماز میں جب ختم قرآن پاک ہوتا ہے اس میں ایک مرتبہ جہر کیوں پڑھا جاتا ہے؟ اس میں کیا بہتری ہے؟ خلاصہ تحریر فرمائیں۔

(۳) تیجہ کا چنا جو عام طور سے لوگ خریدتے ہیں۔ اور کلمہ شریف پڑھوا کر بلا امتیاز اغنیاء مساکین میں تقسیم کرتے ہیں، اس چنے میں سے اغنیاء کو لینا کیسا ہے؟ کیا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ ''اغنیاء کو تیجہ کا چنا لینا حرام ہے اور جو اس چنے کو کھاتے ہیں ان کا قلب سیاہ ہو جاتا ہے''؟

المستفتی: محمد اشفاق رضا نوری
قصبہ سہسوان، ضلع بدایوں (یوپی)

الجواب:

(۱) ہمارے ائمہ کے نزدیک بسم اللہ الرحمن الرحیم آیت منفصلہ ہے جو سورتوں کے درمیان فصل کے لئے اتری اور سورہ فاتحہ یا کسی اور سورۃ کا جز نہیں۔

درمختار میں ہے:

''ھی آیۃ واحدۃ من القرآن کلہ انزلت للفصل بین السور و لیست من الفاتحۃ و لا من کل سورۃ فی الاصح ''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) آہستہ پڑھنا چاہئے اور تراویح میں ایک مرتبہ جہراً پڑھنے کا استحبابی حکم ہے جبکہ تراویح ختم قرآن ہو یہ اس لئے کہ ایک آیت ختم میں جہری پڑھنے سے رہ نہ جائے اور سنت ختم ادا ہو جائے۔ علماء نے تصریح فرمائی کہ بغیر جہر کے سنت ختم ادا نہ ہوگی۔

فواتح الرحموت میں ہے:''البسملۃ من القرآن فی التراویح بالجہر مرۃ و لا تتأدی سنۃ

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، ج۲، ص ۱۹۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

الختم دونها'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹/ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ

(۳) صح الجواب۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ احکام شریعت جلد اول ص ۸۷ رمیں فرماتے ہیں: ''یہ چیزیں غنی نہ لے، فقیر لے اور جواُن کا منتظر رہتا ہے، ان کے مرنے سے خوش ہوجاتا ہے، اس کا قلب سیاہ ہوجاتا ہے۔ فقیر لے کر خود کھائے اور غنی لے ہی نہیں اور لے لیا ہو تو مسلمان فقیر کو دے دے یہ حکم عام فاتحہ کا ہے نیاز اولیائے کرام طعام موت نہیں وہ تبرک ہے۔ فقیر وغنی سب لیں''۔ یہ عبارت صاف طور سے واضح کر رہی ہے کہ غنی کے لئے حرام نہیں ہے۔ بہتر اور اچھا یہی ہے کہ غنی نہ لے اور نہ کھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴

''رضا'' بفتح راء پڑھا جائے یا بالکسر؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ

زید وعمرو میں لفظ احمد رضا کے متعلق بحث ہوئی اور عمرو نے کہا کہ رضا بالفتح ہے اور یہی صحیح ہے اور رضا بالکسر چونکہ عوام کی زبان پر نہیں ہے اور رضا بالفتح ہی زبان زد عوام وخواص ہے۔ لہٰذا یہی صحیح ہے۔ نیز عمرو یہ بھی کہتا ہے کہ تصنیف وتالیف میں بھی رضا بالفتح ہی آتا ہے اس کے برعکس زید نے کہا کہ صحیح ومعتمد لفظ رضا بالکسر ہے اور عربی کی لغات معتمدہ ومستندہ قدیمہ وجدیدہ میں رضا بالکسر ہے اور رضا بالفتح بہت کم ملتا ہے اور وہ بھی چند فارسی اور اردو کی لغات میں ہے اور چونکہ رضا عربی زبان کا لفظ ہے لہٰذا اس کا تلفظ عربی لغات کی تشریحات کے مطابق ہی کیا جائیگا۔ اور زید نے اپنے مدعا پر مندرجہ ذیل عربی وفارسی واُردو لغات کے حوالے پیش کئے لہٰذا حضور والا سے عرض ہے کہ مندرجہ ذیل لغات کے حوالہ جات کی رو سے احمد رضا کا صحیح تلفظ کیا ہونا چاہئے؟ اور یہ بھی فرمائیں کہ زید وعمرو میں کون حق بجانب ہے اور کس کی بات

(۱) فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت، الاصل الاول، ج ۲، ص ۱۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ٹھیک ہے؟ وہ عربی لغات کہ جس کے حوالہ جات زید نے پیش کئے ہیں، مع حوالے کے یہ ہیں:

(۱) المفردات فی غریب القرآن (از راغب اصفہانی) ص ۱۹۶

(رضی) یقال رضی یرضی رضا فھو مرضی ورضو ورضا العبد عن اللہ ان لا یکرہ ما یجری بہ قفاہ ورضا اللہ عن العبد ھو ان یراہ مؤتمر الام ومنتھا

عن نھیہ قال اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنھم اتیتھن کلھن والرضوان الرضا کان اعظم الرضا رضا اللہ الرضوان فی القرآن الابتغاء رضوان اللہ تعالیٰ۔ یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وکل واحد منھم الرضا بصاحبہ ورضیہ۔ ولما کان اعظم الرضا رضا اللہ تعالیٰ حصر لفظ الرضوان فی القرآن اذا تراضو بینھم بالمعروف ای اظھر کل واحد منھم الرضا بصاحبہ ورضیہ (اقرب الموارد فی فصیح العربیۃ والشوارد)

(۲) از سعید الغوری النشر تومی اللبنانی، الجزء الاول، ص ۱۰

الرضا (مونث) بالکسر صخور عظیم یرخم بعضھا فوق بعض فی الابنیۃ یقال بنی دارہ بالرضا رایت اھلا کالرضا (راضاہ) مراضاۃ ورضاء اتوضی رضاہ

(رضی) عنہ وعلیہ رضا ورضوانا ویضمان ومرضاۃ ضد سخط یقال طلب مراضی اللہ فیما فعل فھو (راض) ج رضاۃ رضوان۔

(۳) مراح، ص ۵۶۱

رضا رضوان بالکسر والضمہ خوشنودی مرضاۃ کذلک وپسندیدن (لمع کا ف ۲) رضی بالکسر مصدر محض یقال رضیت عنہ واصلہ رضوت واسم الرضا بالمد

(۴) اساس البلاغۃ (الزمخشری)

ھٰذا شیء رضا! مرضی

(۵) صحاح، ج ۶، ص ۲۳۰

ورضیت عنہ رضا مقصور وھو مصدر محض والاسم الرضا ممدود

(۶) مختار الصحاح (از عبد القادر الرازی)

(رضا)الرضوان بكسر الراءو ضمها الرضاو المرضاه مثله

(۷) القاموس المحیط، ج ۴،ص ۳۳۴ (مجد الدین فیروز آبادی)

(رضی) عنه و علیه یرضی رضا و رضوانا ویضمان و مرضاة ضد سخط فهو راض من رضاةورضی من ارضیاءورضاة

رضاء و الرضاء و المرضاة بالقصر المرضاة ویثنی رضوان ورضیان۔ ورجل رضا مرضی و الرضی الضامن و الحب بن زاهر وعبد رضا الجولانی له صحبة ورضا بیت ضم لربید،ص ۳۳۵۔

(۸) القاموس الجدید (از وحید الزماں کیرانوی)

رضی،رضا۔ارادہ شبهة

(۹) لسان العرب (از علامہ جمال الدین محمد مکرمی افریقی مسری)

(رضی) الرضا مقصودو ضد السخط وفی حدیث الدعا اللهم انی اعوذبک برضاک الخ۔ والرضاوالسخط من صفات القلب و صفات الافعال ادنی رتبة من صفات الذات وتثنیة الرضا رضوان و رضیان۔ وقد رضی یرضی رضاً و رُضاً ورضواناً خسرة عن سیبویه۔ رضیً مقصورٌ مصدر محض و الاسم الرضا ویمدود عن الاخفش قال التحیف العتیلی

اذارضت علی بنو قیشر

لعمر الله اعجبنی رضاها

وارضاه اعطاه مایرضی به وترضاه طلب رضاه

الصحاح الرضوان الرضاءو کذالک الرضوان بالضم المرضاة مثله غیر المرضاة والرضوان مصدران والقراء

کلهم قروء الرضوان بکسر الراءویقال هو مرضی ومنهم من یقول رضوالان الرضا فی الاصل من النسبات الوائو وقیل وعیشة راضیة ای مرضیة ای ذات رضی لقولهم هم

ناصب ویقال رضیت معیشة علی مالم یسم فاعله ولا یقال رضیة ویقال رضیت به صاحبا وربما قالوا رضیت علیه فی معنی رضیت به وعنه وارضیة عنی و رضیة بالتشدید ایضا وراضاه فی مراضاة و رضاء فرضوته ارضو بالضم اذ غلبة فی لانه من الوائو وفی المحکم فرضوته کنت اشد رضاً منه ولا یمد الرضا الا علی ذلک وقال سیبویه وقالوا عیشة الراضیة علی النسب ای ذات رضاً

قال ابن الاثیر انما ابتدا بالمعافاة من العقوبة لانها من صفات الافعال کالاماتة والاحیاء والرضا والسخط من صفات القلب۔

(۱۰) المنجد

رضاه۔ یرضوه رضواً ۔ غلبه فی الرضا۔ رضی یرضی رضی ورضی ورضوانا ومرضاة عنه وعلیه ضد سخط راضی رضاء ومراضاة الرجل طلب رضاه وترخاه غالبه فی الرضا رجل وامرأة رضی مرضی منهما وهو وصف بالمصدر علی معنی المفعول یستوی المفرد والمثنی والجمع مذکرا ومؤنثاً الرضا الاسم من رضی۔

(۱۱) مصباح اللغات (ترجمہ المنجد)

رضی یرضی رضی ورضی ورضوانا مرضاة عنه وعلیه۔ خوش ہونا، راضی ہونا۔

راضی رضاء ومراضاة۔الرضاء۔ خوشنودی۔ رضامند کرنا۔

(۱۲) مصباح اللغات (عبد الحفیظ بلیاوی) ص ۲۷۴

الرضا۔ خوشنودی

(۱۳) جمہرة اللغة، ج ۲، ص ۳٦۸ (تحت لفظ الروض)

رضویٰ۔ جبل معروف واحسب اشتقاقه من الرضا لان اصل الرضی الوائو ونقول رضوان ورضوی فی وزن شکوی وشکوی فعلی من الشکایة

(۱۴) کتاب اتحاف ذوی الالباب بشوارد لب اللباب (قلمی) ص ۱٦۸ (از محمد بن علی بن حیدر الحسینی الشامی)

الرضوی۔ بفتحین الی علی بن موسیٰ الرضا احد الائمة العلوین

(۱۵) (فارسی) غیاث اللغات، ص ۱۹۶، (از محمد غیاث الدین)

رضا بکسر خوشنودی و بفتح و مد خوشنود شدن و باصطلاح اہل تصوف خوشنودی کردن ہر چہ از قضائے الٰہی بہ ہندہ رسد و فردتر ازیں مرتبہ صبر است و بالا تر ازیں مرتبہ تسلیم و نقب علی موسیٰ و ابن جعفر در منتخب بہمہ معنی بفتح نوشتہ و صاحب کشف و صراح و مزیل الاغلاط و ابن حاج بمعنی اول بکسر نوشتہ اند۔

(۱۶) (فارسی) مجمع اللغات، ص ۴۷۳، از رفیع الدین

رضا۔ خوشنودی، مرضی

(۱۷) کشف اللغات، ج ا، (فارسی)

رضا بالفتح۔ خوشنودی و مرد پسندیدہ

(۱۸) منتخب اللغات، ص ۲۴۳ (فارسی)

رضی بالفتح۔ خوشنودی و ضامن و محب و لقب علی بن و موسی۔

(۱۹) فرہنگ آصفیہ، ج ۲، ص ۳۶۰، از سید احمد دہلوی

رضا (ع) (اسم مؤنث) خوشنودی، خوشی، رضامندی، اجازت، مہلت، رخصت، وطن جانے کی بلاوضع تنخواہ چھٹی جو تین سال بعد ملازم کو دی جاتی ہے۔

(۲۰) لغات کشوری، ص ۳۲۵، از مولوی تصدق حسین

رضا (ع) خوشنودی۔ رضوی، رضویہ، منسوب طرف حضرت امام علی ابن موسی رضا

(۲۱) جامع اللغات، ص ۳۴۷، از رفیع الدین

رضا (ع) خوشنودی، مرضی

(۲۲) اضلاع۔ خوش ہونا، خوشنودی، اصطلاح اہل تصوف میں خدا کی مرضی پر راضی ہونا۔

(۲۳) کریم اللغات، ص ۷۹

رضا (ع) خوشنودی، خوشی، خوش ہونا۔

(۲۴) فیروز اللغات، حصہ اول، ص ۶۶

رضا (ع) خوشنودی، خوشی، مرضی، اجازت، مہلت، رخصت، وہ چھٹی جس کی تنخواہ نہیں کاٹی جاتی۔

رضا (ع) (مونث) خوش ہونا، راضی ہونا۔

(۲۵) فرہنگ عامرہ، ازمحمد عبداللہ خاں خویشگی

رضا۔ خوشنودی۔ رضا۔ خوشنود ہونا۔

(۲۶) مہذب اللغات، جلد ششم، ص ۳۶، ازمہذب لکھنوی

رضا بفتح اول۔ خوشنود ہونا، قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔ عربی مصدر فصیح الرائج

رضا بکسر اول۔ خوشنودی عربی مؤنث فصیح الرائج۔

رضا۔ اجازت، رضامندی، فارسی مؤنث فصیح الرائج

حضرت والا سے دست بستہ گزارش ہیکہ مدلل ومفصل جواب باصواب مرحمت فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: محمد شمیم احمد خاں رضوی

ڈی اے ۱۴۱، راماپورہ، وارانسی (یوپی)

الجواب:

لغات ملاحظہ ہوئیں۔ عربی لغات میں سے کسی لغت میں رضا بالفتح کا پتہ نہیں۔ البتہ فارسی واردو کی لغات میں بعض نے رضا بالفتح کا پتہ دیا اور بعض نے محض رضا بالکسر پر اکتفا کیا۔ اس سے ظاہر کہ فارسی واردو میں دونوں لغت مستعمل اور باعتبار عربیت صرف رضا بکسر راء صحیح ہے اور عمرو کا دعویٰ کہ صرف رضا بفتح راء ہی صحیح ہے، لغۃً بھی نامسموع اور من حیث الاستعمال بھی غیر مقبول اور اس میں نزاع فضول۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹/ جمادی الآخرہ ۱۴۱۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۵

"ہدیٰ، ہما" کے ایڈیٹر وناشر کون؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) مفتی شوکت علی فہمی دہلوی یہ شخص ماہنامہ وغیرہ اور دینی کتابیں لکھتا ہے، لوگوں کو یعنی سنی دنیا کے کچھ لوگ نہیں سمجھ پارہے ہیں اس شخص کا عقیدہ کیسا ہے؟ یعنی سنی صحیح العقیدہ ہے یا نہیں؟ جواب فرمانے کی تکلیف گوارہ فرماویں۔

(۲) اوران لوگوں کے متعلق کیا حکم ہے جو دین ودنیا رسالہ اور ہدی، ہما وغیرہ نکلتے ہیں، دہلی سے۔

المستفتی: منا خاں ٹیلر، مقام مہوبا، ضلع میرپور پوربی

الجواب:

(۱) شوکت علی فہمی صاحب کی کتب میرے مطالعہ میں نہیں ہیں۔لہٰذا ان کے بابت مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس عقیدے کے آدمی ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ھدیٰ، ہما کے ایڈیٹر وناشر وہابی دیوبندی ہیں، اور دین ودنیا والے کے بابت علم نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۹/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۶

فتویٰ میں جو حکم دیا گیا اس حکم کی تعمیل لازم ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے عمرو کا نام لکھ کر ایک مسئلہ عمرو کے نام سے بھیجا اور پھر اس مسئلہ پر عمل نہ کرنے دیا اور مسئلہ لے کر خاموش بیٹھ گیا۔تو زید کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

سائل: سید محمد عباس علی صاحب
محلہ کٹ گھر، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

فتویٰ میں جو حکم جس پر ہے اسے اس حکم کی تعمیل لازم ہے۔ زید پر حکم ہے تو وہ تعمیل حکم کرے اور عمرو پر حکم ہے تو زید کو لازم ہے کہ اسے بتائے اور عمرو پر عمل لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱/جمادی الآخر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۷

غلط مسئلہ بتانے والا توبہ ورجوع کرے!

کیا حکم ہے شریعت مطہرہ مقدسہ کا مسئلہ ذیل میں کہ

زید جو ایک عالم دین ہے اور مفتی کے نام سے موسوم ہے، اس نے یہ مسئلہ بتایا کہ اگر امام زور سے تکبیر تحریمہ کہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میری آواز مقتدیوں تک پہنچ رہی ہے اور اس کی آواز پر مقتدی نیت باندھیں گے تو سب کی نماز باطل ہوگئی۔ زید یہ بھی کہتا ہے کہ یہ وہ مسئلہ ہے جس سے اچھے اچھے عالم بھی بے خبر ہیں۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مقدس میں بھی مکبر تھے اور آج بھی مکبر ہیں جس کی آواز پر مقتدی نیت باندھتے ہیں اور رکوع وغیرہ کرتے ہیں تو کیا سب کی نماز باطل ہوگئی؟ اگر یہ مسئلہ غلط ہے تو شریعت مقدسہ کا ان پر کیا حکم ہے؟ فقط۔ بینوا توجروا

المستفتی: الوکیل المصباحی، امام رضا نگر مسجد، گلی علی نگر بھیلواڑہ (راجستھان)

الجواب:

زید کا یہ قول درست نہیں۔ بصورت صحت دعویٰ اس پر لازم ہے کہ اپنے قول کی سند صحیح ومعتمد پیش کرے ورنہ توبہ ورجوع کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴/صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸

مرد کا بے پردہ لڑکیوں کو یا مخلوط ذکور واناث کو تعلیم دینا شرعا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

(۱) جو شخص کالج یا ہائی اسکول میں لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کو بہ نیت تعلیم و اصلاح و بغرض ضرورت معاش عربی کی تعلیم دیتا ہو، اسے مسجد کا امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) زید کہتا ہے جو شخص کالج یا ہائی اسکول میں صرف لڑکیوں کو بے پردہ تعلیم دیتا ہو یا لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کو بے پردہ تعلیم دیتا ہو، دونوں صورتوں میں اسے مسجد کا امام نہیں بنا سکتے۔ بکر کہتا ہے کہ پہلی صورت میں ممنوع ہونا کچھ قرین قیاس لگتا ہے مگر دوسری صورت میں تو بالکل ایسے شخص کو مسجد کا امام بنا سکتے ہیں ورنہ سڑکوں اور چوراہوں پر چلنا، ٹرینوں، بسوں اور ہوائی جہازوں پر سفر کرنا ومحکمہ ڈاک، ریلوے، بینک کے دفاتر میں جانا بھی ممنوع ہونا چاہئے کیونکہ وہاں پر عموماً عورتوں سے نگاہیں چار ہوتی ہیں بلکہ آج کل بالخصوص جنوب میں شہروں کی بیشتر تجارتی منڈیوں، دوکانوں، حکومت کے دفاتر، ہسپتالوں میں نرسوں اور بسوں اور ٹرینوں میں عورتوں سے کئی کئی گھنٹوں تک لگاتار اور بار بار تفصیلی سابقہ پڑتا ہے (جبکہ النظرۃ الاولی لک والثانیۃ علیک ہے) جن سے نظام زندگی کے بیشتر معاملات وابستہ ہیں اور جن کے بغیر معاشرہ میں رہنا دشوار گزار ہے۔ زید کہتا ہے کہ بغرض ضرورت و بہ نیت کراہت کوئی حرج نہیں تو بکر کہتا ہے کہ تب تو کالج یا دیگر تعلیمی اداروں میں لڑکیوں کو بے پردہ یا لڑکوں کے ساتھ بغرض تعلیم و اصلاح ضرورت معاش و بہ نیت کراہت پڑھانا بدرجہ اولیٰ جائز ہونا چاہئے اور نیز ایسے شخص کو امام مسجد بنانا بھی جائز ورنہ مذکورہ حالات کی روشنی میں کوئی شخص امامت کے لائق نہ رہے کیونکہ تقریباً ہر شخص کو ان سے سابقہ پڑتا ہے۔

(۳) کیا ان تعلیمی اداروں میں جہاں مخلوط تعلیم کا انتظام ہو (مثلاً کالج، ہائی اسکول) تدریسی خدمات انجام دینا اور ان شعبوں میں جہاں مخلوط طور پر عورتیں مرد کام کرتے ہوں، ملازمت کرنا اور مخلوط تعلیم گاہوں میں لڑکوں یا لڑکیوں کو داخلہ جائز ہے یا ناجائز؟ پہلی دونوں صورتوں میں جواب منفی ہے تو پھر ایسی کمائی کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا عنداللہ

الجواب:

بے پردہ لڑکیوں کو پڑھانا جائز نہیں ہے اور لڑکے اور لڑکیاں دونوں مخلوط ہوں تو یہ اور زیادہ سخت گناہ ہے اور سفر پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے، سفر میں وہ صورت ناگریز اور ضرورت پر مبنی ہے، پھر کوئی اس جگہ اختلاط کا تصور نہیں کرتا بلکہ ہر شخص اپنے خیال میں منہمک اور اپنی منزل کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر بھی حتی الوسع غض بصر اور عفت کا حکم ہے اور بشہوت دیکھنا حرام ہے اور بے شہوت اور بے ارادہ اگرچہ نظر ہزار بار پڑے اس پر مواخذہ نہیں اور عورتوں کی ملازمت اور مردوں کے ساتھ نشست و برخاست کب جائز ہے؟ کہ اس پر اس مخلوط تعلیم کو قیاس کیا جائے۔ لہٰذا ایسے اسکولوں میں جہاں عورت مرد ایک ساتھ بیٹھتے ہوں اپنی لڑکیوں کا داخلہ کرانا جائز نہیں اور بے پردہ لڑکیوں کو خصوصاً جبکہ لڑکوں کے ساتھ ہوں پڑھانا ضرور گناہ ہے کہ اعانت علی المعصیت ہے مگر کمائی حلال ہے کہ اجارہ بعینہ معصیت پر نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳ ررمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

مسئلہ-۹

''اھدنا الصراط المستقیم'' کا ترجمہ ''مجھے سیدھا راستہ دِکھا'' بھی درست ہے!

جناب مولانا اختر رضا خاں صاحب!

لکھنا ضروری یہ ہے کہ ''اھدنا الصراط المستقیم''۔ اس آیت کا ترجمہ کنز الایمان میں اس طرح ہے: ''ہم کو سیدھا راستہ چلا'' لیکن ہم نے تفسیر سورۂ الم نشرح کا مطالعہ کیا، کتاب کے مصنف مولانا نقی علی خاں بریلوی ہیں، انہوں نے اس کتاب کے صفحہ نمبر ۳۵۱ رمیں ''اھدنا الصراط المستقیم'' کا ترجمہ اس طرح فرمایا ہے: ''مجھے سیدھا راستہ دِکھا''۔ لہٰذا حضرت سے گزارش ہے کہ اس فرق کو تفصیل کے ساتھ تحریر فرمائیں۔ فقط

المستفتی: ثمر اللہ خاں، ساکن پراٹ نگر (نیپال)

الجواب:

دونوں ترجمے صحیح ہیں کہ ہدایت دونوں معنی میں مستعمل ہوتی ہے، بمعنی اراءۃ الطریق (راہ دِکھانا)

اور ایصال الی المطلوب (مقصود تک پہنچانا) اور مقصود تک پہنچانا راہ پر چلانے سے ہوتا ہے۔ لہٰذا دوسرا ترجمہ بہتر ہے اور پہلے ترجمے میں مراد استمرار ودوام اراءت راہِ ہدایت ہے۔ اس طرح دوسرے معنی میں دوام سلوک طریق ہدایت مطلوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۰

حالت وصل اور حالت وقف میں ''رجلًا'' کو کیسے پڑھیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان دین وشرع متین کہ

(۱) میں نے ارشادات اعلیٰ حضرت میں پڑھا: ''قل ھو اللہ احد'' کی جگہ ''اھد'' پڑھتے ہیں، صحیح کیا ہے؟ ''احد'' ہے یا ''اھد'' ہے؟ یہ جو آیتیں ہوتی ہیں کسی حرف پر دو پیش ہوتے ہیں کسی حرف پر دو زیر کسی حرف پر دو زبر ہوتے ہیں اور آگے آیت ہوتی ہے کیا کسی طرح پڑھے؟ ہم نے بہت پڑھے ہوئے آدمیوں کو دیکھا ''احد'' پڑھتے ہیں ہم خود ''احد'' پڑھتے ہیں لیکن جب میں ارشادات اعلیٰ حضرت پڑھا تب میں آپ کو لکھ رہا ہوں، صحیح معلومات ہوجائے، صحیح پڑھنے کا طریقہ آجائے۔

(۲) ہاتھ پر دہنا ہاتھ رکھ کر دعا پڑھتے ہیں ارشاد اعلیٰ حضرت مع الوظیفۃ الکریمہ میں اس طرح لکھی ہے: ''اللھم أَذھب عنی الھم'' لکھا ہے اور جو علیحدہ الوظیفۃ الکریمہ خریدی ہے اس میں الف کے نیچے زیر ہے ''اِذھب'' لکھا ہے کیا صحیح ہے اور کراچی کی جو الوظیفۃ الکریمہ ہے اس میں ''اَللھم أَذھب عنی الھم'' اس طرح لکھا ہے، کس کو صحیح پڑھا جائے؟ تحریر فرمائیں

(۳) سورہ یٰسین کی ایک آیت میں ''من مرقدنا'' پر وقف لازم وقف غفران وقف منزل اور سکتہ بھی ہے یہاں ٹھہرنا چاہئے، سانس توڑنا چاہئے یا نہیں؟ یا ''من مرقدنا'' پڑھا جائیگا؟ صحیح کیا ہے؟ وصل یا وقف، یہاں کیا ''وصل'' پڑھے یا ''وقف'' پڑھا جائے گا؟

المستفتی: محمد رضی خاں معرفت عبدالحمید بٹن والے
عزیز گنج، آزاد مارکیٹ، مکان نمبر 1567، (دہلی)

الجواب:

(۱) احد حائے حطی سے جسے بڑی ''ح'' کہتے ہیں صحیح ہے اور اھد ہائے ہوز یعنی چھوٹی ''ھ'' سے پڑھنا غلط و ناجائز ہے۔ ارشادات اعلیٰ حضرت میں ''اھد'' نہ ہوگا اور ہوگا تو طباعت کی غلطی سے ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

''ج'' وقف جائز کی علامت ہے اور یہی آیت کی علامت ہے اور وقف کی حالت میں احد دال کے جزم سے اور وصل میں احدٌ دال پر نون تنوین کے ساتھ پڑھا جائیگا، دوزبر کی صورت میں حرف آخر کو زبر کے ساتھ پڑھیں گے اور نون تنوین کو ادا کریں گے۔ چنانچہ ''رجلًا'' کو ''رجلن'' پڑھیں گے یہ وصل کی صورت میں اور وقف کی صورت میں الف کے ساتھ رجلا پڑھیں گے اسی طرح دوزیر جس حرف کے نیچے ہوں اس کو زیر کے ساتھ اور نون تنوین کے ساتھ پڑھیں گے تو رجل کو رجلن پڑھیں گے اور جب ٹھہریں گے تو رجل لام کے جزم سے پڑھیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ''اللھم اَذھِب عنّی الھم''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) یہاں ٹھہریں اور سانس نہ توڑیں۔ قف پر ٹھہرے کہ قف علامت وقف ہے وقف غفران وقف منزل کی تعریف نہ مل سکی، قراء سے رجوع کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۳؍ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ

صح الجواب!

قرآن کریم میں پہلے پارے کے ساتھ تقسیم نہ تھی، سات منزلیں تھیں، صحابہ کرام اور مابعد کے حضرات روزانہ ایک منزل پڑھتے تھے اس قرأت میں وصل و وقف مذکور ہے اور وقف غفران یہ ہے کہ وہ آیت وسعت ہے کہ وہاں ٹھہر کر دعائے مغفرت کی جائیگی تو انشاء المولیٰ تعالیٰ مقبول ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۱

مسئلہ بتانے کا حق عالم کو ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ

زید نے اردو کی کتاب میں ایک مسئلہ دیکھا اور اس مسئلہ کو لوگوں تک پہنچایا مگر وہ عالم نہیں ہے۔ بکر کہتا ہے تمہیں کوئی مسئلہ کہنے کا حق حاصل نہیں، یہ حق صرف عالم کا ہے۔ کیا بکر کا یہ کہنا صحیح ہے کہ مسائل صرف عالم ہی بتائے گا؟ اگر یہی بات ہے تو ہم مسائل کی کتابیں پڑھ کر کیا اوروں کو برائی سے نہیں روک سکتے؟ ان سب سوالوں کا جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب:

ہاں، بکر صحیح کہتا ہے، مسئلہ بتانا اسی کو روا ہے جو مسئلہ صحیح طور پر جانتا ہو اور مقتضائے حال کے مطابق بتا سکتا ہو، اور وہ شخص جو مسئلہ جانتا ہے وہ اس کا عالم ہے وہ اپنے علم کے مطابق مسئلہ بتا سکتا ہے جبکہ صحیح صحیح برمحل بتانے پر قدرت رکھتا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مرکزی دارالافتاء، ۸۲رسوداگران، بریلی شریف

۲۱ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۱۲

کرسی پر بیٹھ کر تعلیم دینا کیسا؟ جبکہ بچے نیچے بیٹھے ہوں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید عالم ہے اور مدرسہ میں مدرس ہے اور کرسی پر بیٹھ کر لڑکوں کو عربی تعلیم دیتا ہے اور لڑکے زمین پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ بکر نے کہا کہ یہ عربی حروف کی بے ادبی ہے۔ زید نے کہا کہ میں صرف عربی بول چال پڑھا رہا ہوں، لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بے ادبی اور بے حرمتی نہیں ہے اگر چہ میں کرسی پر بیٹھ کر پڑھاؤں۔ آیا زید کا کہنا درست ہے یا نہیں؟

المستفتی: سید محمد حسین افریقی

الجواب:

صورت مسئولہ میں کرسی پر بیٹھ کر پڑھانا ضرور بے ادبی ہے کہ عربی کتاب اور عربی حروف بیٹھنے والے کے قدموں میں ہوں گے اور وہ ان سے اونچا ہوگا، بظاہر بے ادبی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۳

امت عرف شرع میں تابعان نبی علیہ السلام کو کہتے ہیں!

قبلہ وکعبہ بندہ نواز محترم بزرگوار جناب مفتی صاحب قبلہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گزارش خدمت یہ ہے کہ حسب ذیل سوال کا فتویٰ ارسال فرمانے کی تکلیف گوارا کریں۔ عین نوازش ہوگی!

آج مورخہ ۱۲/شعبان ۱۴۰۲ھ بروز شنبہ کو کسی شخص کے یہاں قرآن خوانی میں مع طلباء و مدرسین کے گئے، منزل پر پہنچنے کے بعد جگہ کی کمی کی وجہ سے کچھ طلباء دو منزل مکان پر قرآن شریف پڑھنے کے لئے گئے اور کچھ طلباء اور مدرسین نیچے کمرے میں قرآن شریف پڑھنے کے لئے تشریف آور ہوئے اور قرآن خوانی وایصال ثواب کے بعد نیچے کمرے میں جتنے شخص تھے، ان لوگوں کو ناشتہ صاحب خانہ نے کرایا، اس کے بعد صاحب خانہ نے ایک مدرس سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ تم اپنی امت کو بلاؤ، صاحب خانہ کا اشارہ دو منزلہ کے طلباء پر تھا۔ بہر کیف اس کے بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟

براہ کرم جواب تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ فقط

محمد تسلیم الدین مدرس مدرسہ مفتاح العلوم
واقع: حسن پور، نالہ روڈ، راؤرکیلا (اُڑیسہ)

الجواب:

امت عرف شرع میں تابعان نبی علیہ السلام کو کہتے ہیں اور لغت میں مطلق تابع کو کہتے ہیں، ان صاحب کو یہ لفظ نہ کہنا چاہئے تھا۔ توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۴

حکم شرع سے سرتابی اور اس کی اہانت نہایت بدکام بدانجام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بتاریخ ۲۶؍رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ کو زید اور بکر کو فتویٰ دِکھایا اور پڑھ کر سنایا گیا تو دونوں آدمیوں نے کہا کہ ہم اس فتویٰ کو نہیں مانتے ہیں اور نہ ہم اس فتویٰ کی پرواہ کرتے ہیں۔ فتویٰ زمین کے کاشت و رہائش مکان کی ۲۶؍رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ کو دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی سے حاصل کیا گیا تھا۔

الجواب:

بے وجہ شرعی جن لوگوں نے یہ بکا کہ ہم اس فتویٰ کو نہیں مانتے اور نہ ہم اس فتویٰ کی پرواہ کرتے ہیں وہ نہایت سخت ہولناک جرم کے مرتکب ہوئے اور ان کے لئے اگر توبہ نہ کریں، سخت وعید اور شدید عذاب ہے۔ حکم شرع کے آگے سر تسلیم خم کریں کہ یہی مسلمان کی شان ہے بلکہ یہی اسلام ہے اور حکم شرع

سے سرتابی اور اس کی اہانت نہایت بدکام بدانجام ہے اور اس جملے سے کہ ''نہ ہم اس کی پرواہ کرتے ہیں'' توہین فتویٰ متبادر ہے۔ان پر لازم ہے کہ فوراً توبہ کریں اور اگر کسی وجہ معقول کی بنا پر ایسا کہا ہے تو اسے بیان کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۵

''ض'' کو قصداً مشابہ 'ظ' یا 'ذال' یا 'دال' پڑھنا کفر ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید کہتا ہے: 'ض' مشابہ 'ظ' یا 'ذال' یا 'زا' کے پڑھنا جائز ہے اور عمرو کہتا ہے کہ 'ض' مشابہ 'ظ' یا 'ذال' یا 'زا' کے پڑھنا حرام ہے اور بعض صورت میں کفر بلکہ مشابہ 'دال' پڑھنا جائز ہے۔آپ ارشاد فرمائیں کہ کس کا قول موافق شرع ہے؟ اگر کوئی مشابہ 'ظ' یا 'ذال' یا 'زا' پڑھے تو اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ خلاصہ مرقوم فرمائیں!

(۲) ہندو کے چندے سے مسجد تعمیر کر سکتے ہیں یا نہیں؟ کچھ لوگوں نے مسجد بنانے کے لئے چندہ کیا ہے۔اس میں ہندوؤں سے بھی چندہ لیا گیا ہے۔ کچھ لوگ اختلاف کرتے ہیں کہ کافر کا روپیہ مسجد میں نہیں لگا سکتے ہیں۔خلاصہ حکم تحریر فرمائیں!

عبد الصمد رضوی (امام مسجد)

بازار صفدر گنج، سہسوان، ضلع بدایوں (یوپی)

الجواب:

(۱) 'ض' کو اللہ تعالیٰ نے جملہ حروف سے جدا پیدا فرمایا ہے، نہ اس میں 'ظ'، 'ذ' کی مشابہت ہے نہ 'د' سے مماثلت۔ دونوں نے غلط کہا، قصداً اسے مشابہ 'ظ' یا 'ذال' یا 'دال' پڑھنا کفر ہے کہ قرآن عظیم کی تحریف ہے۔منح الروض میں ہے:

''سئل الامام ا لفضلی عمن یقرأ الظاء المعجمة مکان الضاد المعجمة أو علی

العکس فقال لاتجوز امامتہ ولو تعمد یکفر''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) فی الواقع امور دینیہ میں مشرکین سے چندہ لینا ناجائز ہے۔

حدیث میں ہے: ''نہیناعن زبد المشرکین''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶ر ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۱۶

فقہاء کی چند عبارات کی تفہیم!

یااھل الافتاء والعلم والفضل کثر ربکم سوادکم وفیوضکم وبرکاتکم!

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

عرضت فی حضرتکم ھٰؤلاء الاقوال والعبارات وارجو الجواب منکم بعد مطالعة ھٰذہ الاقاویل المندرجة تحت ھٰذا القرطاس۔ قال فی الشامی المجلد الاول علیٰ ص ۵۰: "(قولہ او الاوجہ) ای الاظھر وجھا من حیث ان دلالة الدلیل علیہ متجھة ظاھرة اکثر[1] من غیرہ ثم قال علیٰ ھٰذہ الصفحة تحت قولہ: (والاحوط-الخ) الظاھر ان یقال فی کل ما عبر فیہ بافضل التفضیل والاحتیاط العمل باقوی الدلیلین کما فی النھر ثم قال علیٰ ھٰذہ الصفحة تحت (قولہ لانھما اتفقا) ای اتفق کل واحد منھما بجعل الآخر اصح۔ قلت: العلة لاتخص ھٰذین اللفظین بل کذلک الوجیہ والاوجہ والاحتیاط والاحوط افادہ۔ وفی الدر والبحر متیٰ کان فی مسئلة قولان مصححان جاز القضاء والافتاء باحدھما وکذا فی الفتاویٰ الرضویہ الجلد الثالث علیٰ ص ۶۲۸ وقال صاحب الدر المختار فی الجلد الاول علیٰ ص ۵۱ وان الحکم والفتیا بالقول المرجوح جھل وخرق للاجماع ثم استثنی

(۱) منح الروض الازھر، شرح فقہ الاکبر لملا علی قاری، فصل فی القرأۃ والصلوۃ، ص ۱۶۷، مصطفی البابی، مصر

(۲) مسند البزار الموسوم بالبحر الذخار، باب ماروی عیاض بن حمار عن رسول اللہ، مؤسسۃ علوم القرآن، بیروت

واستدرک صاحب رد المحتار بانه قال: "قلت ولٰکن هٰذا فی غیر مواضع الضرورة فقد ذکر بشیٔ من هٰذه الاقوال فی مواضع الضرورة طلبا للتیسیر (۲)۔ کان حسنا وفیه علیٰ ص ۴۹، والحاصل انه اذا کان لاحد القولین مرجح علیٰ الآخر ثم صحح المشائخ کلا من القولین ینبغی (۳) ان یکون الماخوذ به ما کان له مرجح لانه ذلک المرجح لم یزل بعد التصحیح فیبقیٰ فیه زیادة قوة لم توجد فی الآخر وفی الطحطاوی علیٰ الدر وهل التقدیم واجب او اولی فقط۔ والظاهر من عبارته الثانی لانه اثبت لکل تاکیدا او قوة-اه۔ اسئلکم بعد رقم هٰؤلاء الاقاویل والعبارات لم یوجد تعامل المسلمین فی شیء ولم یوجد بجواز تعاملهم سبیل (۴) الا باخذ القول الصحیح او بتثبت الراجح او باختیار القول الذی فیه الاحتیاط او باعتصام الوجیه ترک ما یقابل ویخالف من الاقاویل الاصح والارجح والاحوط والاوجه فهل یجوز له ان یفتی نظرا الیٰ تعاملهم علیٰ الصحیح او الراجح او علیٰ ما فیه الاحتیاط او الوجیه تسهیلاً وتیسیرا للمسلمین وتوسیعا له او لا فالافتاء علیٰ الاصح والارجح واجب وضروری؟ بعد: اسئلکم فی الصحیح والراجح والوجیه من الاقاویل التی جری علیها تعامل المسلمین ایکون بتعامل المسلمین اصح وارجح واوجه او لائقا و صالحا اخذه للقوی او لم یکن۔

حواشی

(۱) لفظ الاکثر یدل علیٰ ان مقابله المفضول کثیر ضلالة۔ (من السائل غفر له)

(۲) هٰذه العبارة تدل صراحة علیٰ ان المراد من الضرورة لیس ضرورة مصطلح الفقهاء التی یباح فیها الخنزیر والخمر وترک الفرض القطع بل المراد ما هو الدافع لمشقة عن المسلمین والرافع الحرج عن الامة وسهل ومیسر للعوام المسلمین و شهد علیه لفظه طالبا للتیسیر وما آتی من الامثلة هی ایضا شواهد عدل علیٰ ان هٰذا الحکم والاستدراک تیسیر للمسلمین وتسهیل وتوسیع لهم هٰذا جلی بل اجلی لیس فیه نوع خفاء ولا ابهام عند کل من تفکر وتوجه الیٰ کلامه طلبا للتیسیر ولم یغفل والمقام ایضا

تقتضی به لان المقام مقام المسائل الاجتهادية وهو ليست من باب الاجتهاد بل تثبت بالنص والاجماع معااذاوجدداعوصارف يصرفهافمسلم۔ (منہ غفر لہ)

(۳) لفظہ ینبغی ایضاینافی الوجوب ویدل علی الاولویۃ فقط۔ (منہ غفر لہ)

(۴) قولہ (والاحتیاط العمل -الخ) ظاهره يدل على الاستحباب والاولوية فقط ولاعلى الوجوب صح۔

الجواب:

نعم له ذلک کیف "لا" بالتعامل يقوى الضعيف في المذهب فيعمل بذلك الضعيف ويترک الراجح ويشهد لما قلنا ما نقل العلامة الشامی قدس سرہٗ السامی عن الحسن عن الامام من قبول الواحداو الاثنين مطلقافی رؤيةالهلال ثم حکی ترجیح ھٰذا عن البحر وھٰذانصه من رسالته "نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف"

"وروى الحسن عن الامام قبول الواحد والاثنين مطلقا قال في البحر ولم ار من رجح ھٰذه الرواية وينبغى عليها العمل فى زماننا لان الناس تكاسلوا عن ترأى الاهلة فانتهى قولهم مع توجههم طالبين لماتوجه هوله فكان التفردوغير ظاهر فى الغلط انتهىٰ"(۱)

ثم اتبع مقالته البحر مؤيدالمايقوله

"ولا يخفى انه كلام وجيه خصوصا فى زماننا ھٰذا فانه لو توقف ثبوته على الجمع العظيم لم يثبت الا بعديومين او ثلاثة لمانرى من اهمالهم ذلک -الخ" (۲)

والتعامل من احد وجوه الترجيح اذا اختلف التصحيح قال الشامی قدس سره السامی فی شرح منظومه فی رسم المفتی و نشر العرف مانصه۔

"وفى تصحيح العلامة قاسم فان قلت قد يحكون اقوالا من غير ترجيح وقد يختلفون فى التصحيح قلت يعمل بمثل ما عملوا من اعتبار تغير العرف واحوال الناس وما

---

(۱) مجموعۃ رسائل ابن عابدین، الرسالۃ الرابعۃ والعشرون، ج ۲، ص ۱۲۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) مجموعۃ رسائل ابن عابدین، الرسالۃ الرابعۃ والعشرون، ج ۲، ص ۱۲۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

هو الارفق بالناس و ماظهر عليه التعامل و ماقوى وجه الخ" (۱)

وبذلک بان ان التعامل من القوة بمكان حتى صرح العطاء بانه اذا كان عاما فهو حجة يترک به القياس ويخص به الأثر هٰذا الشامی نفسه قائلافی شرح منظومه المذکور

"قال فى الذخيرة فى الفصل الثامن من الاجارات فى مسئلة مالو دفع الى حائک غزلا ينسجه بالثلث ومشائخ بلخ كنصير بن يحيى ومحمد بن سلمة وغيرهما كانوا يجيزون هٰذه الاجارة فى الثياب لتعامل اهل بلدهم فى الثياب والتعامل حجة يترک به القياس ويخص به الاثر وتجويز هٰذه الاجارة فى الثياب للتعامل بمعنى تخصيص النص الذى ورد فى قفيز الطحان لان النص ورد فى قفيز الطحان لا فى الحائک الا ان الحائک نظيره فيكون واردا فيه دلالة فمتى تركنا العمل بدلالة هٰذا النص فى الحائک وعملنا بالنص فى قفير الطحان كان تخصيصا لاتركا اصلا وتخصيص النص بالتعامل جائز الاترىٰ انا جوزنا الاستصناع للتعامل والا ستصناع بيع ماليس عنده وانه منهى عنه وتجويز الاستصناع بالتعامل تخصيص منا للنص الذى ورد فى النهى عن بيع ماليس عند الانسان لا ترک للنص اصلا لانا عملنا بالنص فى غير الاستصناع قالوا وهٰذا بخلاف مالو تعامل اهل بلدة قفيز الطحان فانه لا يجوز ولا تكون معاملتهم معتبرة لانا لو اعتبرنا معاملتهم كان تركا للنص اصلا وبالتعامل لا يجوز ترک النص وانما يجوز تخصيصه ولكن مشائخنا لم يجوزوا هٰذا التخصيص لان ذلک تعامل اهل بلدة واحدة وتعامل اهل بلدة واحدة لا يخص الاثر لان تعامل اهل بلدة ان اقتضى ان يجوز التخصيص فترک التعامل من اهل بلدة اخرى يمنع التخصيص فلا يثبت التخصيص بالشک بخلاف التعامل فى الاستصناع فان وجد فى البلاد كلها انتهى كلام الذخيرة ثم قال والحاصل ان العرف العام لا يعتبر اذا لزم منه ترک المنصوص وانما يعتبر اذا لزم منه تخصيص النص والعرف الخاص لا يعتبر فى الموضوعين وانما يعتبر فى حق اهله فقط اذا لم يلزم منه ترک النص ولا تخصيصه وان

---

(۱) مجموعة رسائل ابن عابدين، الرسالة الثانية، ج ۱، ص ۸۸، دار الكتب العلمية، بيروت

خالف ظاهر الروايةالخ“ (۱)

وبهٰذاالقدر حصل الجواب عن السوال الثانی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

هٰذا وما نقله السائل الفاضل وما علق عليه فمسلم الا ان هٰذا كله قواعد اكثرية لا يجب اطرادها وقد نرى ائمتنا الفقهاء يجيزون كثيرا من الفروع بانه الا وجه اوالاحوط ثم انهم لا يجيزون بل به ياخذون وعليه يعولون ولما قابله من الفرع يعرضون بل عن ذكره يعرضون صح كما لا يخفى على من وقف علىٰ ما ياتيک الشروح والمتون اما ما قاله فی الضرورة فمدفوع بوجوه اما اولا فما قاله تفسيرا للضرورة من ان المراد منها ما هو الدافع المشقة الخ فهو تفسير الشی يفيده كما لا يخفى اما ثانيا فما ذكره من القرينة صرفا للضرورة عن ما اصطلح عليه فی الشرع ليس بمتعين فان التيسير حاصل يرفع الضرورة كما هو حاصل يرفع المشقة التی هی دون الضرورة اما ثالثا فان الضرورة كما تشترط لاباحة المحظورات القطعية الاجماعية كذلک تشترط لحل المحظورات التی ثبت خطرها بالاجتهاد ويشهد لما قلناه ما اسفلنا من قوله

”فی الذخيرة بخلاف ما لو تعامل اهل بلدة قفيز الطحان فانه لا يجوز وبالتعامل لا يجوز ترک النص اصلا“ (۲)

وقول الشامی

”العرف العام لا يعتبر اذا لزم منه ترک المنصوص“ (۳)

وانت خبير بان فی نزع الناس عن عادتهم حرجا ومع ذلک لم يعتبروا معاملتهم فثبت بذلک ان الحرج اذا لم يبلغ مبلغ الضرورة الشرعية لم يعتبر فی موضع النص اصلا كان ذلک النص قطعيا او ظنيا ولذا صرح فی الاشباه كما نصه

”المشقة والحرج انما يعتبر ان فی موضع لا نص فيه واما مع النص بخلافه فلا ولذا

---

(۱) مجموعة رسائل ابن عابدين، الرسالة الثانية، ج ۱، ص ۹۰، ۸۹، دار الكتب العلمية، بيروت

(۲) مجموعة رسائل ابن عابدين، الرسالة الثانية، ج ۱، ص ۹۰، ۸۹، دار الكتب العلمية، بيروت

(۳) مجموعة رسائل ابن عابدين، الرسالة الثانية، ج ۱، ص ۹۰، ۸۹، دار الكتب العلمية، بيروت

قال ابو حنیفة و محمد رحمهما الله تعالیٰ بحرمة رعی حشیش الحرم و قطعه الا الا ذخر وجوز ابو یوسف رعیه للحرج ورد علیه بما ذکرناه ای من ان الحرج انما یعتبر فی موضع لا نص فیه ذکره الریلعی فی جنایات الاحرام وقال فی باب الانجاس ان الامام یقول بتغلیظ نجاسة الارواث لقوله علیه السلام انها رکس ای نجس ولا اعتبار عنده بالبلوی فی موضع النص کمافی بول الآدمی فان البلوی فیه اعم اھ" (۱)

ومن ذا الذی یجهل مسئلة الاستئجار علی الطاعات وما ذهب الیه فیها المتقدمون وما سلکه فیها المتاخرون انما سلکوا فیها ما سلکوا للضرورة وهٰذا شاهد عدل باعتبار الضرورة فی الفصل المجتهد فیه۔ والله تعالیٰ اعلم

الفقیر محمد اختر رضا خان الازهری القادری غفر لهٗ

۱۷ من شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ

ما حقق الفاضل المجیب لعل الصواب لا یتجاوز عن هٰذا التحقیق وعلینا الاتباع لما رجحوه وصححوه فی المعتمدات والله سبحانه مجیب الدعوات۔

قاضی محمد عبد الرحیم البستوی غفر لهٗ القوی

دار الافتاء بمنظر اسلام، بریلی الشریفة

□□□

(۱) مجموعة رسائل ابن عابدین، الرسالة الرابعة والعشرون، ج ۱، ص ۱۵۷، ۱۵۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

وَخَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا

اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا۔(۱)

باب النکاح والطلاق

(۱) النبا:۸/کنزالایمان

باب النکاح والطلاق

مسئلہ-۱

اقل مدت ۶ ماہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی دو بیویاں ہیں اور زید اپنی دوسری بیوی سے ملنے ۲۷ر مئی کو گیا، ملنے سے پہلے زید نے اپنی دوسری بیوی سے دریافت کیا کہ حیض کو ختم ہوئے کتنے دن ہوئے تو اس پر زید کی بیوی نے کہا کہ آٹھ روز ہوئے کہ میں غسل کر چکی ہوں، تب جا کر زید اپنی بیوی سے ملا اور اسی ملنے پر زید کی دوسری بیوی کو حمل ہو گیا اور وہی حمل ۱۳ر دسمبر کو وضع ہوا۔ اب گاؤں والے زید کو کہتے ہیں کہ تمہاری بیوی کا بچہ ناجائز ہے، اور پورے ایام کا نہیں ہے اس پر زید نے عورتوں سے دریافت کیا جو وہاں پر موجود تھیں ان عورتوں نے کہا نہیں، بچہ سات مہینہ کا ہے پھر بھی گاؤں والے نہیں مانتے اور زید کو علیحدہ کر چکے ہیں اور گاؤں والے جنتری سے حساب کرتے ہیں اور اس میں مئی کا مہینہ شامل نہیں کرتے ہیں، لہٰذا اب اس صورت میں زید کو کیا کرنا چاہئے؟ از روئے شرع مطلع فرمائیں۔ تفصیل کے ساتھ عین نوازش ہوگی۔ فقط

ضمیر الدین بال ہوڑ کیراف سراج الدین ہنگلا (بنگال)

الجواب:

صورت مسئولہ میں وہ بچہ بلا شبہ ثابت النسب ہے کہ ۶ر ماہ سے زائد میں ہوا اور اقل مدت حمل کی ۶ر ماہ ہے۔ ہدایہ میں ہے:

"اکثر مدۃ الحمل سنتان و اقلہ ستۃ اشھر" (۱)

(۱) الھدایہ، باب ثبوت النسب، ج ۲، ص ۴۳۳، مجلس برکات

وہ بچہ شرعاً زید کا ہی قرار پائے گا گاؤں والوں کا اعتراض محض بیہودہ ہے اور بدگمانی بھی ہے اور بدگمانی حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

''ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث'' (۱)

بدگمانی سے بچو کہ وہ سب سے جھوٹی بات ہے۔

اور اس پر زید کو علیحدہ کرنا ظلم بالائے ظلم ہے ان لوگوں پر توبہ لازم ہے اور زید کو فوراً شامل برادری کرلیں اور اس سے معافی چاہیں کہ بے وجہ شرعی اسے ایذا دی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵ / ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۲

زچہ کی جان کو سخت کمزوری یا ہلاکت کا صحیح اندیشہ ہے تو اسقاط کی اجازت ہے!

محترم المقام حضرت مولانا قاضی عبدالرحیم صاحب بستوی زید مجدکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) مسماۃ نرگس کا چار ماہ کا بچہ گود میں ہے اور دوسرا پھر پیٹ میں آگیا ہے۔ مسماۃ نرگس اور اس کا شوہر چاہتا ہے کہ اسقاط کرادے کیونکہ موجود بچہ ابھی گود میں ہے، سخت پریشانی کا خطرہ رہے گا اس سلسلے میں شریعت اسلامیہ کا کیا حکم ہے؟ کیا مذکورہ اقدام کرنا جائز ہے؟

(۲) معمہ بازی اور لاٹری بازی جو موجودہ دور میں بُری طرح پھیلی ہوئی ہے، کیا اس میں نکلا ہوا انعام

---

(۱) الصحیح لمسلم، باب تحریم الظن، ج ۲، ص ۳۱۶، مجلس برکات

مسلمانوں کے لئے جائز ہے؟ معمہ بازی جوا ہے یا نہیں؟ جواب جلد دیں
المستفتی: سلیم، چمن گنج، سعید آباد، کانپور (یوپی)

الجواب:

(۱) صورت مسئولہ میں جبکہ واقعی زچہ کی جان کو سخت کمزوری یا ہلاکت کا صحیح اندیشہ ہے تو اسقاط کی اجازت ہے مگر شرط یہ ہے کہ بچہ پیٹ میں چار ماہ کا نہ ہوگیا ہو اور مضر دوا استعمال نہ کی جائے۔ حمل اگر چار ماہ کا ہوگیا ہو تو اب اسقاط کسی طرح جائز نہیں۔ درمختار میں ہے:

''ویکرہ ان تسقی لاسقاط حملها و جاز لعذر حیث لا یتصور''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مروجہ معمہ ولاٹری بے شبہ ناجائز وقمار ہے مگر یہ معاملہ اگر غیر مسلم سے ہو تو حاصل شدہ رقم مسلم کے لئے مباح ہے۔ ہدایہ میں ہے:

''لان مالهم مباح فبای طرق اخذه المسلم اخذ مالا مباحا اذا لم یکن فی غدر''(۲)

اور مسلمان سے ایسی معاملت ہو تو وہ روپیہ حرام ہے اور سبیل یہ کہ اسے مالک کو دے دے اور ورنہ یا فقراء پر بے نیت ثواب صدقہ کردے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴/ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳

نسبندی کا شرعی حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ نسبندی کے سلسلے میں کہ

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۶۱۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۲) الهدایة، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۲، ص ۷۰، مجلس برکات

اس کا حکم قرآن وحدیث کی روشنی میں کہاں تک صحیح اور جائز ہے؟ نیز یہ کہ مانع حمل کے لئے دیگر اشیاء برائے استعمال خارجی جائز ہے یا نہیں؟ برائے مہربانی شریعت مطہرہ کا حکم کتب معتبرہ سے صادر فرمایا جائے۔ فقط بینوا توجروا

المستفتی: خلیل الرحمن الرضوی، خطیب مسجد گولا، ضلع کھیری لکھیم پور

الجواب:

نسبندی شرع مطہر میں حرام نہ صرف حرام بلکہ مجموعہ چند حرام ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ مسلمانوں کے اس شرعی مسئلہ کا پاس واحترام کرے اور انہیں اس قانون سے مستثنیٰ کردے۔ دیگر اشیاء خارجیہ کا استعمال بہ عذر شرعی جائز ہے مگر ادویہ میں یہ لحاظ ضروری کہ اسقاط کی دوا بہ حالت عذر بچہ کے صورت پکڑنے سے پہلے دیں اور صورت پکڑنے کے بعد دینا حرام اور اس میں قتل ولد کا گناہ لازم اور بلا عذر مطلقاً حرام اگرچہ قتل ولد سے کم گناہ ہوگا۔ ردالمحتار میں خانیہ سے ہے:

”ولا اقول به لضمان المحرم بيض الصيد لانه اصل الصيد فلا اقل من ان يلحقها اثم وهذا لو بلا عذر -اه“ (۱)

اور یہ یاد رہے کہ فقر وفاقہ کا خوف عذر شرعی نہیں کہ جس سے خارجی اشیاء جائز ہو جائیں۔

قال تعالیٰ: ”وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ-الآية“ (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳/شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ

مسئلہ-۴

بیوی کو اس کے شوہر سے بگاڑنا حرام!

زید کی بیوی تقریباً چودہ مہینے سے اپنے میکے میں ہے اور گھر کے لوگ رخصتی دینے سے انکار کر

(۱) ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۳۷، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) سورۃ بنی اسرائیل: ۳۱

رہے ہیں جبکہ اس چودہ مہینے کے بیچ میں رخصتی کے لئے زید دوبار جا چکا۔ سسرال میں شادی پڑی اور نوید بھی آیا کہ آنا اور آکر رخصتی کرالے جانا پھر بھی شراب کی حالت میں ہوکر رخصتی کے لئے انکار کر دیا اور میں شرابی سسر سے باتیں بھی کرنا نہیں چاہتا اور اسی طرح سے آج چودہ مہینے ہو گئے۔ ایسی صورت میں شرع متین کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: عبدالعزیز/معرفت عبدالحمید اینڈ سنس کلاتھ مرچنٹ
پوسٹ دوائیں گنج، ضلع سیتاپور (یوپی)

الجواب:

اگر رخصتی سے کوئی وجہ شرعی مانع نہیں ہے تو ان لوگوں پر لازم ہے کہ اپنا وعدہ وفا کریں اور لڑکی کو اس کے شوہر کے یہاں بھیجیں اور بے وجہ شرعی لڑکی کو شوہر سے روک کر دونوں میں بگاڑ نہ کریں کہ بیوی کو اس کے شوہر سے بگاڑنا حرام، بدکام، لعنت انجام ہے۔ حدیث میں ہے:

''لعن اللہ من خبب امرأۃ علیٰ زوجھا'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۲/ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵

اپنے دیار سے دور مشتبہ الحال لڑکی سے نکاح کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

(۱) ایک نوجوان بال بچے دار بہار کا رہنے والا عرصہ چھ سال سے نیپال میں ملازمت کرتا ہے۔ نیپال میں ایک غیر مسلم لڑکی سے ناجائز تعلق پیدا کرکے تین بچے پیدا کر چکا ہے، وہ لڑکی و بچے ہنوز ساتھ ہیں۔

(۱) سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب فی من خبب امرأۃ علی زوجھا، ص ۲۹۶، فیصل پبلیکیشنز

(۲) عرصہ بعد گاؤں والوں کو اطلاع ہوئی جب وہ نوجوان مکان آیا تو ان سے دریافت کیا اور برادری والوں نے دباؤ ڈالا تو اس نوجوان نے نیپال سے لایا ہوا ایک جعلی کاغذ ثبوت کے طور پر گاؤں والوں کے سامنے پیش کیا کہ ہم نے کلمہ پڑھا کر نکاح کیا ہے۔

(۳) اب گاؤں کے چند اشخاص واسطے تصدیق کے نیپال جانے کے لئے تیار ہو گئے تو اب وہ نوجوان الٹا سیدھا بتانے لگا ہے اور کہتا ہے کہ دو سال سے مدرسہ نیپال کا بند ہو گیا ہے۔

(۴) قیاس سے پتہ چلتا ہے کہ نہ کلمہ پڑھایا ہے اور نہ عقد کیا ہے، بالکل جعلی ہے۔

اس کے متعلق شرع کا کیا حکم ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مفصل و مدلل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

المستفتی: محمد خلیل الرحمن

مقام بھادا، پوسٹ سرساوایہ

جامع بازار، ضلع سیوان (بہار)

الجواب:

قیاس محض بدگمانی ہے جو حرام ہے۔ قال تعالیٰ:

''اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ-الآیۃ''(۱)

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

''ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث''(۲)

گمان سے بچو کہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے۔

تو قیاس پر حکم کرنا دونوں کو زانی وزانیہ سمجھنا کب جائز ہے؟ اور اس عورت کو بھی غیر مسلمہ گمان کرنا جبکہ اس کا کوئی قول یا فعل منافی اسلام ثابت نہیں، کیونکر حلال؟ البتہ وہ شخص اگر فی الواقع مشتبہ الحال ہے تو

(۱) سورۃ الحجرات: ۱۲

(۲) کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق، ج ۱۶، ص ۳۷، حدیث ۴۴۰۱۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت

اس کے معاملہ میں تا تحقیق حال توقف سے کام لیں۔ واللہ تعالیٰ ھو الھادی وھو اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۶/شوال المکرم ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦

غیر سنی کے نکاح میں شریک ہونے کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ

مسلک اہل سنت کے علاوہ کسی دیگر مسلک کی پیروی کرنے والے کے نکاح میں شریک ہونا شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے؟ اور جو لوگ جان بوجھ کر شریک ہوں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اور جو لاعلمی میں شریک ہوں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ مع مدلل ثبوت کے حکم صادر فرمایا جاوے۔

سائل: محمد اظہار صاحب، پیلی بھیت شریف

الجواب:

ناجائز وگناہ ہے۔ قال تعالیٰ:

''فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ-الآية'' (۱)

تفسیر احمدی میں ہے:

''یعم الکافر والفاسق والمبتدع والقعود مع کلھم ممتنع'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

(۱) سورۃ الانعام: ٦٨

(۲) التفسیر الاحمدی، سورۃ الانعام، ص ۲۵۵، مکتبہ رحیمیہ

مسئلہ-۷

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسے بے گناہ!

بخدمت جناب مولانا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مسئلہ ضروری تحریر یہ ہے کہ ایک شوہر اور بیوی میں کچھ گھریلو معاملات کو لے کر آپس میں جھگڑا ہوا جسے سمجھانے کے لئے لڑکی کے والد بھی آئے، معاملات سلجھنے کے بجائے اور زیادہ الجھ گیا اور نوبت طلاق تک پہنچ گئی۔ لڑکے نے تین سے زیادہ بار طلاق لفظ استعمال کیا جس کی جانکاری صرف گھر کے لوگوں تک ہی محدود رہی۔ طلاق کے بعد شوہر کی جان جانے کا بھی خطرہ تھا۔ لہٰذا شوہر کی بہن نے ایسے نازک وقت میں لڑکی کے والد سے کہا کہ اس نے صرف ایک بار ہی طلاق لفظ استعمال کیا ہے۔ دوسری بار کہنے سے پہلے ہی روک دیا۔ لڑکی کے والد نے اس کی بات پر اطمینان کرلیا۔ خدا سے اپنی غلطی کی معافی کا خواستگار ہے۔ آنحضرت سے گزارش ہے کہ اس گناہ عظیم میں کمی کرنے کا کوئی شرعی طریقہ بتادیں جس سے اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے۔ فقط والسلام

مرتضیٰ علی، نزیل بلیا

الجواب:

توبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوجاتا ہے جیسے بے گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱/ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸

ایک ناقص سوال پر فہمائش!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کی بیوی ہندہ نے زید کی اجازت سے کسی رشتہ دار کی عیادت کے لئے گھر سے گئی جب ہندہ

گھر کے دروازے پر چلی آئی تو زید نے دروازہ نہیں کھولا اور کہا کہ اب تو میرے گھر میں نہ آنا، میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ میں تجھے نہیں رکھتا، تو جہاں چاہے دوسری جگہ نکاح کر لے۔ آخر کار جب شوہر کسی طرح راضی نہ ہوا تو زید کے مذکورہ جملوں کو طلاق مان کر چھ ماہ بعد نکاح کرلیا۔ اب ہندہ بکر کی بیوی ہوگئی۔ بکر کے گھر میں ہندہ کو رہتے ہوئے چھ ماہ ہوئے تھے کہ ایک لڑکی تولد ہوگئی۔ اب فتویٰ صادر فرمائیے کہ یہ لڑکی بکر کی ہوگی یا حرام مانی جائے گی؟

المستفتی: عرفان

موضع کلہڑی، پوسٹ جلال آباد، ضلع کنبور

الجواب:

سوال اول میں تفصیل درکار ہے کہ ہندہ وقت طلاق حاملہ تھی یا نہیں؟ اور یہ نکاح کس حالت میں کیا گیا، جب جواب دیا جائے گا۔ ان شاء المولی الکریم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

الجواب ہوالموافق للصواب

محمد علی امام نوری

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۹

نرودھ جائز نسبندی حرام، ایسا کیوں؟

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے متعلق کہ

دور حاضر میں استقرار حمل سے بچنے کے لئے نرودھ وغیرہ ایجاد کیا گیا ہے، کیا اس کا استعمال جائز ہے؟ بصورت اثبات اس کا نسبندی سے کوئی تعلق ہے یا نہیں؟ جبکہ نسبندی کا مقصد بھی کثرت اولاد سے بچنا ہے اور نرودھ وغیرہ کا مقصد بھی یہی ہے، اس سلسلے میں تحقیق حق کیا ہے؟ تفصیل سے

جواب بہ دلیل عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد آفتاب قاسم افریقی، متعلم دارالعلوم منظر اسلام، سوداگران

الجواب:

بصورت عذر شرعی نرودھ کا استعمال بے کراہت جائز ہے اور بے عذر شرعی ایسا کرنا بہتر نہیں ہے کہ مقصد نکاح افزائش نسل ہے اور حدیث میں اسی لئے ایسی عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب دی ہے جس سے بکثرت اولاد ہو۔ حدیث میں ہے:

''تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم'' (۱)

خوب بچہ دینے والی اور شوہر سے محبت کرنے والی عورت سے نکاح کرو اس لئے کہ میں اگلی امتوں پر تمہاری کثرت سے فخر کروں گا۔

تو بلا ضرورت اس کا استعمال نہ چاہئے اور یہ نسبندی کی طرح نہیں اور مقصد میں بھی نسبندی سے یہ طریقہ پوری مشابہت نہیں رکھتا کہ وہ دائمی ہے اور تغییر خلق اللہ ہے جو بہ نص قطعی حرام ہے اور یہ سرے سے تغییر نہیں ہے بلکہ منع حمل کی ایک جائز صورت ہے جو عزل کی سی ہے، جسکی اجازت حدیث سے ثابت ہے۔ اور نسبندی حرمت خصی کی قطع دم بریدہ وغیرہ کے مثل ہے اور حدیث میں اس سے منع فرمایا پھر اس ناجائز مقصد کا حصول بغیر کشف ستر نہیں ہوسکتا اور بے ضرورت غیر کے سامنے برہنہ ہونا، اس کا ستر چھونا، دیکھنا سب حرام تو نسبندی مجموعۂ محرمات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۱/ جنوری ۱۹۹۱ء

مسئلہ-۱۰

فاتحہ و چہلم وغیرہ کے منکرین وہابی ہیں اور وہابی بنت سنیہ کا کفو نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

---

(۱) مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، الفصل الثانی، ص ۲۶۷، مجلس برکات

زید ایک قصبہ کا رہنے والا ہے جہاں پر کسی وقت میں بڑے بڑے علماء واکابر رہے جو کہ قصبہ نصیر آباد کے نام سے موسوم ہے انہیں کے فیض وکرم سے ہم لوگ سنت رسول کے پابند ہیں کہ ہم لوگ محرم چہلم، کونڈا وغیرہ کسی چیز کے قائل نہیں ہیں، دیگر خیالات کے لوگ ہم کو وہابی بھی کہتے ہیں، ہم اپنے لڑکے کا عقد کرنا چاہتے ہیں، عمرو کے یہاں وہ اپنے کو سنی کہتے ہیں جو کہ تیجہ فاتحہ چالیسواں محرم چہلم کونڈا وغیرہ سب کے قائل ہیں، ان کے یہاں اپنا لڑکا ہم شرعی اصول سے کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا علمائے دین براہ کرم ہمیں بھی شرعی طور سے بتاویں کہ شادی جائز ہے یا نہیں۔ فقط

بابو ٹیلر ماسٹر، ضلع رائے بریلی (یوپی)

الجواب:

فاتحہ وچہلم وغیرہ کے منکرین وہابی ہیں اور مروجہ تعزیہ داری کو ہم سنی بھی حرام کہتے ہیں، اور وہابی بنت سنیہ کا کفو نہیں اور غیر کفو سے نکاح صحیح نہیں۔ درمختار میں ہے:

''ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا وھو المختار للفتویٰ لفساد الزمان'' (۱)

اور اگر وہابیت حد کفر تک پہنچی ہے جیسا کہ دیوبندیوں کا حال ہے یا عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہیں جانتا تو مرتد ہے، اصلاً اس کا نکاح جہان میں کسی سے نہیں ہوسکتا۔ درمختار میں ہے:

''لایصلح ان ینکح مرتدا و مرتدۃ احدا من الناس مطلقا'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۱

اگر وہابی نکاح پڑھادے تو نکاح ہوگا کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

قاضی صاحب جو ہمارے یہاں نکاح خواں تھے، وہ پہلے سے بظاہر سنی تھے مگر اب کچھ عقیدہ کی

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب الولی، ج۴، ص ۱۵۸، ۱۵۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

باتیں معلوم کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ وہ پکے وہابی ہیں اور وہ ہمارے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت وجماعت بریلی شریف والے کو نہیں مانتے ہیں اور وہ صاف صاف کہتے ہیں کہ میں مولانا اشرفعلی تھانوی دیوبندی کو مانتا ہوں۔ لہٰذا قاضی صاحب نے پہلے جتنا نکاح پڑھایا ہے ان کا شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے؟ اور عورتوں کے کئی کئی بچے ہوگئے ہیں۔ اب ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟ اور دو تین سو نکاح پڑھا چکے ہیں۔ لہٰذا حضور سے عرض ہے کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمادیں۔ بڑی مہربانی ہوگی اور وہ قاضی صاحب کو ہم لوگوں نے برخاست کردیا ہے اور اب ہمارے یہاں اہلسنت وجماعت کے قاضی صاحب موجود ہیں۔ فقط والسلام

المستفتی: محمد اسماعیل اشرفی

بمقام لہسوئی، پوسٹ کوتما بازار، ضلع شاہ ڈول (ایم پی)

الجواب:

دیوبندی کو نکاح کا وکیل کرنا گناہ ہے مگر نکاح ہو جائے گا اور صورت مسئولہ میں جبکہ اس کا بدعقیدہ ہونا معلوم نہ تھا تو لوگوں پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۲

جو چاہتا ہے کہ اب بچے نہ ہوں وہ کیا کرے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کے نو بچے ہیں، وہ چاہتا ہے کہ اب میرے بچے نہ ہوں اس لئے کہ بچوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام صحیح طریقے سے نہیں ہو پا رہا ہے اور رہنے کے لئے جگہ کی بھی قلت ہے۔ لہٰذا زید کو اب کیا کرنا چاہیئے؟ بحکم شرع جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا!

المستفتی: حاجی عبد الرشید صاحب، محلہ گھیر مولوی شمس احمد، شہر کہنہ، بریلی

الجواب:

اپنی منکوحہ کی اجازت سے عزل کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

دارالافتاء منظر اسلام، سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۱۳

''پریوار نیوجن'' کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

نسبندی آپریشن یعنی (پریوار نیوجن) جو بچے نہ ہونے کے لئے کیا جاتا ہے، کیسا ہے؟ اور جس امام نے آپریشن کروالیا ہے، اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام

قربان حسین ولد عابد حسین

الجواب:

نسبندی حرام ہے جس نے نسبندی بے جبر واکراہ کرائی وہ سخت گناہ گار ہے، اس پر توبہ لازم ہے، جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے اسے امام بنانا گناہ بشرطیکہ شرعاً ثابت ہو کہ اس نے نسبندی بے جبر واکراہ کرائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۴

زانی وزانیہ کے فروع میں نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید نے اپنے چچازاد بھائی کی ماں سے زنا کیا، اب زید اپنی دختر اپنے چچازاد بھائی کو کرنا چاہتا ہے۔

(۲) قبرستان وقف شدہ میں تعزیہ دفن کرنے کا کربلا بنایا جا سکتا ہے؟

(۳) ایک گاؤں کے محلہ میں پانی کی دقت تھی تو آپس میں مشورہ کر کے یہ طے پایا کہ فلاں جگہ ہے جس کا مالک فلاں شخص ہے اس سے کہا، وہ جگہ دینے کو آن میں تیار ہو گیا، مدتوں اس سے کام لیتے رہے۔ اب یہ صورت ہے کہ سب نے اپنے اپنے گھروں میں نل لگوائے ہیں اب وہ پٹ پٹا گئی ہے تو انہیں میں کا ایک شخص اسی چھٹی ہوئی جگہ میں اپنا دروازہ کرنا چاہتا ہے تو جس نے وہ جگہ چھوڑی تھی اس کا کہنا ہے کہ میری اپنی جگہ ہے چوحدی میں لوں گا کیونکہ میں نے تو اپنے مکان میں گوشہ کر لیا تھا۔ اب وہ میرا ہی حق ہے۔

المستفتی: قمر الدین احمد
گردھ پور، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

(۱) صورت مسئولہ میں زید کی دختر کا نکاح اس کے چچازاد بھائی سے جائز ہے۔

ردالمحتار میں زیر قول درمختار ہے:

”قوله (و حرم ايضا بالصهرية اصل مزنيته) قال فى البحر اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المراة على اصول الزانى و فروعه نسبا و رضاعا و حرمة اصولها و فروعها على الزانى نسبا و رضاعا كما فى الوطى الحلال و يحل لاصول الزانى و فروعه اصول المزنى بها و فروعها“ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) فرضی کربلا بنانا اور یہ مخترع بے اصل تعزیے خود ناجائز ہیں پھر وقفی قبرستان میں تو کوئی عمارت جائزہ فی نفسہا بنانا جائز نہیں، کربلا کا کیا پوچھنا۔

علماء فرماتے ہیں:

”لا يجوز تغيير الوقف عن هيئته“ (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) ردالمحتار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ۱۰۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الفتاوی الھندیہ، الباب الرابع عشر فی المتفرقات، ج ۲، ص ۴۲۳، دار الفکر، بیروت

(۳) فی الواقع جبکہ اس شخص نے وہ زمین اپنی ملکیت پر رکھی ہو تو وہ اسی کی ہے، غیر کو اس پر کوئی حق نہیں پہنچتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

۱۹/رجب المرجب ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

الجواب صحیح
الفقیر ظہیر الدین احمد غفرلہٗ

مسئلہ-۱۵

نکاح سے پہلے لڑکا لڑکی کا ایک ساتھ ایک کمرے میں رہنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کی ایک لڑکی ہے جس کا نام ہندہ ہے اور ابھی شادی نہیں ہوئی ہے اور زید نے ایک لڑکا منتخب کرلیا ہے اور ابھی نکاح نہیں ہوا ہے لیکن اس لڑکے کو اپنے گھر رکھتا ہے اور وہ دونوں یعنی لڑکا اور لڑکی ایک ہی کمرہ میں رہتے ہیں، ایسے ہی رہتے ہیں جیسے میاں بیوی رہتے ہیں۔ تو لوگوں نے کہا کہ بھائی ایسا کیوں کررہے ہو کہ ابھی شادی نہیں ہوئی ہے اور ایک ہی کمرہ میں کیوں رکھتے ہو تو زید نے جواب دیا کہ ہم ایسے ہی رکھیں گے تم لوگ بولنے والے کون ہو؟ اور لڑکا بھی بولا کہ ہاں ہم ایسے ہی رہیں گے، بغیر شادی کے اور اگر کوئی بولتا ہے تو اس سے فتنہ وفساد کرنا شروع کردیتا ہے۔ تو اب اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فقط والسلام

شمس الحق، موضع کرگینہ

الجواب:

شخص مذکور سخت بے شرم دیوث بڑا گناہ گار مستحق غضب جبار مستوجب عذاب نار ہے اور وہ لڑکا اور وہ لڑکی بھی اسی کی رسی میں گرفتار ہیں، فوراً توبہ کریں ورنہ ان سے قطع تعلق مسلمانوں کو لازم ہے۔ واللہ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

۲۶/محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

مسئلہ-۱۶

سکوت زنِ بکر اجازت نکاح ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱)　زوجہ یہ کہتی ہے کہ حیض ونفاس کی حالت میں چالیس دن رات تک کھانا نہیں بنانا چاہئے۔ زوجہ یہ بھی کہتی ہے کہ اس گھر میں چالیس دن تک نماز نہیں پڑھی جائے اور نہ اس گھر میں چالیس دن تک فاتحہ ونیاز دلائی جائے اور نہ اس گھر میں قرآن شریف اور شریعت کی کوئی کتاب رکھنی چاہئے۔ تو اس گھر میں چالیس دن تک فاتحہ ونیاز اور نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اور زوجہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آگاہ فرمائیں۔

(۲)　زید مسجد کا امام ہے اور اس نے ایک ایسا نکاح پڑھایا تھا کہ اس لڑکی کے ماں باپ انتقال کر گئے تو اس لڑکی کے چچا نے اس کو اپنے گھر بلایا اور غسل دلا دیا تو وکیل اور گواہ ایجاب لینے گئے تو لڑکی نے بھی ایجاب نہیں دیا انہوں نے جھوٹ آکر کہہ دیا اور زید سے نکاح پڑھا دیا اور اس بات کی شہادت چار اشخاص دے رہے ہیں۔ زید کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ جو لوگ اس نکاح میں شامل تھے، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۳)　گھینسا اور مینڈک سے مچھلی کا شکار کرنا کیسا ہے؟

(۴)　اب سے کچھ دن پہلے میں نے فتویٰ لیا تھا امام مسجد چکر پور بھوڑ کے بارے میں تو میں نے زید کو دکھایا تو زید بولا کہ فتویٰ میں امام صاحب کے بارے میں صحیح حکم آیا ہے۔ زید سے میں نے کہا ایسے امام کے پیچھے آپ تو نماز نہیں پڑھیں گے؟ اس نے کہا میں نہیں پڑھوں گا اور اب زید اسی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو اس نے فتویٰ کی بات نہیں مانی۔ زید کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۵)　نوحہ اور مرثیہ پڑھنا کیسا ہے؟ اور تعزیہ بنانا کیسا ہے؟ اور تعزیہ کے آگے کھڑے ہو کر فاتحہ خوب کرتے ہیں اور مرثیہ، نوحہ خوب پڑھتے ہیں اور تعزیہ کو جگہ جگہ گھماتے ہیں اور لوگ سنی صحیح العقیدہ ہیں۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟ اور لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور تعزیہ داری کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(۶) جس مسجد میں بدمذہب یعنی وہابی دیوبندی نماز پڑھتے ہوں اس مسجد میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ ایسی حالت میں نماز گھر پر پڑھے یا مسجد میں؟

المستفتی: رحمت خاں

چکر پور، شاہ آباد، اونچا گاؤں (رامپور)

الجواب:

(۱) وہ غلط کہتی ہے، ان امور میں جو مذکور ہوئے، کوئی ممنوع وناجائز نہیں، اس پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وکیل نکاح وہ ہوتا ہے جسے لڑکی صراحۃً یا دلالۃً اذن نکاح دیتی ہے اور ولی اقرب اور اس کے فرستادہ کے لئے زن بکر کی خاموشی ہی صریح اذن کے قائم مقام ہے کما فی عامۃ الکتب۔ لہٰذا اگر عورت سے چچا کے فرستادہ نے اذن طلب کیا تو وہ وکیل نکاح ہو گیا کہ اس صورت میں خاموشی زن اجازت کا حکم رکھتی ہے پھر اگر وہ شخص ماذون مطلق تھا تو امام نے جو نکاح پڑھا یا وہ صحیح ولازم ہو گیا اور اگر اذن خاص اسی کو تھا جب بھی نکاح بحکم عادت مطلقہ لازم ہو گیا، اور اجازت زبان پر موقوف نہ رہا کہ عموماً یہی دیار میں عادت ہے کہ وکیل کوئی ہوتا ہے اور نکاح کوئی پڑھاتا ہے اور یہ عادت دلہن کو بھی معلوم ہوتی ہے تو دلالۃً اس کے لئے اجازت پائی گئی اور امام پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) زید برتقدیر صدق سوال گنہ گار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) مروجہ تعزیہ داری ونوحہ حرام ہے اور خلاف شرع مرثیے بھی۔ تفصیل کے لئے رسالہ تعزیہ داری سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ دیکھئے۔

(۶) وہابی دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب مسلمان ہی نہیں۔ لہٰذا ان کی نماز باطل محض ہے، ان کے پیچھے نماز باطل۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۷

کچہری سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں کہ

زید کا ہندہ سے از روئے شرع نکاح ہوا، اب کچھ لوگ ہندہ کو ابھار رہے ہیں کہ کچہری (عدالت) پہنچ کر فعل مختاری کی درخواست دے کر طلاق لے لو۔ ان ابھارنے والوں کے لئے کیا حکم ہے؟ اور کچہری سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں!

المستفتی: محمد عرفان

بانخانہ، بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

وہ لوگ جو بلا وجہ شرعی عورت کو شوہر سے بگاڑ رہے ہیں، سخت گنہ گار مستوجب نار ہیں، ان پر توبہ لازم ہے۔ کچہری کی طلاق طلاق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷/رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

صح الجواب!

کچہری کو عدالت کہنا جائز نہیں ہے، اس سے توبہ لازم ہے، اور اس سے آزادی حاصل کر لینے سے عورت نکاح سے باہر نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۸

کیا نوکری بچانے کے لئے نسبندی کرانا جائز ہے؟

علمائے دین! السلام علیکم

گزارش یہ ہے کہ ایک شخص ریلوے میں نوکر ہے ایمرجنسی کا ٹائم تھا تو اس سے پوچھا گیا کہ آپ

کے کتنے بچے ہیں؟ تو اس نے سچ سچ کہہ دیا کہ میرے ۵/بچے ہیں تو اس سے کہا گیا کہ تم نسبندی کرالو، اس نے کہا کہ میرے دین میں نہیں ہے تو اس کو تین دن نوکری نہیں ملی، مجبوری میں اس نے نسبندی کرائی کیونکہ روزی روٹی کی بات تھی۔ کیا وہ مسجد میں اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟ کیا وہ امام بن سکتا ہے یا نہیں؟ کیا وہ حج کو جا سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: سردار احمد منصوری، محلہ ساہوکارہ، قصبہ پورنپور، ضلع پیلی بھیت

الجواب:

یہ صورت شرعی مجبوری کی نہ تھی۔ لہٰذا اس وجہ سے اسے نسبندی کرانا جائز نہ تھا۔ اس پر توبہ لازم ہے بعد توبہ صحیحہ اس کی اذان وامامت میں حرج نہ ہوگا بشرط عدم موانع دیگر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۹

شوہر نے غشی کی سی حالت میں سات آٹھ مرتبہ طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

میں منہاری عورت ہوں، میرے مرد نے میرے والد اور بھائی کے ساتھ ایک خرید سے بہت نقصان پہنچایا جس کے صدمے کی وجہ سے وہ بروقت جھگڑا کرتے رہتے ہیں اور ہر وقت کہتے رہتے تھے کہ تمہارے گھر والے نے سارے نقصان کرائے ہیں اور لڑنے کے بعد جب ہوش میں آیا کرتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھے ایک دورہ پڑتا ہے جب میں کچھ کہا کروں تب تم بولا مت کرو جس دن یہ بات ہوئی تھی اس دن ایسی کوئی لڑائی بھی نہیں ہوئی تھی ایک دم آنکھیں بند کر کے کہنے لگے کہ میں تمہیں فیصلہ دے رہا ہوں اس کے بعد قریب ۷، یا ۸/مرتبہ طلاق طلاق کا لفظ کہا اس کے بعد سر ہلا کر آنکھیں کھولیں۔ دو مہینے کا حمل ہے ایسی حالت پر غور کر کے بتائیے کہ طلاق ہوئی یا نہیں؟ میری تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔

المستفتیہ: ملکہ، برہمپورہ، محلہ شاہ آباد، بریلی شریف

الجواب:

صورت مسئولہ میں تین طلاقیں واقع ہوگئیں اور آپ اپنے شوہر پر ایسی حرام ہوگئیں کہ بعد وضع حمل جب تک دوسرے جائز شوہر سے جماع ہوکر بعد طلاق عدت نہ گزر جائے پہلے شوہر سے نکاح حلال نہ ہوگا۔ ہاں اگر خوب تحقیق ہو کہ اس وقت عقل مختل تھی اور شوہر نے کوئی ناجائز نشہ نہ کیا تھا تو طلاقیں واقع نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ حکم اللہ جل وعلا ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو غلط بیانی سے بدل نہیں سکتا۔ جو صورت واقعہ ہو، اس پر عمل کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴/ذوالقعدہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۲۰

نسبندی شرعاً حرام ہے اور شیطانی کام کہ تغییر خلق ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

شرعی طور پر مسلمانوں کے لئے موجودہ فیملی پلاننگ کیا حکم رکھتی ہے؟ مسلمانوں میں بیحد بے چینی ہے کیونکہ کچھ ایسے اشتہارات بھی دیکھنے میں آتے ہیں جس میں یہ لکھا دیکھا گیا کہ علمائے کرام نے فیملی پلاننگ کو صرف جائز نہیں، ضروری قرار دے دیا ہے اور بعض معتبر حضرات کی زبانی معلوم ہوا کہ شرعی طور پر فیملی پلاننگ جائز نہیں۔ ایسی صورت میں مسلمانوں میں ہیجان ہے۔ حضور والا سے گزارش ہے کہ خط کے ملتے ہی فوراً مسئلہ ہٰذا کا جواب شرعی حقائق کی روشنی میں دے کر ہماری پریشانی دور فرمائیں تاکہ ہم صحیح طور پر شریعت مطہرہ کے حکم پر چل سکیں۔ اس وقت یہاں پر اسکول کے ملازمین کو گورنمنٹ تعلیمی محکمہ کے افسران فیملی پلاننگ سب کے لئے ضروری بتاکر ملازمت سے برطرف کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔

ازطرف: عبدالوہاب خاں

محلہ ثواب ٹھنڈی سڑک، کاس گنج، ایٹہ

الجواب:

نسبندی شرعاً حرام ہے اور شیطانی کام کہ تغییر خلق یہی ہے۔شیطان نے خدا سے یہی کہا تھا کہ میں تیرے بندوں کے دل میں ڈال دوں گا تو وہ چوپایوں کے کان کاٹیں گے اور تیری بنائی ہوئی چیز کو بدلیں گے۔حکومت کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کے شرعی مسئلہ کالحاظ کرے وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۱

بے وجہ شرعی طلاق کا مطالبہ ناجائز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی بیوی سے رات کے ۹/بجے کہا کہ میرا مہر معاف کردے۔ہم دونوں کے سوا اس مکان میں کوئی نہیں تھا، میں نے بیوی سے کہا کھانا کھالے، اس نے انکار کردیا میں نہیں کھاؤں گی، بیوی نے کہا کہ میرے گھر پہنچادینا اور میرا استعفیٰ دے دینا، میں نے کہا کہ ایسانہ کہنا۔شرع کا کیا حکم ہے؟

حبیب خاں ملک

الجواب:

مہر معاف کرنا نہ کرنا اس کے اختیار کی بات ہے مگر محض اس وجہ سے اسے طلاق کا مطالبہ نہیں پہنچتا اور بے وجہ شرعی طلاق کا مطالبہ ناجائز ہے، وہ توبہ کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

۲۱/ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۲

اجتماعی شادیوں کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ

آج کل راجستھان میں ایک بڑی رسم رائج ہے کہ اہل ہنود اجتماعی شادیاں کرتے ہیں جن کو سمّیلن کہتے ہیں اسی طرح مسلمانوں میں ایک قبیلہ جو منصوری نام سے منسوب ہے وہ بھی اجتماعی شادیاں کررہے ہیں جو سرکار کے فرمان ''**من تشبہ بقوم فھو منھم**'' کے سراسر مصداق ہیں۔کیا ایسی شادیوں میں شرکت کرنا صحیح ہے؟ان کا نکاح جائز ہوگا؟ جولوگ ایسا کررہے ہیں ان کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۲) اجتماعی شادیاں کرنے والوں کا یہ کہنا ہے کہ مسلمان بہت پریشان ہیں، ہزاروں روپیہ شادیوں میں خرچ کردیتے ہیں قرض دار ہوجاتے ہیں، آخر میں رسوائی سے پالا پڑتا ہے اس لئے ہم ایسا کررہے ہیں، یہ ان کا منشا ہے اور وہ مشرکین کے طور سے مشابہت ہٹا کر مثلاً فرداً فرداً شادیاں کرائیں تو شریعت کا کیا حکم ہے؟ یا شریعت اسلامیہ کی جانب سے کوئی ایسا راستہ بتائیں جس سے ہماری قوم اس گمراہی سے بچ سکے۔

(نوٹ:) دسمبر کی تاریخوں میں یہ اجتماعی شادیاں ہوں گی۔اگر حضور جلدی سے جواب دے دیں تو کرم ہوگا۔

المستفتی: نیاز القادری ورستم علی خاں
مدرسہ انجمن اسلامیہ قلندریہ اہلسنت والجماعت
جے پی نگر، رنگپور روڈ، کوٹہ جنکشن-۲(راجستھان)

الجواب:

اجتماعی شادیوں سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں، اگر یہ مراد ہو کہ ایک ساتھ کئی شادیاں ہوتی ہیں تو اس میں حرج نہیں جبکہ جائز طور پر ہنود کے مشابہت سے اجتناب کرتے ہوئے کریں۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶؍صفر المظفر ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۲۳

ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعہ بچہ پیدا کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

آج کل ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعہ بچے پیدا کئے جارہے ہیں، کچھ مسلمان بھی اس کی حمایت میں نظر آتے ہیں۔ جناب والا سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ شرع کی روشنی میں اس کے جائز ناجائز ہونے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

المستفتی: سید اکرام الدین

الجواب:

شریعت مطہرہ نے افزائش نسل انسانی کے لئے نکاح کو ذریعہ مقرر فرمایا ہے اور یہی ذریعہ فطری و اخلاقی ذریعہ ہے اس کے علاوہ کوئی ذریعہ افزائش نسل کا نہ شرعی ہے نہ فطری۔ لہٰذا ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعہ دوسرے کا نطفہ لینا نہ شرعاً مستحسن نہ عرفاً محمود، تو اس کی اجازت نہیں ہوسکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نوٹ۔ شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا فیصلہ دیکھیں۔ (مرتب غفرلہٗ)

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

یکم صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

مسئلہ-۲۴

نسبندی کرانے اور ترغیب دلانے والے کا حکم!

علمائے دین اہل سنت و جماعت کیا فرماتے ہیں مندرجہ ذیل سوالوں کے بارے میں کہ

(۱) آج کل کے حالات میں جو کہ بجلی کے ذریعہ اگر کوئی عورت آپریشن کراتی ہے تب اس کے بارے میں علماء کا کیا فتویٰ ہے؟ جیسا کہ آپریشن ہورہے ہیں، نسبندی سے متعلق ہمارے یہاں ایک عورت نے اپنا آپریشن کرایا ہے۔

(۲) زید نے مستورات کو بہلا پھسلا کر ان کا آپریشن کروایا ہے۔ ایسے شخص کے لئے علماء کیا فرماتے

ہیں؟ مہربانی فرما کر ان سوالوں کے جواب جلد دستخط کے ساتھ دینے کی مہربانی کریں۔ فقط

المستفتی: احسن حسین خاں

اٹنگا چاند پور، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

(۱، ۲) نسبندی حرام بدکام بدانجام ہے، اس کے بارے میں ہمارا مفصل فتویٰ ہمراہ روانہ ہے، وہ دونوں سخت گنہ گار مستوجب نار ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۴/ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۵

نکاح کے وقت چھوٹی بڑی لڑکی کے متعلق اختلاف ہوا، تو غلطی کس کی ہے؟

علمائے دین ومفتیان کرام! سلام مسنون

(۱) زید کے پاس پانچ لڑکیاں ہیں، ماجدہ بڑی ہے، ساجدہ منجھلی ہے۔ بکر کے والد نے زید سے شادی کی بات چیت کی، بکر کے والد نے ماجدہ کا نام نہیں لیا اس لئے کہ کوئی بھی کرتا ہے تو پہلے بڑی کی۔ زید نے بھی چھوٹی کا بڑی کا تذکرہ نہیں کیا کہ بکر کا رشتہ کس سے منسوب کر رہے ہیں، نکاح کسی وجہ سے تین سال نہیں ہوا۔ نکاح کے وقت زید نے کہا کہ میں نے ساجدہ (چھوٹی) سے بات چیت کی ہے اور مجھ سے بکر کے والد نے ماجدہ کا نام نہیں لیا ہے۔ تب بکر کے والد نے کہا میں نے بھی نہیں کہا کہ میں ساجدہ سے کروں گا، زید تم نے مجھ سے کہا نہیں اس وقت کہ ماجدہ کا رشتہ لگا ہوا ہے اس لئے آپ بات ساجدہ سے کر رہے ہیں لیکن تم نے ذرا برابر بھی مجھ کو آگاہ نہیں کیا اور ٹھیک اس وقت کہہ رہے ہو۔ زید نے کہا (بکر کے والد سے) اس لئے نام نہیں لیا کہ قانون بھی بات بڑی کی کرتا ہے، ہم کو نہیں معلوم تھا لیکن تم کو آگاہ کر دینا

چاہئے تھا، ہاں مگر باضابطہ بکر نے زید کو رشتہ طے ہوتے وقت اور دوران تین سال میں خطوط سے ساجدہ کا ہی نام تحریر کیا ہے۔ تو اس مسئلہ کو آپ حل فرمایئے کہ غلطی کا مستحق زیادہ کون ہے؟ زید یا بکر کے والد؟ غلطی تو دونوں سے ہوئی ہے پھر زیادہ کون ہے؟ تفصیل سے جواب دیں۔ عین نوازش ہوگی!

المستفتی: محمد نصیر الدین
اوپر کلہی، جھریا، ضلع دھنباد

الجواب:

زید نے زیادہ غفلت برتی کہ تین سال تک زید و بکر میں خط و کتابت رہی اور خطوط میں بکر برابر مطلوبہ لڑکی کا ذکر کرتا رہا۔ زید کو جبھی یہ کہہ دینا تھا جو اس نے بروقت کہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۱۵؍ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۲۶

دولہے کے چہرے پہ سہرا باندھنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ

(۱) شادی کے وقت دولہا کے چہرہ کے اوپر جو سہرا بندھتا ہے پھولوں کا، مذہب اسلام میں اس کی نوعیت کیا ہے؟

(۲) زید کا کہنا ہے کہ یہ سہرہ باندھنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۳) عمرو کا کہنا ہے کہ نہیں یہ سنت ہے۔ لہٰذا شریعت مطہرہ کا مع ثبوت حکم صادر فرمایا جاوے۔

سائل: محمد اظہار صاحب
ساکن ضلع پیلی بھیت (یوپی)

الجواب:

(۱) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زید غلط کہتا ہے اور سہرہ کو ناجائز وممنوع بتانا وہابیہ کا دستور ہے، زید کے عقائد کی تحقیق کی جائے کہیں وہ وہابی تو نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) مسنون ہونا مجھے معلوم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۲۷

زنانی وضع مرد کو بنانا حرام ہے!

محترم المقام قابل احترام شاہ ذیشان جناب مولانا مفتی صاحب قبلہ! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ

زید کی شادی ہے، زید کے ابا اماں وغیرہ کہہ رہے ہیں کہ سر پر سہرہ اور ہاتھ پاؤں میں مہندی اور ہاتھ میں کنگن اور دانت میں مسی لگائیں گے، یہ ساری چیزیں لگانا اور باندھنا شریعت مطہرہ میں کیسا ہے؟ ان کو لگانا اور باندھنا جائز ہے یا نہیں؟ اس لئے حضور والا سے گزارش ہے کہ صاف صاف لکھ دیں گے اس کو لے کر گاؤں میں جھگڑا فساد ہونے والا ہے اس لئے جلد سے جلد جواب لکھ دیں۔ عین کرم ہوگا۔ فقط والسلام

آپ کا خادم: غلام رسول قادری

الجواب:

ناجائز ہے کہ زنانی وضع مرد کو بنانا حرام ہے، لعنت کا کام ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۲۸

جہیز حسب استطاعت دینا امر مشروع وسنت سے ثابت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

راج پور ایک گاؤں ہے اسی گاؤں کی ایک بیٹھک میں چند آدمی بیٹھے تھے جن میں جہیز کی باتیں ہو رہی تھیں لیکن انہی میں سے ایک شخص زید نے کہا کہ جہیز تو سنت رسول ہے لیکن جہیز کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی کے اوپر ظلم کر کے یا زمین بیچ کر کے لیا جائے۔ دوسرے دن جمعہ میں ایک صاحب بکر نے مسجد میں تقریر کی اور اپنی تقریر کے دوران یہ الفاظ استعمال کیے کہ بزرگ لوگ کہتے ہیں کہ جہیز سنت رسول ہے لیکن ظلم کر کے نہ لیا جائے۔ لیکن تقریر میں بکر نے یہ جملہ بھی استعمال کیا کہ جہیز تو صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے تھا اور حضور نے اپنی کسی لڑکی کو جہیز نہیں دیا۔ پھر تقریر میں بکر نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شافع محشر ہیں، قیامت کے روز آپ حوض کوثر پر ہوں گے اور اپنے امتی کو پانی پلائیں گے لیکن کچھ اصحاب ایسے بھی ہوں گے جو آپ کے ساتھ دوزخ کی طرف جاتے ہوں گے۔

(نوٹ) بکر نے جو جملہ استعمال کیا کہ ''حضور نے حضرت فاطمہ کے سوا کسی لڑکی کو جہیز نہیں دیا'' اور ''کچھ اصحاب ایسے بھی ہوں گے جو آپ کے ساتھ دوزخ کی طرف جاتے ہوں گے''۔ کیا آپ کے اصحاب بھی دوزخ جائیں گے؟ ایسا عقیدہ رکھنے والا کیسا ہے؟ اور قرآن وحدیث میں ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد یونس خاں صاحب
رام باندھ، پوسٹ کوسیارہ، ضلع پلاموں (بہار)

الجواب:

فی الواقع جہیز حسب استطاعت دینا امر مشروع وسنت سے ثابت ہے اور خصوصیت کا دعویٰ بے دلیل ہے اور ظلم وجبر مطلقاً ممنوع وگناہ ہے اور یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ کچھ لوگ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کے حوض کوثر سے دور کئے جائیں گے، سرکار فرمائیں گے یہ میرے لوگ نہیں۔

کہا جائے گا:

''لاتدری ما احدثوا بعدک'' (۱)

آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا

(۱) صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ کما بدأنا اول خلق، ج ۲، ص ۶۹۳، مجلس برکات

مگر اس سے صحابہ کرام مراد نہیں نہ مقرر نے صحابہ کو کہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۹

''طلاق سمجھا جائے گا'' سے طلاق ہوگی یا نہیں؟

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ

میں شوکت علی ولد الٰہی بخش خاں قادری ساکن مدرت گنج، تھانہ کوہ خراج ضلع الٰہ آباد آج مؤرخہ ۱۹/ مارچ ۱۹۸۲ء کو دو گواہوں جو میرے ضمانت دار کی حیثیت سے میرے ساتھ آئے ہیں، ان کے بعد دیگر لوگوں کے ساتھ یہ منظور کرتا ہوں کہ حفیظن دختر نظام خاں ساکن مصطفیٰ آباد ضلع رائے بریلی جو میری زوجہ منکوحہ ہے، میرا اور حفیظن کا نکاح مسلم رسم ورواج کے تحت شرعی طور سے ہوا تھا۔ ادھر کچھ عرصہ سے آپس میں غلط فہمی کی وجہ سے میں حفیظن کو لاکر اپنے والد نظام خاں کے گھر چھوڑ دیا تھا لیکن اب تمام غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں اس لئے میں دو گواہوں اور ضمانت دار (۱) بابو خاں ولد محمد ہارون خاں ساکن مدرت گنج (۲) کبیر خاں ولد علی حسین خاں ساکن مدرت گنج کو لے کر آیا ہوں، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ میری غلطی تھی اپنی زوجہ حفیظن کو مدرت لے جانا چاہتا ہوں۔ میں خود اور دو میرے گواہ وعدہ وضمانت لیتے ہیں اگر حفیظن کے ساتھ کسی قسم کا غلط سلوک ہوتا ہے تو میرے گواہ اور ضمانت دار کو نظام خاں قادری قانون کے حوالے کرے برادرانہ طور پر گاؤں والوں کی مرضی کے مطابق کارروائی کریں گے۔ میں اپنی زوجہ کو میکہ آنے جانے پر کسی قسم کی مزاحمت نہیں کروں گا ان تمام باتوں کی میں خود اور میرے دونوں ضمانت دار ذمہ داری لیتے ہیں اگر مندرجہ باتیں غلط ثابت ہوئیں تو حفیظن اور ان کے والدین شرعی طور سے دنیاوی اصول کے مطابق مجھ پر جو جرم عائد کریں گے ان کو منظور کروں گا۔ اور اگر حفیظن کو میں مطمئن نہ کروں اور مجھ سے ناراض ہوکر حفیظن اپنے ماں باپ کے یہاں چلی آئے گی تو شرعی طور سے بلا جبر میری طرف سے خود دی گئی

طلاق سمجھا جائیگا اور حفیظن کو قانون کا سہارا لینے کا اختیار رہے گا۔فقط والسلام

مندرجہ بالا لفظوں میں جن باتوں کا شوکت علی نے وعدہ کیا تھا، ان میں سے ہر وعدہ کی خلاف ورزی کی اور حفیظن کو راضی نہ کرسکا۔ حفیظن اپنے والدین کے گھر میں ہے۔لہٰذا صورت مسئولہ میں حفیظن پر کون سی طلاق واقع ہوئی؟ حکم سے آگاہ فرمائیں۔

کاتب الحروف شبیر
مستفتی: شوکت علی خاں

الجواب:

صورت مسئولہ میں حفیظن پر طلاق واقع نہ ہوئی کہ اس طلاقنامہ پر شوہر نے کوئی لفظ ایسا نہ لکھا جس سے طلاق واقع ہوجاتی۔ ''طلاق سمجھا جائے گا'' سے طلاق نہ ہوئی۔ ہندیہ وغیرہ میں ہے:

''ولو قال (داده انکار او کرده انکار) لا یقع وان نوی'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۲۹/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۳۰

عورت کو اس کے شوہر سے بگاڑنا سخت لعنت انجام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی کو لڑکی کے باپ نے کچھ زمانہ سے روک رکھا ہے۔زید جب بیوی کو بلانے جاتا تھا تو زید کو سسر، سالے وغیرہ ڈانٹ پھٹکار کر بھگا دیا کرتے تھے اور اب اس کا زنا بھی ثابت ہو چکا ہے اور زید کی بیوی دوسرے کے ساتھ بھاگ گئی جس کو کچہری کے ذریعہ اس کے میکہ والوں نے پکڑوالیا تو زید ان حرکتوں کو پسند نہ کرتے ہوئے، اب طلاق دینے کو تیار ہے، دے سکتا ہے یا نہیں؟ اور بیوی اس حالت میں اپنے مہر کا حق رکھتی ہے یا نہیں؟ اور ایسے انسان کے یہاں کھانا پینا، دعا وسلام جائز ہے یا نہیں؟ کہ جو

(۱) الفتاویٰ الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثاني، الفصل السابع، ج ۱، ص ۳۴۷، دار الفکر، بیروت

اپنی لڑکی کو گھر پر روک رکھے اور غلط کام بھی ہو، جواب دینے کی زحمت گوارا کریں!

المستفتی: غلام محمد جعفر علی
ساکن بمیانا، ضلع بریلی شریف

الجواب:

عورت کو اس کے شوہر سے بگاڑنا سخت حرام لعنت انجام ہے۔

حدیث میں ہے: ”**لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجھا او عبدا علی سیدہ**“ (۱)

ہم میں سے نہیں جو عورت کو اپنے شوہر سے بگاڑے یا غلام کو اس کے آقا سے بگاڑے۔

زواجر میں ہے:

”**رووا فیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن من فعل ذلک**“ (۲)

یعنی علماء نے روایت کیا ہیکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس فعل کے مرتکب پر لعنت فرمائی ہے۔

برتقدیر صدق سوال وہ لوگ سخت گناہگار مستوجب نار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہیں اور اگر واقعہ یہ ہے کہ وہ عورت زنا میں گرفتار ہوئی اور یہ لوگ اس کے فعل سے راضی ہیں تو دیوث ہیں اور اس وجہ سے بھی لعنت کے مستحق ہیں۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ جرم شرعاً ثابت ہو ورنہ بے ثبوت شرعی مسلمان کی طرف کسی گناہ کی نسبت خود جرم ہے۔ احیاء میں ہے:

”**لاتجوز نسبۃ مسلم الی کبیرۃ من غیر تحقیق**“ (۳)

اور شوہر کو اسے طلاق دینے کا اختیار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

---

(۱) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر، حرف اللام، ج۵، ص۴۹۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۲) الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ السابعہ والثامنۃ والخمسون بعد المأتین تخبیب المرأۃ علی زوجھا، ج ۲، ص ۲۳، دار الفکر، بیروت

(۳) احیاء علوم الدین، کتاب أفات اللسان، الأفۃ الثامنۃ: اللعن، ج ۵، ص ۵۴۸، دار المنہاج

مسئلہ-۳۱

بیوی کا دودھ شوہر کے حلق میں پہنچ جائے تو کیا حکم ہے؟

مجدد دین وملت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ اختر رضا خاں ازہری صاحب!

السلام علیکم

عرض گزارش یہ ہے کہ ہمارے سامنے ایک مسئلہ درپیش ہے کہ بیوی کے ساتھ ہمبستری کے وقت اس کی چھاتی چوس لیا جس کی وجہ سے حلق میں ایک دوگھونٹ دودھ چلا گیا تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ تحریر فرمائیں۔اس مسئلہ کی پوری تحریر کھول دیں۔نوازش ہوگی۔فقط والسلام

المستفتی: عبدالمنان رضوی

ساکن بال موکنڈ مکر روڈ، کلکتہ-۷

الجواب:

شوہر پر صورت مسئولہ میں کوئی مواخذہ نہیں جبکہ بے ارادہ اس کے حلق میں دودھ چلا گیا ہو اور عوام کا یہ خیال غلط ہے کہ بیوی کا دودھ پینے سے بیوی شوہر پر حرام ہوجاتی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶/جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۳۲

بعض صورتوں میں وضع حمل جائز! زنا کا ثبوت کب اور کیسے؟ متہم امام کا حکم!

بخدمت عالی جناب مفتی صاحب مدظلہ العالی علامہ مولانا الحاج اختر رضا خانصاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض خدمت یہ ہے کہ براہ کرم مندرجہ ذیل استفتاء کا جواب مرحمت فرمائیں، عین نوازش وکرم ہوگا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

زید امام مسجد ہے وہ پڑوس کی ایک غیر شادی شدہ حاملہ عورت کا وضع حمل کرایا ہے زید کے ایسے

کام کرنے سے مصلیان مسجد اس کی اقتداء کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اب زید کو ایسی صورت میں اپنے منصب امامت پر رکھا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور اس کی اقتداء درست ہے یا نہیں؟ از روئے شرع شریف جواب سے محظوظ فرمائیں۔ جواب مدلل و مکمل ہو۔ بینوا تو جروا فقط!

محمد عبد القیوم، صدر غوشیہ کمیٹی کیراف محمد یہ سنی مکتبہ نمبر ۱۱۴

مدار گڑھ سریا موسقی واک وجے واڑا، کرشنا ڈسٹر-۵۲۰۰۰۱

الجواب:

وضع حمل بعض صورتوں میں جائز ہے اور بعض صورتوں میں ناجائز ہے تفصیل سے بتایا جائے کہ امام نے کون سی صورت میں وضع حمل کرایا ہے اور اگر سوال کا مقصد یہ ہے کہ امام معاذ اللہ زنا کا مرتکب ہوا تو چار گواہان شرعی (جنہوں نے ایسا دیکھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی) کی شہادت شرعیہ درکار ہے اور اگر یہ نہ ہو تو امام کا اقرار ثابت عند الشرع ضرور ورنہ امام پر الزام ثابت نہ ہوگا اور بے ثبوت شرعی تہمت لگانے والے گنہگار قرار پائیں گے کہ بے ثبوت شرعی کسی مسلم کی طرف گناہ کی نسبت حرام ہے۔

احیاء العلوم میں ہے: ''لا تجوز نسبة مسلم الیٰ کبیرة من غیر تحقیق'' (۱)

البتہ اتہام اور تعاون علی الاثم متحقق، لہٰذا امام مذکور کو معزول کر دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۹ ر صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۳۳

نکاح سے انکار بے مصلحت شرعیہ نہ چاہیے، نکاح کب سنت کب واجب کب فرض؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام مسائل ذیل میں کہ:

---

(۱) احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفة الثامنة اللعن، ج ۵، ص ۴۴۸، دار المعرفة بیروت

زید کی لڑکی ہندہ کی شادی ہوئی تھی اور بعد میں طلاق ہوگئی زید کی لڑکی طلاق کے بعد آج تقریباً پندرہ سال سے اپنے میکے میں رہتی ہے۔شادی کرنے سے انکار کرتی ہے نکاح کا پیغام آئے تو صاف کہتی ہے کہ میں شادی نہیں کروں گی گھر کے کام اور باہر کھیت کے کام کو بڑی دلچسپی سے کرتی ہے اسکے یہاں کھانے پینے کا کیا حکم ہے اور اس کا شادی سے انکار کرنا کیسا ہے؟ جواب سے آگاہ فرمائیں۔عین مہربانی ہوگی۔فقط والسلام

المستفتی: عبدالغفور

الجواب:

اس وجہ سے زید کے یہاں کھانا پینا ناجائز نہ ہوگا۔اور لڑکی کو انکار شادی سے بے مصلحت شرعیہ نہ چاہئے کہ شادی حالت اعتدال میں سنت مؤکدہ ہے اور سنت سے بے رغبتی شرعاً مذموم و ناپسندیدہ ہے۔سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے:

''من رغب عن سنتی فلیس منی''(۱)

اور غلبۂ شہوت کے وقت نکاح واجب اور زنا میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو نکاح فرض ہے اور نکاح پرہیزگاری کا ذریعہ ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۶ر رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

مسئلہ-۳۴

بیوی کا دودھ منہ میں آجائے تو پینا حرام ہے مگر مزیل نکاح نہیں!

حضرت قبلہ بزرگ جناب مفتی اعظم ہند! السلام علیکم

حضرت آپ کو یہ خط میں نے ایک سوال کا جواب طلب کرنے کے لئے لکھا ہے جو آج کے اس دور میں بہت سننے میں آتا ہے سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پستان پر منہ رکھ دے یا اس کا

(۱) صحیح البخاری، کتاب النکاح، ج ۲، ص ۷۵۸، مجلس برکات

دودھ پی لے تو کیا نکاح باقی رہے گا؟ حضرت سے امید ہے کہ آپ اس سوال کا جواب بہت جلد روانہ کرنے کی مہربانی کریں گے۔

الجواب:

بیوی کا پستان چوسنے کے دوران اگر دودھ منہ میں آجائے تو اسے پینا حرام ہے مگر اس سے نکاح پر اثر نہیں آتا۔ درمختار میں ہے:

''مص رجل ثدی زوجته لم تحرم''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵ ربیع الآخر ۱۳۸۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۵

معتدہ ومنکوحہ کا نکاح پڑھانے والے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علماء ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل سے متعلق کہ:

آندھرا پردیش کے ضلع مشرقی گوداوری میں رام چندر پورم ایک شہر ہے اس شہر کے جامع مسجد میں کے پیش امام محمد حسین صاحب اس مسجد میں عرصہ دراز سے امامت کرتے چلے آرہے ہیں یہاں یہ بھی بتادینا ضروری ہے کہ رام چندر پورم کی کل مسلم آبادی ہزار بارہ سو کے لگ بھگ ہوگی۔ ان میں اکثریت تقریباً ۹۵ رفیصد اردو عربی اور دینی تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔ اب آپ میرے سوالات پر توجہ فرمائیں:

(۱) ایک شادی شدہ عورت اپنے شوہر سے الگ ہوگئی اس کے شوہر نے اس کو طلاق بھی نہیں دی۔ ایسی بنا طلاق والی عورت کا نکاح پیش امام محمد حسین صاحب کسی دوسرے مرد سے پڑھادئے ہیں۔ اس کے متعلق تحریری ثبوت موجود ہے اور نکاح کا ثبوت بھی موجود ہے۔

---

(۱) الدرالمختار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۴۲۱، مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۲) ایک عورت جس کو اپنے خاوند سے طلاق لئے ہوئے آٹھ یا دس دن کا عرصہ گزرا ہوگا۔ عدت کو بالائے طاق رکھ کر اس عورت کا نکاح جناب والا نے کسی دوسرے سے کر دیا۔

(۳) ایک شادی شدہ مرد نے اپنی عورت کو چھوڑ دیا اور اس کو نان ونفقہ بھی نہیں دیتا تھا۔ اس لئے وہ عورت دوسری شادی کرنے پر مجبور ہوگئی اس عورت کے شوہر سے طلاقنامہ لکھوانے کے لئے جناب پیش امام صاحب کو ایک اہم رول ادا کرنا پڑا۔ بہر حال طلاقنامہ اپریل ماہ کے آخر ہفتہ میں لکھا گیا اور نکاح اس کے فوراً بعد ماہ مئی کے پہلے ہفتہ میں جناب والا نے کسی دوسرے مرد سے پڑھا دیا۔ یہاں قابل توجہ بات یہ ہے کہ طلاقنامہ جس ماہ اور جس دن لکھا گیا تھا وہ تاریخ کو چھوڑ کر قریب ساڑھے تین ماہ پیچھے کی تاریخ طلاقنامہ میں لکھی گئی۔ اس کے ثبوت کے لئے شواہد موجود ہیں۔ یہ اس لئے کہا گیا کہ عدت کا سوال نہ پیدا ہو۔

(۴) جناب پیش امام صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت کے ترجمان ہیں۔ باوجود بالاتحریر شدہ اوصاف کے مالک ہونے کے کیا وہ اپنے دعویٰ میں حق بجانب ہیں؟

جناب امام صاحب سوال نمبر ایک کے مطابق ایک شادی شدہ عورت کا نکاح بغیر طلاق کے کسی دوسرے مرد سے کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

دوسرے سوال کے مطابق عدت کو بالائے طاق رکھ کر طلاق لی ہوئی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے عدت کے اندر ہی اندر پڑھانے کے ذمہ دار ہیں۔

اب رہا تیسرا سوال۔ جناب والا کو کچھ ہوش آیا اس لئے دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے عدت تین ماہ دس روز گنتی کرنے کے بعد جس ماہ میں اور جس تاریخ کو اصل طلاق نامہ لکھا گیا اسے ہٹا کر اس طلاقنامہ میں تاریخ ڈالی گئی لیکن امام صاحب کو اتنا بھی خیال نہ رہا کہ وہ اللہ رب العزۃ کے آگے اپنے یہ کالے کرتوت چھپا نہ سکیں گے۔ اب لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ نکاح عدت پورا ہونے پر ہی ہوا جیسا کہ طلاقنامے میں درج شدہ تاریخ سے ظاہر ہے۔

کیا ایسے امام صاحب کی امامت جائز ہے؟ ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کی نماز ہوگی؟ امام صاحب کے یہ اوصاف کی جانکاری ہوتے ہوئے ان کی ہمت افزائی کرنے والے مسجد کے متولی صاحب کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا اسلام میں ایسے پیش امام صاحب کی حیثیت ایک مسلمان کی

باقی رہے گی یا خارج از اسلام ہیں؟ متولی صاحب امام صاحب کو اُن کی امامت سے ہٹانا نہیں چاہتے کیونکہ یہ امام صاحب ان کی ہمیشہ تائید میں رہتے ہیں بہت سارے واقف الحال مسلمان مجبوراً اس امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ایسوں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ اگر کوئی واقف الحال اس امام کے پیچھے نماز نہ پڑھے تو کیا وہ شخص شرعاً حق پر ہے یا اس کے خلاف؟

المستفتی: سید عبدالرحمن

منزل تسنیم رام چندر پورم ضلع مشرقی گوداوری۔(اے۔پی)

الجواب:

فی الواقع اگر یہ شرعاً ثابت ومشتہر ہے کہ امام مذکور نے دانستہ منکوحہ اور معتدہ کا نکاح پڑھایا اور لوگوں کو فریب دیا تو انہیں امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور متولی مذکور اگر ان کی تائید کرتا ہے تو وہ بھی ان کے ساتھ شریک گناہ ہے۔ مگر ان امور سے وہ خارج از اسلام نہ ہوئے کہ ہم اہل سنت کے نزدیک آدمی کسی گناہ سے کافر نہیں ہوتا جب تک کہ کسی حرام قطعی کو حلال نہ جانے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴/ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۳۶

قوانین اسلام کے خلاف مقدمہ کرنے والے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ پر کہ:

سعید اور مبین دو حقیقی بھائی ہیں۔ان کی ایک چچازاد بہن گُلّی ہے جس کو اپنے والد یعنی سعید اور مبین کے چچا کے لڑکا نہ ہونے کی وجہ سے کچھ جائداد مل گئی ہے۔یہ دونوں بھائی اپنے اپنے لڑکوں سے گُلّی کی لڑکی بیاہنا چاہتے تھے مگر گُلّی صرف سعید کے لڑکے سے اپنی لڑکی کا عقد کرنے پر راضی تھی۔لہٰذا بات طے ہوگئی اور سعید کے لڑکے سے جس کی عمر تقریباً ۱۴-۱۵/سال ہے۔گُلّی کی لڑکی جس کی عمر تقریباً ۱۰-۱۱/سال ہے،عقد ہوگیا۔اس عقد ہونے کے بعد مبین بہت بُری طرح اپنے بھائی سعید اور گُلّی یعنی

چچازاد بہن سے ناراض ہوگیا اور پولیس کیس کردیا کہ دونوں نے غلط قسم سے یہ عقد کیا ہے جوکہ قانوناً نہیں ہونا چاہئے۔ پولیس نے خلاف قانون مقدمہ دائر کردیا ہے کہ لڑکے اور لڑکی بالغ نہیں ہوئے یہ شادی یعنی عقد کس طرح ہوا؟ وکیل شاہد اور گواہان پر بھی مقدمہ دائر ہے۔ لہٰذا آپ از روئے شرع مدلل جواب دیجئے کہ ہمارے یہاں جو یہ عقد ہوا ہے شرعاً جائز ہے کہ نہیں اور اگر جائز ہے تو اسلامی قوانین کی خلاف ورزی پر مبین کے لئے کیا حکم صادر ہوتا ہے؟ جس نے شریعت اسلامیہ کا مذاق اُڑا کر جھوٹا مقدمہ کیا ہے اور چند شریف مسلمانوں کو پریشان کیا ہے۔ (نوٹ): مبین شراب بھی پیتا ہے، اس کے اس حرام چیز استعمال کرنے پر بھی شرعی حکم سے مطلع فرمائیے۔

المستفتیان:

۱-محمد ابو نیاز فاروقی قادری مصطفوی

۲-رفیع اللہ صاحب رٹائرڈ ریلوے گارڈ

۳-نعیم الدین صاحب پردھان گرام سماج

ساکنان موضع گریانواں، پوسٹ منصور آباد، ضلع الہ آباد

الجواب:

تفصیل سے سوال کیجئے۔ اس نابالغہ کا عقد کس نے پڑھایا۔ اس کے باپ نے یا کسی اور ولی نے؟ اقرب نے یا ابعد؟ ابعد نے پڑھایا تو ولی اقرب حاضر تھا یا غائب اور غیبت منقطعہ تھی یا کیا؟ یا غیر ولی نے؟ اور اگر غیر ولی نے پڑھایا تو با جازت یا بے اجازت؟ اور بے اجازت پڑھایا تو ولی نے اسے جائز کیا یا موقوف رکھا یا رد کردیا؟ اور یہ کہ لڑکا چال چلن اور پیشہ میں لڑکی کا کفو تھا یا غیر کفو؟ اور مہر میں غبن فاحش ہوا یا نہیں؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔ برتقدیر صدق سوال وہ سخت گنہگار مستحق لعنت جبار مستوجب نار ہے، توبہ کرے، شراب چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب!

شرعاً یہ نکاح جائز تھا ولی یا اس کی اجازت سے نابالغہ کا نکاح جائز و درست ہوا ہے

قانون کچھ بھی ہو، مسلمان شریعت مطہرہ کا پابند ہے اور مبین کا کیس دائر کرنا غلط و باطل ہے، وہ گنہ گار ہوا، توبہ کرے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۳۷

منکوحہ کا نکاح دوسری جگہ کرنے والے سے قطع تعلق کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کا شرع شریف اور بستی سے اس بنا پر بائیکاٹ تھا کہ اس نے زید سے بغیر طلاق ہوئے اپنی لڑکی کی شادی دوسری جگہ کردی۔ اب جب اس لڑکی کے دوسرے آدمی کا باپ زید سے طلاق لینے کے لئے اپنے ساتھ چار آدمی لے گیا۔ ان چاروں آدمی نے زید سے طلاق لی، تو کیا لڑکی کے باپ کے شرع شریف کے احکام پورے کرائے بغیر اور بستی والوں کو بتائے بغیر اس بائیکاٹ والے کے ساتھ کھا پی سکتے ہیں یا نہیں؟ شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

محمد قدیری چھرونی، قلعہ، بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

صورت مسئولہ میں شخص مذکور سخت گنہ گار مستحق عذاب نار ہوا اس پر توبہ لازم ہے اور یہ نکاح باطل محض ہوا جبکہ دوسرے مرد کو اس کا منکوحہ غیر ہونا معلوم تھا ورنہ فاسد اور متارکہ بعد علم فرض اور اس میں تاخیر گناہ اب جبکہ اس کے شوہر نے طلاق دے دی ہے تو بعد عدت نکاح ہوسکتا ہے عورت پر فرض ہے کہ دوسرے مرد سے فوراً علیٰحدہ ہو جائے اور شخص مذکور توبہ کرے تو اس سے میل کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰ر جمادی الآخرہ ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۳۸

منکوحۂ غیر کو رکھنے والا مستحق ترک تعلق ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک عورت ہے جس کے شوہر نے طلاق نہیں دی ہے لیکن اس عورت نے ایک اور شخص سے ناجائز تعلق کرلیا ہے اور اس ناجائز تعلق سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی وہ مرگئی۔ اب وہ عورت اس ناجائز تعلق والے مرد کے مکان پر چلی گئی ہے اور ازدواجی زندگی بسر کررہی ہے۔ گاؤں کے چند لوگوں نے اس عورت اور اس کے نام کے شوہر سے میل جول رکھا تھا اور دوسری جگہ کے لوگ اسے مسلمان مانتے ہوئے ان لوگوں کو قائل کیا اور ان سب نے اس عورت اور مرد سے میل جول ترک کردیا۔ گاؤں کے عام مسلماوں نے اس عورت اور مرد کو سمجھایا کہ تم لوگ راہ راست پر آجاؤ، اس عورت اور مرد نے نہیں مانا اور وہی ناجائز کام کرتے رہے تب مسلمانان گاؤں نے اس عورت اور مرد کو چھوڑ دیا اور ان سے میل جول ترک کردیا۔ اور اس مرد عورت کو پریشان کرنے کے لئے اس کے خلاف ایک دعویٰ زمین کا کردیا۔ مسلمانان گاؤں کے دو اشخاص اور ان کے پسران اور بیوی نے دوبارہ ان سے میل جول کرلیا ہے۔ اور ان کے مقدمہ میں پیروی کررہے ہیں گاؤں کے مسلمانان نے ان اشخاص کو سمجھایا کہ سب لوگ ان سے میل جول نہ رکھیں اور نہ ان کے مقدمہ میں پیروی کریں لیکن یہ لوگ کسی طرح پر نہیں مانتے ہیں اب ان دونوں آدمیوں کے لڑکے اور لڑکی کی شادی میں ہم مسلمان کیا اس کی شادی میں شریک ہوں یا نہیں؟ اور ہم مسلمانان میں سے جو کوئی معلوم ہوتے ہوئے شریک ہو، ان لوگوں اور شریک ہونے والوں کے لئے شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ اور جو باورچی لوگ جو اس حال سے واقف ہیں، وہ شریک ہوں تو ان کے لئے بھی شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ والسلام

المستفتی: محمد ظہور حسن

ازموضع رمپورہ چارکی نہ شاہی تحصیل بریلی

الجواب:

وہ مرد وعورت سخت گنہگار ظالم جفاکار مستحق غضب جبار زنا کے وبال میں گرفتار ہیں۔ ان دونوں

پر لازم ہے کہ فوراً جدا ہو جائیں، مسلمانوں کا ایسوں سے قطع تعلق صحیح و بموجب حکم شرع ضروری ہے لیکن پریشانی کے لئے جھوٹا مقدمہ دائر کرنا جائز نہیں۔ اس فعل سے ان لوگوں پر توبہ لازم ہے جنہوں نے ایسا جھوٹا مقدمہ دائر کیا۔ جو لوگ مقدمہ چلا رہے ہیں سب پر توبہ فرض ورنہ قطع تعلق کے مستوجب ہیں۔ سوال میں ایسا وارد ہوا کہ پریشان کرنے کے لئے دعویٰ زمین کا کر دیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مقدمہ غلط دائر ہوا ہے، اگر ایسا نہیں بلکہ فی الواقع وہ زمین غیر کی دبائے ہوئے ہیں تو مقدمہ دائر کرنے والوں پر الزام نہیں بلکہ وہی ملزم ہیں اور ان کی پیروی کرنے والے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

□□□

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ط

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔(۱)

باب المجالس

والمیلاد والاعراس والمراثی وغیرھا

(۱) یونس:۵۸/کنز الایمان

باب المجالس
والمیلاد والاعراس والمراثی وغیرھا

مسئلہ-۱

کھڑے ہوکر صلوۃ وسلام پڑھنے پر قرآن وحدیث سے دلیل!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے متعلق کہ:

(۱) زید کہتا ہے کہ میلاد میں قیام کرنا ضروری ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا صحابۂ کرام، شہدائے اسلام، تابعین، تبع تابعین، امام اعظم ابوحنیفہ، غوث پاک، خواجہ معین الدین نے قیام کیا ہے؟ اگر ان نفوس قدسیہ نے نہیں کیا تو قیام نہ کرنے والوں کو اہل سنت وہابی دیوبندی کیوں کہتے ہیں؟ واضح دلائل کے ساتھ مطمئن کریں۔

(۲) اہلسنت طعنہ دیتے ہیں کہ دیوبندی وہابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نہیں پڑھتے، حالانکہ یہ اعتراض سراسر غلط ہے جبکہ ہر نمازی التحیات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتا ہے، اب رہا سلام وقیام میں نہ سلام کرنا تو یہ کسی سے ثابت نہیں ہے، اگر ثابت ہے تو واضح کردیں تاکہ ہم لوگ بھی اس پر عمل کریں۔ فقط

سائلین: آس محمد، ابرار احمد سیلون دکان
مین روڈ، میرگنج چوک، گوپال گنج (بہار)

الجواب:

(۱،۲) میلاد میں قیام جائز و مستحسن ہے کہ صدہا سال سے معمول مسلمانان دیار و امصار ہے اور آج تک یہ عمل بلانکیر رائج ہے اور شرع مطہر سے اس کے ممنوع و ناجائز ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور مسلمانوں کا تعامل بشہادت قرآن عظیم حجت ہے۔قرآن فرماتا ہے:

''وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡہُدٰی وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصۡلِہٖ جَہَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتۡ مَصِیۡرًا'' (۱)

یعنی جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے دشمنی کرے اس کے بعد کہ اس کو ہدایت روشن ہو گئی اور مسلمانوں کے راستہ سے جدا چلے، ہم اسے پھیر دیں گے جدھر وہ پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونک دیں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی کہ فرماتے ہیں:

''ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن'' (۲)

جسے مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔تو قیام کو بلا دلیل ناجائز کہنا مسلمانوں کی راہ سے جدا ہونا، بے دین بننا ہے اور شریعت پر افترا کرنا اور قرآن کریم میں تحریف معنوی کرنا ہے کہ قرآن نے مطلق فرمایا:

''یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا'' (۳)

جس کا صریح مفاد یہ ہے کہ جس کیفیت سے جس وقت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صلاۃ و سلام بھیجا جائے گا، آیت کریمہ کے امر مطلق کی تعمیل ہوگی اور کسی وقت خاص یا کیفیت خاصہ میں بے دلیل شرع ہرگز ممانعت نہ ہوگی اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ مطلق کو اس کے اطلاق پر، مقید کو اس کی تقیید پر باقی رکھا جائے گا۔وہابیہ نے اس اصول کو توڑا اور حالت قیام میں درود سے ممانعت کی تو بلا دلیل قرآن

---

(۱) سورۃ النساء: ۱۱۵

(۲) المقاصد الحسنۃ للسخاوی، حرف المیم ص ۴۲۲، حدیث۔۹۵۷، برکات رضا، گجرات

(۳) سورۃ الاحزاب: ۵٦

کریم کے اطلاق کو مقید کر کے تحریف کے مرتکب ہوئے اور اس زمانہ میں قیام نہ کرنا وہابیہ کا شعار ہے۔ لہٰذا قیام نہ کرنے والے کو وہابی گمان کیا جاتا ہے اور اہل سنت کا الزام غلط نہیں ہے، وہابیہ بحالت قیام سلام سے اور صلاۃ سے بے دلیل منع کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲

کسی پر کسی بزرگ کا آنا اور لوگوں کی مرادیں پوری کرنا کہاں تک درست ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید نے ایک کمرے کو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار شریف تصور کرتے ہوئے اس کو عبادت گاہ اور دعاؤں کی قبولیت کا مقام بنا رکھا ہے۔ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دیتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟

(۲) اسی کمرے میں ایک عورت کا بھی آنا جانا ہے، اس کا بیان ہے کہ حضور سلطان العارفین بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اور حضور خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بنفس نفیس جب میں چاہتی ہوں تو آمد ہوتی ہے، اس کے بتلانے کے مطابق جس وقت ان حضرات کی آمد ہوئی تو وہ ''شوں شاں'' کر کے چہرہ سرخ بنا کر دو چار چکر لگانے کے بعد چیخ مار کر گر پڑتی ہے اس کیفیت میں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مذکورہ حضرات کی آمد ہوگئی ہے (جیسا کہ اس نے سمجھا رکھا ہے)۔ لہٰذا اس حالت میں لوگ اس کو جھک جھک کر سلام عرض کرتے ہیں اور اپنے اپنے مقاصد اور درخواستیں پیش کرتے ہیں پھر وہ عورت ان کو نذر و نیاز کی ترغیب دیتی ہے، درخواستوں کی فیس بھی باقاعدہ وصول کی جاتی ہے۔ پھر وہ عورت جس کام کے لئے حکم دیتی ہے، عقیدت مند اسے پورا کرتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟ اس عورت کے مطابق بیان از روئے شرع اہل سنت صالحین مسلمانوں کو اس پر یقین کر لینا چاہئے؟ جو لوگ اپنی عقیدتیں اور درخواستیں پیش کرتے ہیں، ان کے لئے

جائز ہے؟ مسلمانوں کو اس سے استفادہ کرنا چاہئے یا نہیں؟

(۳) کیا لاؤڈ اسپیکر کی آواز کی اقتدا میں فرض یا نفلی یا تراویح کی نمازیں جائز ہیں؟ بالفرض اگر کسی سنی مسجد کے کارکردہ حضرات نے لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کرلیا ہے تو وہاں پر نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ مظہر اسلام بریلی شریف کے شیخ الحدیث نے اس کے جواز میں ایک رسالہ بھی تصنیف کیا ہے۔ اس لئے یہ جائز ہے۔ حضور محدث اعظم ہند قبلہ کچھوچھہ شریف اور حافظ ملت حضرت مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سابق شیخ الحدیث مبارکپور وغیرہ نے لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا کو ناجائز قرار دیا ہے۔ برائے کرم بحوالہ حدیث وفقہ اس کا حکم عنایت فرمایا جائے۔ عدم جواز کی صورت میں جو سنی امام خاموشی کے ساتھ جائز جان کر یا کسی مصلحت کے باعث لاؤڈ اسپیکر سے نمازیں پڑھائے ان کے لئے کیا حکم ہے؟ لاؤڈ اسپیکر سے نماز ہونے کی صورت میں جہاں تک امام صاحب کی اصل آواز جن مقتدی حضرات کو سنائی پڑتی ہے، ان کی نماز میں تو کوئی حرج واقع نہیں ہوتا، مفصل بیان فرمائیں!

المستفتی: محمد رفیع آپریٹر

لائن نمبر ۳، بی بی پورہ، ہلدوانی (نینی تال)

الجواب:

(۱،۲) مذکورہ امور سب خرافات ہیں۔ قال تعالیٰ:

''مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ''(۱)

نذر و نیاز و فاتحہ بزرگان و استمداد باولیاء میں حرج نہیں بلکہ خوب ہیں مگر اس طور پر ممنوع ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) لاؤڈ اسپیکر سے جو آواز نکلتی ہے وہ اس آلہ سے ٹکرا کر اس کی قوت سے پلٹ کر پھیلتی ہے اور پلٹی ہوئی آواز صدا ہے اور صدائے متکلم کی کاپی ہے جو معاً بیک وقت آواز متکلم کے ساتھ دور سے سنائی دیتی ہے اور اعتبار اقتدا میں امام کی اس آواز کا ہے جو اس کے منہ سے نکل کر اپنی ہی قوت سے مقتدی کے کانوں کو پہنچے۔ صدا کا اعتبار ہمارے علمائے کرام نے نہ فرمایا۔ غنیۃ میں فرمایا کہ اگر آیت سجدہ صدائے

(۱) سورۃ یوسف: ۴۰

بازگشت یا چڑیا سے سنی تو سجدہ تلاوت واجب نہیں وہٰذا نص الغنیہ :

''ولو سمعها من الطائر او الصدیٰ لا تجب لانه محاکاة ولیس بقراءة'' (۱)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ فقہا اسی آواز کا احکام میں اعتبار فرماتے ہیں جو دہن متکلم سے نکل کر اپنی قوت سے بلا تغیر کیفیت سامع کے کان تک پہنچے۔ اور وہ آواز جو خارج کی قوت سے تغیر کیفیت کے ساتھ گوش سامع سے ٹکرائے، اسے نفس آواز متکلم کا غیر جانتے ہیں۔ حالانکہ اس امر میں کہ دونوں آوازیں اسی متکلم کی منہ سے نکلی ہیں دونوں شریک تو دونوں عین متکلم پھر کیا وجہ ہے کہ اس پر سجدہ تلاوت واجب اور اس پر واجب نہیں! تو لا محالہ ثابت کہ تبدل کیفیت ان کے نزدیک آواز اور آواز کی غیریت کے لئے کافی اور جب یہ چلتی ہوئی آواز متکلم کا غیر ٹھہری تو ضرور ایک امر خارج ہوئی اور خارج سے تلقین باجماع فقہا نماز میں ممنوع ومفسد ٹھہری تو ضرور ایک امر خارج ہوئی اور خارج سے تلقین باجماع فقہا نماز میں ممنوع ومفسد نماز ہے۔ لہٰذا ہم جملہ اہلسنت کے تاجدار غنیمت روزگار شاہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور سیدی الکریم مفتی اعظم ہند مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خانصاحب دامت برکاتہم العالیہ اور جملہ اکابر کا فتویٰ یہ ہے کہ جو لوگ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اعتماد کر کے رکوع وسجود کریں گے، ان کی نماز فاسد ہوگی۔ یہ جب ہے کہ وہ لاؤڈ اسپیکر حساس ہو کر آواز بے تکلف لے لیتا ہو اور اگر ایسا ہے کہ آواز بار بار ڈالنی پڑے تو بہ سبب عمل کثیر، امام ہی کی نماز فاسد مقتدیوں کا کیا پوچھنا؟ لہٰذا لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب!

فرضی مزار بنانا اور اس کی زیارت کرنی اور کرانی یا دعوت دینی اور ترغیب، یہ تمام ناجائز ہیں، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے فتاوے میں ہے: ''لعن اللہ من زار بلا مزار'' اللہ کی لعنت ہے جس نے فرضی قبروں کی زیارت کی۔ [فتاوی عزیزی، بحوالہ کتاب السراج، بروایت خطیب، ج۱،ص ۱۴۷، مجتبائی دہلی] اور یہ کہنا کہ فلاں بزرگ

---

(۱) غنیة المستملی شرح منیة المصلی، فصل فیما یکره من القران وفی سجدة التلاوة، ص ۵۰۰، سهیل اکیدمی

آتے ہیں، یہ بھی باطل وغلط وجھوٹ ہے، وہ بنتی ہے اور مکر وفریب دیتی ہے۔ اس پر اس غلط دعوی اور مکر وفریب سے توبہ لازم ہے اور اس کی باتوں پر اعتماد کرنا غلط و باطل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳

عورتوں کومزارات پرجانا ناجائز وگناہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بکرسنی مسلمان کہا جاتا ہے اور وہ اپنے گھر کی عورتوں کو مزار شریف پر ساتھ لے جاتا ہے، یا انہیں تنہا جانے کی اجازت دیتا ہے۔ اگر اسے منع کیا جائے اور وہ نہ مانے تو شرعاً زید کے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی: عبدالصمد
مدرسہ غوثیہ، بڑھیا، ضلع بستی

الجواب:

عورتوں کومزارات پرجانا ناجائز وگناہ ہے۔

حدیث میں ہے:

"لعن اللہ زوّرات القبور" (۱)

اللہ نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پرلعنت فرمائی۔

درمختار میں ہے:

"ویکرہ خروجھن تحریما" (۲)

بکر پرلازم ہے کہ عورتوں کومزارات پر جانے سے روکے، انہیں روکنے کی کوشش نہ کرنا گناہ کی

---

(۱) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ج۸، ص۱۰۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، ج۳، ص۱۳۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

بات ہے اس کارِ بد کی اجازت دینا تو درکنار۔ بکر پر توبہ لازم ہے، بکر اگر توبہ نہ کرے تو زید اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۳ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴
فلمی طرز پر نعت پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
میلاد خواں اکثر اب فلمی گانے یا قوالی کی طرز میں اسٹیج پہ بیٹھ کر نعت شریف پڑھتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ناجائز نہیں ہے اس لئے کہ قرآن عربی میں نازل ہوا اور عرب والے عربی کا علم رکھتے ہیں۔ یہاں والے یہ کہتے ہیں کہ فلم میں نہ جائیں اس کی طرز ہم یہیں سنا دیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بدگمانی سے بھی بچنا چاہئے۔ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ فلم میں جاتے ہیں، وہاں سے طرز یاد کرتے ہیں۔ جو حکم شرع ہو وہ ارشاد فرمائیں۔

سائل: محمد راشد علی
موضع کھمریا، ضلع بریلی شریف

الجواب:

فی الواقع فلمی طرز پر نعت شریف پڑھنا بُرا اور موجب تہمت ہے اور تہمت سے بچنا ضرور۔

حدیث میں ہے:

"من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلایقفن مواقف التہم" (۱)

جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو ہرگز تہمت کی جا پر نہ کھڑا ہو۔

(۱) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم، باب تنزیہ الصوم، ج۴، ص۴۴۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت

لہٰذا ایسے طرز سے احتراز چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۵

عورتوں کو عرس کی تقریبات میں زرق برق لباس میں آنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

(۱) عورتوں کو عرس کی تقریبات میں زرق برق لباس میں آنا کیسا ہے؟

(۲) مرد جس وقت مزارات پر فاتحہ خوانی کررہے ہیں، عورتیں جاکر فاتحہ خوانی کرسکتی ہیں یا نہیں؟

(۳) جو عرس عورت و مرد کے اختلاط کا سنگم بن گیا ہو، اس کے خلاف علمائے حق کو آواز بلند کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(۴) جہاں مردوں کی کثرت اور بھیڑ ہو، وہاں عرس کے نام پر عورتوں کو اکٹھا ہونا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) عورتیں اگر مزارات پر جانے کی مجاز نہیں تو ان کی حاضری کب اور کیسے ہو؟ بینوا توجروا

المستفتی: محمد وکیل

تیغیہ ہیلتھ سینٹر، ماری پور، مظفر پور

الجواب:

(۱،۲،۵) عورتوں کے لئے بے ضرورت شرعیہ گھر سے نکلنا ہی جائز نہیں۔

قال تعالیٰ: ''وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ-الآية''(۱)

درمختار میں ہے:

''ویکرہ خروجھن تحریما''(۲)

---

(۱) سورۃ الاحزاب: ۳۳

(۲) الدرالمختار، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، ج۳، ص۱۳۷، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

تو اس میں جانے کی اجازت کس طرح ہوسکتی ہے؟ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ضرورتی الوسع۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جواب گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۹؍شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶

مزار پاک پر سر نہ جھکائے نہ بوسہ لے، یہی علمائے اہلسنت کا فتویٰ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) اولیائے کرام کے دربار اقدس میں حاضری کس طرح دینا چاہئے؟ جو بزرگوں سے طریقہ چلا آتا ہے وہ بتائیں۔

(۲) مزار کے پائنتی پر سر جھکانا کیسا ہے؟ قدم بوسی ہاتھ سے کرنا یا سر جھکانا-الخ؟

(۳) اکثر حضرات طواف کے مانند مزار کے اطراف چکر لگاتے ہیں، یہ عمل ٹھیک ہے یا نہیں؟

(۴) عورتیں مزار کے پاس آسکتی ہیں یا نہیں؟

(۵) مرادیں کس طرح مانگنا چاہئے اور درخواست کی چٹھی پر ناڑے باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) ڈھول اور طبلہ اور ہارمونیم رکھ کر قوالی مزار پر گانا جائز ہے یا نہیں؟ اکثر حضرات سماع کے نام سے قوالی اسی طرح کرتے ہیں جو اوپر درج کیا ہوں۔

(۷) قوالی کس طرح ہونی چاہئے اور سماع کس طرح ہونا چاہئے؟

(۸) اکثر حضرات مزار اقدس کے درمیان جھک کر بوسہ لیتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟ یا نہیں؟

(۹) صاحب مزار کا کس طرح ادب واحترام کرنا چاہئے؟

(۱۰) اعلیٰ حضرات قدس سرہٗ کا عرس مبارک کس طرح ہوتا ہے؟ نمونہ پیش کریں تا کہ اس پر عمل ہو۔

(۱۱) مزار اقدس میں داخل ہوتے وقت زبانی سلام کافی ہے یا ہاتھ کا اشارہ کرنا چاہئے؟

(۱۲) مزار پر غلاف چادر چڑھانا اور صندل لگانا اور چراغ جلانا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد غوث محی الدین قادری
مدراس، ۸۷، اندانی اسٹریٹ (مدراس)

الجواب:

(۱) اولیائے کرام کی بارگاہ میں جب حاضر ہو تو پائنتی کی طرف سے آئے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے چار ہاتھ قبر سے دور باادب کھڑا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مزار پاک پر سر نہ جھکائے نہ بوسہ لے، یہی علمائے اہلسنت کا فتویٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) منع ہے، عورتوں کو بے ضرورت شرعیہ گھر سے نکلنا حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

''المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفہا الشیطان'' (۱)

عورت سرتاپا عورت ہے جب باہر نکلتی ہے شیطان کا گروہ اسے گھیر لیتا ہے۔

علمائے کرام نے ضرورت شرعیہ میں زیارت والدین، عیادت والدین یا تعزیت والدین، زیارت محارم، اپنے حق کو حاصل کرنے یا کسی کو حق دینے کے لئے اور حج فرض کے لئے نکلنا شمار کیا پھر فرمایا:

''لا فیما عدا ذلک وان اذن کانا عاصیین'' (۲)

ان کے علاوہ میں اگر شوہر اجازت دے تو دونوں گنہ گار۔ زیارت قبور کو عورت کے لئے ضرورات شرعیہ میں شمار نہ فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) مرادیں اللہ تعالیٰ سے اولیائے کرام کے واسطے۔ درخواست و ناڑہ باندھنا فضول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) مشکوۃ المصابیح، باب النظر الی المخطوبۃ، الفصل الثانی، ص ۲۶۹، مجلس برکات

(۲) الدر المختار، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۹۴، ۲۹۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۶) ناجائز وحرام، اشد حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) سماع بے مزامیر کے جبکہ محفل میں پڑھے جانے والے اشعار خلاف شرع نہ ہوں عورت یا مرد خوبصورت محل فتنہ نہ ہو اور سننے والے اللہ تعالیٰ کی یاد میں باادب سنیں ایسے سماع میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) اس کا جواب پہلے گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا عرس پاک تین دن ہوتا ہے ہر دن علی الصبح قرآن خوانی وایصال ثواب پھر دن میں اور رات میں نعت خوانی اور سنی صحیح العقیدہ علمائے کرام کی تقاریر ہوتی ہیں، تیسرے دن کا جلسہ فاتحہ وایصال ثواب پر ختم ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۱) مزار شریف میں داخل ہوتے وقت ''السلام علیکم دار قوم مومنین انتم لنا سلف وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون'' پڑھے۔ بس ہاتھ کے اشارہ کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۲) غلاف، چادر چڑھانا اور صندل لگانا جائز، بے ضرورت چراغ جلانا فضول۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

الجواب صحیح۔ محمد نصیر الدین غفرلہٗ، خطیب جامع مسجد، جھریا

الجواب صحیح۔ احتشام الدین فریدی، سہسرام

مسئلہ-۷

فرضی مزار کی زیارت سے احتراز لازم ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) حضرت شاہ اقبال حسین علیہ الرحمہ متوطن باتھ اصلی ضلع سیتا مڑھی بہار نے شہر پیلی بھیت یوپی میں چند سال قبل اپنے مرید کے یہاں انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے اور ان کا مزار شریف بھی تیار ہو گیا اور عرس وغیرہ بھی وہیں ہوتا ہے۔ اب موضع باتھ اصلی میں ان کی اہلیہ نے انتقال فرمایا اور انہیں ان کی

کھلیان والی زمین کے ایک گوشہ میں دفن کیا گیا اور ان کی اہلیہ کی قبر کو پختہ کر دیا گیا اور اہلیہ کی پختہ قبر کے ساتھ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا بھی ایک فرضی مزار بنا دیا گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ فرضی مزار بنانا کیسا ہے؟ اور فرضی مزار بنانے والے کے لئے حکم شرع کیا ہے؟

(۲) دوسرا سوال یہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی اہلیہ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے لئے مسلمان جاسکتا ہے کہ نہیں، آخر ان کا قصور کیا ہے؟

(۳) تیسرا سوال یہ ہے کہ فرضی مزار کے سوا جو زمین کافی وسیع ہے ان میں لوگ محفل میلاد شریف وغیرہ کر سکتے ہیں کہ نہیں جبکہ اس زمین میں رہنے کے لئے الگ ایک مکان اور صحن وغیرہ سبھی موجود ہیں اور لوگ رہا کرتے ہیں۔

(۴) فرضی مزار بنانے والے مرید کے علاوہ دیگر مریدوں نے گیارہویں شریف کی محفل اس سرزمین پر منعقد کیا۔ لہٰذا دیگر مسلمان اس محفل میں شرکت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ فقط بینوا تو جروا

المستفتی: محمد قمر عالم باتھوی

۱۴۱، ایم۔ جی۔ روڈ، کلکتہ-۷

الجواب:

(۱، ۲، ۳، ۴) یہ سوال مکرر آیا ہے، پہلے جواب دے دیا ہے، فرضی مزار بنانا اسے باقی رکھنا گناہ ناجائز ہے وہ دوسرے مزار پر جو فرضی نہیں ہے فاتحہ پڑھنا جائز ہے اور فرضی مزار کے سوا زمین میں میلاد شریف کر سکتے ہیں اور اس سرزمین پر منعقد گیارہویں شریف کی محفل میں شرکت بھی جائز ہے، البتہ فرضی مزار کی زیارت سے احتراز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۸

میلاد پاک کی محفل میں مرثیہ پڑھنا مناسب نہیں ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میلاد شریف ہورہا ہے ذکر پیدائش بھی ہوا۔ صلوٰۃ وسلام بھی پڑھا گیا پھر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت بھی پڑھی گئی فوراً ہی انہوں نے مرثیہ بھی پڑھ دیا۔ اکثر سنتے ہیں صلوٰۃ وسلام جب پڑھا جاتا ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں مرثیہ پڑھنا ایسے موقع پر کیا حکم رکھتا ہے؟ ذکر میں پھر ایک شعر پیش کیا وہ یہ ہے "یہ تو میں سمجھتا ہوں شہید ہوکے مروگے" یہ اشعار حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ ہے آپ قرآن وحدیث سے خلاصہ تحریر فرمائیں۔ عین کرم ہوگا!

المستفتی: شفاعت اللہ خاں
محلہ روہیلی ٹولہ، بریلی شریف

الجواب:

میلاد پاک کی محفل میں مرثیہ پڑھنا مناسب نہیں ہے کہ وہ خوشی کا موقع ہوتا ہے اس میں غم انگیز تذکرہ نہ چاہیے حضور انور صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم جس محفل میں جب چاہیں تشریف فرما ہوں یہ کسی کا عقیدہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ اور مرثیہ کا یہ فقرہ کہ "یہ تو میں سمجھتا ہوں" محتاج ثبوت ہے پوری روایت لکھ کر دوبارہ معلوم کریں۔ ذکر شہادت روایات سے ثابت کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۱/ جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۹

عید میلاد النبی کے ایک مخصوص جلوس کا سوال وجواب!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
بارہ ربیع الاول شریف کو ایک جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں بڑے تزک و

احتشام کے ساتھ اٹھتا ہے جنمیں سب سے آگے روضہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بالکل صحیح معانی میں اٹھایا جاتا ہے اور عالم روز جلوس اس کے پیچھے ہوتے ہیں یہاں تک کہ جہاں رکھا جاتا ہے، کوئی منتظم آگے اگر ہو بھی جاتا ہے تو اٹھ چلتا ہے منہ روضہ اقدس کی طرف ہوتا ہے نوشین اگر بتی وغیرہ کے ساتھ ہوتی ہیں پیچھے صلاۃ وسلام اور نعت اقدس کے پڑھنے والے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں نعرۂ تکبیر نعرۂ رسالت سے رہ گزر گونجتی ہے۔ روضۂ اقدس کے ساتھ جین اٹھتے ہیں ہر رہ گزر کو صاف کرایا جاتا ہے اور چھڑکاؤ بھی آگے آگے کیا جاتا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے مندرجہ بالا طریقے کس حکم میں ہیں؟ اور تنظیمیں کس ثواب وعذاب کی مستحق ہیں؟

محمد ابراہیم قادری الحنفی

ساکن قصبہ بہیڑی، ضلع بریلی شریف

الجواب:

بظاہر اس جلوس میں حرج نہیں مگر آئندہ اندیشہ ہے کہ اس میں منکرات کا خلط ہو جائے اور کہیں یہ جلوس تعزیہ کی شکل نہ اختیار کر لے۔ لہذا ممانعت ہی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۶/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۱۰

عورتوں کا اجمیر شریف جانا عرس میں جائز ہے؟ عرسوں میں قوالی ہوتی ہے، اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسائل میں؟ جواب قرآن وحدیث سے مطلوب ہے۔ بینوا توجروا

(۱) عورتوں کا اجمیر شریف جانا عرس میں جائز ہے؟

(۲) عرسوں میں قوالی ہوتی ہے، اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

(۳) جو شخص قوالی ثواب سمجھ کر سنتا ہے اس کی امامت کے واسطے کیا حکم ہے؟

(۴) پیغمبروں کے لئے علیہ السلام اور صحابہ کرام کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بزرگان کو رحمۃ اللہ علیہ کہا جاتا ہے۔ اگر صحابہ کرام کو علیہ السلام اور بزرگان دین کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جائے تو کیا حرج ہے؟

المستفتی: محمد شفیع، محلہ ریڈ گنج، شہر فیض آباد

الجواب:

(۱) عورت کو بلا ضرورت شرعیہ گھر سے نکلنا حرام ہے۔

قال تعالیٰ:

''وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ-الآیة'' (۱)

لہٰذا شرعاً عرس میں جانے کی اجازت عورت کو نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مروجہ قوالی حرام حرام اشد حرام بدکام بدانجام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اس کو امام بنانا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) علیہ السلام انبیاء کی قسمت خاصہ ہے، غیر نبی کے لئے استقلالاً علیہ السلام نہ کہا جائے، ہاں نبی کی تبعیت میں علیہ السلام کہنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۱

فاسق سے میلاد پڑھوانا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید، بکر، عمرو وغیرہ میلاد خواں ہیں لیکن شریعت مطہرہ پر عمل نہیں کرتے، فاسق معلن، نمازوں

(۱) سورۃ الاحزاب: ۳۳

سے دور رہتے ہیں، جمعہ تک نہیں پڑھتے، ڈھول باجہ تماشاؤں میں دل لگا کر دوسروں کو بھی بہکاتے ہیں اور بہت سارے کام ایسے بھی کرتے ہیں جو شریعت کے بالکل خلاف ہے تو ایسے لوگوں کا منبر رسول پر بیٹھ کر خطاب کرنا کیسا ہے؟ فقط والسلام

المستفتی: محمد امان اللہ
عزت نگر، بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

ناجائز وگناہ ہے، حدیث میں ہے:

''من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام''(۱)

جو کسی مبتدع کی تعظیم کرے اس نے اسلام کو ڈھانے پر مدد دی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۲

جو شخص مروجہ قوالی سنتا ہے، لائق پیری نہیں!

حضور تاج المحققین الکرام سراج المدققین الاعلام حامی السنن ماحی الفتن سیدنا ومولانا وملجانا وماوانا شیخی ومرشدی کنزی وذخری یومی وغدی حضرت قائم مقام مفتی اعظم دامت برکاتہم القدسیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(۱) عریضہ یہ ہے کہ جو بزرگ مجلس سماع میں تشریف رکھتے ہوں اور قوالی مروجہ کراتے ہوں، ایسے بزرگ سے بیعت ہونا شرعاً جائز ہے کہ نہیں؟ اور ایسے عرس میں شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) کوئی شخص اگر سلسلہ قادریہ رضویہ سے بیعت ہو چکے ہوں پھر کسی دوسرے سلسلہ مثلاً سلسلہ اشرفیہ

---

(۱) مشکوۃ المصابیح، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثالث، ص ۳۱، مجلس برکات مبارکپور

سے بیعت ہونا چاہے تو ہوسکتا ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا

محمد وسیع الرحمن قادری رضوی و محمد جلال الدین قادری رضوی
مسجد محلہ نوادہ شیخان، واقع شہر کہنہ، ضلع بریلی شریف (اترپردیش)

الجواب:

(۱) مروجہ قوالی حرام بدکام بدانجام ہے جس کی حرمت کی تفصیل احکام شریعت و مسائل سماع و فتاویٰ افریقہ میں ملاحظہ ہو۔ جو شخص مروجہ قوالی سنتا ہے، لائق پیری نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) پیر جامع شرائط بیعت سے مرید ہو کر بلا وجہ شرعی تبدیل بیعت جائز نہیں بلکہ اسی بیعت پر قائم رہنا ضرور ہے کہ یہ عقد منجملۂ شرعیہ ہے اور ایفاء عہد شرعاً لازم ہے۔

قال تعالیٰ:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ-الآية

ہاں اپنی اسی بیعت صحیحہ پر قائم رہتے ہوئے دوسرے شیخ جامع شرائط سے طلب فیض کے لئے طالب ہوسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۵/شب ۶/جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ/ درسفر

مسئلہ-۱۳۰

اسٹیج پر تقریر و نعت خوانی کے دوران پان یا چائے شغل کرنا بُرا ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

اسٹیج پر بیٹھ کر چائے پینا کیسا ہے؟ اور پان کھانا کیسا ہے؟ زید تقریر کر رہا تھا، تقریر کے بعد زید نے چائے پی، عمر کہہ رہا ہے کہ تقریر کے دوران چائے پینا حرام اور ناجائز ہے، زید نے کہا حرام نہیں ہے اگر حرام ہے تو کسی کتاب میں حرام لکھا ہے؟ اگر حرام ہے تو مجھے ثبوت دکھاؤ ورنہ میں ماننے کو نہیں، عمر پھر کہتا

(۱) سورۃ المائدۃ: ۱

ہے کہ اسٹیج پر چائے پینا حرام ہے۔اس کا جواب مدلل فرمائیں۔

المستفتی: احمد حسین اشرفی
دوہنا پوسٹ جیپورہ، بریلی شریف

الجواب:

اسٹیج پر تقریر و نعت خوانی کے دوران پان یا چائے شغل کرنا بُرا ہے اور تلاوت کے دوران تالی کو خلاف اولیٰ ہے اور سامع کو ناجائز وحرام ہے، خطبۂ وعظ بھی مثل دیگر خطبات کے سننا ضروری ہے اس کے دوران بھی سامعین کو چائے وغیرہ پینا ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ
۲۲ر جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۱۴

میلاد شریف میں چائے اور پان کھانا کیسا ہے؟

مفتی اعظم حضرت مولوی مولانا صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں بخیر وعافیت ہوں، امید کہ آپ حضرات بھی بخیر وعافیت ہوں گے۔احوال ضروری اینکہ آپ حضرات کے پاس خط لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے اپنی میلاد شریف کا پروگرام شروع کیا تھا جس میں جو حضرات یعنی مولوی مولانا صاحب تقریر فرمارہے تھے جس درمیان میں مولوی مولانا حضرات چائے اور پان نوشی فرمارہے تھے تو لوگوں نے یعنی حضرات سامعین نے اعتراض کیا تو ہمارا مسئلہ یہاں حل نہیں ہوسکا ہے اس لئے آپ کے پاس میں زور وشور کے ساتھ اور یہی امید کیے ہوئے لکھ رہا ہوں کہ آپ حضرات اس مسئلہ کو حل کریں کہ میلاد شریف میں چائے اور پان کھانا کیسا ہے اس لئے ہمارا ایک انتر دیشی جا رہا ہے، اس کا پورا فتویٰ نکال کر مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کردیں۔آپ کی عین نوازش ہوگی!

آپ کا خادم: محمد ضیاء الرحمن

الجواب:

میلاد شریف کی محفل میں نعت خوانی کے دوران چائے وغیرہ میں مشغولیت اچھی نہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۵/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۱۵

کیا فلمی طرز پر نعت رسول پڑھنا درست ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
میلاد خواں حضرات ممبر رسول پر فلمی (سنیما) طرز پر نعتیہ کلام پڑھتے ہیں۔کیا فلمی طرز پر نعت رسول پڑھنا درست ہے؟ آگاہ کریں۔نوازش ہوگی

آپ کا خادم: محمد اسلام خاں
ٹھریا نجابت خاں، ضلع بریلی شریف

الجواب:

فلمی طرز پر نعت نہ پڑھنا چاہئے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۶/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۱۶

چرس پینے والے سے نعت پڑھوانا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ
زید چرس پیتا ہے، بیڑی یا سگریٹ یا چلم میں بھر کر بعد نماز مغرب اس فعل کو کرتا ہے جس کا سرور

صرف دو گھنٹے رہتا ہے، زید شاعر بھی ہے اور مجمع عام میں نعت ومنقبت بھی پڑھتا ہے اور اس کا کسی مشاعرہ میں یا بزموں میں پڑھنے کا نمبر بارہ بجے کے بعد آتا ہے جبکہ چرس کا سرور دو گھنٹے رہتا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں زید کو نعت ومنقبت پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ جبکہ چرس پئے ہوئے اس کو پانچ گھنٹے گزر گئے ہیں اور زید چرس پئے بغیر کھانا نہیں کھا سکتا، اپنی عادت سے مجبور ہے۔ شریعت مطہرہ کا جو حکم ہو، اس سے مطلع فرمایا جاوے۔ نوازش ہوگی۔ فقط!

سائل: محمد شمیم احمد
محلہ شیخو پورہ، قصبہ بہیڑی، بریلی

الجواب:

زید پر اگر یہ امر شرعی طور پر ثابت ہے تو وہ سخت فاسق معلن ہے، اس سے نعت پڑھوانا نہ چاہئے، خصوصاً نشہ کی حالت میں کہ یہ اشد مذموم ہے اور اسمیں زید کو اس گناہ پر اور جرأتمند کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰/ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۱۷

روضۂ اقدس کی شبیہ بنا کر جلوس کے ساتھ بازاروں میں گھمانا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

پچھلے کئی برس سے ہمارے یہاں کچھ مسلمان بارہ ربیع الاول شریف کے موقعہ پر شبیہ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بناتے ہیں اور جلوس کی شکل میں گھماتے ہیں جس میں تمام مسلمان اپنے کاروبار بند کر کے شرکت کرتے ہیں، مزید برآں امسال ایک نیا گروپ سامنے آیا، اس نے روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ خانۂ کعبہ کی بھی شبیہ بنالی ہے اور ٹھیک اسی وقت جب پہلا گروپ برائے گشت نکلتا تھا، اپنی شبیہات نکالنے پر تیار ہے جس سے مسلمان دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائیں گے اور قوم کا اتحاد پامال ہو جائے گا۔ اس میں مفاد ان نام نہاد لوگوں کا ہے جو نام اور اقتدار کے لئے اس قسم کے اقدام

کرتے ہیں۔لہٰذا درخواست ہے کہ تمام امور کا حسب ترتیب جواب مرحمت فرمائیں!

المستفتی: رضوان اکرم
بہیڑی، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

کعبہ معظّمہ اور روضۂ انور علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام کی صحیح صحیح شبیہ بنا کر گھروں میں رکھنا باعث برکت ہے مگر ان کو بازاروں میں گھمانا اور تماشہ کرنا خلاف ادب ہے۔ دونوں شبیہوں کو ادب کی جگہ پر رکھیں اور زائرین ادب سے زیارت کریں اور مسلمان بے وجہ افتراق وانتشار سے باز رہیں ورنہ اشد گنہ گار مستوجب نار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۵ ۳ر صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۸

کسی جن کے کہنے پر مزار پر جانا عورت کو ناجائز وحرام ہی ہے!

قبلہ اعلیٰ حضرت سیرت کمیٹی، بریلی شریف! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد ادائے آداب وقدمبوسی کے عرض ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس تہمت کے بارے میں کہ

(۱) ایک عورت رقیہ کے اوپر جن کا سایہ آتا ہے کہ میں پاک جن ہوں اس کے مرد کا کہنا ہے محمد امین کا کہ میری عورت کے اوپر پاک جن کا سایہ ہے وہ بتلا رہا ہے کہ تمہاری ماں جادوگرنی تھی جو مرگئی ہے اس کا لڑکا غلام جادوگر ہے میرے بھائی کا ہاتھ کھا رہا ہے فاروق کا، غلام کی عورت بھی جادوگرنی ہے جس کا کہنا ہے یہ سب تہمت ہمارے اوپر لگائی گئی ہے، ہم ان چیزوں سے واقف نہیں ہیں، اس کا جن بولتا ہے کہ ایک تاریخ کو داتا چلنا ہمارے ساتھ میں، ہم جانے کو تیار ہیں پاک جن کی پہچان کیا ہے؟ ناپاک جن کی پہچان کی ہے؟ اور جن قسم کھاتا ہے کیا یہ بات سچ ہے؟ یا اس کی کوئی پہچان ہے؟ جس کے بدن میں

جن ہے اس کا نام لکھ کر بھیجتا ہوں، آپ لوگ فال دیکھ کر یا کسی عالم سے پتہ لگا کر صحیح حال لکھنا، خدا کے واسطے عورت کا نام رقیہ اس کی ماں کا نام حلیمہ ہے، شوہر کا نام محمد امین ہے۔

المستفتی: غلام حاجی عبدالستار
رانی روڈ، کوریا، بلاس پور (ایم پی)

الجواب:

بے ثبوت شرعی کسی مسلم کی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت حرام ہے جو کسی جن بھوت کے بتانے سے حلال نہ ہوگی اور مزاروں پر جانا عورتوں کو حلال نہیں تو کسی جن کے کہنے پر مزار پر جانا عورت کو ناجائز و حرام ہے اور بالفرض اگر اس عورت پر کوئی جن ہے تو وہ نیک نہیں کہ گناہ کا حکم دینا نیکوں کا کام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۶/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی
دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۱۹

فرضی مزار بنانا جائز نہیں مگر اسے بت پوجا کہنا وہابیہ کا غلو ہے!

بحضور جناب حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب، محلہ سوداگران، بریلی

(۱) گاؤں کا شخص کہتا ہے کہ بشارت کے ذریعہ جو مزارات بنائے جاتے ہیں، ان پر چراغ یا موم بتی اور اگربتی جلاتے ہیں تو یہ بت پوجا ہے، اس کے بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟

(۲) گاؤں میں پارٹی بندی ہے، ایک پارٹی میں مسجد ہے، دوسری پارٹی کے لوگ جماعت سے گھر پر ہی نماز پڑھتے ہیں۔ مولانا صاحب سے پوچھا تو کہا کہ میں جنازہ کی نماز نہیں پڑھاؤں گا نہ بارہ وفات کی

فاتحہ دوں گا۔تم لوگ ایمان سے خارج ہو،اس کے بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟

(۳) پولیس کے ذریعہ زبردستی عورت کا استعفیٰ ہو گیا ہے،مولانا صاحب سے معلوم کیا جبریہ استعفیٰ ہو جاتا ہے یہ شریعت کے خلاف ہے اس عورت کا دوسرا نکاح بھی ہو گیا ہے یہ نکاح جائز ہے یا ناجائز؟ تحریر فرمایا جائے۔

(۴) ایک شخص کہتا ہے کہ چوری کا ایک دانہ حرام ہے اس پر لوگ فاتحہ بھی دیتے ہیں اور خرید کر اپنے گھر لے جا کر استعمال کرتے ہیں جو لوگ دانا حرام نہیں سمجھتے ہیں وہ لوگ ایمان سے خارج ہیں۔اس پر علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟

المستفتی: رمضانی شاہ،موضع کمٹھینا،بہیڑی،ضلع بریلی (یوپی)

الجواب:

(۱) فرضی مزار بنانا جائز نہیں اور اس پر چراغ جلانا منع ہے مگر اسے بت پوجا کہنا وہابیہ کا غلو ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر امام جامع شرائط امامت ہے اور مسجد کی حاضری میں مزاحمت نہیں نہ کسی طرح فتنہ وشر کا اندیشہ ہے تو مسجد کی حاضری اور جماعت کا التزام ضروری ہے اور بے وجہ شرعی محض نفسانیت سے اسے ترک کر دینا حرام ہے ورنہ الزام نہیں۔اور اگر یہ واقعہ ہے کہ اس امام نے ان لوگوں سے خط کشیدہ جملہ بے وجہ شرعی کہا تو وہ خود اس الزام کا مصداق ہے،توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح کرے اور اگر وجہ شرعی ہے تو بیان کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) تفصیل سے سوال کیا جائے،طلاق زبانی ہے یا تحریری؟اور زبردستی کس درجہ کی تھی اور طلاق کن لفظوں سے دی؟واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) فی الواقع چوری حرام ہے اور چُرایا ہوا مال بھی حرام قطعی ہے،اس پر فاتحہ دینا دلانا حرام بدکام بلکہ بدانجام ہے کہ حرام پر امید ثواب کفر ہے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵؍ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

صح الجواب!

ثواب کی نیت نہ کرے تو صرف گنہ گار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مرکزی دارالافتاء، ۸۲ رسوداگران، بریلی

مسئلہ-۲۰

اجتماعی طور پر سلام مختصر پڑھنا چاہئے!

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین وملت اس مسئلہ کے بارے میں کہ

ہمارے یہاں مسجد میں پیش امام صبح کو بعد نماز فجر کے

بلغ العلی بکمالہ   کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ   صلوا علیہ وآلہ

بہت پڑھتے ہیں، کیا یہ سلام ہے؟ اور اس کو سلام کی جگہ پڑھنا چاہئے؟ تحریر فرمائیں۔ ایک دن جمعہ کو صبح ہم نے اعلیٰ حضرت کا لکھا ہوا سلام جو ہم کو یاد ہے، ہم نے صلوٰۃ وسلام پڑھا جو المیز ان میں سلام لکھا ہے۔ اور اس کے بعد ہم نے ”اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام۔ زینت عرش معلیٰ الصلوٰۃ والسلام“ پورا پڑھا اور ”شہ عرش اعلیٰ سلام علیکم حبیب خدا یا سلام علیکم“ پورا پڑھا تو ہمارے اوپر لوگوں نے اعتراض کیا کہ اتنا بڑا سلام مت پڑھا کرو، لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، کھڑا ہونا مشکل ہے۔ پندرہ منٹ لگتا ہے تو ہم نے سلام پڑھنا بند کر دیا ہے لوگوں نے کہا کہ مختصر سلام پڑھا کرو تو آپ ہی بتائیں کہ مختصر سلام کتنا ہے؟ اور اگر ہم سلام پڑھ رہے ہیں پھر کوئی نمازی آ گیا تو ایسی صورت میں کیا سلام پڑھنا بند کر دیں یا پڑھتے رہیں؟ تحریر فرمائیں۔ پیش امام نماز کے بعد فرض کے بعد دعا مانگتا ہے چپ چاپ خاموشی سے تو مقتدیوں کو کچھ دعا پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ اور اگر زور سے دعا پڑھ رہا ہے تو مقتدیوں کو کیا پڑھنا چاہئے؟ کوئی دعا تحریر فرمائیں۔ ہم نے دہلی میں دیکھا کہ امام نے ہاتھ اُٹھائے دعا کے لئے، پیچھے بکر نے الحمد للہ کہا سب مقتدیوں نے ہاتھ اُٹھائے امام خاموشی سے دل میں دعا کرتا رہا پھر سب دعا ختم کر لی تو بکر نے

برحمتک یاارحم الراحمین کہا، سب نے ہاتھ پھیرے۔

المستفتی: محمد رضی خاں
محلہ زخرپور قصبہ تلہر، ضلع شاہجہانپور

الجواب:

غالباً وہ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ کے یا علامہ تاج سبکی علیہ الرحمہ کے اشعار ہیں جونعت وسلام پر مشتمل ہیں، ان کا پڑھنا خوب ومحبوب ہے اور جوسلام کے اشعار درج ہوئے ان کا پڑھنا بھی اچھا ہے مگر صبح کا وقت نیند کے غلبہ کا اور لوگوں کی ضروریات کا ہوتا ہے لہٰذا طویل سلام نہ پڑھنا چاہئے۔ البتہ اگر تنہائی ہو یا پوری جماعت دیر تک سلام رغبت وشوق سے پڑھے تو مضائقہ نہیں بلکہ اچھا ہے اور امام بآواز بلند دعا مانگے تو آمین کہیں ورنہ دعائے ماثور یا جو دعا یاد ہو، پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۱۴/ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ/ ۲۵/جون ۱۹۱۱ء

مسئلہ-۲۱

غیرثابت بات بیان کرنے سے احتراز چاہئے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

بہارشریعت کے حصہ ۱۶، باب مجالس خیر میں تحریر ہے کہ یہ مشہور ہے کہ شب معراج میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعلین مبارک پہنے ہوئے عرش پر گئے اور واعظین اس کے متعلق ایک روایت بھی بیان کرتے ہیں، اس کا ثبوت نہیں اور یہ بھی ثابت نہیں کہ برہنہ پا تھے۔ لہٰذا اس کے متعلق سکوت کرنا مناسب ہے۔ اب ہم لوگ برابر اپنی تقریر میں بیان کرتے تھے اس لئے کہ ہم کو یہ مسئلہ معلوم نہیں تھا، اب معلوم ہوگیا ہے اب ہم کو کیا کرنا چاہئے؟ بیان کریں یانہیں؟ حدیث وقرآن کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں اور جو شخص بہارشریعت کا انکار کرے وہ سنی ہے یانہیں؟ اور اگر بہارشریعت کا اور اعلیٰ حضرت کے الملفوظ کا قول صحیح ہے تو میلاد اکبر وغیرہ میں یہ کیوں لکھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نعلین

مبارک پہن کر عرش پر گئے۔ جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں، کرم ہوگا۔ فقط والسلام

المستفتی: محمد احسان نوری، مدرس مدرسہ ملیح الدین

موضع و پوسٹ باہر کا شہر سلمبر، ضلع اودے پور (راجستھان)

الجواب:

فی الواقع واعظین اس سلسلے میں جو بیان کرتے ہیں ثابت نہیں، لہٰذا آئندہ احتراز چاہئے اور گزشتہ سے توبہ کریں اور بہار شریعت کے سب مسائل کا منکر کافر ہے کہ منکر شرع ہے اور کسی مسئلہ خصوصی کا منکر ہو تو لکھ کر معلوم کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۲۲

عوام کو دھوکہ دے کر ایک جاہل کا عرس کرنا، جھوٹی تعریفیں کرنا وغیرہ شرعا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی بیوی کا عام فہم عورتوں میں ایک گرست عورتوں میں شمار ہے، عرصہ سے آسیبی خلل و دنیاوی تفکرات سے عاجز آکر علاج کے سلسلے میں بدایوں سلطان العارفین صاحب کے مزار پر گئی، سال رہی اس کے بعد انتقال ہو جاتا ہے، زندگی میں نہ کبھی پردہ کا لحاظ، نہ عابدہ نہ زاہدہ ہے، اس کا ایک مزار کی شکل میں احاطہ کھنچوا کر عرس کرانا شروع کیا، لوگوں سے یہ بھی کہہ کر بہکایا ہے کہ یہ مزار میری بیوی کا نہیں ہے بلکہ یہ سلطان العارفین صاحب بدایوں والے ہیں، انہوں نے میری بیوی کو اپنی بیٹی بنایا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ باپ بیٹی کے مزار پر نہ آئیں اس دھوکے میں خوب چادریں جاہلوں سے چڑھوانا شروع کرادی ہے، لوگوں کو یہ بھی دھوکہ دیا ہے کہ قبر میں ایک سوراخ بنا کر اس میں روپوں کی گڈی رکھ دی جب لوگ جمع ہوئے تو چادر ہٹا کر روپیہ نکال کر سب کو دکھائے، دیکھو میں کیا خرچ کر سکتا ہوں، یہ بزرگ دیتے ہیں اور میں خرچ کرتا ہوں اسی جگہ پر لالچی مولوی روپیہ لے کر تقریر کرنے کے لئے علی گڑھ سے ایک صاحب پہنچے اور

بزرگوں کی آڑ لے کر اس قبر کی تعریف کی، لوگ اور بھی گمراہی میں پکے ہونے لگے پھر دوسرے دن ایک بہت بڑی اور لمبی چوڑی سبز رنگ کی چادر لے کر چار چھ عورتوں نے پکڑ لی تھی اور پورے گاؤں اور محلہ میں اس کا گشت کرایا جس کے آگے پیچھے قوالوں کی ٹولی تھی، اپنا عاشقانہ راگ گا رہے تھے، چادر میں روپے پیسے وغیرہ لوگ ڈالتے تھے ایسے مصنوعی عرس میں شریک ہونا کیسا ہے؟ جو صاحب اس میں منع کرنے پر بھی پہنچے اور اس قبر پر جھوٹی تعریف بزرگوں میں شمار کرتے ہوئے کی ان مقرر پر شرعی کیا حکم ہے؟ اور ایسا دھندا کرنے والے یعنی عرس ایک دنیادار عورت کا کرنے والے پر کیا حکم ہے؟ اس مسئلہ کو شرعی ثبوت کے ساتھ حق فیصلہ فرما کر مطمئن فرمائیں۔ عین نوازش و بندہ پروری ہوگی!

المستفتی: محمد انیس الحسن قادری
مدرسہ حنفیہ، رسول گنج، علی گڑھ (یوپی)

الجواب:

حرام بدکام بدانجام اور وہ سب مرتکب حرام اشد گناہ گار مستوجب نار، ان سب پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶/ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۲۳

جواری سے میلاد پڑھوانا کیا حکم رکھتا ہے؟

مندرجہ ذیل سوالات میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ

بریلی شریف محلہ بہاری پور معماران میں میلاد شریف پڑھنے والی ایک پارٹی جس کے امیر عظیم

ہیں اس پارٹی کا ایک ممبر جس کا نام ریاض الدین ہے یہ شخص دن کو جوا کھیلتا ہے اور شام کو اپنی پارٹی میں شریک ہو کر ممبر پر بیٹھ کر خدا اور اس کے رسول کا ذکر خیر کرتا ہے، ریاض الدین کو محلہ کے بہت سے معزز لوگوں نے جوا کھیلنے سے منع کیا لیکن اس کے باوجود بھی ریاض الدین کے جوا کھیلنے کا یہ فعل جاری رہا۔ پارٹی کے امیر عظیم سے کئی شکایات کیں کہ ایسے شخص کو اپنی پارٹی سے الگ کردو لیکن ابھی تک یہ شخص پارٹی میں شریک ہے اور پارٹی کی پڑھائی کا سلسلہ جاری ہے۔ پارٹی میں ایک شخص اقبال نام کا ہے جب لوگوں نے مجلس میں بیٹھنے سے انکار کیا تو اقبال بہت سے لوگوں سے کہا ہم لوگ اسی اعتراض کی وجہ سے محلہ میں پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس بات سے صاف ظاہر ہو گیا کہ محلہ کو چھوڑ کر غیر محلہ میں پڑھائی کرنے جائیں گے تا کہ ان لوگوں کے بُرے فعل کا پردہ فاش نہ ہو۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا سوال کا تفصیل کے ساتھ جواب عنایت کریں گے، عین کرم ہو گا!

المستفتی: سخاوت حسین

محلہ معماران، بہاری پور (بریلی شریف)

الجواب:

اگر یہ شرعاً ثابت ہے کہ وہ شخص جوا کھیلتا ہے تو وہ فاسق معلن ہے، اسے ممبر پر بٹھانا جائز نہیں اور پارٹی میں شریک کرنا بھی ناجائز۔ اور جو اُسے شریک رکھیں وہ سب گناہ گار مستحق نار ہیں، ان سب پر اور اس پر توبہ لازم ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

مسئلہ- ۲۴

فرضی مزار کے لئے چندہ لینا اور دینا کیا حکم رکھتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل کے بارے میں کہ

ایک مزار حضرت بالے میاں صاحب کا قصبہ رچھا تحصیل بہیڑی ضلع بریلی میں واقع ہے اور اس

مزار شریف میں فرمان نواب آصف الدولہ لکھنؤ کا آدمی ہے جس میں نواب صاحب نے زمین مزار شریف کو دی اس پر زمیندار سابق پر سروپ وغیرہ قبضہ و دخل بذریعہ مقدمات کرنا چاہتے ہیں اور کافی مقدمہ دائر ہوتا ہے اور ہو رہا ہے جس میں اب چندہ اہل اسلام سے کر کے مقدمات میں خرچ ہوتا ہے اور مقدمات میں بہت بڑی امید کامیابی کی ہے۔ مزار شریف پر سالانہ عرس بھی ہوتا ہے اور میلہ لگتا ہے اس لئے مقدمات وغیرہ کے لئے چندہ کرنا جائز ہے اور کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جس سے مزار شریف اور اس کی آراضی بچ سکے۔ فقط!

عبدالسلام (متولی)، عبداللہ (ممبر کمیٹی)، محمد سعید (ممبر کمیٹی)، نذیر احمد (ممبر کمیٹی)
ساکنان قصبہ رچھا، تحصیل بہیڑی، ضلع بریلی/معرفت رفیق احمد، قاضی ٹولہ، بریلی شریف

الجواب:

مقدمہ داری جائز ہے تو اس کے لئے چندہ کرنا جائز ہے اور وہ مزار محض فرضی ہے اور حدیث میں اس سے ممانعت وارد:

"لعن اللہ من زار بلا مزار" (۱)

جو بے مزار کے زیارت کرے، اللہ کی اس پر لعنت ہے

زمین کی واگزاری اگر انہیں منکرات شرع کے لئے مقصود ہے جو ایسی جگہوں پر ہوئے ہیں تو یہ قصد ناجائز و حرام ہے اور اس پر مدد لینا، مدد دینا حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۰/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۲۵

درگاہ کا سجادہ کسے بنایا جائے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل کے بارے میں کہ:

---

(۱) فتاویٰ عزیزی، بحوالہ کتاب السراج، بروایت خطیب، ج ۱، ص ۱۴۷، مطبع مجتبائی، دھلی

(۱) ایک پیر صاحب کا وصال ہوا تو اُن پیر صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کرنے کے بعد اُن کی درگاہ بنائے ہیں یعنی سالانہ عرس بھی ہوتا ہے کہ پیر صاحب قبلہ کے مریدین بھی ہیں اور خلفاء بھی اور اولاد بھی ہیں تو اب بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس درگاہ میں سجادہ نشین اور جانشین کوئی نہیں اس لئے جلد سے جلد یہاں پر سجادہ اور جانشین کسی کو بنا دو اور ان کا ہونا ضروری ہے۔ ان کے بغیر عرس وغیرہ نہیں کروا سکتے ہیں۔ کیا ان کا کہنا ٹھیک ہے؟ کیا درگاہوں پر سجادہ مقرر کرنا ضروری ہے؟

(۲) یہ بزرگ صاحب درگاہ کے سجادہ نشین اور جانشین کس کو بنائیں؟

(۳) صاحب مزار بزرگ رحمہ اللہ کے اگر فرزند ہیں یہ اپنے والد قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت نہیں ہوئے ان کو اسی بزرگ کے خلفاء کرام سے بیعت وخلافت دلا کر سجادہ نشین مقرر کر لیں تو یہ طریقہ ٹھیک ہوگا؟ یا یہ صاحب مزار کے خلفاء ہی میں سے کسی کو سجادہ بنائیں؟

(۴) یہ بزرگ صاحب مزار کے فرزندوں کو کسی دوسرے سلسلہ کے پیر صاحب سے بیعت وخلافت ملا ہو تو یہ فرزند اپنے والد قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے درگاہ پر سجادہ نشین ہوسکتے ہیں یا نہیں؟

(۵) درگاہ شریف کے سجادہ نشین مقرر کرنے کا حق کس کو ہے؟ یہ کام صرف خلفاء ہی کا ہے یا مریدین کا ہے یا سارے مسلمان کا؟ ان سوالوں کا جواب تحریر فرما کر رہنمائی فرمائیں۔

المستفتی: جی باشاہ

میمن مسجد، ہاسپیٹ، بلاری (کرناٹک)

الجواب:

عرفاً سجادہ نشین امور خانقاہ وعرس وغیرہ کے اہتمام وانصرام کے لئے مقرر کیا جاتا ہے اور اسے مقرر کرنا ارباب حل وعقد (کہ اب علماء باشرع ہیں) کا کام ہے یا سنی عوام کی اکثریت کو یہ کار اہم مفوض ہوتا ہے۔ یہ اس صورت میں جبکہ متوفی کی اپنے کسی مرید کے لئے وصیت نہ ہو ورنہ وہی مقرر ہوگا جس کے لئے وصیت ہو اور مرید کی قید سے جو ابھی گزرا ظاہر کہ سجادگی کے لئے آدمی کا اپنے متوفی شیخ سے مرید ہونا ضروری ہے ورنہ وہ شخص جو شیخ سے مرید نہ ہو سجادہ نہیں ہوسکتا اور اسے اس شیخ کے سلسلہ میں لوگوں سے بیعت لینا جائز نہیں۔ یہاں سے پیر صاحب کے فرزندوں کا حکم ظاہر ہوگیا۔ اور باقی باتوں کا جواب بھی

ظاہر ہے۔فرزندوں میں سے کسی دیانتدار متقی باشرع اہلکار ہو وہ امور خانقاہ کا ناظم ومتولی بنایا جا سکتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۰/ذوالحجہ ۱۴۱۲

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۶

داڑھی منڈے کا ممبر پر بیٹھنا اور میلاد پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میلاد شریف پڑھنے والے کئی آدمی ہوتے ہیں، ان میں داڑھی منڈانے والے بھی ہوتے ہیں جو صرف نظم میں شرکت کرتے ہیں، بیان یا نثر باشرع ہی آدمی پڑھتا ہے۔لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ممبر پر داڑھی منڈے کا بیٹھنا جائز نہیں۔دوسرے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کبھی باتفاق بغیر استنجے کے پیشاب کر لیتے ہیں مگر ممبر پر بیٹھتے وقت وہ پاک وصاف ہوتے ہیں۔ایسے دونوں حضرات ممبر پر بیٹھ کر میلاد شریف پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

خادم: شرافت اللہ
براہمپورہ، بریلی شریف

الجواب:

داڑھی منڈانا یا قدر سنت سے کم کرنا حرام ہے، بدکام ہے، بدانجام ہے۔

درمختار میں ہے:

”یحرم علی الرجل قطع لحیتہ“ (۱)

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

اسی میں ہے:

''والسنۃ فیھا القبضۃ'' (۱)

اسی میں ہے:

''اما الاخذ منھا وھی دون ذلک کما یفعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد واخذ کلھا فعل یھود الھند ومجوس الاعاجم'' (۲)

یعنی داڑھی حد شرع سے کم کرانا جو کہ بعض مغاربہ اور مخنث مردوں کا فعل ہے، کسی عالم نے اسے جائز نہ فرمایا اور داڑھی منڈا دینا ہند کے یہودیوں اور عجم کے مشرکوں کا فعل ہے۔

اور سرکار ابد قرار علیہ افضل الصلاۃ والسلام کی یہ حدیث:

''من تشبہ بقوم فھو منھم'' (۳)

جو کسی قوم کی مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔

پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا شرعاً واجب ہے اور اس کے خلاف وعید شدید ہے۔

حدیث میں ہے:

''استنزھوا عن البول فان عامۃ عذاب القبر منہ'' (۴)

پیشاب سے بچو کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہے۔

داڑھی منڈے اور جو حد شرع سے کم کرائے، اسے ممبر پر بیٹھنا منع ہے اور تیسرے کو بھی بے توبہ اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم، ج ۳، ص ۳۹۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف المیم، ج ۶، ص ۱۳۵، حدیث ۸۵۹۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ۸۸، ج ۳، حدیث ۱۳۷۹، دار السلام، ریاض

مسئلہ-۲۷

میلاد کی محفل سے بھاگنا شیطان کا کام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے تقریر کے درمیان یہ کہا کہ تم لوگ شیطان کے کام کو دیکھنا چاہتے ہو، اس کے بعد زید نے کہا دیکھو جو حضور کی محفل سے بھاگے یہی شیطان کا کام ہے۔ حالانکہ زید کی تقریر سے پہلے کچھ آدمی محفل سے نکل چکے تھے۔ بکر یہ اعتراض کرتا ہے کہ زید پر توبہ لازم ہے اور اس کی زوجہ نکاح سے بھی نکل گئی۔ حکم شرع شریف تحریر کرکے ممنون فرمائیے۔

المستفتی: محمد عثمان غنی

23/اکتوبر 1980

الجواب:

بر بنائے بدعقیدگی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محفل سے بھاگنا ضرور شیطان کا کام ہے، یونہی بے رغبتی کی وجہ سے بھاگنا شیطان کی عادت۔ اگر محقق ہو کہ وہ لوگ بدعقیدگی کے سبب یا بے رغبتی کی وجہ سے محفل سے گئے تو وہ زید کے اس جملہ کے مصداق ہیں اور زید پر الزام نہیں اور اگر یہ امر محقق نہ ہو تو زید ضرور ملزم ہے کہ اپنی بات کی بنا گمان پر رکھی اور بے تحقیق بات کہی اور توبہ لازم، مگر اتنی بات سے وہ کافر نہ ہو گیا کہ تجدید ایمان کا حکم ہو، جو لوگ اسے کافر جان کر یہ حکم لگا رہے ہیں، انہی پر یہ حکم عائد۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳/ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۲۸

یہ کسی کا عقیدہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میلاد میں تشریف لاتے ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میلاد شریف ہو رہا ہے، ذکر پیدائش بھی ہوا، صلوٰۃ وسلام بھی پڑھا گیا، بیٹھ کر شیخ عبد القادر

جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت بھی پڑھی گئی، فوراً ہی انہوں نے مرثیہ بھی پڑھ دیا، حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دینے کے بعد اکثر سنتے ہیں صلوٰۃ وسلام جب پڑھا جاتا ہے تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ مرثیہ پڑھنا ایسے وقت میں کیا حکم رکھتا ہے؟

ذکر میں ایک شعر پیش کیا گیا، وہ یہ ہے: ''یہ تو میں سمجھتی ہوں شہید ہو کے مرو گے'' یہ اشعار حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے، آپ قرآن وحدیث سے خلاصہ تحریر فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

المستفتی: شفاعت اللہ خاں، محلہ روہلی ٹولہ، بریلی شریف

الجواب:

میلاد پاک کی محفل میں مرثیہ پڑھنا مناسب نہیں ہے کہ وہ خوشی کا موقع ہوتا ہے، اس میں غم انگیز تذکرہ نہ چاہئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم جس محفل میں جب چاہیں تشریف فرما ہوں، یہ کسی کا عقیدہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور مرثیہ کا یہ فقرہ ''یہ تو میں سمجھتی ہوں تم۔ الخ'' محتاج ثبوت ہے۔ پوری روایت لکھ کر دوبارہ معلوم کریں۔ ذکر شہادت پر روایات ثابت کیا جائے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷/جمادی الثانی، ۱۴۲۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۲۹

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے قیام سب سے پہلے امام سبکی نے فرمایا!

کیا فرماتے ہیں علمائے شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

صلوٰۃ وسلام کھڑے ہو کر پڑھنے کی کوئی ایسی روایت ہے جس کو صحابۂ کرام یا ائمہ اربعہ رضوان

اللہ علیہم اجمعین سے تطبیق دی جائے؟ بعد نماز صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی کیا اصل ہے؟ صلوۃ وسلام کھڑے ہو کر پڑھنے کی ابتدا عملاً کس نے کی؟ غیر مقلد (موجودہ نام وہابی) اس امر پر مفصل ثبوت چاہتے ہیں۔ بین دلائل سے واضح کریں۔ بینواتوجروا

المستفتی: فیروز رضا، مسجد شہر، سرائے، رتلام (ایم۔پی۔)

الجواب:

غیر مقلدین کا ثبوت مانگنا معکوس معاملہ ہے۔ ثبوت تو ان کے ذمہ ہے کہ وہ مانعین ہیں، وہ دکھائیں کہ کون سی آیت یا کون سی روایت مفسرہ محکمہ غیر مؤولہ میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام ما بعد نماز جمعہ سے ممانعت آئی ہے۔ اور جب نہیں دکھا سکتے تو جو حکم بدعت وحرمت کا وہ اس فعل پر لگاتے ہیں، بدلیل آنکہ یہ فعل حضور وصحابہ وتابعین کے زمانہ میں نہ تھا وہی حکم اس سے ممانعت پر لگائیں اس دلیل سے کہ ممانعت حضور وصحابہ وتابعین کرام سے ثابت نہیں پھر بدعت کا یہ معنیٰ کہ جو حضور وصحابہ کرام کے زمانہ میں نہ ہوا، وہ سب بدعت سیئہ، یہی کب ان کے اصول پر قرون ثلثہ سے ثابت ہے اور جو مدعی ثبوت ہے وہ دلیل لائے اور جب یہ معنی قرون ثلثہ سے ثابت نہیں تو معلوم کہ بدعت کے معنیٰ میں غیر مقلدین خود بدعت کے مرتکب ہیں تو دوسروں پر الزام کیا معنیٰ؟ مگر یہ کہ ع

بے حیا باش وہر چہ خواہی کن

پھر ذرا غور کیجئے تو کھل جائے کہ نہ کرنے میں اور منع فرمانے میں کون سا علاقہ ہے کہ نہ کرنے سے منع کرنا لازم آئے؟ ان صاحبوں کی دانشمندی دیدنی ہے کہ نہ کرنا اور منع کرنا ایک جانتے ہیں۔ حالانکہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں:

''نہ کردن چیزے دیگر ومنع فرمودن چیزے دیگر''

ذرا یہ تو بتائیں کہ ان کے طور پر کسی فعل کے بدعت ہونے کا علم کیونکہ ہوگا؟ یہ کیسے معلوم ہوا کہ صحابہ وتابعین نے یہ فعل نہ کیا۔ کیا عدم نقل کو نقل عدم ٹھہراتے ہیں؟ ع

بریں عقل ودانش بباید گریست

(۱) تحفہ اثنا عشریہ، باب دہم در مطاعن خلفائے ثلثہ، طعن ہفتم، ۲۶۹، سہیل اکیڈمی

وبالجملہ ہمارے لئے ثبوت میں یہی کافی کہ شرع مطہر نے اس سے منع نہ فرمایا اور جس سے شرع منع نہ فرمائے وہ ہرگز حرام نہ ہوگا بلکہ اپنی اباحت اصلیہ پر باقی رہے گا۔

علماء فرماتے ہیں: **''الأصل فی الاشیاء الاباحة''** (۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ (۲)

قیام امام سبکی نے سب سے پہلے فرمایا اور بعد نماز جمعہ صلوٰۃ وسلام کی اصل وہی ہے، حکم مطلق ہے اور تخصیص وقت محض استحباب ہے جس کی سند وہ حدیث ہے جس میں جمعہ میں ساعت اجابت کا ذکر ہے اور ایک گروہ علماء اس طرف گیا کہ وہ ساعت بعد نماز جمعہ ہے اور کثرت درود جمعہ کے دن مطلوب اور وصول مطالب کا ذریعہ محمود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹/ جمادی الآخر ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۳۰

عدت میں نکاح پڑھانے والا وعظ کرسکتا ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک عورت کے شوہر کے انتقال کو تقریباً ۱۵/ دن ہوئے تھے اسی دوران میں سو روپیہ کے لالچ پر اس کا عقد ثانی پڑھا دیا ایک آدمی نے رجسٹر بھرا پھر دوسرے نے ایجاب وقبول کرایا پتہ چلنے پر ان سے کہا گیا کہ تم نے عدت میں یہ ناجائز نکاح کیوں پڑھایا اس پر انہوں نے جواب دیا کہ جس قوم میں پردہ نہیں اس کی عدت نہیں ہے۔ یہ دونوں آدمی محفل میلاد میں تقریر ونعت مسند رسول پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں اب ان کا محفل میلاد میں مسند رسول پر بیٹھ کر تقریر ونعت پڑھنا ناجائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) الاشباہ والنظائر، ص ۲۰۹، مکتبہ زکریا

(۲) سورۃ النحل: ۱۱۶

(۲) جوشخص ان کو اپنے گھر پر محفل میلاد میں قصداً مسند رسول پر بٹھائے وہ کیسا ہے؟ اور وہ محفل کیسی ہے؟ ان سے پڑھوائے؟

(۳) جوشخص ریش مبارک (داڑھی) کتروائے یا منڈائے اس کا میلاد پڑھنا کیسا ہے؟

(۴) ہمارے یہاں قرب وجوار کے گاؤں والے میلاد خواں کو کھانا کھلاتے ہیں اور کچھ روپیہ بطور انعام کے دیتے ہیں وہ کھانا اور پیسے لینا کیسا ہے؟

المستفتی: منشی عیوض علی خاں

موضع کٹائی ڈاکخانہ بجرولہ ضلع مرادآباد

الجواب:

(۱) عدت میں نکاح تو نکاح صراحۃً پیام نکاح بلکہ ارادۂ نکاح بھی حرام قطعی ہے۔جس نے دانستہ عدت میں نکاح پڑھایا اور جس نے اس کا رجسٹر بھرا اور جو واقف حال اس نکاح میں شریک ہوئے سب اشد گناہ گار مستوجب نار ہوئے ان سب پر توبہ لازم ہے اور جس نے یہ کہا کہ جس قوم کا پردہ نہیں اس کی عدت نہیں ہے، اس نے فرضیت عدت کا انکار کیا جو کفر ہے۔لہٰذا اس پر توبہ وتجدید ایمان بھی فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ان میں سے کسی کو منبر پر بٹھانا ناجائز۔پھر جس کے ساتھ یہ نکاح حرام ہوا اگر اس کو عورت کا معتدہ ہونا معلوم تھا تو نکاح سرے سے ہوا ہی نہیں اور جتنی قربت ہوئی سب زنا اور اگر معلوم نہ تھا تو نکاح فاسد ہوا اور بعد علم جدائی ومتارکہ فرض ہے اور تاخیر گناہ ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وہ اشد گناہ گار ہے اور اہل محفل بھی جبکہ باوصف قدرت منع نہ کریں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اس سے میلاد پڑھوانا نہ چاہئے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲؍شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

□□□

وَجَآءَتۡ سَکۡرَةُ الۡمَوۡتِ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِکَ مَا کُنۡتَ مِنۡهُ تَحِیۡدُ

اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ، یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔(۱)

باب الجنائز والنوحۃ والجزع والفزع

(۱) قٓ:۱۹/ کنزالایمان

بابُ الجنائز والنوحۃ والجزع والفزع

مسئلہ-۱

جس گھر میں میت ہوتو اس گھر والوں کو کتنے دن کھانا دینا ضروری ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) بعض لوگ میت کے گھر والوں کے لئے تین دن تک کھانا پہنچانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کھانا ایک وقت دینا چاہئے یا زیادہ؟

(۲) بیوی کی جب عدت ختم ہوتی ہے تو اس کے میکے والے اس کو نیا جوڑا پہناتے ہیں اور اس کو بھی ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ کیا از روئے شرع اس کی کوئی اصل ہے؟ بینوا توجروا

سائل: حبیب رضا خاں
ساکن محلہ کانکرٹولہ، بریلی شریف

الجواب:

(۱) ضروری تو ایک وقت کا بھی نہیں، تین دن تو کجا۔ ہاں روز موت اہل میت کو اتنا کھانا دینا کہ انہیں اس دن اور رات کو کافی ہو، مستحب ہے۔ حدیث میں ہے:

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو، کہ ان پر وہ آیا ہے جس نے انہیں کھانے سے مشغول کرر کھا ہے(۱)۔ حسّنہ الترمذی وصححہ الحاکم۔

فتح القدیر پھر درمختار میں ہے:

"یستحب لجیران اھل المیت والا قرباء الأباعد تھئیۃ طعام لھم یشبعھم یومھم

(۱) جامع الترمذی، باب ماجاء فی الطعام یصنع لأھل المیت، ج ا، ص ۱۱۹، مجلس برکات

ولیلتھم-الخ'' (۱)

جوضروری سمجھتے ہیں خطا پر ہیں،توبہ کریں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ضروری سمجھنا غلط و باطل ہے اور جوڑا پہننا مباح ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱/ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم	الجواب صحیح۔واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی	بہاء المصطفیٰ قادری

مسئلہ-۲

کیا جمعہ کے دن یا رمضان میں مرنے والے عذاب قبر سے مستثنیٰ ہیں؟ تحقیقی جواب!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید گفتہ کہ رمضان شریف یا علاوہ رمضان کے دنوں یا راتوں میں جو کوئی بھی مرجائے گا مرنے والے سے قبر کے اندر تین دن سے زائد عذاب نہیں ہوگا؟ یا حضرت اس بات کو ایک شخص کہہ رہا ہے اور کہتا ہے کہ حدیث قدسی سے ثابت ہے لیکن اس بات کو میری ناکارہ لیاقت نے تسلیم نہیں کیا۔یا حضور اس بات کا ثبوت کافی وشافی عنایت ہو۔

(۲) ایک صاحب فرماتے ہیں کہ جمعہ یا رمضان المبارک کے دنوں میں مرنے والے سے قبر میں نہ تو حساب ہی لیا جائے گا اور نہ عذاب ہوگا۔لیکن وہیں پر دوسرا آدمی تردیداً کہتا ہے کہ صرف حساب ہو جائے گا۔رمضان کے مردہ سے یا جمعہ کے مردہ سے عذاب ببرکت ماہ صیام اور جمعہ معاف ہوجائے گا؟ یا سردار! دین متین سے جواب ان سوالوں کا عنایت ہوجائے۔

(۳) حلالہ والی عورت زوج ثانی کے گھر پر کتنے دن رہے گی؟ یا نہ رہنا چاہئے مگر اپنے والدین کے یہاں رہنا چاہئے یا کسی میکہ کے رشتہ داروں میں سے رہنا چاہئے ایسا بھی ممکن ہے یا نہیں؟

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الوصایا، ج۱۰، ص۳۶۰، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) زوج ثانی اگر مباشرت نہ کرنا چاہے صرف عدت معینہ ہی پورے کراوے تو کیسا ہے؟ یا مباشرت شرط نکاح ہے تو حتی الامکان یا صرف فریضہ ادا کرنے کو بار واحد سے ہی فرض اتر جائے گا؟

الجواب:

(۱) رمضان شریف میں اور جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں مرنے والے سنی صحیح العقیدہ کے لئے امید مغفرت ہے، رمضان خاص برکات و رحمت الٰہی کا مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ دوزخ سے ہر شب میں بندوں کو آزاد فرماتا ہے۔ سرکار تاجدار مدینہ سردار دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے:

''اذا کان اول لیلۃ من شہر رمضان صفدت الشیطین و مردۃ الجن و غلقت ابواب النیران فلم یفتح منہا باب و فتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منہا باب وینادی منادی یاباغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر و للہ عتقاء من النار و ذلک کل لیلۃ'' (۱)

یعنی جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے، شیاطین اور سرکش جن قید کر دیے جاتے ہیں تو کوئی دروازہ دوزخ کا کھلا نہیں رہتا اور بہشت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دوزخ سے آزاد کردہ بندے اس مہینے میں ہوتے ہیں اور یہ عمل ہر رات ہوتا ہے۔

نیز بیہقی نے بسند ضعیف حضرت انس بن مالک سے روایت کیا:

''ان عذاب القبر یرفع عن الموتی فی شہر رمضان'' (۲)

قبر کا عذاب رمضان کے مہینے میں مردوں سے اُٹھالیا جاتا ہے۔

شرح الصدور امام سیوطی علیہ الرحمہ امام احمد وغیرہ میں بافادہ تحسین اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی

''قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر'' (۳)

---

(۱) جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب ما جاء فی فضل شہر رمضان، ج ۱، ص ۸۶، مجلس برکات

(۲) شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب ماینجی من عذاب القبر، ص ۱۹۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) کنز العمال، الباب السادس، الفصل الاول، ج ۷، ص ۲۹۱، حدیث ۲۱۰۴۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا اور تین دن سے زائد عذاب نہ ہوگا، مگر یہ محتاج دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جواب گزرا۔ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرنے والے کے لئے سوال قبر سے محفوظ رہنے کی تصریح ہے اور یہ کوئی امر قطعی نہیں، کرم الٰہی سے امید ہے اور رمضان میں مرنے والے کے لئے بھی امید ہے۔ اور کرم الٰہی سے کچھ بعید نہیں ہے جسے چاہے بے حساب بخش دے اور جس مومن عاصی کو چاہے سوال و عذاب میں ایک مدت تک مبتلا رکھے، پھر اسے عذاب سے رہائی دے۔ غرض مومن کا مآل آخر کار دخول جنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ سوال قبر برحق ہے مگر اس سے کچھ مستثنیٰ ہیں اور ان کی تفصیل اس طرح ہے:

(۱) انبیاء علیہم السلام۔ (۲) شہید۔ (۳) اسلامی سرحد پر نگہبانی کرنے والا۔ (۴) طاعون سے مرنے والا۔ (۵) طاعون کے زمانہ میں مرنے والا، جب کہ صابر ہو اور ثواب طلب کرے۔ (۵) اور صدیق۔ (۶) اور اطفال۔ (۷) جمعہ کے دن یا اس کی رات میں جو مرے۔ (۹) سورہ ملک کی مداومت کرنے والا، بعض نے سورہ ملک اور سورہ سجدہ دونوں بتائیں۔ (۱۰) سورہ سجدہ پڑھنے والا۔ (۱۱) اپنے مرض موت میں قل ہو اللہ احد پڑھنے والا۔

ردالمحتار میں ہے:

"ان من لا یسال ثمانیۃ الشھید و المرابط، و المطعون، و المیت زمن الطاعون، بغیرہ اذان کان صابرا محتسبا و الصدیق و الاطفال و المیت یوم الجمعۃ او لیلتھا و القاری کل لیلۃ تبارک الملک و بعضھم ضم الیھا السجدۃ و القاری فی مرض موتہ قل ھو اللہ احد۔ اھ و اشار الشارح الی انہ یزاد الانبیا علیھم الصلاۃ و السلام لانھم اولی من الصدیقین" (۱)

اور عذاب قبر میں بھی تفصیل ہے۔ کفار پر عذاب ہمیشہ ہوتا رہے گا اور بعض سخت گناہ گاروں پر ایک مدت تک دراز رہے گا اور جن کے جرائم ہلکے ہوں گے ان کا عذاب منقطع ہو جائے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ دعا و خیرات و صدقات سے عذاب گناہ گاروں سے اٹھالیا جائے۔

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، مطلب ثمانیۃ لا یسئلون فی قبورھم، ج ۳، ص ۸۱، ۸۲، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

شرح الصدور میں ہے: ’’قال ابن القیم ثم عذاب القبر قسمان دائم و هو عذاب الکفار و بعض العصاة و منقطع و هو عذاب من خفت جرائمهم من العصاة فانه یعذب بحسب جریمته ثم یرفع عنه و قد یرفع عنه بدعاء او صدقة او نحو ذلک-اھ‘‘ (۱)

تو عذاب قبر سے فی الجملہ شہید وغیرہ کے علاوہ دوسروں کے لئے حسب مشیت ایزدی امان ہے اور یہ صحیح ہے کہ سوال قبر حساب حشر کا آئینہ ہے مگر یہ بھی مشیت الٰہی پر موقوف ہے اور اس کا عموم سب کے حق میں نہیں، کفار مجاہرین تو سوال قبر سے مستثنیٰ ہیں۔ لہٰذا سوال قبر مومن اور منافق سے ہی ہوگا۔ شرح الصدور میں علامہ امام سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’قال ابن عبد البر لا یکون السوال الا لمومن او منافق کان منسوبا الی دین الاسلام بظاهر الشهادة بخلاف الکافر فانه لا یسئل قوله فی حدیث اسماء و اما المنافق او المرتاب و لم یذکر الکافر و فی آخر حدیث ابی هریرة عند الطبرانی من قول حماد و ابی عمر الضریر ما یصرح بذلک‘‘ (۲)

اور مومنوں کے حق میں بھی سوال قبر باعتبار افعال واحوال وازمان مختلف ہے جیسا کہ ماسبق سے ظاہر ہے اور جس سے سوال قبر نہ ہوئے وہ مسلمان بکرمہ تعالیٰ عذاب قبر سے بھی محفوظ رہے گا بلکہ بعض نے تو جمعہ و شب جمعہ وایام رمضان میں کفار سے بھی عذاب اٹھ جانے کا قول فرمایا اور مومن عاصی کے لئے تو یہ فرمایا کہ اس پر عذاب قبر ہوگا مگر جمعہ کے دن رات میں اٹھا لیا جائے گا پھر قیامت تک نہ ہوگا اور جو مسلمان جمعہ کے روز یا شب میں مرے اس پر ایک ساعت کے لئے عذاب اور ضغطۂ قبر ہوگا پھر اٹھا لیا جائے گا۔ اسی شرح الصدور میں ہے:

’’قال الیافعی فی روض الریاحین بلغنا ان الموتی لا یعذبون لیلة الجمعة تشریفا لهٰذا الوقت قال و یحتمل اختصاص ذلک بعصاة المسلمین دون الکفار و عمم النسفی فی بحر الکلام فقال ان الکافر یرفع عنه العذاب یوم الجمعة و لیلتها و جمیع شهر رمضان

---

(۱) شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب عذاب القبر، ص ۱۸۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، فصل فیه فوائد، ص ۱۴۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

قال و اما المسلم العاصی فانہ یعذب فی قبرہ لکن یرفع عنہ یوم الجمعۃ و لیلتہا ثم لا یعود الیہ الی یوم القیامۃ و ان مات یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ یکون لہ العذاب ساعۃ واحدۃ و ضغطۃ القبر کذلک ثم ینقطع عنہ العذاب و لا یعود الیہ الی یوم القیمۃ انتہی " (۱)

علامہ سیوطی نے فرمایا کہ اس قول کا حاصل یہ ہے کہ عصاۃ مسلمین پر صرف جمعہ بھر یا اس سے کم مدت عذاب ہوگا اور جمعہ آنے پر عذاب منقطع ہوجائے گا اور پھر نہ لوٹے گا اور یہ قول محتاج دلیل ہے۔ و ہٰذا نصہ:

"وھٰذا یدل علی ان عصاۃ المسلمین لا یعذبون سوی جمعۃ واحدۃ او دونہا و انہم اذا وصلوا الی یوم الجمعۃ انقطع ثم لا یعود و ھٰذا یحتاج الی دلیل -اھ " (۲)

میں عرض کروں گا امام علامہ ہمام سیوطی علیہ الرحمہ نے اس قول کا مؤید بھی ذکر فرمایا۔ وللہ الحمد۔ اور وہ مؤید یہ ہے کہ امام سیوطی نے نقل فرمایا کہ عذاب قبر لامحالہ منقطع ہوگا کہ وہ دنیا سے ہے دنیا و مافیہا کو فنا ہے، اور یہ دار کفار کے لئے ایک قسم کی استراحت ہے جس میں وہ قیامت تک نیند کا مزہ لیں گے پھر جب اہل قبور کو پکارا جائے گا کافر کہے گا۔ یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا۔ اے ہماری تباہی ہمیں کس نے ہماری آرام گاہ سے اٹھایا تو مومن اس کی کروٹ سے بولیگا: ھٰذا ما وعد الرحمن و صدق المرسلون۔ یہ وہ ہے جو رحمن نے وعدہ فرمایا تھا اور رسولوں نے سچ کہا، تو جب کافر کے حق یہ وارد ہوا تو مومن کرم الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔ امام سیوطی کی عبارت یہ ہے:

"قال ابن القیم فی البدائع و نقلت من خط القاضی ابی یعلی فی تعلیقہ لا بد من انقطاع عذاب القبر لانہ من عذاب الدنیا و الدنیا و ما فیہا منقطع فلا بد ان یلحقہم الفناء و البلاء و لا یعرف مقدار مدۃ ذلک قلت و یوید ھٰذا ما اخرجہ ھناد بن السری فی الزھد عن مجاھد قال للکفار ھجعۃ یجدون فیہا طعم النوم حتی یوم القیمۃ فاذا صیح باھل القبور یقول الکافر یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا فیقول المومن الی جنبہ ھٰذا ما وعد الرحمن و صدق

(۱) شرح الصدور بشرح حال الموتی و القبور، باب عذاب القبر، ص ۱۸۲، ۱۸۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(۲) شرح الصدور بشرح حال الموتی و القبور، باب عذاب القبر، ص ۱۸۲، ۱۸۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

المرسلون-اھ‘‘ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جب تک نکاح قائم ہے اور ایام عدت میں شوہر کے یہاں رہے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ایک بار جماع ہونا ضروری ہے ورنہ پہلے شوہر کو حلال نہ ہوگی۔

قال تعالیٰ: ’’حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ‘‘ (۲)

وقال النبی علیہ الصلاۃ والسلام:

’’لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک‘‘ (۳) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۳

قبر پر اذان دینا جائز یا ناجائز؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں

کتنی ہی جگہ میں نے خود دیکھا ہے میت کو دفن کرنے کے بعد سب لوگ کے چالیس قدم ہٹنے کے بعد ایک شخص باآواز بلند اذان پڑھتا ہے پھر دعا خیریت کر کے واپس آتے ہیں۔ کچھ لوگ اعتراض بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ناجائز ہے اس میں صحیح اور حق اور موافق سنت کیا ہے؟ معتبر کتابوں سے ثبوت دے کر مطمئن فرمائیں یہ اذان کا کچھ وجود کہیں ہے یا نہیں؟ کیا یہ اذان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی تھی؟ یا صحابۂ کرام نے اس فعل کو کیا ہے یا نہیں؟ حق جواب عنایت فرمائیں۔ عین نوازش بندہ پروری ہوگی

الجواب:

بلاشبہ اذان قبر جائز و مستحسن ہے کہ صدہا برس سے متوارث مسلمین ہے اور مسلمانوں کے نزدیک

---

(۱) شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب عذاب القبر، ص ۱۸۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) سورۃ البقرۃ: ۲۳۰

(۳) جامع الترمذی، ابواب النکاح، ج ۱، ص ۱۳۳، مجلس برکات

کام جو اچھا ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مارآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن" (۱)

بلکہ بعض علماء نے اسے سنت فرمایا کما فی منحۃ الخالق علی البحر الرائق۔ اور جب بحکم حدیث اس کا استحسان معلوم اور منع مفقود تو یہ سوال کہ یہ اذان حضور علیہ السلام نے - الخ "مہمل اور بے اثر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶/ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۴

مصنوعی قبر بنا کر اس کی زیارت کرنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کتاب اللہ و کتاب الرسول کے فیصلہ پر مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) مصنوعی قبر بنا کر اس کی زیارت کرنا کیسا ہے؟ (یعنی کہ جس قبر میں لاش نہیں وہاں پر ایک قبر بنا کر اس کی زیارت کرنا) اور اس قبر کا صندل وعرس منانا کیسا ہے؟ کیا یہ جائز ہے یا؟ براہِ کرم جواب جلد از جلد روانہ کریں۔ بڑی مہربانی ہوگی، کرم ہوگا!

المستفتی: محبوب علی رضوی

ساکن دھارواڑ (کرناٹک)

الجواب:

فرضی مزار بنانا اور اس کی زیارت کرنا ناجائز وحرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

(۱) مسند الامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن مسعود، ج ۱، ص ۳۷۹، دار الفکر، بیروت

مسئلہ-۵

قبر کھودتے وقت اگر ہڈیاں نکلیں تو انہیں ایک کونے میں اکٹھا کردیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ میں کہ

(۱) حدود قبرستان میں مکان یا دکان کی تعمیر کے لیے کھودنے پر قبر میں لاش نکل آئے تو کیا کرنا چاہیے؟

(۲) قبرستان میں دفن کرنے کی جگہ نہ رہے تو کیا اسی قبرستان میں دوبارہ ایک کونے سے جس میں چالیس پچاس برس کی قبریں ہوں دوسرے مردے کو دفن کر سکتے ہیں؟ اس کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

الجواب:

(۱) دفن کردیں اور قبرستان میں مکان ودکان بنانا جائز نہیں اور قبروں پر تعمیر سخت حرام ہے۔ اس تعمیر کا ازالہ ضروری ہے۔ حدیث میں ہے:

”لیس لعرق ظالم حق“ (۱)

اور تعمیر کرانے والے سخت مجرم اشد گنہگار مستوجب غضب جبار ونار، حق اللہ وحق اموات میں گرفتار ہیں توبہ کریں اور شرعاً انہیں ان کے مناصب سے معزول کرنا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نہیں! جبکہ دوسرے قبرستان میں جگہ خالی ہو ورنہ مجبوری کی حالت میں ایسی قبر میں دفن کرنا جائز ہے جس کا مردہ خاک ہو گیا ہو اور اگر مردہ ہنوز خاک نہ ہوا ہو تو اپنی ملک خاص میں بھی آدمی کو تصرف جائز نہیں جب تک مردہ کو نکال نہ لے۔

شامی میں ہے:

”لو بلی المیت وصار ترابا جاز دفن غیرہ فی قبرہ زرعہ والبناء علیہ“ (۲)

اور اگر ہڈیاں نکلیں تو انہیں ایک کونے میں اکٹھا کردے۔ مگر یہ حکم اسی صورت میں ہے جبکہ دوسرے قبرستان میں جگہ نہ ملے نہ کہیں اور دفن کرنے کی سہولت ہو۔

---

(۱) سنن ابی دائود، کتاب الخراج والفیئ والامارۃ، باب احیاء الموات، ج ۲، ص ۴۳۷، فیصل پبلیکیشنز

(۲) ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنائز، مطلب فی الدفن، ج ۱، ص ۵۹۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت

فتح القدیر میں ہے: ”لا یدفن اثنان فی قبر واحد الا لضرورۃ ولا یحفر قبر لدفن آخر الا ان بلی الاول فلم یبق لہ عظم الا ان لا یوجد بد فیضم عظام الاول ویجعل بینھما حاجز امن تراب“ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۶

قبر کے نشانات دکھیں تو مٹی ڈال کر نئی بنا سکتے ہیں؟

(۱) گاؤں میں قبر تھی قریب سو سال کی، قبر کے چاروں طرف دیوار تھی اور مزار تھا۔ اندازاً ۶۰ر سال سے دیواریں اور قبر شریف ٹوٹ گئیں، وہاں قبر کی دیوار بھی نظر نہیں آتی ہے۔ ایک شخص کو بشارت ہوئی ، میری قبر بنواؤ وہاں پر مٹی نظر آتی ہے اب اس جگہ کھود کر کے دیکھیں، چاروں دیواروں کا پایہ اور قبر کے آثار نظر آئے تو پھر سے بنوانے میں شریعت سے منع تو نہیں ہے؟ وہ قبر آل رسول سلسلۂ قادریہ کے بزرگ عالم حافظ کی ہے، کیا ہے؟ برائے مہربانی رسالہ اعلیٰ حضرت میں یا تو اس کا جواب وی پی روانہ کریں، اس میں خلاصہ وارد کیجئے، آپ کی مہربانی ہوگی۔

(۲) ایک پیرزادہ ہیں، بدعقیدہ سے ملتے ہیں، سنیما دیکھتے ہیں، اپنی بیوی کو لے جاتے ہیں، پیر صاحب پیرانی اماں کو ساڑی پہناتے ہیں، لالی لگواتے ہیں، قوالی کا جلسہ کرتے ہیں۔ ایسے پیر کے مرید ہونا جائز ہے؟ اور خلافت کیسے شخص کو دینی چاہئے؟ برائے مہربانی جواب رسالہ میں دیجئے۔

المستفتی: سید شاہ عظیم الدین، جامع مسجد، مندری روڈ، بڑودہ

الجواب:

(۱) فرضی مزار بنانا حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

”لعن اللہ من زار بلا مزار“ (۲)

---

(۱) فتح القدیر، کتاب الصلوۃ، فصل فی الدفن، ج ۲، ص ۱۵۰، برکات رضا، گجرات

(۲) فتاویٰ عزیزی بحوالہ کتاب السراج، بروایت خطیب، درزیارۃ قبر فرضی وتابوت وتعزیہ، ج ۱، ص ۱۴۷، مجتبائی دہلی

قبر بلا مزار کی زیارت کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

اس جگہ واقعی اگر قبر ہونا ثابت ہے تو اس کی تعمیر نو کردی جائے یہ شرعاً منع نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ایسا شخص لائق پیری نہیں نہ خلافت کا اہل۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱؍محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۷

حضرت امیر حمزہ کی شہادت کب ہوئی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس فتویٰ کے بارے میں کہ

جس وقت حضور سرور کائنات کے چچا امیر حمزہ کی وفات ہوئی تو آپ کی وفات کس موضع پر ہوئی؟ اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح ایصال ثواب کیا اور کس چیز پر کیا؟ کیونکہ آپ اس وقت حیات تھے جب ان کی وفات ہوئی۔ اس کا جواب پوری تفصیل کے ساتھ تحریر فرمادیں کیونکہ یہ بہت بڑی دلیل ہے اور اس کتاب کا نام وسنہ بھی تحریر کریں۔

احقر بندہ حافظ دلشاد

الجواب:

حضرت سید الشہداء امیر حمزہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے، ایصال ثواب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث قولیہ وفعلیہ سے ثابت ہے باقی یہ نظر سے نہ گزرا کہ حضور نے امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر کس چیز پر ایصال ثواب کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸

قبر پر اذان دینا شرعا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

قبر پر اذان دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کہاں سے ثابت ہے؟ جواز کا ثبوت ملنے پر بھی اگر کوئی پڑھنے سے انکار کرے یا جائز ماننے سے انکار کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد عمر رضوی، ساکن امسندرا، کرناٹک

الجواب:

جائز ومستحسن ہے اور اس کا استحسان متعدد احادیث سے ثابت ہے اور جواز کیلئے یہی بس ہے کہ شرع سے اس کی ممانعت نہیں تو جواز کا ثبوت طلب کرنا بیجا ہے۔ مانعین پر لازم ہے کہ وہ قرآن وحدیث میں ممانعت دکھائیں، اس مسئلہ کی توضیح وتفصیل اور اس کی اصل کا استخراج باحسن وجوہ رسالہ ”ایذان الاجر فی اذان القبر“ مصنفہ اعلیٰ حضرت میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
یکم شعبان المعظم ۱۴۱۲

مسئلہ-۹

تیجہ، دسواں وغیرہ کے لئے کسی دن کی تعیین شرعی نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

ایک شخص کا جمعرات کی رات کو انتقال ہوا اور دوسرے دن بعد نماز جمعہ اس کو دفن کیا گیا اور دفن کرنے کے بعد فوراً ہی اس کا تیجہ کردیا گیا اس پر بکر نے کہا کہ تیجہ تو تیسرے دن ہونا چاہئے لیکن کچھ لوگوں نے کہا کہ ایسا بھی ہوسکتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے کہ دفن کرنے کے بعد فوراً ہی تیجہ کردیا جائے؟ تحریر کریں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط والسلام!

سائل: محمد فاضل، حملہ چک، پرانا شہر، بریلی

الجواب:

تیجہ، دسواں وغیرہ کی تعیین شرعی نہیں کہ ان کے علاوہ کرنا ناجائز ہو، مقصد ایصال ثواب ہے، جب کریں، بہتر ہے، اعتراض غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
یکم شعبان المعظم ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۰

سمینٹ کے فرش پر مردے کو کس طرح غسل دیا جائے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کے مکان کے اندر سمینٹ کا فرش ہے اس پر مردے کو کس طرح غسل دیا جائے؟ فرش کو توڑ کر لحد بنا کر مردہ کو غسل دیا جائے یا فرش کے اوپر تختے پر رکھ کر غسل دے دیا جائے اور اس کا پانی نالیوں میں جانے سے کوئی حرج تو نہیں یا دو گز کا ایک تخت ہے اس پر رکھ کر غسل دے دیا جائے؟

المستفتی: جمیل احمد، محلہ روہیلی ٹولہ، پرانا شہر، بریلی

الجواب:

فرش پر تختہ رکھ کر غسل دینے میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۱

قبر کی نگرانی اور کفن کے متعلق سوال!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس فتویٰ کے بارے میں کہ

(۱) جب کسی شخص کا انتقال ہو جائے اور اس کی قبر کھودنے کے لئے گئے اور قبر کو تیار کر کے گھر میں لوٹ آئے۔ قریب تین فرلانگ پر قبرستان ہے اور جو شخص قبر پر گئے تھے وہ واپس گھر چلے آئے اور قبر کو اکیلی چھوڑ آئے تو قبر کو بالکل اکیلی چھوڑنا کیسا ہے؟ کیونکہ اگر قبر اکیلی چھوڑ دیں تو وہاں پر کسی قسم کا جانور بھی آسکتا ہے اور پاخانہ پیشاب بھی کرسکتا ہے۔ اس کے بارے میں حکم شرع کیا ہے؟

(۲) اگر جس راستے سے میت کو نماز کے مقام پر لے گئے دوسرا راستہ ہوتے ہوئے اسی راستہ سے میت کو واپس لوٹ کر لے آنا یعنی پیچھے ہٹانا کیسا ہے؟ اور کفن میت مشین سے سلائی کرنا کیسا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ ہم نے آج تک کفن میت مشین سے سلتا نہیں دیکھا یا ان کے بارے میں حکم شرع کیا ہے اور میت کے تینوں بند کھولنا کیسا ہے؟ اس کا جواب جتنی جلدی ہو سکے مرحمت فرمادیجئے۔

(۳) ایک شخص حکم شرع کے خلاف امام کو محکوم رکھنا چاہتا ہے تو اس پر دوسرے شخص نے یہ کہہ دیا کہ جب تم امام کو محکوم رکھنا چاہتے ہو تو شرع کے مطابق تمہاری نماز نہیں ہو سکتی۔ اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بستی میں قریب بیس سال سے پارٹی بازی ہو رہی ہے، نوے فیصدی اس کو امام نہیں رکھنا چاہتے اور دس فیصدی رکھنا چاہتے ہیں تو اس پر جو اشخاص ان کے خلاف ہیں وہ دوسری بستی کے امام کو نماز جنازہ وغیرہ کے لئے بلاتے ہیں تو اس بات پر اس امام سے اس شخص نے جو کہ محکوم رکھنا چاہتا ہے کہا کہ ان کی میت کی نماز نہیں پڑھنی چاہئے وہ ویسے ہی دفن کر دیے جائیں تو اس پر ان کو یہ جواب دیا گیا کہ یہ فرض کفایہ ہے اس کو ادا نہیں کرو گے تو گناہ صادر ہوگا اور امام کو کسی بھی کام میں روکنا درست نہیں ہے تو اس پر وہ کہتے ہیں کہ کوئی گناہ نہیں ہوتا تو اب آپ سے دریافت کرنا ہے کہ خلاف شریعت امام کو محکوم رکھنے پر اگر اس شخص نے یہ کہہ دیا کہ اس طریقہ سے تمہاری نماز نہیں ہوتی تو یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور ان کی نماز جنازہ ادا کرنا چاہئے یا ویسے ہی ادا کرلی جائے؟ یا ویسے ہی دفن کردی جائے؟ اور اس شخص کے لئے کیا حکم ہے جس نے بستی کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے اور دوسری بستی کے پیچھے بھی پڑا ہو۔ اب اس کی نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ کیا درست ہے؟ لکھیں!

دلشاد احمد

الجواب:

(۱) قبر سے غفلت نہ چاہئے تھی اور اگر قوی اندیشہ بالیقیں اس قبر کو خراب ہونے کا تھا تو ان کی قبر کو

بغیر نگراں نہ چھوڑنا چاہئے تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲)　اس راستے سے لوٹنے میں بھی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کفن کو سینا نہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ بند کھول دینا چاہئے کہ اس کی وجہ کفن کو ہوا کی وجہ سے کھلنے سے بچانا ہے اور اب ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳)　خلاف شرع کام پر کسی کو مجبور کرنا گناہ ہے مگر نماز اس کی ہو جاتی ہے یہ غلط کہا جس سے توبہ لازم ہے اور نماز جنازہ ہر سنی مسلمان کی پڑھی جائے گی جس نے یہ کہا کہ فلاں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی توبہ کرے اور تفریق بین المسلمین گناہ عظیم ہے اس کا مرتکب امامت کے لائق نہیں جب تک کہ توبہ نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۲

بے نمازی کی نماز جنازہ پڑھی جائے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام درج ذیل مسئلوں میں کہ

(۱)　ایک صاحب جو بلا عذر شرع نماز کا اہتمام نہیں کرتے اور جمعہ کی نماز بھی مسلسل قصداً چھوڑتے ہیں، البتہ نماز و دیگر فرائض اسلام سے انکار بھی نہیں کرتے۔ ایسے شخص کی موت میں شرکت کرنا اور نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟ ایسے شخص کی تیمارداری کرنا کیسا ہے؟ ایسے شخص کو سلام کرنا کیسا ہے؟ ایسے شخص کے سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟

(۲)　ہمارے شہر کلیان میں ایک ہریجن کے گھر مزار نکلا ہے۔ جہاں بہت سے لوگ اس قبر کی زیارت کرنے جا رہے ہیں، پھولوں کی چادریں، فاتحہ و نذر و نیاز کا بھی اہتمام کر رہے ہیں۔ اس عالم میں کیا اس طرح اس قبر کی زیارت اور نذر و نیاز کرنا اور اس کے طفیل اپنی مغفرت چاہنا شریعت اسلامیہ میں جائز

ہے۔اگر ہاں تو کیوں؟ مفصل جواب مرحمت فرما کر مطمئن کریں
(۳) قبر کا بوسہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے مطابق خلاف ادب ومنع ہے۔ یوں تو ہم اعلیٰ حضرت کے مسلک پر دائم ہیں لیکن عرض ہے کہ حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نے اپنی تصنیف جاء الحق وزہق الباطل میں قبر کا بوسہ جائز بلکہ سنت اسلاف بتایا ہے اور آپ اکثر مفصل جواب کے لئے جاء الحق دیکھنے کے لئے فرمایا کرتے۔آپ مفصل جواب دے کر مطمئن فرمائیے۔

المستفتی: سید عارف علی رضوی

اولڈ فش مارکیٹ قصائی محلہ، کلیان ضلع تھانہ (مہاراشٹر)

الجواب:

(۱) نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے جس پر قرآن وسنت میں شدید وعیدیں وارد ہیں اور اس کی ہولناکی اور قباحت کے لئے یہی بس ہے کہ بے نمازی ہونا کافر کی صفت ہے۔ قال تعالیٰ:

"مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ" (۱)

یعنی کافروں سے اصحاب یمین پوچھیں گے تمہیں جہنم میں کس چیز نے ڈالا؟ وہ بولیں گے ہم نمازیوں میں سے نہ تھے۔

وقال علیہ السلام:

"الصلاۃ عماد الدین فمن اقامها فقد اقام الدین ومن ترکها فقد هدم الدین" (۲)

یعنی سرکار علیہ السلام نے فرمایا: نماز دین کا ستون ہے تو جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے بے شک دین کو ڈھایا۔

لہٰذا برتقدیر صدق سوال وہ شخص سخت گنہ گار مستحق غضب جبار مستوجب نار ہے، اس پر توبہ لازم ہے۔جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے، ہر مسلمان واقف حال پر فرض ہے کہ اسے چھوڑ دے اور نماز جنازہ اس

---

(۱) سورۃ المدثر: ۴۳،۴۲

(۲) کشف الخفاء ومزیل الالباس عما اشتهر من الاحادیث عن السنة الناس ،ج ۲،ص ۳۷،مکتبة العلم الحدیث ،بیروت

کی پڑھائی جائے گی بشرطیکہ ایمان و اسلام پر خاتمہ ہو۔ رزقنا اللہ الحسنی وایاہ المسلمین اجمعین۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وہ مزار واقعی ہے یا فرضی؟ واقعی ہے تو اس کی واقعیت کیسے معلوم ہوئی؟ کیا اس ہریجن کے بیان سے؟ اگر ایسا ہے تو اس کی خبر پر اعتماد جائز نہیں اور جب تک مزار واقعی ہونا معلوم نہ ہو جائے، وہاں جانا جائز نہیں کہ فرضی مزار کی زیارت شرعاً منع ہے۔ حدیث میں ہے:

''لعن اللہ من زار بلا مزار'' (۱)

اللہ کی لعنت ہے اس پر جو بلا مزار کے زیارت کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے اور صحیح یہی ہے کہ علماء ومحتاطین کو جائز ہے اور عوام کے لئے اس سے اجتناب ہی بہتر و اسلم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۴۳

قبر پر اذان دینا، دعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

(۱) میت دفن ہونے کے بعد قبر پر اذان دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) چالیس قدم دوری پر ہاتھ اُٹھا کر قبر کی طرف منہ کر کے فاتحہ ودعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(نوٹ) اگر ان کاموں پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمل کیا ہے اور عمل کرنے کا حکم دیا ہے تو آپ قرآن وحدیث سے ثابت کیجئے، مستند دلائل کے ساتھ۔

---

(۱) فتاویٰ عزیزی بحوالہ کتاب السراج بروایت خطیب، ج ۱، ص ۲۶۹، مجیدی، کانپور

الجواب:

(۱) جائز و مستحسن ہے اور دلائل کثیرہ سے اس کا جواز و استحباب ثابت ہے اور بعض علماء نے اسے مسنون بھی فرمایا ہے اور تفصیل کے لئے ”ایذان الاجر فی اذان القبر“ مصنفہ سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمہ ملاحظہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز ہے۔ ترمذی شریف پھر اذکار امام نووی میں ہے:

”عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبور المدینۃ فأقبل علیهم بوجه فقال السلام علیکم یا أهل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر قال الترمذی حدیث حسن“ (۱)

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مدینہ منورہ کی قبروں سے ہوا تو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے چہرۂ اقدس کو ان کی طرف کیا پھر فرمایا: اے قبروں میں رہنے والو! السلام علیکم (تمہیں سلام) اللہ ہمیں اور تمہیں بخش دے، تم ہم سے پہلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آتے ہیں۔

یہ قبر کے پاس کھڑے ہوکر دعا کرنے کا ثبوت ہوا۔ اسی لئے درمختار میں فرمایا:

”ویقول السلام علیکم دار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ویقرأ یسین وفی الحدیث من قرأ الاخلاص احد عشر مرۃ ثم وهب اجرها للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات“ (۲)

ردالمحتار میں ہے:

”قوله (ویقول الخ) قال فی الفتح والسنۃ زیارتها قائما والدعا عندها قائما کما کان یفعله صلی اللہ علیہ وسلم فی الخروج الی البقیع ویقول السلام علیکم الخ وفی شرح اللباب

---

(۱) جامع الترمذی، ابواب الجنائز، باب الرجل اذا دخل المقابر، ج ۱، ص ۱۶۵، مجلس برکات، مبارک پور /الاذکار للنووی، حدیث نمبر ۴۸۵، باب ماینفع المیت من قول الخ، دار الفکر، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۵۴-۱۵۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

للملا علی القاری ثم من آداب الزیارۃ ما قالوا من انہ یاتی الزائر من قبل رجلی المتوفی و من آدابھا أن یسلم بلفظ السلام علیکم علی یصحح فانہ ورد السلام علیکم دار قوم مومنین و انا انشاء اللہ بکم لاحقون و نسأل اللہ لنا و لکم العافیۃ ثم یدعو قائما طویلا‘‘ (۱)

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ زیارت کے آداب سے یہ ہے کہ آدمی میت کے پائنتی سے آئے اور بلفظ ’’السلام علیکم الخ‘‘ سلام کرے اس لئے کہ ’’السلام علیکم دار قوم مومنین و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون الخ‘‘ وارد ہوا ہے پھر کھڑے کھڑے دیر تک دعا کرے کہ قبر کی زیارت اور اس کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنا مسنون ہے جس طرح سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی قبور بقیع پر تشریف آوری کے وقت عادت تھی اور یٰسٓ پڑھے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھ کر ثواب مردوں کو دیدے اس کو اللہ تعالیٰ ان مردوں کے برابر ثواب بخشے گا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس قرآن پڑھنا بھی مسنون و مستحب ہے کہ ردالمحتار میں ہے:

’’(و قولہ یقرأ یٰسین) لما ورد من دخل المقابر فقرء سورۃ یٰسین خفف اللہ عنھم یومئذ و کان لہ بعدد من فیھا حسنات بحر و فی شرح اللباب و یقرأ ما تیسر من الفاتحۃ الخ‘‘ (۲)

نیز اذکار میں ہے:

’’و یستحب للزائر الاکثار من قرأۃ القرآن و الذکر و الدعاء لأھل تلک المقبرۃ و سائر الموتی و المسلمین اجمعین الخ‘‘ (۳)

اور دعا میں ہاتھ اُٹھانا مطلقاً مستحب ہے۔

حصن حصین میں ہے:

’’بسط الیدین و رفعھما‘‘ (۴)

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۵۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج ۳، ص ۱۵۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) الاذکار للنووی، باب ما یقولہ زائر القبور، حدیث ۴۸۲، دار الفکر، بیروت للطباعۃ و النشر، بیروت

(۴) الحصن الحصین من کلام سید المرسلین، أداب الدعاء، ص ۲۴، المکتبۃ العصریۃ، بیروت

مشکوٰۃ میں ہے:

''عن السائب بن یزید عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان اذا دعیٰ فرفع یدیه مسح وجهه بیدیه'' (۱)

یعنی سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا فرماتے دونوں دست اقدس اٹھاتے اور اپنے چہرہ پُرنور پر پھیر لیتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴/رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

صح الجواب!

اور چالیس قدم کی قید مخترعات عوام سے ہے۔ اصل ایصال ثواب کرنا ہے اور وہ جائز وثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۴

انصراف بعد سلام، قیام عند الاقامۃ، دعا بعد نماز جنازہ اور قبرستان میں نماز کا حکم!

(۱) امام پانچوں وقت کی نمازوں میں داہنی طرف رُخ کر کے دعا مانگتا ہے کیا یہ ناجائز ہے؟

(۲) امام اقامت ہونے سے دو تین منٹ پہلے ہی مصلے پر داہنی طرف رُخ کر کے بیٹھ جاتا ہے اور جب مکبر حی علی الفلاح پر پہونچتا ہے تب امام کھڑا ہو جاتا ہے، اقامت میں داہنی طرف رُخ کر کے بیٹھنا اور حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا کیا ناجائز ہے؟

(۳) امام نماز جنازہ پڑھانے کے بعد (الم) اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات (آمن الرسول) پڑھ کر فاتحہ پڑھتا ہے، کیا یہ ناجائز ہے؟

(۴) امام ان تینوں چیزوں پر عمل کرتا ہے (جو اوپر لکھی گئی ہیں) کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تینوں چیزیں حنفی مسلک کے خلاف ہیں، امام برائے نام حنفی ہے، لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے (جبکہ امام سنی صحیح العقیدہ

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الدعوات، الفصل الثالث، ص ۱۹۶، مجلس برکات

ہے)اگر یہ تینوں چیزیں حنفی مسلک کے خلاف ہیں تو امام کے بارے میں شرعی کیا حکم ہے؟ اور اگر نہیں ہیں تو ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو امام کو برائے نام حنفی کہتے ہیں؟

(۵) یہاں پرانا قبرستان ہے، اس میں مسجد بنا کر نماز پڑھنا جائز ہے؟ برائے کرم جواب سے جلد سرفراز فرمائیں۔فقط!

المستفتی: سید خالدعلی قادری برکاتی
خطیب وامام مسجد محمدی، بلاک سورم، بنگلور

الجواب:

(۱) سلام کے بعد انصراف سنت ہے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کرکے بیٹھ سکتا ہے جبکہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو، اگرچہ پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔

درمختار میں ہے:

''یکرہ للامام التنفل فی مکانہ'' (۱)

ردالمحتار میں اس کے تحت فرمایا:

''بل یتحول مخیرا کما یاتی عن المنیة و کذا یکرہ مکثه قاعدا فی مکانه مستقبل القبلة فی صلاة لاتطوع بعدها کمافی شرح المنیة عن الخلاصة'' (۲)

اسی ردالمحتار میں ہے:

''فالیمین افضل بعموم الاحادیث المصرحة بفضل الیمین فی باب المکارم و نحوها کمافی الحلیة'' (۳)

بہر حال بعد سلام قبلہ رو بیٹھا رہنا مکروہ اور خلاف سنت ہے اور قبلہ سے انحراف سنت ہے اور داہنی جانب بہتر۔والمولیٰ تعالیٰ اعلم

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصلاة باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۴۸، دار الکتب العلمیة بیروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب صفة الصلوۃ، ج ۲، ص ۲۴۸، دار الکتب العلمیه بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب صفة الصلوۃ، ج ۲، ص ۲۴۸، دار الکتب العلمیه بیروت

(۲) امام صاحب جیسا کرتے ہیں وہ ٹھیک ہے، یہی حنفی مذہب کا حکم ہے، کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے۔ یہاں تک کہ فقہا فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں آیا اور تکبیر ہو رہی ہو وہ اس کے تمام تک کھڑا نہ رہے بلکہ بیٹھ جائے یہاں تک کہ مکبر حی علی الفلاح تک پہونچے اس وقت کھڑا ہو۔

شرح وقایہ میں ہے:

"یقوم الامام والقوم عند حی علی الفلاح ویشرع عند قد قامت الصلاۃ" (۱)

محیط وہندیہ میں ہے: **"یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثۃ وھو الصحیح"** (۲)

یعنی حضرت امام اعظم وامام ابو یوسف وامام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک حکم یہ ہے کہ امام اور قوم اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن حی علی الفلاح کہے اور یہی صحیح ہے۔

ہندیہ ورد المحتار میں ہے:

"ویکرہ لہ الانتظار قائما ولکن یقعد ویقوم اذا قال حی علی الفلاح" (۳) **والمولیٰ تعالیٰ اعلم**

(۳) نماز جنازہ میں طویل دعا مکروہ ہے، مختصر دعا ہو اور صفیں توڑ کر سکتا ہے اور دعا کی خاطر جنازہ لے جانے اور دفن کرنے میں تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ یہی مطلب فقہائے کرام کے اس ارشاد کا: **"لا یقوم للدعا"** فقہا نے یہ نہ فرمایا کہ **لا یدعو قائما**، یا **لا یدعو بعدھا اصلا**۔ اور تفصیل کے لئے رسالہ مبارکہ **بذل الجنائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز** ملاحظہ کریں۔ **والمولیٰ تعالیٰ اعلم**

(۴) سابقہ جوابوں سے ظاہر ہوا کہ امام صاحب کا عمل مطابق مذہب حنفی ہے، جو لوگ انہیں حنفی مذہب کے خلاف بتاتے ہیں وہ غلط کار، غلط گو، فریب دہندہ ہیں، ان پر توبہ ورجوع لازم ہے۔ **والمولیٰ تعالیٰ اعلم**

(۵) قبروں پر مسجد بنانا ناجائز وحرام ہے۔ ہاں اگر قبروں سے علیحدہ کوئی پاک صاف جگہ ہو تو اسے مسجد بنا سکتے ہیں، یہ حکم اس جگہ کا ہے جو وقف نہ ہو، وقفی قبرستان میں مسجد بنانا منع ہے، مگر یہ لحاظ رہے کہ

---

(۱) شرح الوقایۃ، کتاب الصلوۃ، باب الاذان، ج ۱، ص ۱۳۶، مکتبہ تھانوی

(۲) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الفصل الاول فی صفۃ واحوال المؤذن، ج ۱، ص ۱۱۴، دار الفکر بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب الاذان، ج ۲، ص ۷۱، دار الکتب العلمیہ بیروت

سامنے قبر نہ ہو اور اگر قبر کے سامنے ہوتی ہے تو دونوں کے درمیان مثل دیوار وغیرہ آڑ کر دیں کہ قبر کی طرف بھی نماز مکروہ ہے۔ بحرالرائق وفتح اللہ المعین میں ہے:

''یکرہ ان یطاء القبر او یجلس او ینام علیہ او یصلی علیہ او الیہ'' (۱)

ردالمحتار میں ہے:

''تکرہ الصلاۃ علیہ و الیہ لورود النہی عن ذالک'' (۲)

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۵

جو کفر کر کے مر گیا اس کے جنازے، تکفین وتدفین میں شریک ہونے والوں کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) اس شخص کے لئے کیا حکم ہے جو پیر خاں کو بت پوجا کے لئے لے گیا؟ کیا وہ ابھی بھی مسلمان باقی ہے؟ اور اس کی توبہ کا طریقہ کیا ہے؟

(۲) پیر خاں بت پوجتا ہوا بغیر توبہ مر گیا، اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا کیسا تھا؟ اور کفن دفن میں شرکت مسلمانوں کی جائز تھی یا نہیں؟

(۳) جو اشخاص یہ جانتے تھے کہ پیر خاں بت پوجتا ہوا بغیر توبہ مرا ہے، ان کو نماز جنازہ اور کفن دفن میں شریک ہونا کیسا تھا؟

(۴) جن اشخاص نے انجانے میں نماز جنازہ اور کفن دفن میں شرکت کی، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۵) پیر خاں کے چہلم کے کھانے والے حاجی قاضی نمازی وغیرہ جو اچھی طرح واقف تھے کہ مفلوج

---

(۱) البحر الرائق، فصل السلطان احق بصلاتہ، ج ۲، ص ۳۴۱، مکتبہ زکریا

(۲) ردالمحتار، مطلب فی اہداء القرأۃ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج ۳، ص ۱۵۴، دار الکتب العلمیہ بیروت

بت پوجتا ہوا بغیر توبہ مرا ہے، ان کھانا کھانے والوں پر کیا حکم ہے؟ کیا پیر خاں اس کھانے کے ثواب کا حقدار ہے؟

(۶) جنھوں نے یہ مان کر چہلم کا کھانا نہیں کھایا کہ مرحوم مشرک ہو چکا، یہاں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۷) موجودہ رمضان شریف کی ۲۷ر تاریخ انگریزی کون سی تاریخ اور کس دن ہے؟ یہاں بڑا بھاری فرق پڑا ہوا ہے۔ مطلع فرمایئے۔ اگر مؤرخہ ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعرات چاند نظر نہیں آئے تو کیا دوسرے روز جمعہ کو عید ہوگی؟ فقط

المستفتی: یوسف خاں

الجواب:

(۱-۶) بت کو سجدہ کرنا منافی ایمان ہے۔ منح الروض الازہر میں ہے:

"قال ابن الھمام و بالجملہ فقد ضم الیٰ تحقیق الایمان اثبات امور الاخلال بھا اخلال بالایمان اتفاقاً کترک السجود لصنم۔الخ" (۱)

جس نے یہ فعل بدترین کیا، کافر ہو گیا اور بے توبہ مرنا یقینی طور پر معلوم ہے تو یقیناً وہ دارین میں کافر ہے اور اسے کافر ہی جانیں گے جبکہ اس کی توبہ معلوم نہ ہو، اسکی نماز جنازہ جنھوں نے اس کا حال جان کر پڑھی، ان پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے۔ اور کفن و دفن میں بھی اس کے شرکت حرام تھی جو واقف حال شریک ہوئے، توبہ کریں اور اگر اسے کار ثواب سمجھا جب تو تجدید ایمان بھی ضروری ہے اور وہ بھی جس نے اس سے یہ کفر کرایا کافر ہے۔ جب تک توبہ و تجدید ایمان نہ کرے، اسے مسلمان نہ سمجھا جائے گا اور اس شخص کے لئے فاتحہ و ایصال ثواب کی دعا کرنا بھی کفر ہے۔ جس نے کی، توبہ و تجدید ایمان کرے اور اس محفل میں آنے والے حرام کے مرتکب مستحق نار ہوئے۔ اور وہ ثواب کا مستحق نہیں۔ اگر مستحق سمجھا تو توبہ کے ساتھ تجدید ایمان بھی ضروری ہے اور ناواقف پر اور جو شریک نہ ہوا، اس پر کوئی الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) یہاں بشہادت شرعیہ چہار شنبہ کو یکم رمضان قرار پایا۔ آج ۲۲ر رمضان ۱۳۹۷ھ مطابق

---

(۱) منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر، استحلال المعصیۃ ولو صغیرۃ کفر، ص۱۵۲، مصطفی البابی، مصر

۷ ر ستمبر ۱۹۷۷ء ہے۔ یہاں ۲۷ رمضان کو ۱۲ رستمبر بروز شنبہ ہوگا۔ وہاں اگر اس وقت ۲۹ ر کا دن گزر گیا ہو تو وہاں بھی یہی تاریخ ہوگی اور عید کا مدار رویت ہلال پر ہے اور رویت کا مدار شہادت شرعیہ وغیرہ پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

□□□

إذا مات ابن آدم انقطع عنه عمله إلا من ثلاث:

صدقة جارية، أو علم يُنتفعُ به، أو ولد صالح يدعو له (صحیح مسلم)

باب ایصال الثواب والفاتحة

باب ایصال الثواب والفاتحۃ

مسئلہ-۱

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نیاز کس تاریخ کو کی جائے؟

جناب قبلہ محترم برکت سجادہ نشین اختر رضا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مؤدبانہ گزارش یہ ہے کہ ہمارے یہاں ۲۲؍رجب المرجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کراتے ہیں جبکہ حضور مفتی اعظم ہند کے شجرہ میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی وصال شریف ۱۵؍تاریخ ہے تو ہم لوگ ۱۵؍تاریخ کو کرائیں یا ۲۲؍تاریخ کو؟

(نوٹ) حضور یہ فاتحہ ۲۲؍رجب المرجب کو زیادہ تر شیعہ حضرات کراتے ہیں۔ یہ ۲۲؍تاریخ کو وہیں سے شروع ہوئی ہے۔

محمد شفیق ونورالدین عرف بابومیاں
پوسٹ ایریا، باسرائے، ضلع فتح پور (یوپی)

الجواب:

عوام میں ۲۲؍رجب ہی کی فاتحہ رائج ومعمول ہے جس میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں ہے اور یہاں یہ بات بھی کچھ حرج کا باعث نہیں کہ شیعہ اس تاریخ کو فاتحہ کرتے ہیں کہ افعال مباحہ وحسنہ میں مشابہت ہوجانا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا، ہاں قصد تشبہ بہ شیعہ وغیرہم خود مذموم وممنوع ہے۔

درمختار میں ہے:

"فان التشبه بهم لا يكره فى كل شئ بل فى المذموم و فيما يقصد به التشبه" (۱)

اور اگر کوئی بے زعم مشابہت تاریخ مذکورہ کو کرے، اختیار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۸/ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲

تیجہ کا کھانا جائز و حلال ہے!

حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا اختر رضا صاحب!

السلام علیکم

دست بستہ خدمت شریف میں عرض ہے کہ خادم یہ جاننا چاہتا ہے، ایک صاحب کا کہنا یہ ہے کہ سوئم (تیجہ) کا کھانا مردار ہوتا ہے، اس کھانا کو کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے، یہ کھانا غلط ہے۔ کھانا چاہئے یا نہیں؟ وہ جائز ہے یا ناجائز؟ خادم جواب کا منتظر ہے اور غلطی ہو تو معاف کیا جائے۔ فقط

المستفتی: خدا بخش

تھانہ کے پاس پلیرا، ضلع ٹیکم گڑھ (ایم پی)

الجواب:

تیجہ کا کھانا جائز و حلال ہے اور اگر میت عام آدمی ہو تو بہتر یہ ہے کہ فقراء کھائیں۔ اغنیاء کو نہ کھانا چاہیئے اور اگر غنی آدمی کھا لے تو مرتکب حرام نہ ہوگا اور اگر میت بزرگان دین سے ہے تو اس کی فاتحہ کا کھانا تبرک ہے۔ غنی و فقیر سب کھائیں جیسا کہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے فتاویٰ عزیزی میں

(۱) الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیہا، ج ۲، ص ۳۸۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

تصریح فرمائی ہے، تیجہ کے کھانے کو مردار بتانا حرام بدکام بد انجام ہے اور اس پر اس مقولہ سے دلیل پکڑنا کہ میت کا کھانا دل کو مردہ کردیتا ہے، جہالت ہے۔ نہ مقولہ کا وہ مفاد جو اس قائل نے سمجھا، نہ مقولہ ہر فرد کے لئے مطلقاً وارد بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو میت کے کھانے کا منتظر رہے (کہ کوئی مرے تو اسے اس کا کھانا میسر آئے) ایسے شخص کا دل مردہ ہوجاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری ادری غفرلہٗ

۱۷؍شوال المکرم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب!

غنی پر صدقہ کرنے سے بھی ثواب ملتا ہے، اگرچہ فقراء سے کم ملتا ہے۔ مجمع البحار میں توسط شرح سنن ابی داؤد سے ہے: **”الصدقۃ ما تصدقت بہ علیٰ الفقراء ای غالب انواعھا کذلک فانھا علی الغنی جائزۃ عندنا یثاب بہ بلا خلاف“**

[مجمع بحار الانوار، تحت لفظ ”صدق“، نولکشور لکھنؤ، ج ۲، ص ۲۳۸، برکات رضا، گجرات]

در مختار میں ہے: **”الصدقۃ لا رجوع فیھا ولو علی غنی لان المقصود فیھا الثواب“** [الدر المختار، کتاب الھبۃ، باب الرجوع فی الھبۃ، ج ۸، ص ۵۱۹، ۵۲۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت] رد المحتار میں بحر سے ہے: **”صرح فی الذخیرۃ بان فی التصدق علیٰ الغنی نوع قربۃ دون قربۃ الفقیر“** [ردالمحتار، کتاب الوقف، مطلب لو وقف علی الاغنیاء، ج ۶، ص ۵۱۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت] بہر حال اسے حرام بتانا شریعت مطہرہ پر افتراء ہے اور اس سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۳

زندہ ماہی اور ٹڈی کے گوشت پر فاتحہ لگتی ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) زندہ ماہی اور ٹڈی کے گوشت پر فاتحہ لگتی ہے یا نہیں؟

(۲) تمام حلالی جانور چرندے اور پرندے کے گوشت پر فاتحہ لگتی ہے یا نہیں؟ سری پر اور کلیجی پر فاتحہ لگتی ہے یا نہیں؟ اوجھڑی اور آنتیں صاف کر کے اس پر فاتحہ ہوتی ہے؟

(۳) ایک بھائی اہلسنت و جماعت عقیدے کا ہے جو امامت کرتا ہے دوسرا بھائی ملازم سرکار ہو کر پینشن پر آ گیا ہے جو وہابی ہے، ایک ہی محلہ میں رہتے ہیں اور شامل کھاتے پیتے ہیں، موت وغیرہ سب میں جاتے ہیں، ان کے گھر کا کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ وہابی سے قطع تعلق نہیں کرتا ہے۔

(۴) ایک مولانا ہیں، ملازم سرکار ہیں، اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھتے ہیں، رامائن بھی پڑھتے ہیں میاں بیوی دونوں۔ وہ آ کر نماز پڑھائے تو اس کی اقتدا جائز ہے یا نہیں؟ اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اہلسنت و جماعت کا پیش امام جس کے پیچھے وہابی لوگ نماز پڑھتے ہیں وہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۵) ایک آدمی ہے جو امام کو گالی دیتا ہے، اس کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟ وہ کہتا ہے میلادا کبر پڑھو، دوسری یعنی اعلیٰ حضرت کی کتاب ہے وہ مت پڑھو، ایک آدمی جمعہ نہیں پڑھتا اور مسجد کے پاس رہتا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ایک آدمی زور سے جماعت میں اللہ اکبر کہتا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟ نکاح کا روپیہ مدرسہ کو دیں یا پڑھانے والے کا حق ہے؟

(۶) جو شخص مومن ہے، اہلسنت و جماعت کا ہے مگر وہ نماز نہیں پڑھتا ہے نہ روزہ رکھتا ہے نہ عید بقرعید میں آتا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اس کے جنازے کی نماز پڑھیں یا نہیں؟

المستفتی: یسین خاں جی پٹھان

مقام و پوسٹ سراڑا، ضلع اودے پور (راجستھان)

الجواب:

(۱) اس پر فاتحہ دینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ان تمام چیزوں پر فاتحہ دینا جائز ہے، اوجھڑی اور آنتوں پر فاتحہ دینا منع ہے کہ ان دونوں کا کھانا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) وہابی سے قطع تعلق لازم ہے، اس کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں؟ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) رامائن پڑھنا جبکہ اس سے مقصود مشرکین کا رد اور تائید اسلام نہ ہو، سخت حرام بدکام کفر انجام ہے اور اگر اس کے کفریات سے رضا یا ان کا استحسان بھی اس پڑھنے کے ساتھ ہو یا ہندوؤں کی وضع مخصوص پر پڑھتا ہو تو قطعی کفر ہے اور ہر دو صورت میں بر تقدیر ثبوت جرم، وہ شخص لائق امامت نہیں اور صورت اخیرہ پر اس کی اقتدا میں نماز باطل محض ہے اور اگر وہ شخص رد شرک و تائید اسلام کے لئے پڑھتا ہے اور وہ شخص صاحب تمیز ہے، حق و باطل کو خوب سمجھتا ہے تو اس پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) امام کو گالی دینے والا سخت گنہ گار مستوجب نار ہے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتاب پڑھنے سے روکنا اعلیٰ حضرت سے تعصب و عناد کی کھلی دلیل ہے وہ شخص اعلیٰ حضرت کا حاسد ہے یا بد مذہب مرتد، اس سے احتراز ضروری ہے اور تارک جمعہ سخت گنہ گار ہے اور جو جماعت میں اللہ اکبر زور سے کہتا ہے اسے آہستہ کہنا چاہئے۔ اور نکاح کا روپیہ پڑھانے والے کو دیں جبکہ وہاں عرف ہو کہ نکاح پڑھانے والے کو دیتے ہیں اور وہ شخص لیتا ہو، ہاں اگر وہ نہ لے تو مدرسہ کو دے سکتے ہیں۔

''لان المعروف کالمشروط'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) اس کی بھی نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۴

میت ہونے پر تین دن تک کھانا نہ پکانا شرعاً کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ

(۱) زید کی والدہ انتقال کر گئی ہیں جب لوگ ان کو دفنانے لے جا رہے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ گاؤں

---

(۱) ردالمحتار، کتاب النکاح، باب المهر، ج ۴، ص ۲۷۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

کے کئی افراد اپنے اپنے گھروں سے اناج لے جارہے ہیں اور اناج کو زید کے گھر والے غریبوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ مردے کے حق میں صحیح ہے؟ اگر ہے تو سمجھا کر لکھیں۔

(۲) اور زید کے یہاں تین روز تک کھانا نہیں پکتا ہے اور اس کے اڑوس پڑوس سے کھانا ناشتہ آتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

(۳) مسجد میں اذان ہو چکی ہے، کچھ مرد بھی جا چکے ہیں پھر اس کے بعد کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے اور السلام علیکم کہتا ہے تو بتاویں کہ اس کا جواب دینا کیسا ہے؟

(۴) عید اور بقر عید کی نماز درست ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اچھی طرح سمجھا کر لکھیں۔

(۵) جمعہ کی اذان ہو چکی ہے اس کے بعد اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے غسل کر رہا ہے تو کیا یہ درست ہے؟

(۶) کوئی شخص کسی شخص سے کچھ مانگ رہا ہے اور وہ شخص اس کو انکار کر دیا تو کون شخص زیادہ گناہ گار ہوا، مانگنے والا یا انکار کرنے والا؟ اذان ہو چکی ہے، زید کسی شخص سے کہہ رہا ہے کہ اذان ہو چکی ہے، نماز کے لئے چلیے اور وہ شخص انکار کر دیتا ہے تو زید گناہ گار ہوا کہ نہیں؟

(۷) شب برأت میں مسجد میں موم بتی خوب جلانا یعنی چراغاں کرنا کیسا ہے؟

المستفتی: نور الحق، منگلاپور، مغربی چمپارن

الجواب:

(۱) مردے کے لئے ایصال ثواب درست بلکہ مستحب و مستحسن ہے اور ہمارے مذہب میں ہر عبادت بدنی ہو خواہ مالی اس کا ثواب مردے کو پہنچتا ہے جبکہ زندہ مردے کو ثواب رسانی کی نیت کرے، احادیث و قرآن سے ثابت ہے۔ در مختار میں ہے:

"الاصل ان کل من اتی بعبادۃ ما لہ جعل ثوابھا لغیرہ" (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر ایسا سوگ کی وجہ سے کرتے ہیں تو یہ جائز نہیں کہ سوگ کی بنا پر کھانا نہ پکائیں اور اگر یہ وجہ

(۱) الدر المختار، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج ۴، ص ۱۱، ۱۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

مشغولیت کھانا پکانے کی فرصت نہیں تو الزام نہیں اور ظاہر یہی ہے کہ موت کے دن مشغولیت ہوتی ہے، اس لئے دو وقت کا کھانا بھیجنا سنت ہے اور اس کے بعد مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جواب دینا سلام کا واجب ہے جبکہ داخل ہونے والا متقی پرہیز گار ہے اور فاسق ہے تو جائز ہے واجب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ مگر جبکہ نماز یا تلاوت میں مشغول ہو تو سلام کرنا منع ہے۔ واللہ تعالی اعلم

(۴) درست ہے جبکہ امام ماذون بہ اقامت عید ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) مانگنے والا اگر محتاج ہے اور قدرت کسب نہیں رکھتا تو منع کرنے والا گناہ گار ورنہ مانگنے والا، زید کا کیا گناہ؟ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) جائز ہے اور اگر نیت محمود سے کریں تو محمود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۶؍شوال المکرم ۱۳۹۶ھ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۵

کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ

(۱) کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نذر ونیاز کرنا جائز نہیں ہے؟ یعنی کھانا وغیرہ پر فاتحہ دلا کر یہ کہنا کہ اس کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر پیغمبران کو پہنچے؟

(۲) کیا کھانے کو سامنے رکھ کر درود شریف سورہ فاتحہ پڑھ کر کھانا کا ثواب کسی پیغمبر یا اولیا کو دینا جائز نہیں؟ اس کے بارے میں پرانے اور نئے فتوے کیا ہیں؟ تفصیل لکھ کر بھیجیں۔ فقط

سید مسعود علی ایڈووکیٹ، کھنڈوا

الجواب:

فاتحہ کہ قرآن خوانی اور دعاء ایصال ثواب اور کھانا کھلانے کا نام ہے، بلا شبہ جائز و مستحسن ہے، ہرگز منع نہیں کہ ہم اہل سنت کے نزدیک اعمال صالحہ وعبادت خوانی یا عبادت بدنی یا عبادت مالی کا ثواب زندوں، مردوں سب کو پہنچتا ہے اور قرآن خوانی کھانے سامنے ہونے سے منع نہیں ہوجاتی، وہابیہ کی جہالت ہے کہ فاتحہ جیسے کام (جو مجموعۂ خیرات ہے) سے منع کرتے ہیں، ہمارے لئے اس کے جواز پر یہی دلیل کافی ہے کہ اس مجموعۂ خیرات میں کوئی امر حرام نہیں تو مجموعہ کیونکر حرام ہوگا؟ لہٰذا فاتحہ ہرگز حرام نہیں بلکہ جائز و مستحسن ہے۔ امام غزالی احیاء میں فرماتے ہیں:

"فاذالم یحرم الاحاد فمن این یحرم المجموع"(۱)

درمختار میں ہے: **الاصل ان کل من اتی بعبادۃ ما لہ جعل ثوابھا لغیرہ وان نواھا عند الفعل لنفسہ یظاھر الادلۃ**"(۲)

تفصیل کے لئے رسالہ مبارکہ سیدنا اعلیٰ حضرت "الحجۃ الفاتحہ" و دیگر رسائل اہل سنت دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہٗ، محلہ سوداگران	صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم ریاض احمد سیوانی غفرلہٗ، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۶

دعا کرنا، قرآن پڑھنا، کھانا کھلانا جب یہ جائز پھر فاتحہ کیوں ناجائز؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

---

(۱) احیاء علوم الدین، کتاب اداب السماع والوجد، ج ۲، ص ۲۷۳، اشھد الحسینی قاھرۃ

(۲) الدر المختار، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج ۴، ص ۱۱، ۱۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

زید اچھی طرح واقف ہے کہ قندوری کرنا شرک و بدعت ہے اور وہ قصداً قندوری کرتا ہے تو اس پر کیا حکم صادر ہوتا ہے؟ اس کا فتویٰ لکھیں۔ فقط والسلام با کرام

اشرف خاں، ہارون خاں
مچھلکوں کنڈہ، پرتاپ گڑھ

الجواب:

بزرگان دین کی نذر و نیاز بلا شبہ جائز و مستحسن ہے، ہرگز شرک و بدعت نہیں، یہ وہابیہ کی جہالت ہے کہ بات بات کو شرک بتاتے ہیں اور وہ امور جو صدہا سال سے عام مسلمانوں کے درمیان رائج و معمول اور ان پر کسی سے انکار منقول نہیں، انہیں شرک و بدعت بتا کر امت مسلمہ کو گمراہ ٹھہراتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"مارآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن" (۱)

جسے سب مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔

نیاز، دعا، قرآن خوانی اور مسلمانوں کو کھانا کھلانا وہابی بتائیں کہ اس میں کون سی چیز شرک اور بدعت ہے؟ دعا کرنا یا قرآن پڑھنا یا کھانا کھلانا؟ اور جب یہ امور علی الانفراد جائز تو ان کے مجموعہ میں کیا زہر گھل گیا کہ وہ حرام بلکہ شرک و بدعت ٹھہرا؟ خیرات کا مجموعہ بھی خیرات ہے، اسے شرک و بدعت کہنا خود ان کی شرک و بدعت ہے۔

امام غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

"فاذالم یحرم الاحاد فمن این یحرم المجموع" (۲)

وہابی ہم سے نیاز کا ثبوت قرون ثلاثہ سے مانگتا ہے وہ خود ثبوت دے کہ قرون ثلاثہ میں کس نے اسے حرام فرمایا اور جب نہ دے سکے اور ہم کہتے ہیں کہ وہ ہرگز نہ دے سکے گا تو اپنی ہی اصلاح

(۱) المقاصد الحسنۃ للسخاوی، ج ۱، ص ۵۷۷، دار الکتب العربی
(۲) احیاء علوم الدین، کتاب آداب السماع والوجد، ج ۲، ص ۲۷۳، اشھد الحسینی قاھرۃ

کے بموجب خود بدعتی ہے اور جب نیاز جائز تو یہ کرنے میں کیا حرج ہے کہ میں فلاں بزرگ کی نیاز کروں گا؟ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
بہاء المصطفیٰ قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷

حقہ پر فاتحہ نہ پڑھنی چاہئے کہ اس میں بو ہوتی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

حقہ سامنے بھرا ہوا موجود ہو تو اس پر فاتحہ دینا کیسا ہے؟ دلیل کے ساتھ جواب تحریر فرمائیں۔ فقط والسلام مع الاکرام

المستفتی: محمد نعیم الدین
نئی مسجد محلہ شاہ آباد، نیلی گران، بریلی شریف

الجواب:

فاتحہ بہتر اشیاء خورد ونوش پر پڑھنا مستحسن ہے حقہ پر فاتحہ نہ پڑھنی چاہئے کہ اس میں بو ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۸

رمضان شریف میں مٹھائی یا کھانے پر دن میں فاتحہ کرنا چاہئے یا نہ کرنا چاہئے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

رمضان شریف میں مٹھائی یا کھانے پر دن میں فاتحہ کرنا چاہئے یا نہ کرنا چاہئے؟ اور اس فاتحہ کا

ثواب پیغمبروں یا جن کے نام بھی کیا جائے، پہونچے گا یا نہیں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کیا وہ کھانے آتے ہیں؟ کچھ کہتے ہیں کہ رمضان شریف میں نہ ہونا چاہئے دن میں، مغرب کے بعد فاتحہ ہونا چاہئے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ مندرجہ بالا عبارت میں کہنے والوں کی یہ باتیں صحیح ہیں یا غلط؟ تحریر فرمائیں۔نوازش ہوگی۔ بینواتوجروا

عبدالمجید خاں ملاجی صاحب
محمد پورا، انیٹھا، ضلع الٰہ آباد(یوپی)

الجواب:

فاتحہ دن رات میں جب چاہیں پڑھنا جائز ہے، اس کے لئے کوئی وقت یا ماہ معین نہیں ہے اور فاتحہ کی اشیاء گزرنے والوں کو نہیں پہنچتی ہیں البتہ ثواب پہنچتا ہے۔ تفسیر عزیزی میں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:

''روایت است کہ مردہ دریں حالت مانند غریقے است کہ انتظار فریادرسی می بردوصدقات وادعیہ وفاتحہ دریں وقت بسیار بکار اومی آید'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۴ رشوال المکرم ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۹

کیا بدبودار چیز مثلاً انڈا مچھلی وغیرہ پر فاتحہ کرنا درست ہے؟

السلام علیکم

کیا بدبودار چیزوں پر جیسے انڈا مچھلی وغیرہ پر فاتحہ کرنا درست ہے یا نہیں؟ کچھ لوگ ارہر کی دال

(۱) التفسیر العزیزی، تحت الآیۃ ''والقمر اذا اتسق'' ص ۲۰۲، مسلم بکڈپو، دھلی

پر بھی اعتراض کرتے ہیں، آپ اپنی رائے سے جلد نوازیں۔ مہربانی ہوگی۔ فقط والسلام

المستفتی: سعید الیاس

الجواب:

ہاں، پکا کر بدبو زائل کرنے کے بعد ان پر فاتحہ پڑھنا درست ہے اور کچی پر کوئی فاتحہ نہیں اور ارہر کی دال میں بھی حرج نہیں، اعتراض غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳/ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۱۰

کھانے کے بعد دعا کرنا حدیث سے ثابت ہے!

مکرم محترم حضرت مولانا مفتی اختر رضا خاں صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام مسنون عرض گزارش یہ ہے کہ

فاتحہ مروجہ کا کھانا کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا کیسا ہے؟ ہمارے یہاں منی پور میں بہت بھاری دعوت ہے، دعوت کھانے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے ہیں اور میت کے لئے ایصال ثواب و قرآن خوانی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ کھانا بھی ہوتا ہے اور اس میں مساکین فقراء امیر غریب سب شامل ہیں۔ قرآن خوانی کے بعد کھانا تقسیم ہوتا ہے۔ اس میں مولوی لوگ، حاجی، حافظ سبھی کھاتے ہیں۔ اہل دیوبند نے کھانے کو حرام اور کھانے والے پر کفر کا فتویٰ دے دیا ہے۔ اس پر میں نے جائز مطلق لکھا ہے اس لئے مجھ سے اہل دیوبند مناظرہ کرنے کو تیار ہیں۔ لہٰذا آپ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا اور میت کے لئے ایصال ثواب کا جواب دیجئے گا اور کتب بھی ساتھ ساتھ مع حوالہ ہم کو تحریر فرماویں اور اہل دیوبند ودعاء الخفیہ مایفعلہ فی نفسہ فرما کر ہم سے بڑا ضد اور کفر ہنود مشبہ لکھا ہے۔ اس کے جواب میں میرے پاس کتاب نہیں ہے رفع یدین کا بہت رد فتویٰ ہم سے لکھا ہے۔ جواب صحیح دلیل سے دیجئے، مجھ کو بدعتی کافر کہا ہے؟ میرے پاس شرح مشکوٰۃ مظاہر الحق موجود ہے اور حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین ہے

اس میں دوسری بحث ہے مستحب مباح باتیں نہیں لکھی ہیں۔ علم غیب کی بحث ہے اور مستحب مباح پر بہت دلیل ہے۔ لہٰذا آپ مباح مستحب کا قرآن عظیم سے دلیل فرماویں اور مباح کی آیت لکھئے۔

المستفتی: مولوی عبدالمنان نوری

محلہ کیمرٹوبستی، ڈیرین، بونگ بازار، منی پور، بنگال

الجواب:

کھانے کے بعد دعا کرنا حدیث سے ثابت ہے اور دعا میں ہاتھ اُٹھانا آداب دعا سے ہے اور ایصال ثواب بھی بالاتفاق جائز ہے۔ صحیح مسلم میں ہے:

"لیس فی الصدقة اختلاف" (۱)

جومنع کرتا ہے اس پر لازم ہے کہ ممانعت دکھائے۔ فاتحہ مروجہ ایصال ثواب کے جواز کی تفصیل اور دلائل کے لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا رسالہ الحجۃ الفاتحہ دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷/رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۱

دوبارہ فاتحہ پڑھنا مضایقہ نہیں رکھتا مگر تعزیہ کے سامنے نہ پڑھنا چاہئے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) محرم الحرام کے مہینے میں جومحرم پر فاتحہ دے کر شیرینی تقسیم کی جاتی ہے اور پھر تیجے میں پنچایت ہوتی ہے اور پھر قل شریف پڑھ کر تقسیم کی جاتی ہے تو کیا یہ درست ہے دوبارہ پھر فاتحہ کی ضرورت ہے یا نہیں؟ کیونکہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ آدھی شیرینی تقسیم کی اور آدھی تعزیہ کے نیچے ڈال دی اور اکٹھا کرنے

---

(۱) الصحیح لمسلم، باب بیان ان الاسناد من الدین، ج ۱، ص ۱۲، مجلس برکات مبارکپور

کے بعد تیجے میں قل شریف ہوا پھر تقسیم کی۔ حدیث شریف سے صحیح جواب دیا جائے۔

(۲) مسجد شکستہ حال میں ہو اور چندہ مسجد کا وصول نہ کیا جائے اور تعزیہ کے لئے زبردستی یا کہ خود ذوق و شوق میں دیا جائے تو مسجد کا چندہ ضروری ہے یا کہ تعزیہ کا جواب دیا جائے؟ مانگنے پر مسجد کا چندہ لوگ انکار کریں اور محرم میں تعزیہ بنانے کو ضروری جان کر دیں۔

(۳) امام مسجد لفظ جیسے ''الحمد للہ الذی'' کی جگہ ''الحمد للہ الجی'' پڑھے تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) دوبارہ فاتحہ پڑھنا مضایقہ نہیں رکھتا مگر تعزیہ کے سامنے نہ پڑھنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مسجد کو چندہ دینا چاہئے کہ کار ثواب ہے اور حسب ضرورت مسجد کو چندہ دینا ضروری ہے۔ تعزیہ میں چندہ دینا ناجائز ہے اور ضروری سمجھنا عقیدہ میں خطا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۱۲

شیرینی کو ہندوؤں کے چڑھاوے سے تشبیہ دینا جہالت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں کہ

(۱) زید منصب امامت پر فائز ہے اور امام مذکور جب فاتحہ کرتا ہے تو شیرینی اپنے پیچھے رکھتا ہے اور سامنے شیرینی رکھنے کو کہتا ہے کہ جیسے غیر مسلم اپنے دیوی دیوتاؤں پر مٹھائی چڑھاتے ہیں ویسے ہی یہ طریقہ ہے لہٰذا سامنے شیرینی رکھ کر فاتحہ کرنا جائز نہیں۔ اس سلسلے میں مکمل ومدلل جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا

(۲) مسجد میں بعد نماز فجر و بعد نماز جمعہ مقتدی حضرات صلاۃ وسلام کھڑے ہو کر پیش کرتے ہیں مگر امام مذکور نہیں پڑھتا بلکہ مصلی سے اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔

(۳) امام مذکور چین والی گھڑی پہن کر امامت کرتا ہے، کتنی بار منع کیا گیا مگر وہ مانتا نہیں۔ لہٰذا کیا چین والی گھڑی کے ساتھ نماز جائز ہے؟

(۴) ان سارے وجوہات کی بنا پر اہلسنت و جماعت کے تمام لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی طور پر ترک کر دیا ہے، پنج وقتہ نمازیں تو اپنے اپنے گھروں میں ادا کرتے ہیں مگر جمعہ کی نماز کے لئے تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ آس پاس میں کوئی ایسی مسجد نہیں ہے جس میں ہم چناں امام ہوا گر مسجد ہے بھی تو کچھ دوری پر ہے اور یہاں تمامی لوگ جوٹ میل میں کام کرنے والے ہیں لہٰذا امر طلب بات یہ ہے کیا ایسی صورت میں یہ لوگ جمعہ کی نماز کسی گھر یا کسی مدرسہ میں قائم کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط

آپ کا نیاز مند: حافظ محمد حسین

ساکن لائن نمبر ۲، پوسٹ ۲۴/ پرگنہ

الجواب:

(۱) شیرینی سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے اور ہندوؤں کے چڑھاوے سے تشبیہ دینا اس کی جہالت ہے۔ کھانا سامنے رکھ کر کھاتے ہیں اور کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہیں اور ختم پر دعا پڑھتے ہیں، وہاں اس کو یہ خیال کیوں نہیں گزرتا؟ مگر یہ وہابیہ کی ہوس خام کا نام معاذ اللہ عند الوہابیہ شریعت ہے مگر اہلسنت کے معمولات جائزہ مستحسنہ ان باتوں سے حرام قرار نہ پائیں گے، وہ سچا ہے تو قرآن و حدیث سے منع ثابت کرے اور ان شاء اللہ قیامت تک ثابت نہ کر سکے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ بھی اس کی وہابیت کی کھلی علامت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) چین کہ عام طور پر اسٹیل کی ہوتی ہے، مرد و عورت کسی کو جائز نہیں۔

جوہرہ نیرہ میں ہے:

”التختم بالحدید و الصفر و النحاس و الرصاص مکروہ للرجال و النساء“ (۱)

اور اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱) الجوهرة النيرة، كتاب الحظر والاباحة، مطلب في تحلى بالذهب والفضة، ج ۲، ص ۲۱۶، دار الكتب العلمية بيروت

(۴) اسے امامت سے معزول کرنا لازم ہے، اگر اس پر قدرت نہ ہو تو الزام نہیں۔ جمعہ کے لئے امام ماذون اور اذن عام ضروری ہے اور اگر یہ دونوں شرطیں نہ ہوں تو جمعہ صحیح نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷/ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۱۳۰

قربانی کے گوشت پر فاتحہ ہوسکتی ہے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

قربانی کا گوشت دو تہائی حصہ مسکینوں اور رشتہ داروں کو تقسیم کرنے کے بعد جو ایک تہائی قربانی والے کے پاس باقی بچتا ہے، کیا اس گوشت پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی فاتحہ کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی بھی نیاز و نذر و فاتحہ وغیرہ دلائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے اس گوشت پر دیگر اولیائے کرام کی فاتحہ دلائی جاسکتی ہے اور بکر کہتا ہے نہیں دلائی جاسکتی۔ لہٰذا اس کا صحیح جواب عنایت فرمایا جاوے۔

المستفتی: محمد بیگ

صالح پور، بریلی شریف

الجواب:

زید درست کہتا ہے اور بکر کا قول غلط و باطل ہے، اس پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۱۴

اپنی حیات میں اپنے لئے چنے وغیرہ پر کلمہ وغیرہ پڑھوانا کیسا ہے؟

بملاحظہ عالی حضور والا نبیرۂ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان علامہ ومولانا اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری بریلی شریف! السلام علیکم

(۱) مؤدبانہ دست بستہ التماس ہے کہ ایک شخص مسلم نے اپنی حیات میں سوا لاکھ کلمہ مبارکہ کو اور قرآن مجید کو مسجد میں اعلان کرا کر کلمہ مبارکہ ساڑھے بارہ کلو چنے پر پڑھوائے تو کیسا ہے؟ اور پڑھوانے والے کا یہ خیال ہے کہ اس کی فضیلت سے میرا ہونے والا عذاب کم ہو جائے گا؟

(۲) کلمہ شریف اور قرآن شریف ایسا پڑھوانے والا فالج یا کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہے کہ خود نہیں کرا سکتا تو اس کے لئے کسی دوسرے سے کہہ کر جو کہ خاندان کے علاوہ ہو، ان سے اس کو کرائے تو کیسا ہے؟ اور وہ دوسرے شخص کا یہ کام کیسا ہے؟

(۳) اس کام کو اس شخص کے خاندان والے یا اور کوئی سوئم کی فاتحہ سمجھ کر اس پر اعتراض کرے تو وہ کہتا ہے کہ یہ ہماری توہین ہے۔

(۴) گاؤں میں اعلان کلمہ شریف اور قرآن مجید پڑھنے کا مسجد میں ہوا ہے۔

(۵) سوئم کی فاتحہ کا اعلان سوئم میں چنے کا ہوتا ہے۔

(۶) جس سے وہ شخص کہے اور وہ نیک کام سمجھ کر پورا کرائے تو اس دوسرے شخص نے کوئی غلط کام کیا؟

(۷) شخص مذکور کے خاندان والے جمعہ کے روز مسجد میں یہ کہیں کہ یہ کام جو کرائے اس میں سوئم کی فاتحہ میں کوئی فرق نہیں ہے اور جس نے اس کام کو کرایا (یعنی دوسرے شخص) نے ہماری توہین کی ہے، ہم اپنی توہین کا دعویٰ کورٹ میں کریں گے۔ براہ کرم مندرجہ بالا اعتراض کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ مہربانی فرما کر مفصل شرعی حکم سے آگاہی بخشی جاوے۔ فقط والسلام

المستفتی: عزیز خاں اکرمی

بمقام جمعدار صاحب ملہار گڑھ، ضلع مندسو (ایم پی)

الجواب:

(۱،۲) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ان کا خیال خام ہے اور اس میں توہین سمجھنا غلط ہے، انہیں توبہ کرنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴،۵،۶) اس اعلان پر مضائقہ نہیں بلکہ کار خیر کی دعوت دینا مستحب ہے اور کار خیر میں تو ملنا بھی خیر ہے۔ لہٰذا وہ شخص بھی مستوجب اجر و مستحق ثواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) ان کا خیال غلط ہے جس سے ان پر توبہ لازم ہے اور کورٹ میں دعویٰ کی دھمکی بھی ناجائز ہے جس سے اس پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۷/رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۵

ایک غلط خبر کی تردید!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ہٰذا میں ازروئے شریعت کہ

کچھ اشخاص جو بتاتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے یہاں سے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ۲۲/رجب المرجب کو حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ کونڈوں پر پڑھی گئی تھی وہ فاتحہ کا ثواب مقبول بارگاہ نہیں ہوا، وجہ یہ تھی کہ حضرت امام علیہ الرحمہ کی جنگ میں پریشانی کی حالت میں تھے وہی اشخاص بتاتے ہیں کہ کونڈوں کی فاتحہ اب دوبارہ سے آج ۲۲/ذی قعدہ بروز بدھ کو ہونا چاہئے اور کچھ لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہوئے فاتحہ کونڈوں پر پڑھنے کے انتظام میں مشغول بھی ہیں۔ کیا شریعت کی طرف سے اجازت ہے یا نہیں؟ جواب درکار ہے۔

المستفتی: سیدزاہد میاں

قصبہ شیر گڑھ، ضلع بریلی (یوپی)

الجواب:

یہ خبر محض نا معتبر ہے، اس پر اعتماد جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲ ؍ ذی قعدہ ۱۴۰۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۶

ایصال ثواب میں بزرگوں کے ساتھ عام لوگوں کو شریک کیا جائے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنے گھر سیدنا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کے لئے اہتمام کیا۔ جب فاتحہ ہوئی تو بوقت ایصال ان مولانا صاحب سے جو ایصال ثواب کر رہے تھے، عرض کیا کہ فاتحہ میں عام لوگوں کو ایصال میں شریک مت کرنا۔ البتہ بزرگان دین کے لئے منع نہیں کیا۔ زید کا اس بات سے مقصود صرف سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادب واحترام اور عقیدت تھی، علاوہ اس کے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تصنیفات میں زید نے دیکھا کہ عام لوگوں کی فاتحہ کا کھانا اغنیاء کو نہیں کھانا چاہئے۔ زید کا معمول ہے کہ جب عام اور اپنے گھر کے مردوں کی فاتحہ کرتا ہے تو پہلے سرکار دو عالم حضور علیہ الصلاۃ والسلام پھر انبیاء واولیاء مومنین ومومنات کو ثواب پہنچاتا ہے مگر جب بزرگوں کی فاتحہ کرتا ہے تو عام لوگوں کے نام سے پرہیز کرتا ہے۔ آیا زید کا یہ طریقہ اختیار کرنا غلط ہے یا صواب؟

سائل: محمد عمر، کانکرٹولہ، بریلی شریف

الجواب:

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور آل واصحاب وبزرگان دین کے بعد عام مومنین ومومنات کے لئے وصول ثواب کی دعا میں حرج نہیں بلکہ دعا کا عام تر ہونا مستحسن ہے اور اس میں امید

اجابت افزوں ہے۔ قال تعالیٰ:

''اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ'' (۱)

روح البیان میں ہے:

''وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان جبریل علیہ السلام قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قل یا محمد ایاک نعبد ای ایاک نؤمل و نرجو لا غیرک و الضمیر المستکن فی نعبد و کذا فی نستعین للقاری و من معہ من الحفظۃ و حاضری صلاۃ الجماعۃ او لہ و لسائر الموحدین ادرج عبادتہ فی تضاعیف عبادتھم و خلط حاجتہ بحاجتھم لعلھا تقبل ببرکتھا وتجاب ولھٰذا شرعت الجماعۃ اھ'' (۲)

زید کو یہ کہنا نہ چاہئے تھا کہ ''عام لوگوں کی الخ'' اور عامۃ المومنین کو دعا میں شریک کرنے سے وہ کھانا عام اموات کا نہیں ہوگیا کہ اغنیاء پرہیز کریں بلکہ اس جگہ آدمی کا قصد و ارادہ و اظہار فاتحہ عام اموات و نیاز بزرگان دین میں وجہ امتیاز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۷/جمادی الاخرہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۷

کسی کی طلاق پر فاتحہ دلانا جائز یا ناجائز؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

زید کی بیوی ہندہ کو بکر بھگا لایا اور اپنے گھر میں بیوی کی طرح رکھنے لگا اور زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق بھی نہیں دی۔ ہندہ کے دو بچے بکر کی زنا کاری سے تولد ہوئے۔ ہندہ آج بھی بکر کے پاس ہے، اس زنا کاری کو دیکھ کر مسجد کے ممبر و صدر سکریٹری و پیش امام مسجد اور محلہ کے دیگر حضرات نے زور ڈالا کہ

---

(۱) سورۃ الفاتحۃ: ۴

(۲) تفسیر روح البیان، سورۃ الفاتحہ، ج ۱، ص ۳۹، ۴۰، دار احیاء التراث العربی

بکر ہندہ کو اپنے گھر سے نکال دے یا زید سے طلاق لے اور بعد عدت کے ہندہ سے نکاح کرے، اگر بکر ہندہ سے تعلق ختم نہیں کرتا ہے تو تمام مسلمان بکر کا ساتھ چھوڑ دیں گے، بکر کے والد اور عزیز داروں نے مسجد کے ممبر سے کہا کہ جس طرح بھی ہو سکے زید سے طلاق دلوا دیجئے ممبران مسجد اور محلہ کے تمام لوگوں نے کوشش کر کے زید سے طلاق دلوادی، زید نے طلاق دے دی تو بکر کے والد نے اکیاون روپیہ مسجد کے لئے دیے اور گیارہ روپے کی شیرینی منگا کر فاتحہ دلوادی اور جو حضرات موجود تھے ان کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ یہ فاتحہ بکر کے والد نے اس لئے دلوائی کہ آج اللہ نے جو گناہ کبیرہ گھر میں ہو رہا تھا اس سے بچا دیا ہندہ کو بکر سے بھی علیٰحدہ کر دیا اور بکر سے یہ کہا گیا کہ عورت ہندہ اب بالکل آزاد ہے، عدت کے بعد ہندہ کو حق ہے کہ جس سے چاہے نکاح کرے، عدت کے ایام میں نکاح تو بڑی چیز ہے نکاح کا پیغام دینا بھی حرام ہے اور ہندہ، بکر اور زید کا کوئی تعلق نہیں۔ اب محلہ کے کچھ حضرات کا یہ کہنا ہے کہ بکر کے والد نے جو فاتحہ دلوائی اس شیرینی کو جن حضرات نے کھایا ہے وہ ناجائز و حرام ہے ان کو شیرینی نہیں کھانا چاہئے تھی۔ ایسی شکل میں شریعت کے حکم سے نوازتے ہوئے فرماویں کیا وہ شیرینی حقیقت میں حرام ہے؟ فاتحہ اس موقع پر دلوانا منع ہے؟ جواب سے نوازیں اور منع ہے تو کھانے والے حضرات کے لئے کیا حکم ہے؟ اور منع نہیں تو حرام و ناجائز کہنے والے کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ فقط

ممبران مسجد محلہ خانقاہ پورن پور، پیلی بھیت

الجواب:

زید کے والد کا فاتحہ دلوانا ناجائز نہ تھا نہ وہ شیرینی کھانا حرام جو لوگ بے دلیل حرام و ناجائز بتاتے ہیں، ملزم ہیں، ان پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶ر شوال المکرم ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۸

سوئم کا چنا، فاتحہ کا کھانا اور چہلم، دسواں وغیرہ کا کھانا امراء کو کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) سوئم کا پڑھا ہوا چنا اور فاتحہ دیا ہوا کھانا اور چہلم، دسواں وغیرہم کا کھانا میت کے کنبہ خویش و اقارب جو امراء میں سے ہوں، ان کے لئے یا ان کی اولاد کے لئے کھانا ازروئے شرع کیسا ہے؟

(۲) درحقیقت اس کا مستحق کون ہے؟ اگر اس کے خاندان میں مسکین وغریب ہو تو اسے کھلا سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز جو قوم کا فقیر یا تکیہ دار کہلاتا ہے لیکن ہزاروں لاکھوں کی دولت رکھتا ہے تو ان لوگوں کو مذکورہ بالا طعام دے سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) جمعرات کا کھانا جو میتوں کے نام فاتحہ ہوتی ہے وہ کھانا مسجد کے امام صاحب کو (جو مدرسہ کے طالبعلم) امامت کرتے ہیں، ان کو جوڑا پہنانا، کھانا کھلانا جائز ہے یا نہیں؟ خلاصہ تحریر فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ عین مہربانی ہوگی۔ فقط والسلام

آپ کا خادم: احقر محمد شمیم احمد منظری

مدرس مدرسہ رضاء المصطفیٰ، تکیہ بچہ شاہ، گونیڈ کھرم شہر کہنہ بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

(۱) عام میت کی فاتحہ کا کھانا فقراء ومساکین کو دینا بہتر ہے، غنی کو نہ کھانا بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مستحق کا بیان گزرا، اس کو کھلانا بہتر ہے اور اگر وہ قریبی ہے تو اور بہتر ہے کہ صلہ رحمی بھی ہے اور بہ ظاہر فقیر پیشہ ور درحقیقت غنی ہے، اسے نہ کھلانا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جائز ہے۔ بزرگان دین کی نیاز کا کھانا تبرک ہے، سب کھائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲؍محرم الحرام ۱۳۹۷ھ/ ۲۳؍دسمبر ۱۹۷۶ء

□□□

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔(۱)

باب المزامیر واللھو واللعب

(۱) المائدۃ:۲/کنزالایمان

باب المزامیر واللھو واللعب

مسئلہ-۱

سماع ووجد کب کس کے لئے جائز اور کب ناجائز؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ ایک کتاب میں یہ لکھا ہے کہ

(۱) سماع حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے۔

(۲) سماع ووجد خداوندی ہے اور بخشش سماع عین عنایت ربانی اور مقبولیت صمدانی ہے، سماع اور نماز نفل سے افضل ہے۔

(۳) دہلی کے ایک مشائخ کی مجلس سرود وسماع میں حضرت خضر علیہ السلام لوگوں کے جوتوں کی نگہبانی کرتے تھے۔

(۴) ایک بزرگ کعبہ مبارک میں حاضر تھے اور آدھی رات کا وقت تھا، کعبہ شریف آپ کو نظر نہیں آیا، آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ کعبہ نظر نہیں آرہا ہے، ارشاد ہوا کہ کعبہ ابھی ایک بزرگ کے طواف کے لئے گیا ہوا ہے۔ کیا ایسی کتاب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول ہوسکتی ہے؟ لہٰذا ایسی کتاب اور ایسی جہالت رکھنے والے مؤلف نیز اس پر عقیدہ رکھنے والے اور اس کی تائید اور حمایت کرنے والوں کے متعلق شرعی کیا حکم ہے؟ جواب دیں۔ عین نوازش ہوگی فقط والسلام

سراج احمد، محلہ باقر گنج، بریلی شریف

الجواب:

(۱،۲) نہیں۔ اور سماع مروجہ کہ خلاف شرع اشعار و چند در چند منکرات سے عبارت ہے اور جس میں

کہ بلا فرق مرد وزن مجتمع ہوتے ہیں، ایسا سماع اولیائے کرام میں کسی نے نہ سنا بلکہ اولیائے کرام نے مزامیر کو حلال جاننے والے کو جہنمی بتایا ہے۔

امام ابوالقاسم قشیری قدس سرہ رسالہ مبارکہ میں فرماتے ہیں:

''ابو علی أحمد بن محمد الروذباری بغدادی اقام بمصر و مات فیها (سنة اثنتین وعشرین و ثلثمائة) صحب الجنید والنوری وابن الجلاء والطبقة، وكان أعلم المشايخ فی الطریقة، سئل ابو علی عن من یستمع للملاهی ویقول: هی لی حلال لأنی وصلت الی درجة لاتؤثر فی اختلافات الاحوال فقال نعم قدوصل ولكن الی سقر'' (۱)

یعنی سیدی ابوعلی روذباری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغدادی ہیں، مصر میں اقامت فرمائی اور اسی میں ۳۲۲ھ (تین سو بائیس ہجری) میں وفات پائی۔ سید الطائفہ جنید وحضرت ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اصحاب سے ہیں، مشائخ میں ان سے زیادہ علم طریقت کسی کو نہ تھا، اس جناب میں سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سنتا اور کہتا ہے، یہ میرے لئے حلال ہیں اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا کہ احوال کا اختلاف میرے اوپر اثر نہیں ڈالتا، فرمایا: پہنچا تو ضرور مگر کہاں تک؟ جہنم تک۔

اور مشائخ کرام قدست اسرارہم کے زمانہ مبارک میں جو سماع تھا وہ ان منکرات سے پاک و صاف تھا اور سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام وصحابہ وتابعین کے زمانے میں اس کا وجود معلوم ومنقول نہیں۔ اس لحاظ سے مشائخ کا وہ سماع مباح بھی بدعت ہے۔ چنانچہ اسی سبع سنابل شریف میں جس کے متعلق سوال میں اعتراض کیا ہے، ارشاد فرمایا:

''سماع بدعت است در عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم وزمان صحابہ وتابعین رضوان اللہ علیہم نہ بودہ است، جواب گوئیم ہرچند بدعت است ولیکن مزاحم سنتے نیست پس مذموم نہ باشد خصوصا کہ مشتمل است برفوائد ومشائخ متاخرہ آنرا مستحسن داشتہ اند واز جملہ فوائد سماع یکے آنست کہ کلالتے وملالتے کہ طالبان را درطلب زروئے طبع واقع شود وقبضے ویاسے کہ موجب فتور اعمال وقصور احوال ایشاں بود، مشائخ متاخرہ بر

(۱) الرسالۃ القشیریۃ، اعلام التصوف، الفصل الرابع، منہم احمد بن محمد الروذباری، ص ۴۱۶، دار الخیر، بیروت

دفع ایں عارضہ ترکیبے روحانی از سماع اصوات طیبہ والحان متناسبہ واشعار مشوقہ بروجہے کہ مشروع باشد نہادہ اند وطالبان راوقت حاجت برتناول آں رخصت دادہ" (۱)

یعنی اگر کہیں کہ سماع بدعت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہد اور صحابہ وتابعین کے زمانے میں نہ تھا، ہم جواب میں کہیں گے کہ ہر چند کہ بدعت ہے لیکن کسی منت کا دافع نہیں۔ لہٰذا مذموم نہیں خصوصا جبکہ فوائد پر مشتمل ہے اور مشائخ متاخرین نے اسے مستحسن قرار دیا ہے اور سماع مشائخ کے فوائد سے منجملہ ایک یہ ہے، طالبان حق کو طبع بشری کے تقاضے اسی سے جو سستی وانقباض کہ ان کے اعمال خیر میں اور احوال میں قصور کا میت ہوتا کہ مشائخ نے اس عارضہ کو دفع کرنے کے لئے پاک اور موزوں آوازوں اور شوق اشعار کی جائز طریقہ پر ایک ترکیب وضع فرمائی اور طالبان حق کو وقت حاجت اس طریقہ کو برتنے کی رخصت دی۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ مشائخ کا سماع مروجہ سماع کی شناعتوں سے پاک تھا، پھر طالبان حق کے لئے مخصوص تھا، دوسروں کو اس کی اجازت نہ تھی، اسی لئے اسی سبع سنابل میں فرمایا:

"ایں طائفہ را اتفاق است کہ مباح لأہلہ - الخ" (۲)

اور اسکے باوجود حضرت میر عبد الواحد بلگرامی ان خرافات مروجہ کو نماز نفل سے افضل بتائیں گے؟ ہاں مشائخ کرام قدست اسرارہم کے سماع مقدس کو حضرت مودود چشتی نے ضرور دوگانہ سے افضل فرمایا اور حضرت میر عبد الواحد قدس سرہٗ نے ان سے حکایت فرمایا۔ چنانچہ اسی سبع سنابل میں ہے:

"نقل است کہ امام شمس الائمہ گرگانی یا شیخ المشائخ شیخ مودود چشتی قدس سرہٗ گفت کہ شیخ ما روایت فقہ نمی گوییم ومسئلۂ شرعی را بحث نمی کنیم ہم از اصول شامی پرسم کہ رائے شما چیست سماع بہتر یا نماز شیخ، فرمود کہ شما علمائے دین اید نیکوتر دانید کہ اگر شخصے "دوگانہ" نماز باشرائط وارکان کہ آمدہ است باخلاص تمام گذارد قبول من اللہ تعالیٰ را احتمال دارد ان شاء قبل وان شاء رد شیخ الائمہ گفت آرے شیخ فرمود کہ ایں در خطر قبول است و السماع جذبۃ من جذبات الحق در عین قبول است" (۳) واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) سبع سنابل، سنبلہ ہفتم در متفرقات از فوائد، ص ۱۷۹، ۱۷۸، مکتبۃ قادریہ، لاہور

(۲) سبع سنابل، سنبلۂ ہفتم در متفرقات از فوائد، ص ۱۷۸، مکتبہ قادریہ، لاہور

(۳) سبع سنابل، سنبلۂ ہفتم در متفرقات از فوائد، ص ۱۸۰، مکتبہ قادریہ، لاہور

(۳) خضر سے مراد خضر علیہ السلام نہیں بلکہ ہر دور میں ایک ولی بنام خضر ہوتا ہے اور تفصیل کے لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا فتویٰ جو مہر درخشاں تصنیف مولانا مفتی مظفر احمد صاحب داتا گنجوی میں چھپا ہے، ملاحظہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ہاں وہ واقعہ مخدوم جہانیاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو حضرت خیر الدین محمود چراغ دہلی کی زیارت کے لئے مکہ سے تشریف لائے اور وہیں انہیں یہ الہام ہوا اور شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کعبہ کا کسی ولی کی زیارت کو جانا اور اس کا طواف کرنا ممکن بلکہ واقع ہے اور علمائے دین نے اولیائے کرام کے واقعات میں لکھا ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

''وفی البحر عن عدۃ الفتاویٰ الکعبۃ اذا رفعت عن مکانہا لزیارۃ اصحاب الکرامۃ ففی تلک الحالۃ جازت الصلاۃ الی ارضہا''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

اور سبع سنابل شریف بارگاہ رسالت میں مقبول ہے جیسا کہ حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی و سید شاہ صبغۃ اللہ بیرو جی نے فرمایا اور سرکار نے بشارت دی۔ مزید تفصیل کے لئے خاتمہ سبع سنابل ملاحظہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳؍شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

مسئلہ-۲

کیا ٹیلیویزن کا دیکھنا مطلقاً گناہ ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ٹیلیویزن جس پر اکثر و بیشتر فلمیں، ناچ گانے لہو ولعب اور کبھی وقتی طور پر اسلامی پروگرام بھی نشر کیا جاتا ہے تو سوال طلب یہ امر ہے کہ

(۱) آیا ٹیلیویزن کا دیکھنا مطلقاً چاہے جو کوئی پروگرام ہو، گناہ ہے؟ یا نہیں؟

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلوۃ، مطلب کرامات الاولیاء، ج۲، ص۱۱۴، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) ٹیلیویزن پر بذات خود پروگرام نشر کرنا کیسا ہے؟ اگرچہ نعت وسلام ہو۔ بینوا توجروا

المستفتی: محمد ابراہیم محمد حسین

الجواب:

(۱) گانے ناچ اور لہولعب جملہ ملاہی حرام ہیں۔ درمختار میں ہے:

''دلت المسئلة علیٰ ان الملاهی کلها حرام''(۱)

اور لہو ولعب سنیما کے پردے پر ہو یا ٹیلیویزن پر، خواہ کہیں، دیکھنا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ناجائز ہے کہ یہ بے فوٹو کھنچائے ممکن نہیں اور جاندار کا فوٹو کھینچنا کھنچانا حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

''ان اشد الناس عذابا عند الله المصورون''(۲)

سب سے زیادہ عذاب تصویر کھینچنے کھنچانے والوں پر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۳

باجے تاشے ڈھول حرام ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلوں میں کہ

زید کا نکاح ایک موضع میں ہو گیا جہاں پر زید کی ننیہال بھی ہے اور پرانی رشتہ داری بھی ہے۔ جب زید وہاں سسرال میں جاتا ہے تو لوگ وہابی کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زید نذر و نیاز و فاتحہ کو نہیں مانتا ہے۔ حالانکہ زید پکا سچا سنی ہے۔ ہاں ڈھول تاشا، باجا، گانا وغیرہ البتہ بُرا جانتا ہے۔ تو وہاں سسرال کے لوگ کہتے ہیں کہ کیا یہ چیزیں غلط ہیں؟ اگر غلط ہوں تو ان کے بارے میں فتویٰ لاؤ۔ اور نذر و نیاز کی تصدیق زید کی زوجہ سے ہو چکی ہے مگر وہ لوگ یقین نہیں کرتے۔ زید نذر و نیاز کو مانتا بھی ہے اور کرتا بھی

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۰۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) مشکوة المصابیح، باب التصاویر، الفصل الاول، ص ۳۸۵، مجلس برکات

ہے مگر ڈھول، گانے بجانے سے سخت نفرت ہے تو کیا وہ سنی ہونے سے خارج ہو جاتا ہے؟ ذرا تفصیل سے لکھئے کہ لوگ سنیوں ہی کو وہابی کہنے لگے ہیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: محمد ہارون، قصبہ نواب گنج، ضلع بریلی

الجواب:

فی الواقع باجے تاشے ڈھول حرام ہیں، حدیث میں ہے:

"امرنی ربی عزوجل بمحق المعازف" (۱)

مجھے میرے رب عزوجل نے باجوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔

زید کو اس وجہ سے کہ وہ باجے سے منع کرتا ہے۔ وہابی جاننا حرام ہے۔ پھر زید فی الواقع اگر تمام ضروریات دین کا معتقد اور معمولات اہلسنت نیاز و فاتحہ وغیرہ کا قائل اور دیوبندی وہابی قادیانی رافضی وغیرہم فرق باطلہ کو بے دین جانتا بلکہ جو ان کے کفر پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہ جانے انہیں بھی کافر مانتا ہے تو وہ بیشک سنی ہے اور اُسے وہابی کہنا حرام کفر انجام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲/ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴

کنویں پر نیاز کرنے، علم نکالنے وغیرہ کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) محرم کی ۵ پانچ کو بارہ بجے کنواں کے اردگرد نیاز رکھنا درست ہے یا نہیں؟ اور اس میں شکر ڈالنا

---

(۱) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الحدود، باب بیان الخمر، ج۷، ص۲۱۹، حدیث ۳۶۵۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

بنام خضر علیہ السلام؟

(۲) علم نکالنا یا اس کے بانس کو مسجد کی چھت پر رکھنا کیسا ہے؟ اور علم سجا کر مسجد کے صحن میں رکھنا کیسا ہے؟

(۳) باقر گنج کی عید گاہ کے برابر جو کربلا ہے اس کو کربلا کہنا کیسا ہے؟ اگر کربلا کہنا منع ہے تو کیا کہنا چاہئے؟

(۴) صحرا میں پڑی پڑی اور کلاوا پہ جہیز جو استعمال کرتے ہیں یہ کیسا ہے؟

(۵) جو اپنے مکان ہی میں منت کا علم سجا کر رکھے یہ کیسا ہے؟

ان کا جواب مع حوالہ تحریر فرمائیں، عین کرم ہوگا!

المستفتی: محمد عمر، محلہ کٹلو، بریلی شریف

الجواب:

(۱) نیاز بزرگان دین جائز و مستحسن ہے، کنوے کے ارد گرد رکھنا لغو ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲،۳،۴،۵) یہ سب خرافات واہیات واجب الاحتراز ہیں۔ ما انزل اللہ بہا من سلطان۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۹ر محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

مسئلہ-۵

شراب پینا، جوا کھیلنا ناجائز و حرام و گناہ کبیرہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

(۱) شراب پینے و جوا کھیلنے والا۔

(۲) رشوت و دلالی کھانے والا۔

(۳) ایک یا دو ماہ پہلے مندے بھاؤ پر روپے دے کر فصل آنے پر اناج لینے والا۔ ان لوگوں کے مطابق تحریر کر دیجئے کہ کس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: ماسٹر حبیب احمد انصاری

مقام و پوسٹ فرید نگر، وایا تھہراولد، ضلع مراد آباد (یوپی)

الجواب:

(۱) شراب پینا، جوا کھیلنا ناجائز و حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) رشوت لینا ناجائز و حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ دلالی کا پیشہ بھی مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) یہ صورت بیع سلم کی ہے اگر اس کے سب شرائط پائے جائیں تو جائز ہے اور بعض شرطیں مفقود ہوں تو ناجائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-٦

تیتر باز لائق امامت و تولیت ہے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید کا کام یہ تھا کہ تیتر بازی کرتا تھا پھر موصوف نے توبہ کرلی تھی اب وہ تیتر بازی نہیں کرتا، زید تیتر بازی میں مشہور ہے اور اس فن کو جانتے بھی ہیں، زید کو دوسرے تیتر باز بلاتے ہیں، اپنا کرایہ دے کر زید وہاں جاکے تیتر پکڑتے ہیں اور اس کا سب ہنر بتاتے ہیں، ان سب باتوں سے کچھ مقتدیوں کو اعتراض ہے۔ زید ان سب باتوں سے اذان و تکبیر دے سکتے ہیں؟ اور باشرع ہیں شریعت کے مطابق جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا! فقط

محمد اختر میاں، محلہ بانخانہ، بریلی شریف

الجواب:

تیتر بازی پر مدد تیتر بازی نہ ہوگی تو اور کیا ہوگی؟ پھر یہ کیسے کہہ دیا کہ وہ تیتر بازی نہیں کرتا، اس پر اس سے بھی توبہ لازم۔ قال تعالیٰ:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ(۱)

---

(۱) سورۃ المائدۃ:۲

بے توبہ نہ وہ صالح تولیت مسجد نہ اذان دینے کے قابل ہے کہ فاسق ہے اور فاسق کو تولیت سے شرعاً معزولی کا حکم ہے۔تنویر ودرمختار میں ہے:

"وینزع بزازیة (لو) الواقف درر، فعیره بالاولیٰ غیر مامون او عاجزاً او ظهر به فسق کشرب خمر و نحوه فتح ,او کان یصرف ماله فی الکیمیانهر، بحثا و ان شرطه عدم نزعه او ان لا ینزعه قاض و لا سلطان لمخالفته لحکم الشرع فیبطل کالوصی فلو ماموناً لم یصح تولیة غیره اشباه" (۱)

اسی درمختار میں ہے:

"جزم المصنف بعدم صحة اذان مجنون و معتوه و صبی لا یعقل قلت و کافر و و فاسق لعدم قبول قوله فی الدیانات" (۲)

اور اذان فاسق کی مکروہ اور بحالت عدم خوف فتنہ اس کے اعادہ کا حکم ہے۔کما مرّ جوابہ۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۴؍محرم الحرام ۱۳۹۷ھ/ ۵؍جنوری ۱۹۷۷ء

مسئلہ-۷

باجہ حرام، گھوڑے کی سواری جائز ہے!

جناب والا علمائے دین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ فرمائیں

سید پور کلاں ضلع مدینہ مدھیہ پردیش میں ایک قاضی صاحب ہیں، ان کا نام قاضی وجیہ اللہ ہے۔وہ دوگانہ نماز پڑھانے جاتے ہیں تو باجے وگھوڑے پر بیٹھ کر ساتھ میں جاتے ہیں، کیا ان کا یہ عمل جائز ہے یا نہیں؟ باجا بجتا ہوا جاؤ اور گھوڑے پر بیٹھ کر جانا اسلام میں کہاں تک جائز ہے؟ مہربانی کر کے

(۱) الدر المختار، کتاب الوقف، ج۶، ص۵۷۸ تا ۵۸۲، دار الکتب العلمیة، بیروت
(۲) الدر المختار، کتاب الصلوة، باب الاذان، ج۲، ص۶۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

اس بارے میں فتویٰ ارسال کرنے کی مہربانی کریں۔

آپ کا خادم: یعقوب علی
سید پور کلاں ضلع مدینہ، مدھیہ پردیش

الجواب:

باجہ حرام ہے۔حدیث میں ہے:

"امرنی ربی عزوجل بمحق المعازف" (۱)

مجھے میرے رب عزوجل نے باجوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔

لہٰذا باجہ ساتھ نہ ہو اور گھوڑے کی سواری جائز ہے اور قاضی صاحب اگر اس منکرے راضی ہیں تو گناہ گار ہیں، توبہ کریں اور اگر راضی نہیں بلکہ حتی الوسع منع کرتے ہیں تو ان پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۵ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸

تلوار وغیرہ سے جسم پر وار کرنا حرام حرام بدکام ہلاکت انجام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نشان نکالنا یعنی علم اور تلوار سے چھوپ کرنا حلوانی چڑھانی وغیرہ وغیرہ کرتے ہیں یہ سب خاندان دفاعیہ میں داخل ہیں لہٰذا علم کی نسبت سرکار بغداد سے دیتے ہیں، کچھ لوگ مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ جواب مرحمت فرمائیں مدلل۔

غلام رسول فتح بھائی خلیفہ الرفاعی قادری
مقام وپوسٹ ڈبھوئی ضلع بڑودہ (گجرات)

---

(۱) کنز العمال، باب تتمۃ الاکمال، ج ۱۱، ص ۵۹۹، حدیث ۳۲۰۸۹، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

الجواب:

تلوار وغیرہ سے جسم پر وار کرنا حرام حرام بدکام ہلاکت انجام ہے۔

قال تعالیٰ: ”وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ-الآیة“ (۱)

اور جو جلوس اس پر اور دیگر منکرات پر مشتمل ہو، منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴ر شوال المکرم ۹۸ ۱۳ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۹

ڈھولک بجانا اور عورتوں کا گانا، ناچ، لہو ولعب وغیرہ حرام بدکام بدانجام ہیں!

مکرم ومحترم جناب مفتی صاحب، دار الافتاء دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف! السلام علیکم

عرض خدمت یہ ہے کہ مندرجہ سوالات کے جواب معتبر کتب فقہیہ حنفیہ وقرآن وحدیث سے تحریر فرما کر مشکور فرماویں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں

(۱) ہمارے یہاں پر ایک پیر صاحب ہیں جو کہ اپنے آپ کو سید بتلاتے ہیں، ان کے یہاں پر مرید بھی ہیں اور وہ اپنے کو اہلسنت وجماعت اور علمائے بریلی کے پیرو بھی بتلاتے ہیں مگر مندرجہ ذیل باتوں کو جائز اور باعث ثواب بتلاتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ان باتوں کو علمائے دیوبند اور وہابی فرماتے ہیں اور یہ تمام کام پہلے سے ہوتے آرہے ہیں۔ تفصیل یہ ہے کہ: بیاہ شادیوں میں جو رسمیں کی جاتی ہیں یعنی بدن پر اُبٹن ملنا، ڈھولک بجانا، عورتوں کا گانا گانا اور بارات میں رنڈی اور قوالوں اور باجہ والوں کا لے جا کران سے قوالی سننا، ناچ کرانا وغیرہ اور جس جگہ تقریب میں باجہ ولہو ولعب ہو وہاں پر دعوت طعام میں

---

(۱) سورۃ البقرۃ:۱۹۵

شرکت کرنا، فاتحہ تیجہ میں اور فاتحہ دسواں، چالیسواں وغیرہ کو قرض لے کر ادا کرنا اور امیروں کی دعوتیں کرنا، بلاقبر کے مزار کی زیارت کرنا اور وہاں پر جا کر چڑھاوا چڑھانا، روشنی کرنا وغیرہ مزارات اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے عورتوں کو جانا اور عرس شریف میں عورتوں کا شرکت کرنا اور قوالیوں کا مزامیر کے ساتھ سننا اور قوالوں کو اجرت دینا اور یوں کہنا کہ یا بزرگ اگر آپ مجھے ایک لڑکا دے دیں تو میں آپ کی نیاز کروں گا، مردوں عورتوں کا مزارات اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی قبروں کو سجدہ وطواف کرنا اور بوسہ دینا، زندہ بزرگوں اور پیروں کو سجدۂ تعظیمی کرنا، تعزیہ بنانا اور اس سے اپنی مرادیں مانگنا، بچوں کو امام حسین علیہ السلام کے نام کا دولہا بنانا، حضرت مسعود غازی سید سالار رحمۃ تعالیٰ علیہ کے نام کا اپنے گھر میں چبوترہ بنا کر اس پر ہر جمعرات کو چراغاں کرنا، پیروں کو اپنے مریدوں، عورتوں اور بچوں سے پیر دبوانا اور پیر کو اپنی مریدین عورتوں کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا اور ان سے یہ کہنا کہ اپنے پیر سے عورتوں کو پردہ نہ کرنا، عورتوں کو کلام اللہ شریف بلند آواز سے پڑھنا وغیرہ وغیرہ منع نہیں کرتے بلکہ یہ تمام کام پہلے سے ہوتے آرہے ہیں، آپ ان تمام باتوں کے متعلق تفصیل سے جواب تحریر فرماویں اور ان پیر صاحب کی بابت بھی تحریر فرماویں کہ جو ایسے کاموں کو درست بتلاوے شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی: ملا بندو حسن جوالا پوری

رحمت پور، ڈاکخانہ کلیر شریف، رڑکی، ضلع سہارنپور

الجواب:

ابٹن جس میں طاہر اشیاء کی آمیزش ہو، جائز ومباح ہے اور ڈھولک بجانا اور عورتوں کا گانا، ناچ، لہو ولعب وغیرہ حرام بدکام بدانجام ہیں، درمختار میں ہے:

"دلت المسئلۃ ان الملاھی کلھا حرام" (۱)

اور ایسی محافل میں شرکت واقف حال کو ہرگز جائز نہیں اور جسے بعد میں علم ہوا تو اگر مقتدا ہے تو ہرگز نہ ٹھہرے اور عامی کو حکم ہے کہ خاص اس موضع محرمات سے الگ رہے۔

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج ۹، ص ۵۰۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

اسی درمختار میں ہے: "دعی الی ولیمة وثمة لعب أو غنا قعد و أكل لو المنكر من المنزل فلو على المائدة لا ينبغي ان يقعد بل يخرج معرضا لقوله تعالىٰ فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظلمين فان قدر على المنع فعل و الا يقدر صبر ان لم يكن ممن يقتدى به فان كان مقتدى و لم يقدر على المنع خرج و لم يقعد لان فيه شين الدين "(۱)

اور فاتحہ وغیرہا کے لئے قرض لینے میں حرج نہیں جبکہ ادا کی نیت ہو اور دینے پر قادر ہو ورنہ جائز نہیں اور قبر بلا مقبور کی زیارت اور مزارات واعراس میں عورتوں کو جانا حرام ہے اور اس منت میں حرج نہیں کہ قائل کی نیت یہ ہوتی ہے کہ اگر آپ دعا فرمائیں اور اس سے مجھے خدا لڑکا بخشے تو میں یہ کام کروں گا، کوئی اولیاء کو مستقل نہیں جانتا بلکہ واسطہ سمجھتا ہے اور وہ بے شک خدا کی جناب میں ہمارے واسطہ ہیں۔قال تعالیٰ:

"وَ ابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ" (۲)

اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈھو۔

اور فرماتا ہے:

"یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ" (۳)

یعنی اللہ سے دعا کرتے ہیں اور اس کے نزدیک تر کا وسیلہ چاہتے ہیں

اور یہ منت شرعی نہیں۔لہٰذا لازم نہیں ہے مگر جبکہ فقراء کو کھلانے کی نیت کی ہو تو یہ نذر شرعی ہوئی، اب اس کھانے سے غنی کو کھانا جائز نہیں، منت شرعی یہ ہے کہ ایسے کام کو جس کی جنس سے واجب شرع میں ہو مثلاً نفل روزہ نماز، صدقہ کہ اس کی جنس سے زکوٰۃ واجب ہے، اپنے اوپر لازم کر لینا اور قبروں کو سجدہ ناجائز ہے۔ ہماری شرع مطہر میں سجدہ تعظیمی کسی کو جائز نہیں اور مروجہ تعزیہ حرام ہے اور وہاں مرادیں مانگنا حرام اشد حرام اور بچوں کو فقیر بنانا، ان سے بھیک منگوانا نہایت بدکام بدانجام اور میت کا حکم اوپر گزرا اور وہ چبوترہ

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج ۹، ص ۵۰۲، ۵۰۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) سورۃ المائدۃ:۳۵

(۳) سورۃ الاسراء:۵۷

اوراس پر چراغاں عوام کی فرضی اختراعات وخرافات واہیات ہے۔عورتوں سے پیر دبوانا مطلقاً حرام اور بچوں سے بغیرولی کی اجازت کے ناجائز ہےاورعورتوں کی خلوت میں اجنبی کا بیٹھنااور بے پردگی بلاشبہ حرام بدکام بدانجام۔اور بلندآواز سےعورتوں کا پڑھنا کہ مرد سنیں ضرورحرام ہے۔

عامۂ کتب میں ہے:

''صوت المرأة عورة'' (۱)

اوران امورکوجائز بتاناملحد زندیق کا کام ہے،اس پرتوبہ وتجدیدایمان وتجدیدنکاح لازم ہےورنہ ہرمسلمان واقف حال پرفرض ہے کہ اسے چھوڑ دے،مرید پرلازم ہے کہ اس کی بیعت توڑ دیں ورنہ وہ بھی اس کی رسی میں گرفتار ہیں۔والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیرمحمداختر رضاخاں ازہری قادری غفرلہ

۳۰رصفرالمظفر ۱۳۹۸ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمدعبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاءمنظراسلام،محلہ سوداگران

مسئلہ-۱۰

جوکہے''میرےاوپرفلاں بزرگ کی سواری آتی ہے''اس کاحکم!

کیافرماتے ہیں علمائے دین! حضرت قبلہ وکعبہ پیرطریقت،علمائے دین کو یہ خاکسار رضوی عاجزی وانکساری کے ساتھ بہت بہت سلام عرض کرتا ہے۔

حضورسے گزارش ہے کہ حضرت تشریف لائے عرصہ دراز ہوگیا،دل کوتسلی وچین نہیں ہے،حضرت چین وسکون کہ اس غلام کے قلب پرنظرڈالیں،ابھی ہم لوگوں کومعرفت کا پیش بھی نہیں ملا،یعنی شجرہ شریف اورسوال کئی طرف روانہ کیالیکن حضورمیں جواب سے محروم رہااوریہی سوچتارہاہوں کہ مجھ جیسابدقسمت اور

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلوۃ،باب شروط الصلوۃ،ج ۲،ص ۷۹،دارالکتب العلمیۃ،بیروت

کوئی نہیں ہے کیونکہ حضرت دور ہیں۔ خط دے چکا ہوں لیکن کوئی خط کا جواب نہیں ملا، مجبور ہوں، دو آدمیوں کے پاس شجرہ شریف نہیں وظیفہ وغیرہ سے مجبور ہوں، پوسٹ کے ذریعہ سے بھیجنے کی زحمت گوارہ کریں، بڑا عین کرم ہوگا!

(پتہ: نام دارخاں، بنڈاالمیہ سی پوسٹ پنڈالمسری، ضلع بلاسپور، ایم پی)

مسئلہ: مسلم شخص کے چہرے پر صرف داڑھی ہے روزہ نماز پرہیز کوئی قسم کی نہیں ہے اور قصبے میں بابا سید شاہ کا مزار ہے، کہتا ہے کہ میرے اوپر بابا صاحب کی سواری آتی ہے، تو حضرت سے گزارش ہے کہ علمائے دین شرع میں اس مسئلے کو بین دلیل کے ساتھ جواب دیں۔ بڑا عین کرم ہوگا کیونکہ حضور بہت سے لوگ گمراہ ہورہے ہیں۔

شیخ شہزادہ داؤ پارہ
سوگیل ضلع بلاسپور، ایم پی

الجواب:

ایسا شخص نہایت گناہ گار مستحق نار ہے اور بحکم حدیث شیطان کا مسخرہ ہے جبکہ بہ صحت ہوش و حواس صوم وصلاۃ کا تارک محرمات کا مرتکب ہو اور اس کے اوپر سواری آنا محض خرافات ہے اور اگر کسی شئ کا اس کے اوپر اثر ہو بھی تو یہ بزرگی کی دلیل نہیں، بزرگی تقویٰ سے ہے اور تقویٰ اتباع شرع کا نام۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ" (۱)

یعنی سب سے زیادہ مکرم اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ متقی ہے۔

اور فرماتا ہے:

"اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ" (۲)

اللہ کے ولی متقی لوگ ہیں۔

---

(۱) سورۃ الحجرات:۱۳

(۲) سورۃ الانفال:۳۴

وہ شخص نرا جاہل ہے اور وہ سواری اس کا شعبدہ ہے ممکن کہ سفلی عمل کے ذریعہ کچھ شیاطین سے مدد لیتا ہو تو یہ خود حرام ہے جسے وجہ بزرگی سمجھنا گمراہ جاہل کا کام ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵ / ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، سوداگران، بریلی

مسئلہ-۱۱

محبوب الٰہی نے فرمایا: ''مزامیر باجے سماع میں نہ ہوں کہ مزامیر حرام ہے''!

قبلہ وکعبہ حضرت مفتی اعظم ہند!

خدمت میں گزارش ہے کہ محفل سماع کے بارے میں مدلل روشنی سے آگاہ فرمائیں تاکہ کبھی کبھی دل کو بہت دکھ ہوتا ہے علماء کی تقصیر سے جیسے ابھی ۶/ رجب کو خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی شہنشاہ ولایت کے قل شریف کے موقع پر محفل سماع کا انعقاد ہوا تھا بہ عزت بزرگ اور نوجوان لوگ سنی عقیدے سے تعلق رکھنے والے تشریف فرماتھے محفل کا ماحول صرف نعت پاک رسول ومنقبت خواجہ غریب نواز اور ایک کلام وہ جو حضرت امیر خسرو نے لکھا ہے جسے رنگ شریف کہتے ہیں جس میں حضور غوث اعظم سے لے کر خواجہ غریب نواز خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور بابا فرید الدین اور خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی اور علاؤ الدین صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی آتا ہے اور پھر اس کے بعد نذر اور قل شریف کلام الٰہی پر ختم ہوکر جو کچھ بھی لوگ وہاں ہوتے ہیں اور جو کچھ بھی وہاں ہوتا ہے وہ تبرک سب کو تقسیم کردیا جاتا ہے۔ اس موقع پر ایک عالم صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ خواجہ صاحب نے بھی سماع نہیں سنا ہے اور یہ قوالی مانند زنا کے ہے اور اس کا سننا بھی مانند زنا ہے۔ لہٰذا گزارش ہے یہ جو بزرگوں کے یہاں محفل قوالی ہوتی ہے وہ کیا مانند زنا کے ہے؟ یا اس کی کیا اہمیت ہے؟ کمتر یا بہتر؟ مہربانی فرما کر اہل ذوق اور اہل محبت جو

بزرگوں سے نسبت رکھتے ہیں اور وابستہ بھی ہیں کسی نہ کسی سلسلے سے ان کی تشفی اور تسلی کے لئے اور شریعت محمدی کے حکم سے اور قوم کو گمراہی سے بچانے کے لئے جواب عنایت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی!

الجواب:

مروجہ قوالی بلا شبہ ناجائز وحرام و گناہ ہے اور ان سماع کو کسی نے جائز نہیں کہا ہے۔ مشائخ چشت کے مردمیدان حضرت محبوب الٰہی حضرت نظام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوائد الفواد شریف میں صاف فرمایا کہ:

''مزامیر درمیان نباشد مزامیر حرام است'' (۱)

یعنی مزامیر باجے سماع میں نہ ہوں کہ مزامیر حرام ہے۔

ان کے حکم سے ان کے خلیفہ اجل فخر الدین زراوی علیہ الرحمہ نے سماع کے بارے میں کتاب لکھی جس کا نام کشف القناع رکھا، اس میں صاف فرمایا:

''اما سماع مشایخنا فبریٔ عن ھذہ التھمۃ'' (۲)

یعنی ہمارے مشائخ کا سماع اس تہمت (مزامیر) سے بری ہے۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ خواجہ اجمیری نے بھی مزامیر کے ساتھ قوالی نہیں سنی ہے اور مروجہ قوالی کا مانند زنا ہونا میری نظر میں نہیں ہے البتہ دواعی زنا میں مثل شرب خمر سماع مروج کا ہونا بعید نہیں ہے۔ اسی لئے حدیث میں اسے استحلال زنا کے ساتھ ذکر فرمایا۔ لہٰذا سماع مروجہ اس اعتبار سے مانند زنا ہو تو بعید نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۲/رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

---

(۱) فوائد الفواد للامام نظام الدین المعروف بمحبوب الھی

(۲) کشف القناع عن اصول السماع لفخر الدین الزراوی

مسئلہ-۱۲

مروجہ قوالی ناجائز وحرام ہے اسے جائز بتانا محض اتباع ہوس ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کہتا ہے کہ قوالی سننا حرام اور ناجائز ہے اور بکر کہتا ہے کہ قوالی سننا جائز ہے اور بکر سے کہا جارہا ہے کہ آپ جائز ہونے کا ثبوت دیں تو بکر کچھ نہیں بولتا ہے۔ اب بکر پر کیا حکم ہے؟ اور جو لوگ جائز کہتے ہیں ان پر شرع کا کیا حکم ہے؟ فقط

المستفتی: محمد شہید، کیولریا، ضلع بریلی (یوپی)

الجواب:

مروجہ قوالی ناجائز وحرام ہے بکر کا اسے جائز بتانا محض اتباع ہوس ہے جس کی روشن دلیل خود اس کا اقامت دلیل سے عجز ہے۔ بکر اور اس کے ہمنواؤں پر توبہ لازم ہے اور تفصیل کے لئے احکام شریعت و فتاویٰ افریقہ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اور عوارف المعارف امام علامہ سہروردی واحیاء علوم الدین غزالی وشرح فقہ اکبر ملا علی قاری وکشف الخفاء شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی وفوائد الفواد حضرت نظام الدین محبوب الٰہی وزواجر علامہ ابن حجر ہیثمی ودرمختار وردالمحتار وعقود الدریہ اول الذکر مصنفہ علاء الدین حصکفی واخیرین مصنفہ ابن عابدین شامی ودیگر کتب ائمہ مذاہب وصوفیائے کرام دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱رشوال المکرم ۱۳۹۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۳

مدرسے کے قریب کھیل کرانا اور نشر کے لئے مدرسہ کی چھت پر ہارن لگانا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید ایک دینی ادارے کا سرکردہ رکن ہے، جو سید مودودی میموریل بیٹ منٹن ٹورنامنٹ ادارہ ہٰذا کے صدر دروازے سے متعلق صحن میں کرادیا ہے اور کھیل کا نشر بذریعہ مائک ہورہا ہے جس کا ہارن مدرسے کی چھت پر لگا رکھا ہے چونکہ ادارہ ہٰذا کی بالائی منزل کے کمروں کی کھڑکیوں اور برآمدے سے کھیل کا منظر صاف نظر آتا ہے لہٰذا فطری طور پر چند طلبا نے مذکورہ کھیل کے منظر کو دیکھا جس کے سبب ادارہ ہٰذا کے ناظم اعلیٰ و دیگر ارکان نے جمیع طلبہ کو فحش گالیاں (مادر پدر) دیں، انہیں حرام خور کہا اور تمام بیرونی نادار طلبہ کا خارجہ کردیا اور زید کو کچھ نہیں کہا اور نہ ہی کھیل بند کرایا۔ لہٰذا مستفتی جاننا چاہتا ہے کہ دینی ادارے سے متصل صحن میں کھیل کا میچ کرانا کیسا ہے؟ نیز یہ کہ زید ناظم اعلیٰ اور ارکان ادارہ ہٰذا پر کیا شرعی حکم لاگو ہوتا ہے؟

المستفتی: محمد شمشاد احمد، سابق متعلم شمس العلوم، گھوسی

الجواب:

لہو ولعب شرعاً ممنوع ہے اور اس کا تماشہ دیکھنا ناجائز و گناہ ہے اور دینی ادارے کے متصل یہ فعل بد کرانا اور اس کا اعلان کرنے کے لئے مدرسہ کی چھت کا استعمال کرنا اور بھی بُرا ہے۔ ناظم اعلیٰ وغیرہ کو اس سے منع کرنا لازم تھا، منع نہ کیا تو وہ بھی گنہ گار ہوئے اور فحش گالیاں بکنا سخت حرام اور ماں کی گالی دینا حد قذف کا کہ اسی کوڑے کا موجب ہے، ایسی گالیاں بکنے والوں کو حکومت اسلامیہ حد لگاتی، ان لوگوں پر توبہ لازم ہے۔ اور اس وجہ سے لڑکوں کا خارجہ کرنا جائز نہ تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۴

سینما دیکھنا ناجائز و حرام بدکام بد انجام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے احناف الراسخین کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرہم فی الدنیا والآخرۃ، مسئلہ ذیل میں کہ

ہماری بلدۃ کشتواڑ میں امسال ہی سنیما ہال بن گیا ہے اور عوام الناس مرد وعورتیں روز مرہ سنیما کے وقتوں میں جوق در جوق جاتے ہیں، کثرت سے سجادہ نشین وتمام معزز خاندان کشتواڑ کے بچہ بچہ سے لے کر جوان سے لے کر بوڑھے سو سال کی عمر تک جاتے ہیں۔ خصوصاً مولانا اخون صاحب جس کی عمر ایک صد دس برس ہے اور لاٹھی کے سہارے سے چلتا ہے، اس کو مفت ٹکٹ کر دیا گیا تھا وہ عوام الناس مسلمانوں کو رات ودن سنیما ہال جانے کے لئے تبلیغ کرتا ہے اور اس کی تبلیغ سے عوام الناس کثرت سے جوق در جوق کثیر تعداد میں جاتے ہیں بلکہ کشتواڑ میں کئی جگہوں کا واقعہ سننے میں آیا ہے بعضے بھوکے رہتے ہیں گھر میں تیل بتی جلانے کو نہیں تھا مگر سنیما ضرور بالضرور دیکھا کیا، وہ بعضے لوگ سنیما ہال دیکھنے کو سب چیزوں سے فوقیت رکھتے ہیں، اس لئے علمائے احناف سے ملتجی ہوں کہ پوری وضاحت شرح وبسط کے ساتھ حکم صادر فرما کر شکریہ کا موقع مرحمت فرمائیں عین اسلام پروری ہوگی۔

المستفتی: مختار احمد رضوی

الجواب:

سنیما دیکھنا ناجائز وحرام بدکام بدانجام ہے، ان تمام لوگوں پر جو سنیما دیکھتے ہیں، توبہ واستغفار لازم ہے ورنہ اشد گناہ گار مستوجب نار مستحق عذاب جبار ہوں گے اور سب سے زیادہ وبال ونکال اس پر ہوگا جو دوسروں کو اس حرام کی ترغیب دیتا ہے، اس پر اس فعل بد کی ترغیب دلانے سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷ ارمحرم الحرام ۱۳۹۸ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۵

جو مزامیر کے ساتھ قوالی سنتا ہے، فاسق معلن ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ

زید کا کہنا ہے کہ دلائل شرعیہ کی روشنی میں مزامیر کے ساتھ قوالی سننے والا لائق بیعت نہیں، اگرچہ کتنی ہی بڑی خانقاہ کا سجادہ نشین ہو، ہرگز ہرگز لائق بیعت نہیں ہے۔ لہٰذا حضور واضح فرمائیں کہ کیا واقعی زید صحیح کہہ رہا ہے، قرآن پاک وحدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روشنی میں جواب بالتفصیل عطا ہو، امید واثق ہے کہ حضرت قبلہ مفتی صاحب مدظلہ العالی جواب باصواب سے نوازیں گے، محروم نہ فرمائیں گے۔

المستفتی: محمد جمیل اختر رضوی
پوسٹ بارا، ضلع کانپور (یوپی)

الجواب:

فی الواقع مزامیر سننا ناجائز وحرام ہے، جو مزامیر کے ساتھ قوالی سنتا ہے، فاسق معلن ہے، اس سے بیعت ہونا جائز نہیں کہ پیر کی تعظیم ضروری ہے اور مزامیر سننے والا فاسق معلن ہے جس کی تعظیم شرعاً ناجائز وحرام ہے تو اسے پیر بنانا شرعاً منع و ناروا ہے۔ زید کا قول درست ہے اور جواب جو ہمارے دارالافتاء سے تحریر ہوا اور دیگر فتاویٰ علمائے کرام موافق ارشادات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ حق وصواب ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۸/ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ/۶/اپریل ۱۹۹۸ء

مسئلہ-۱۶

حضرت محبوب الٰہی سید وسردار چشتیاں فرماتے ہیں "مزامیر حرام است"!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل کے بارے میں کہ

(۱) عرس میں ڈھول اور باجے کے ساتھ دنیاوی غزلیں بھی ہوتی ہیں، قوالی جائز ہے یا حرام؟ زید اور عمرو کا کہنا ہے کہ جائز ہے اس لئے کہ اور بزرگوں کے مزار پر ہو رہی ہے اور بکر، خالد، ولید، حامد، سعید کا کہنا ہے کہ حرام ہے اس لئے کہ ہمارے سرکار اعلیٰ حضرت کے یہاں نہیں ہوتی۔ قوالی اور دیگر تماشوں

کے سبب عورتوں کا ہجوم زیادہ ہوتا ہے جس میں حرامکاری عام ہو جاتی ہے اور زید اور عمرو کہتے ہیں کہ کچھ بھی ہو، جائز ہے۔ لہٰذا ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۲) قبرستان میں بہت سارے پیڑ کھڑے ہیں اور اسی قبرستان میں ایک مزار شریف ہے تو کیا ان پیڑوں کی ڈالیں کاٹ کر صاحب مزار کے عرس میں دیگ پکائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اور آنصاحب کے عرس میں قبرستان کی لکڑیاں استعمال ہوسکتی ہیں تو کیا اسی قبرستان کی لکڑیاں بارہویں شریف کے موقع سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگوں میں استعمال کی جاسکتی ہیں یا نہیں؟

(۳) امام صاحب بعد جماعت مصلیٰ کے ایک کونہ کو پلٹ دیتے ہیں تاکہ شیطان نہ استعمال کرے اور زید کہتا ہے کہ یہ غلط ہے۔ لہٰذا جواب مرحمت فرمائیں۔

(۴) کھیتی والی زمین کا عشرہ مالک زمین پر ہے یا کاشتکار پر؟

المستفتی: محمد اظہر واہل قریہ
رہ پورہ غنیمت، وایا دیورنیاں، بریلی

الجواب:

(۱) مروجہ قوالی کہ مزامیر کے ساتھ ہوتی ہے، حرام ہے۔ حضرت محبوب الٰہی کہ سید و سردار چشتیاں ہیں، فوائد الفواد میں صاف فرماتے ہیں: ''مزامیر حرام است''۔ اس ارشاد واجب الانقیاد کے بعد ان اولیاء کے آستانوں پر خلاف شرع معمول کو رواج بنانا ہٹ دھرمی ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) پیڑ جس نے لگائے وہ ان کا مالک ہے اس کی اجازت سے ان ڈالیوں کو کاٹ کر جلانا جائز ہے مگر قبرستان میں اس کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اس کی اصل ایک حدیث سے نکلتی ہے، وہ حدیث اور مسئلہ فتاویٰ رضویہ جلد سوئم میں تحریر ہے، اسے ملاحظہ کیجئے۔ زید غلط کہتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جو کھیتی ہے اس پر عشر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
یکم ربیع الآخر ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۱۷

ناجائز پروگرام سننے کے لئے ریڈیو خریدنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

(۱) بکر اپنے لڑکے کی شادی میں لاؤڈ اسپیکر لایا، زید نے اس پر اعتراض کیا کہ اگر یہاں پر لاؤڈ اسپیکر بجے گا تو میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ لہٰذا وہ لاؤڈ اسپیکر واپس چلا گیا اور لاؤڈ اسپیکر کا کرایہ دینا پڑا کیونکہ طے کر کے لائے تھے۔ اب زید کے دو لڑکے ہیں، دونوں کے پاس ایک ایک ریڈیو ہے جس میں ایک لڑکے کی شادی میں ملا ہے اور ایک لڑکے نے خود اپنے ذاتی روپیہ سے خریدا ہے اور زید نے خود اپنی لڑکی کی شادی میں ریڈیو خریدا ہے، جہیز میں۔ جہاں ڈھول یا لاؤڈ اسپیکر بجتا ہے زید اس پر اعتراض کرتے ہیں، بستی یا کتنا ہی قریبی عزیز ہو یا سگا بھائی کیوں نہ ہو، عام طریقے سے کھانا نہیں کھاتے ہیں۔

المستفتی: مولانا نصیر خاں

موضع رٹھورہ، پوسٹ وتھانہ حافظ گنج، ضلع بریلی

الجواب:

فی الواقع اگر شرعاً یہ امر ثابت ہے کہ زید نے ریڈیو اس لئے خرید کر دیا ہے کہ اس سے گانے باجے سنے جائیں تو زید سخت گناہ گار ہے، یونہی اگر اسے ریڈیو دیا کہ غلبۂ ظن یہ ہے کہ وہ اس سے ناجائز پروگرام سنے گا تو بھی یہی حکم ہے اور اس پر توبہ لازم ہے ورنہ زید پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷/ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۸

قوالی کی آواز کان میں جانا گناہ نہیں بلکہ دل سے سننا گناہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ہمارے محلہ گراپور میں ایک مزار مبارک ہے جس کا نام سید دیوا موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ہے، اس مزار مبارک کا عرس منایا گیا جس میں ہمارے محلہ کے امام صاحب شامل تھے اور چادر مبارک بھی اپنے سر پر لئے ہوئے تھے تو کیا ان کے پیچھے ہم لوگ محلہ والے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ ہم لوگوں کی نماز ان کے پیچھے ہو جائے گی؟ شریعت کے قانون سے جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) امام صاحب جس کمرہ میں رہتے ہیں، اس کے تھوڑے دور فاصلہ پر مزار مبارک ہے، مزار مبارک کے قریب قوالی ہو، قوالی والوں کا کھانا پینا وغیرہ جو کچھ سامان تھا، محلہ والے لاکر امام صاحب کے کمرہ میں رکھے جس سے کہ امام صاحب کو رات بھر اس کمرہ میں رہنا دشوار ہوگیا، امام صاحب مجبور ہوکر جاکر مزار مبارک پر بیٹھ کر درود وسلام پڑھتے رہے اور یہ بھی یقین ہے کہ جس وقت مزار مبارک کے قریب لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ قوالی ہو رہی تھی تو ضرور ضرور امام صاحب سنتے رہیں ہوں گے تو کیا اس حالت میں امام صاحب کے پیچھے ہم لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں؟

(۳) مسلمان گھر کی عورت کا بے پردہ باہر جانا یا ٹاؤن وغیرہ گھومنا یا سنیما وغیرہ جانا کیسا ہے؟ یہ بھی شریعت کے قانون سے جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: میر رحمت علی

الجواب:

(۱) کسی بزرگ کی چادر سر پر رکھ کر لے جانا یا چلنا مانع امامت نہیں، ان کے پیچھے نماز جائز ہے جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) سوال سے ظاہر ہے کہ امام نے قوالی میں دلچسپی نہ لی، ایسا ہے تو اس پر الزام نہیں، کان میں آواز جانا گناہ نہیں بلکہ دل سے سننا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۹

گناہ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

اس قسم کا عید میلہ جس میں ناچ وگانا بجانا اور قوالیوں کا پروگرام ہو، اس میں شرکت کرنا، ہر قسم کا تعاون دینا اور اس کے اہتمام میں معاونت کرنا، ان تمام باتوں کا حکم شرع شریف کی رو سے بیان فرمائیں۔ بینوا توجروا!

سائل: قاضی ساجد حسین

الجواب:

یہ تمام باتیں حرام بدکام بدانجام اور ان میں شرکت، انہیں قائم کرنا اور ان کے لئے پیسہ دینا سب حرام۔ قال تعالیٰ:

''وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ'' (۱)

گناہ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵ر رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۰

مزامیر کا استعمال نعت میں بھی حرام ہے!

حضرت مولانا مفتی صاحب قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ

---

(۱) سورۃ المائدۃ: ۲

(۱) ایک شخص کا کہنا ہے کہ قوالی جس میں حضور کی عظمت وشان اور اولیاء کی شان میں لکھے ہوئے اشعار پڑھے جاتے ہیں، مزامیر سے ہم کو کیا مطلب، ہم تو صرف اشعار پر غور کرتے ہیں۔ایسا کہتے ہیں اور سماع کی محفل میں بھی مزامیر کا استعمال کرنا جائز ہے اور کہتے ہیں کہ قوالی سن کر کے بعض کفار بھی ایمان قبول کئے ہیں۔اسی لئے مزامیر کے ساتھ قوالی جائز ہے اور یہ روح کی غذا ہے۔اور دوسرے شخص کا کہنا ہے کہ مزامیر اسلام میں ناجائز ہے اس کا استعمال سماع ہو یا قوالی ہو یا اور کوئی بھی وقت ہو اس کا استعمال کرنا حرام ہے۔قوالی سننا اور گانا یہ دونوں کام ناجائز بتاتے اور مزامیر کا سخت انکار کرتے ہیں۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان میں پہلے شخص کا قول درست ہے؟ یا دوسرے شخص کا؟

(۲) نسبندی (برتھ کنٹرول) یعنی بچوں کو روکنے والا آپریشن کرانا کیسا ہے؟

(۳) بہار شریعت میں ہے کہ صرف ناپ تول میں سود ہے اور جنس تولنے سے بھی سود نہیں ہوتا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ پیسے ناپ تول میں تو نہیں ہیں؟ اور جنس میں کیا حکم ہے؟

(۴) بینک اور ڈاکخانوں کا منافع جائز ہے تو لاٹری حکومت ہند کی کیوں ناجائز ہے؟

(۵) ساڑھے پینتیس ہاتھ گولائی سے کم جو کنواں ہے اس میں سے کفار آکر پانی بھر کرلے جاتے ہیں تو ان کے برتن اسی میں ڈوب جاتے ہیں تو کنویں کا پانی مستعمل ہوا یا نہیں؟

(۶) ۵۰؍میل دور والے شہر میں رمضان کا چاند دیکھا گیا، وہاں سے کبوتر کے ذریعہ سے چٹھی روانہ کی گئی تو اس پر اعتماد کرکے چاند کی رویت ہونا ثابت مان کر عید منانا کیسا ہے؟ جبکہ ۲۹؍تاریخ ہے؟

المستفتی: محمد سرور پاشا قادری، قول پیٹھ، ہاسپیٹ، ضلع بلاری (کرناٹک)

الجواب:

(۱) بے شک مزامیر حرام ہیں۔حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے:

”امرنی ربی عزوجل بمحق المعازف“ (۱)

مجھے میرے رب نے باجوں کو مٹانے کا حکم دیا

اور باجوں کا استعمال نعت میں بھی حرام ہے اور ایسی قوالی جو مزامیر پر مشتمل ہو، ناجائز ہے۔

---

(۱) مشکوۃ المصابیح، کتاب الامارۃ، باب بیان الخمر ووعید شاربھا، الفصل الثالث، ص ۳۱۸، مجلس برکات، مبارکپور

حضرت نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہٗ سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں:

''چندیں چیز می باید تا سماع مباح شود یکے آنکہ آلۂ سماع مزامیر است چوں چنگ و رباب و مثل آں می باید کہ درمیان نباشد''[1]

دوسرے کا قول صحیح ہے؟ تفصیل کے لئے احکام شریعت دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) حرام ہے۔ تفصیل کے لئے ہمارا فتویٰ ہمراہ روانہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جو چیز کیلی یا وزنی ہو یعنی جسے ناپ تول کر بیچتے ہوں جب وہ چیز اپنی جنس سے بدلی جائے تو ایک سیر کا دو سیر لینا حرام و سود ہے اور اگر جنس بدل جائے مثلاً گیہوں کو دھان سے بیچیں تو مفاضلت جائز ہے بشرطیکہ معاملت نقد ہو اور پیسے کا پیسے سے جب تبادلہ ہو تو ایک کے بدلہ دو لینا ناجائز ہے اور اگر نوٹ اور سکوں کا تبادلہ کریں تو ایک کے بدلہ دونا لینا جائز ہے جبکہ معاملت ہاتھوں ہاتھ ہو اور اُدھار میں مسلم سے زیادتی لینا مطلقاً سود و ناجائز ہے اور غیر مسلم سے بہر حال جائز ہے۔ تفصیل کے لئے رسالہ بینک دیکھئے جو قادری بکڈپو نو محلہ بریلی سے ملے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) رقم اس کی بھی ناجائز نہیں البتہ جوا کھیلنا حرام ہے اور لاٹری جوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) ناجائز و گناہ ہے۔ تفصیل کے لئے ازکی الاہلال مصنفہ سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ دیکھئے۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴؍صفر المظفر ۱۴۰۴ھ/ درسفر

مسئلہ-۲۱

مزامیر و خلاف شرع اشعار اور دیگر منکرات پر مشتمل قوالی کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام دامت برکاتہم

---

(۱) سیر الاولیاء، باب نہم در سماع و وجد و رقص، ص ۵۰۲، ۵۰۱، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

(۱) جو قوالی آج کل قسم قسم کے مزامیر کے ساتھ نرالی طرزوں کے ساتھ اکثر مزارات پر عرس وغیرہ میں گائی جاتی ہیں، سننا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) دیگر ان ہی قوالیوں کی محفلوں میں وہ صاحب جو مسجدوں میں امامت کرتے ہیں، شریک ہوں اور اس سے ذوق وشوق ودلچسپی رکھتے ہوں، ان کی امامت درست ہوگی یا نہیں؟

(۳) کوئی مسجد کے اندر گدی تکیہ لگا کر بیٹھتا ہو اور بچوں وغیرہ سے اپنی خدمت کراتا ہو اور دن یا رات کو مسجد کے اندر سوتا ہو، کیا حکم ہے؟

(۴) کوئی باشرع شخص دینی مسائل سے واقفیت رکھتا ہو اور مسائل کی کتابیں دیکھتا رہتا ہو، اب اگر کوئی شخص کوئی بات خلاف شرع نماز وضو وغیرہ میں یا خلاف آداب مسجد کرتا ہو تو وہ اس کی غلطی بتا سکتا ہے یا نہیں؟ لہٰذا کتاب وسنت کی روشنی میں حکم شریعت مطہرہ سے آگاہ کیا جائے۔

المستفتی: حاجی عبدالرؤف کیراف ارشد بک ہاؤس
ساکن وارڈ نمبر ۲، تنگ پور، ضلع نینی تال (اتر پردیش)

الجواب:

(۱) مروجہ قوالی کہ مزامیر وخلاف شرع اشعار اور دیگر منکرات پر مشتمل ہوتی ہے باتفاق علماء ومشائخ ناجائز وحرام ہے۔ سید وسردار چشت حضرت محبوب الٰہی حضرت نظام الدین قدس سرہٗ "سیر الاولیاء" میں فرماتے ہیں:

"چندیں چیز می باید تا سماع مباح شود یکے آنکہ آلۂ سماع مزامیر است چوں چنگ ورباب ومثل آں می باید کہ درمیان نباشد" (۱)

اور تفصیل کے لئے رسائل سماع اور احکام شریعت دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بقید جواب اول وبعد ثبوت جرم وہ امامت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) مسجد میں بے ضرورت نہ سونا چاہئے اور غیر معتکف کو سونا حرام ہے۔ وہ شخص اگر مسافر نہیں ہے تو اسے مسجد میں سونا نہ چاہئے اور نابالغ بچوں سے ان کے ولی کی اجازت کے بغیر خدمت لینا جائز نہیں

(۱) سیر الاولیاء، باب نہم در سماع ووجد ورقص، ص ۵۰۲، ۵۰۱، مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد

ہے اور اگران کی اجازت سے ہوتو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) بتا سکتا ہے جبکہ صحیح بتا سکتا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۲۲

ورزش کے لئے فٹ بال، والی بال اور کرکٹ کھیلنا شرعا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں کہ جائز لہو ولعب کتنے ہیں؟ اور کون کون؟ اور فٹ بال، والی بال و کرکٹ کھیلنا اور کھلوانا اور اس میں چندہ دینا اور دلوانا جائز ہے یا نہیں؟ نیز زید اس کو گناہ جانتا ہے مگر پھر بھی اس سے گریز نہیں کرتا ہے۔ زید پر از روئے شرع کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ اگر بکر نے اکراہ کے ساتھ چندہ دیا تو بکر گناہگار ہوگا یا نہیں؟ بہ نیت ورزش والی بال، فٹ بال وغیرہ کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

المستفتی: محمد حبیب الرحمن نوری

صحن گاؤں، پوسٹ دھینت گنج، وایہ سونتھا، پورنیہ (بہار)

الجواب:

تیراندازی واسپ سواری اور کشتی و تیز رفتاری کا مقابلہ خواہ سواری پر ہو خواہ اقدام سے یونہی تیر اندازی کا مقابلہ اور ہر وہ فعل جو شہسواری میں معین و مددگار ہو، جائز ہے، بشرطیکہ لہو ولعب کی نیت سے مجرد ہو اور علت اس کی مشروعیت کی یہ ہے کہ یہ امور اسباب جہاد سے ہیں تو بنیت محمود سے جائز بلکہ مستحب ٹھہریں گے اور لہو ولعب کی نیت سے یا فخر ومباہات کی نیت ہو تو شرعاً اجازت ان امور کی نہ ہوگی۔

درمختار میں ہے:

"ولا بأس بالمسابقة فی الرمی والفرس والبقل والحمار والابل والاقدام لانه من اسباب الجهاد فكان مندوباً عند الثلاثة لا تجوز فی الاقدام أی بالجعل اما بدونه فيباح فی

کل الملاعب کمایأتی ملخصاً'' (۱)

ردالمحتار میں ہے:

''قوله (فکان مندوبا) انما یکون کذلک بالقصد اما اذا قصد التلهی او الفخر او لِتریٰ شجاعته فالظاهر الکراهة لان الاعمال بالنیات فکما یکون المباح طاعة بالنیت تصیر الطاعة معصیة بالنیة'' (۲)

اسی میں ہے:

''قوله (فیباح فی کل الملاعب) أی التی تعلم الفروسیة و تعین علی الجهاد فی القهستانی عن الملتقط من لعب بالصولجان یرید الفروسیة یجوز وعن الجواهر قد جاء الأثر لتحصیل القدرة علی المقاتلة دون التلهی فانه مکروه'' (۳)

درمختار میں ہے:

''والمصارعة لیست ببدعة الا للتلهی فتکره برجندی واما السباق بلا جعل فیجوز فی کل شئ کمایأتی'' (۴)

اوراس زمانہ میں ان کھیلوں سے محض تلہی مقصود ہوتی ہے لہٰذا ان سے احتراز کا حکم ہے اور انکی معاونت خواہ کسی طرح ہو، ناجائز ہے۔ قال تعالیٰ:

''وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ'' (۵)

ردالمحتار میں ہے:

''لما کان الغالب فی هٰذه الازمنة قصدا للهو لا التقوی علی الطاعة منعوا من ذلک

---

(۱) الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج ۹، ص ۵۷۶، ۵۷۷، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج ۹، ص ۵۷۷، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج ۹، ص ۵۷۷، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج ۹ ص ۵۷۹، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۵) سورۃ المائدۃ: ۲

اصلاً تأمل‘‘ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۶ر صفر المظفر ۱۴۰۱ھ

صح الجواب!

فٹ بال بہ نیت ورزش ستر ڈھانک کر کھیلیں تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
تحسین رضا غفرلہٗ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
بہاء المصطفیٰ قادری

مسئلہ-۲۳

مروجہ قوالی پر فتاویٰ شامی سے حجت اور اس کا مسکت جواب!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) جو پیر صاحب محافل سماع جس میں رنگ مزامیر ہوں شریک ہوتے ہوں ان سے بیعت ہونا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسا شخص لائق پیری ہے یا نہیں؟

(۲) زید کہتے ہیں کہ قوالی مع مزامیر کے جائز ہے اور شامی جلد پنجم کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس سے کچھ قبل کی اس عبارت سے سند پیش کرتے ہیں: ’’**آلۃ اللھو لیست محرمۃ لعینھا بل لقصد اللھو منھا الا تری ان ضرب تلک الآلۃ بعینھا حل تارۃ وحرم اخری وفیہ دلیل لسادتنا الصوفیۃ الذین یقصدون امورا ھم اعلم بھا فلا یبادر المعترض بالانکار کی لا یحرم برکتھم فانھم السادۃ الاخیار**‘‘۔ نیز زید یہ کہتے ہیں کہ علامہ شامی نے اسی کتاب الحظر والاباحۃ میں قوالی کی چھ شرائط بیان فرمائی ہیں اور ان شرائط میں سے کہیں مزامیر کا ذکر نہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ قوالی مع مزامیر کے

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الاشربہ، ج ۱۰، ص ۳۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

جائز ہے۔لہٰذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ علامہ شامی قدس سرہ کی تحقیق قوالی مروجہ کے بارے میں کیا ہے؟اور زید کا اس عبارت سے سند لانا کہاں تک صحیح ہے؟

(۳) اگر کوئی شخص محض اس خاطر کہ ہمارے پیر و مرشد قوالی مروجہ میں شریک ہوتے ہیں، یہ کہے کہ علامہ شامی کے سامنے ہم اعلیٰ حضرت کو مانیں؟اس پر کیا حکم ہے؟اور ایسا شخص لائق امامت ہے یا نہیں؟ نیز قوالی مروجہ کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے یا ظنی سے؟ تینوں سوالوں کا جواب بحوالہ کتب مفصل و مدلل بیان فرمائیں۔

المستفتی: محمد جلال الدین قادری رضوی اختروی

محلہ نوادہ شیخان، پرانہ شہر، بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

مروجہ قوالی بلاشبہ ناجائز وحرام و گناہ ہے جس کی حرمت کی تفصیل وتوضیح بروجہ اتم واکمل سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے احکام شریعت وفتاویٰ افریقہ رسالہ مسائل سماع اور فتاویٰ رضویہ شریف میں متعدد مقامات پر فرمائی ہے۔فلتراجع۔اور علامہ شامی کا کلام ہرگز مروجہ قوالی کے بابت نہیں نہ ان کے کلام سے ہرکس وناکس کے لئے سماع کی اجازت ثابت بلکہ ان کے کلام کا صاف حاصل یہ ہے کہ سماع بعد تحقق شرائط وآداب سماع اس کے لئے حلال ہے جو اس کا اہل ہے نہ کہ غیر اہل کو، زینہار ان کے کلام سے ہرگز اس کی اجازت نہیں نکلتی بلکہ ان کے کلام کی صریح دلالت اس پر ہے کہ اس حال میں صوفیہ صافیہ پر اعتراض نہ کرے مگر ان کی اس حالت سے اپنے لئے سند بھی نہ لے کہ وہ اپنے مقصود و مراد سے واقف ہیں اور دوسرے ناواقف، تو دوسروں کو یہ فعل کب روا کیا؟ نہ دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں:

"یقصدون امور أھم اعلم بھا" (۱)

وہ کچھ تو اس سماع مختلف فیہ کے لئے فرمایا سماع مروجہ جو متعدد منکرات پر مشتمل ہوتا ہے جس کے سننے والے سنانے والے اہل اللہ نہیں ہوتے اور جو کچھ پڑھتے ہیں غالباً خلاف شرع پر مشتمل ہوتا ہے اس کی حرمت میں تو انہیں بھی کلام نہیں بلکہ کسی کو کلام نہیں۔

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج ۹، ص ۵۰۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

چنانچہ علامہ ممدوح شفاء العلیل میں فرماتے ہیں:

”ممایسمونہ بالسماع والکوشت والحربیۃ ونحو ذلک ممایراعون فیہ الاعمال الموسیقیۃ المشتمل علی التلحین والتمطیط والرقص والاضطراب والاجتماع بحسان المرد والغناء المحرم والمھیج لشھوات الشباب فان ذلک قد نص ائمتنا الثقات علی انہ من المحرمات، فقداقاموا الطامۃ الکبری علی فاعلیھاوصرحوابکفرمستحلیھا“ (۱)

اسی کے منہیات میں علامہ ابن کمال سے نقل کرتے ہیں:

”الرخصۃ فیماذکر من الاوضاع عند الذکر والسماع للعارفین -الخ“ (۲)

یہاں سے ظاہر کہ زید کا استدلال غلط مبین ہے اور یہ کہ اس نے علامہ شامی کے کلام کو سمجھا ہی نہیں۔ اگر واقعہ یہی ہے تو اپنی نادانستگی کے سبب معذور ہے اور اگر دانستہ ہٹ دھرمی پر ہے تو ضرور راشد ملزم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸ رمحرم الحرام ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۲۴

ٹی وی، ویڈیو کے عدم جواز پر مدلل ومبرہن اور مسکت جواب!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

(۱) ٹیلی ویژن دیکھنے یا اس وقت جب اس میں کسی جاندار کی تصویر نہ آتی ہو، پروگرام یا خبر سننے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

---

(۱) مجموعۃ رسائل ابن عابدین، شفاء العلیل وبل الغلیل فی حکم الوصیۃ بالخدمات والتہالیل، ج ۱، ص ۱۷۲، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) مجموعۃ رسائل ابن عابدین، شفاء العلیل وبل الغلیل فی حکم الوصیۃ بالخدمات والتہالیل، ج ۱، ص ۱۷۲، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) کیاٹی وی میں بننے والی شکل کو آئینہ یا پانی میں بننے والے عکس پر قیاس کیا جا سکتا ہے؟

(۳) ویڈیو کا استعمال اگر تبلیغی غرض سے کیا جائے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: عثمان غنی رضوی

ساکن پڈدھری، راج کوٹ

الجواب:

(۱،۲،۳) ٹیلی ویژن سے جس وقت کسی جاندار کی صورت نہ دکھائی جارہی ہو اس وقت ٹیلی ویژن دیکھنے میں حرج نہیں بشرطیکہ جائز طور پر بغیر لہو ولعب کے قصد کے دیکھے۔ یہ تو نفس سوال کا حکم تھا مگر یہ صورت غالباً واقعہ نہیں، اغلب یہ ہے کہ پروگرام نشر کرنے والی تصویر ضرور نظر آتی ہے اور نشر کرنے والوں میں مرد وعورت دونوں ہوتے ہیں ان عورتوں کی اور پھر جو نیم عریاں ہوں، ان کی تصویر دیکھنا اشد ناجائز و حرام ہے، جائز پروگرام اور خبروں کا سننا، بے تصویر دیکھے سنے تو جائز ہے ورنہ نہیں اور مخلوط پروگرام ہوں جن میں نشر کرنے والے مرد اور نیم عریاں نامحرم عورتیں ہوں ان کی نمائش بھی جائز نہیں ہے اگرچہ اس سے بعض پروگرام خلاف شرع نشر نہ ہوتے ہوں مگر ان پروگراموں کا سننا ناشروں کی صورت کے بغیر ناممکن ہے تو سبیل ممانعت ہی ہے اور ویڈیو کا استعمال تبلیغی غرض کے لئے بھی جائز نہیں جبکہ علماء ومشائخ کی تصویریں دِکھائی جائیں اور اگر جاندار کی تصویریں نہ دکھائی جائیں تو وہی حکم ہے جو اوپر گزرا اور ویڈیو اور ٹی وی سے نظر آنے والی تصویر کو پانی اور آئینہ میں اترنے والے عکس پر قیاس کرنا صحیح نہیں جیسا کہ ہم نے اپنے سوالات بابت فتویٰ مدنی میاں صاحب دربارۂ ویڈیو میں مفصل طور پر ظاہر کیا۔ یہ سوالات سنی دنیا کے فروری کے شمارہ میں چھپ چکے ہیں، انہیں دوبارہ دیکھئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان سوالات سے ویڈیو اور ٹی وی دونوں کا حکم ظاہر ہوگا۔

ہم نے ان سوالات میں لکھا کہ

"ٹی وی کا وہ آئینہ خاص آئینہ ہے جیسا کہ ظاہر ہے جس میں شعاعوں سے تصویر بنتی ہے اور بے شرط مقابلہ ذو الصورۃ نظر بھی آتی ہے"۔

اس میں ہم نے کہا تھا کہ

''یہ تصویریں اشیاءِ متقابلہ کا عکس نہیں بلکہ ان کے مماثل تصویریں ان شعاعوں کی مدد سے ٹی وی میں بنائی جاتی ہیں''۔

پھر کہا:

''تو ٹی وی کے مقابل کوئی ذوالصورۃ (صورت والا) نہیں جس کا عکس ٹی وی کے آئینہ نے دِکھایا بلکہ یہی شعاعیں صورت میں بدل گئیں اور آئینہ سے صورت نظر آئی''

اور یہ سب ہم نے اس لئے کہا کہ خود فاضل مجیب مجوز ویڈیو کو اعتراف ہے کہ

''تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں چھپتی بلکہ اس کے ذریعہ اس کے سامنے والی چیزوں کے ریز (Rays) شعاعوں کرنوں کو ٹیپ کرلیا جاتا ہے''

نیز یہی فاضل مجیب مجوز ویڈیو ٹی وی کے لئے رقمطراز ہیں:

''اس مقام پر یہ بات بھی خالی از فائدہ نہیں کہ جن پروگراموں کو ویڈیو کیسٹ کے بغیر براہ راست ٹی وی سے نشر کیا جاتا ہے، ان میں بھی یہی ہوتا ہے کہ کیمروں اور مشینوں کے ذریعہ انہیں ریز (Rays) ٹی وی ٹاور تک پہنچایا جاتا ہے ٹی وی ٹاور انہیں اکٹھا کرکے ٹی وی مکس کی طرف منتقل کردیتا ہے''

فاضل مجیب مجوز ویڈیو کی ان عبارات سے خود ظاہر ہے کہ ویڈیو اور ٹی وی کی تصاویر کو آئینہ اور پانی کے عکوس پر قیاس کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ آئینہ اور پانی میں یہ نہیں ہوتا ہے کہ اس کے سامنے کچھ ہو اور جب پانی یا آئینہ میں عکس اترے تو وہ شی ہی بدل جائے اس کے برعکس ویڈیو اور ٹی وی میں ان شعاعوں کا عکس نہیں اترتا بلکہ شعاعوں کو صورت میں بدل کر ٹی وی کے آئینہ سے دکھادیا جاتا ہے اگر ویڈیو اور ٹی وی کا حال آئینہ اور پانی جیسا ہوتا تو صرف شعاعیں نظر آتیں اور صورت ہرگز نظر نہ آتی، یہ جو شعاعیں صورت میں بدل جاتی ہیں، از خود نہیں بدلتیں بلکہ قطعاً یقیناً انسان کی تدبیر سے ایسا ہوتا ہے اور شعاعوں کو صورت میں بدلنا یہی تصویر سازی ہے جس پر ضرور شرعی حکم جاری ہوگا اور وہ یہ کہ جاندار کی صورت بنانا خواہ وہ کسی حیلہ سے ہو، حرام

بدکام بدانجام ہے اور یہ بات خود مجوز فاضل پر ظاہر تھی کہ شعاعوں کو صورت میں بدلنا فعل انسان ہے اور آئینہ اور پانی میں جو انسان کا عکس اتر تا ہے اس میں اس کا کوئی دخل سوائے اس کے نہیں ہوتا کہ وہ آئینہ یا پانی کے مقابل ہو اور عکس اتر آیا اور اتنی بات نہ شرعاً مدار حکم ہے نہ عرفاً اسے کوئی تصویر بنانا کہتا ہے۔ لہٰذا ان تصویروں کو آئینہ کے عکس کی طرح قرار دینے کی یوں کوشش کہ

''پھر جب انہیں ٹی وی سے متعلق کیا جاتا ہے تو ٹی وی ان ریز (Rays) کو صورت میں بدل کر اپنے آئینہ سے ظاہر کر دیتا ہے چونکہ یہ صورت متحرک اور غیر قار ہوتی ہے اس لئے اس کو عام آئینوں کی صورت پر قیاس کیا جاسکتا ہے''۔

مگر مجوز مذکور نے یہ تو دیکھ لیا کہ یہ صورتیں آئینہ کے عکس کی طرح متحرک ہیں مگر یہ بات یکسر بھلا دی کہ ٹی وی کی تصاویر متحرکہ قطعاً ساختہ انسان ہیں تو عام آئینوں کی صورت پر قیاس کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟ پھر یہ کہ عام آئینوں میں عکس جبھی تو اتر تا ہے جب شے اس کے مقابل ہوتی ہے۔ ٹی وی کے اس مخصوص آئینہ کے سامنے کون سا چہرہ ہے جو عام آئینوں سے چھپتا چھپاتا ٹی وی کے خاص آئینہ میں ظاہر ہوتا ہے اور جب ٹی وی کے آئینہ کے مقابل کوئی ذوالصورت نہیں بلکہ شعاعیں محفوظ کی جاتی ہیں پھر وہ تاروں میں غیر مرئی لہریں ہوتی ہیں پھر ٹی وی میں وہی شعاعیں مجسم ومصور ہو کر نظر آتی ہے تو عام آئینوں پر اس آئینہ کا قیاس باطل اور اس کی تصویر ذی روح کو جائز بتانا محض بلا دلیل ہے کہ جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت کے دلائل عام ہیں جو متحرک وغیر متحرک ہر طرز کی تصویر کو شامل ہیں اس میں اس طرز کی بنائی ہوئی تصویروں کی کوئی تخصیص نہیں اسی لئے ہم نے سوالات میں کہا کہ:

''شعاعوں کا صورت میں بدلنا فعل انسان ہے یا وہ از خود صورت میں بدل جاتی ہیں۔ تقدیر ثانی ظاہر البطلان ہے۔ بر تقدیر اول یہ تصویر سازی ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور ہے تو ناجائز کیوں نہیں؟ اور عمومات نصوص سے اس طرز کی جاندار صورتوں کو کون سے مخصص نے نکال کر دوسری جاندار اور صورتوں سے جدا کر کے بے جان اشیاء کی صورتوں سے ملا دیا''۔

بالجملہ ہماری اس اجمالی تحریر سے صاف ظاہر کہ ویڈیو اور ٹی وی سے نظر آنے والی تصاویر جاندار

اسی طرح حرام ہیں جیسے سینما کے پردہ پر انسان وحیوان کی تصویریں ناجائز وحرام ہیں اوران دونوں میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں کہ دونوں ساختہ انسان ہیں تو دونوں بلا شبہ حرام ہیں اوران میں ایک کو آئینہ کے عکس پر قیاس کرنا اور دوسری کو قیاس نہ کرنا اور متحرک وجامد کا تفرقہ محض باطل ہے۔ اسی لئے ہم نے سوالات میں کہا کہ

''عرفاً ان پر بھی (یعنی ویڈیو اور ٹی وی کی تصاویر) جاندار کی صورت کا اطلاق ہوتا ہے تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہوگا کہ اس کو ان فلمی فیتوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں؟ حالانکہ ساختہ انسان ہونے اور تصویر جاندار ہونے میں دونوں برابر ہیں''

اور حضرت مجوز سے پوچھا کہ

''کیا متحرک وغیر قار صورت بنانا مباح ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس پر شرع مطہر سے کیا دلیل ہے؟''

نیز ان سے گزارش کی کہ

''پہلے تو جامد ومتحرک کا تفرقہ ثابت فرماتے۔ بغیر اس کے، تفرقہ پر بنا رکھنا غیر ثابت پر بنا رکھنا ہے کہ نہیں؟ نہیں تو کیوں نہیں؟ ہے تو اس پر بنا رکھنا کیا مفید؟''

بحمدہ تعالیٰ اس قدر سے حق خوب ظاہر اور وہ یہ کہ ویڈیو اور ٹی وی کی ناجائز تصویروں کو دیکھنا جائز نہیں اوران کا وہی حکم ہے جو سینما کا ہے اور مجوزین کے فتویٰ سے سینما کی اجازت لازم آتی ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔ واللہ تعالیٰ ھوالھادی وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴/رجب المرجب ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲/سوداگران، بریلی

۴/رجب المرجب ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۲۵

جوا، لاٹری وغیرہ میں جیتے ہوئے پیسے کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مذہبی مقتدائے راسخین علمائے کرام وفقہائے عظام ومفتیان شرع ائمہ اہل سنت وارثان علوم شریعت مسائل مندرجہ ذیل میں کہ

(۱) وضو کرتے وقت سلام کا جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

(۲) جوا، لاٹری، ہار جیت وغیرہ کا پیسہ مسجد یا مدرسہ، کار خیر میں خرچ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(۳) ایک شخص بغیر طلاق غیر کی منکوحہ رکھتا ہے کچھ لوگ اس سے راضی ہیں، کچھ ناراض ہیں اور واقفان حال سب گاؤں ہے کہ یہ غیر کی منکوحہ بغیر طلاق ہے۔کیا کل موضع گناہ گار ہوگا؟

(۴) قاضی یا غیر قاضی نے جان کر قصداً حالت افاقہ واقف حال میں بغیر طلاق کے نکاح پڑھا دیا ہے تو پڑھانے والا کافر ہے یا نہیں؟ گواہ وکیل عاقدین حاضرین کیلئے کیا حکم شرع مطہر میں ہے؟

(۵) جبکہ اسماعیل دہلوی وہابیوں کا امام ہے اور اس نے "تقویۃ الایمان" لکھی تو مثل یزید سمجھنے کا کیا مطلب ہے؟ البتہ امام الوہابیہ کو کافر کہنا جائز ہے۔

(۶) جس کے قدرتی داڑھی نہیں ہے اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

(۷) وضو میں انگوٹھوں کو چوم کر سر کا مسح کرتے ہیں۔عوام لوگ منع کرتے ہیں، کیا حکم ہے؟

(۸) تشہد میں کلمہ "لا" پر انگلی اُٹھا کر اور "الا" پر گرا دیتے ہیں، اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟

(۹) لاؤڈ اسپیکر پر نماز فرض پنجگانہ جمعہ وعیدین تراویح پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ تلاوت قرآن کے لئے اصح حکم کیا ہے؟

(۱۰) بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو دونوں پاؤں رکوع میں کھڑا کرے یا جس حال میں بیٹھا ہے اسی طرح رکوع کرے بیٹھنے سے مراد یہ ہے کہ داہنا پاؤں کھڑا رہتا ہے اور بایاں پاؤں بچھا رہتا ہے۔

(۱۱) عوام میں رائج ہے کہ جو بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے وہ قبرستان سے الگ دفن کیا جائے۔کیا حکم ہے؟

(۱۲) کبیر کو کافر اپنے مذہب میں شمار کرتے ہیں، مسلمان اپنے مذہب میں شمار کرتے ہیں؟ کتاب اولیاء ہند، پاکستان میں کبیر کو اولیاء میں شمار کیا گیا ہے۔اس میں کیا حقیقت ہے؟ اور کبیر کو اولیاء میں ماننا

چاہئے یا نہیں؟ اصح بیان کرنا۔

(۱۳) جو روپیہ مدرسہ کے لئے جمع ہوتا ہے، وہ مسجد کے خرچ میں آسکتا ہے یا نہیں؟

(۱۴) حضرت سیدنا آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے پہلے کہاں دفن تھے؟ اور طوفان کے بعد اب کہاں دفن ہیں؟

(۱۵) قتل میں دیت کی کیا کوئی میعاد مقرر ہے یا نہیں؟

(۱۶) کتابیہ کے ساتھ نکاح کرلیا، مگر اس نے اس مذہب کا حکم نہ پڑھا اور ایمان نہ لائی تو جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: اظہر علی صدیقی سنی حنفی
امام مسجد ساکن موضع اکبری، شاہجہانپور

الجواب:

(۱) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جوا اگر مسلم سے کھیلے تو یہ فعل بھی حرام ہے اور مال بھی حرام اور مسجد و مدرسہ میں حرام مال نہ دیا جائے، حدیث میں ہے:

''ان اللہ تعالیٰ طیب یحب الطیب نظیف و یحب النظافۃ-الخ '' (۱)

اللہ طیب ہے، طیب ہی کو قبول فرماتا ہے۔

اور اگر مسلمان کفار زمانہ سے کھیلے تو مال اس کے لئے حلال ہے، ہاں یہ فعل ناجائز ہے کہ مسلمان اور حربی سے عقود فاسدہ جائز ہیں۔ درمختار میں ہے:

''ولو بعقد فاسد و بنحوہ فی التفسیرات الاحمدیۃ فلیراجع '' (۲)

لاٹری بھی جوئے کے حکم میں ہے اور اس میں بھی یہی تفصیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) کل گاؤں کا ہے کو گنہگار ہو، جو اسکے فعل سے راضی ہیں، اس سے اختلاط رکھتے ہیں اور اسے باوصف قدرت منع نہیں کرتے وہی گنہ گار ہیں اور بالفرض پورا گاؤں ایسا ہے تو پورا گاؤں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر، حرف الھمزۃ، ج ۲، ص ۳۰۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب البیوع، باب الربوٰ، ج ۷، ص ۴۲۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) ایسے شخص گناہ گار ظالم جفا کار مستوجب غضب جبار و مستحق عذاب الیم نار ہیں، کافر نہیں جب تک کہ حلال نہ جانا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اسماعیل دہلوی کا کلام معنیٰ کفری میں ظاہر و متبین ہے اسی لئے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز نے اس کے اقوال کفریہ ذکر فرما کر الکوکبۃ الشہابیہ میں ۷۰ وجوہ سے اس کا کفر مسلک فقہاء پر ثابت فرمایا اور مسلک فقہاء یہی ہے کہ وہ کفری معنیٰ میں کلام ظاہر و متبین وصریح پر حکم کفر فرماتے ہیں اور تاویل نہیں سنتے اور اس بنا پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم دیتے ہیں۔ اور متکلمین ایسے کلام میں تکفیر سے احتیاطاً سکوت فرماتے ہیں جس میں کوئی ایک وجہ صحیح بھی ایسی ہو جس پر کلام کو حمل کرنے سے قائل کفر سے بچ جائے اور یہیں سے کہتے ہیں کہ قول کا کفری ہونا اور بات ہے اور قائل کا کافر ہونا اور۔ اور کافر کہنے والے کو منع بھی نہیں کرتے، ہاں توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم دیتے ہیں اگر چہ اس حکم کا مبنی اور ہے فلیتنبہ، اور کفری معنیٰ میں جو کلام متبین ہو کہ جس میں کوئی وجہ غیر کفری بالفعل نہ ہو اور یہ وہم کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی تاویل اس کلام کی ہو، اگر چہ میرے نزدیک تاویل نہیں، ہرگز تکفیر سے مانع نہیں کہ یہ شبہۃ الشبہہ ہے اور شبہۃ الشبہہ ہرگز معتبر نہیں کما صرح بہ غیر واحد ورنہ عالم میں کسی کی تکفیر نہ ہوسکے فتنبہ۔ اس کے قائل کو فقہاء و متکلمین بالاتفاق کافر کہتے ہیں۔ ائمہ ضلال دیوبند کا کلام ایسا ہی متعین ہے اس لئے حرمین محترمین کے علماء اعلام نے انہیں ایسا کافر کہا کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ یعنی جو ان کے کفریات پر اطلاع پائے پھر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے، خود کافر ہے۔ بلکہ خود اشرفعلی تھانوی کے معتمد مرتضیٰ حسن دربھنگی کو اپنے ائمہ کے متعلق کہنا پڑا کہ خاں صاحب (اعلیٰ حضرت) اگر انہیں کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔ اشد العذاب بالمعنیٰ۔ یہی وجہ ہے کہ اسماعیل کی تکفیر فقہی کے بعد اعلیٰ حضرت نے اس کی تکفیر کلامی سے سکوت فرمایا اور دیوبندیوں کو مطلقاً کافر فرمایا۔ تفصیل کے لئے حضور مفتی اعظم ہند قبلہ مدظلہ العالی کا رسالہ الموت الاحمر دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) جائز ہے جبکہ سنی صحیح العقیدہ ہو، مسائل طہارت ونماز سے واقف ہو، اور کسی اور وجہ سے فاسق معلن نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) وضو میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اقدس کو لیتے ہوئے انگوٹھے چومنے میں کوئی حرج نہیں۔ عوام کا منع بے جا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) ہاں، حکم یہی ہے تا کہ زبان دل اور اشارہ نفی الوہیت غیر اللہ اور اللہ سبحٰنہ کی الوہیت کے اثبات میں متحد ہو جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) مفتیٔ اعظم ہند مدظلہٗ العالی کا فتویٰ مبارکہ یہ ہے کہ محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر رکوع وسجود کرنے والوں کی نماز فاسد ہے۔ اسی پر عمل کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) باوضو قبلہ رو ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے نہایت ادب وتعظیم سے پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۱) محض بے اصل بات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۲) فقیر کو اس کے حالات کا علم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۳) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۴) محدثین اعلام کے نزدیک حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کے بجز کسی کی قبر شریف کی تعیین ثابت نہیں کمافی المطالع المسرات للفارسی والموضوعات للقاری۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۵) کوئی میعاد نہیں فی الفور اس کا دینا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۶) زمانۂ حال کے یہودی ونصرانی یہودیت اور نصرانیت پر قائم نہیں ہیں بلکہ خدا کے منکر نیچری ہو گئے ہیں لہٰذا وہ نہ اہل کتاب ہیں نہ ان سے نکاح صحیح ہے۔ ہاں اگر کوئی یہودیہ یا نصرانیہ اپنے دین پر قائم ہو تو نکاح صحیح ہے مگر مکروہ تحریمی ہے کمافی الدر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰؍ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقیر مصطفیٰ رضا القادری غفرلہٗ	الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ	الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہٗ

□□□

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔(۱)

باب الکسب

(۱) ھود:٦/کنزالایمان

باب الکسب

مسئلہ-۱

عداوت ونفاق کے تعویذ دینا اور تعویذ دے کر اجرت لینا کیسا؟

براہِ کرم مندرجہ ذیل استفتاء کے جواب مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں۔

(۱) کیا آپس میں عداوت ونفاق، دشمن کی ہلاکت، عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی ہے بوقت پیدائش لڑکا ہی ہوگا اور دیگر بیماریوں کے لئے کثیر رقم لے کر تعویذات دینے والا شریعت کی نظر میں کیسا ہے؟ کیا مذکورہ بالا افعال کرنے والا امامت کر سکتا ہے؟

(۲) سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ریش مبارک پورے چہرۂ اقدس پر گھنی تھی یا ہلکی؟ داڑھی کا خط چہرے پر کہاں سے کہاں تک اور کس طرح بنوانا چاہئے؟

(۳) کیا یہ صحیح ہے اللہ رب العزت نے ابلیس سے فرمایا تو اب بھی آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کر لے تو میں تیری خطا معاف کر دوں گا؟ سیدنا آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے؟

(۴) کسی کے پاس زر وزیورات جس قیمت کے ہیں ان سے زیادہ رقم کا وہ قرض دار ہے۔ مثلاً دس ہزار روپیہ کے زیورات وزر ہیں اور گیارہ ہزار روپیہ قرضہ ہے تو ایسا شخص زکوٰۃ ادا کرے یا نہیں؟ قربانی کرے یا نہیں؟ اسی طرح جو صاحب نصاب نہ ہو وہ فطرہ ادا کرے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) بلا وجہ شرعی عداوت ودشمنی حرام ہے اور اس کا تعویذ دینا بھی۔

قال تعالیٰ:

''وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ''(۱)

اور فال نکالنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ لڑکا ہونے کا تعویذ دینا جائز ہے یونہی بیماری سے شفاء کا تعویذ بھی جائز ہے اور اس پر اجرت لینا بھی جائز ہے مگر جبر و اکراہ جائز نہیں۔ امام مذکور کا ناجائز تعویذ دینا اگر شرعاً ثابت ہے تو وہ سخت فاسق ہے، اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کی اقتداء مکروہ تحریمی اور نماز اس کے پیچھے واجب الاعادہ ہے۔ غنیۃ و درمختار وغیرہ(۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) گھنی اور سینہ اقدس کے بالائی حصہ تک دراز تھی۔ ایک مشت کے بہ مقدار داڑھی رکھنا واجب ہے اور اس سے کم کرانا گناہ ہے، عرض میں بال ہلکے کرانا جائز ہے یونہی قدر مشت سے جو زیادہ ہو وہ ہٹا لینا جائز ہے۔ درمختار میں ہے:

''یحرم علی الرجل قطع لحیته ''(۳)

اسی میں ہے:

''والسنة فیها القبضة''(۴)

ردالمحتار میں ہے: ''ونتف الفنبکین بدعة وهما جانبا العنفقة وهی شعر الشفة السفلی کذافی الغرائب ''(۵) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) روایات میں یہ آیا ہے ابلیس نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی نجات کی صورت پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرلے، ابلیس نہ مانا۔ آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کی قبور کی تعیین محدثین کے نزدیک ثابت نہیں۔

---

(۱) سورۃ المائدۃ:۲

(۲) الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، ج۲، ص ۱۴۷، ۱۴۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۳) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۵) ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

موضوعات ملا علی قاری میں ہے:

''لا یصح تعیین قبر نبی غیر قبر نبینا صلی اللہ علیہ وسلم'' (۱)

اور یہی معتمد معلوم ہوتا ہے کہ اس باب میں روایات مختلف ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کے متعلق کچھ کہتے ہیں: سرندیپ میں ہے۔ کچھ کہتے ہیں: ابوقبیس پہاڑ کے ایک غار میں ہے جس کا نام غار کنز ہے۔ کچھ کہتے ہیں: بیت المقدس اور مسجد خلیل ابراہیم السلام کے درمیان ایک غار میں ہے۔ کچھ کہتے ہیں: محمد حنیف کے نزدیک بعد طوفان دفن کئے گئے۔ تاریخ الخمیس میں ہے:

''دفن بمكة فی قبر لحد له فی غار ابی قیس وهو غار یقال له غار الكنز قاله وهب وعن ثابت البنانی حفر والآدم ودفنوه بسرندیب من الهند فی الموضع الذی اهبط علیه وصححه الحافظ عماد الدین بن كثیر فی تفسیره والزمخشری فی الكشاف وقیل ان قبره فی مغارة بین بیت المقدس ومسجد ابراهیم وقیل عند مسجد الخیف الح وهناک اقوال اخر'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نہیں کہ نصاب فارغ عن الدین نہیں ہے۔ جو صاحب نصاب نہ ہو اس پر بھی زکوٰۃ وفطرہ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۲

علم نجوم کو ذریعۂ معاش بنانا جائز ہے کہ نہیں؟

مکرمی جناب مولانا اختر رضا ازہری صاحب! السلام علیکم

---

(۱) الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة المعروف بالموضاعات الكبرىٰ ،باب تحقیق صحة قبور بعض الاعلام ،ص ۳۸۵ ،المكتب الاسلامی، بیروت

(۲) تاریخ الخمیس فی احوال النفس النفیس ،المقدمة فی الحوادث من اول خلق نوره صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الیٰ زمن ولادته، ج ۱ ،ص ۱۱۷/۱۱۶ ،دار الكتب العلمية، بیروت

ضروری تحریر یہ ہے کہ ایک پیشہ کا مسئلہ بتادیں تو عین نوازش ہوگی۔ کیا ایک مسلمان کو علم نجوم سیکھ کر اسکا پیشہ اختیار کر کے اسکو ذریعہ معاش بنا کر اسکا پیسہ کھانا، بال بچوں کو کھلانا جائز و درست ہے؟

المستفتی: محمد انور قریشی، ہوڑہ

الجواب:

علم نجوم شرعاً ممنوع ہے۔ یعنی اس کی وہ قسم جس کے ذریعہ امور آئندہ کی دریافت مقصود ہو۔

حدیث میں ہے:

”من اتی کاهنا او عرّافا فصدّقه بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی الله علیه وسلم“ (۱) جو کسی پیشین گوئی کہنے والے یا کاہن کے پاس آئے اور اس کے کہے کی تصدیق کردے تو اس نے بیشک اس سے کفر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا۔

اور اسکو پیشہ بنانا حرام اور مسلمان سے جو رقم اس پیشہ سے حاصل ہو، وہ خبیث۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۴ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۳

شناختی کارڈ کا کرایہ لینا دینا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کے پاس نیپال کا شناختی کارڈ ہے جس کو نیپال میں ناگرکتا کہتے ہیں، نیپال میں بغیر ناگرکتا کے کوئی کام نہیں کرسکتا، نہ زمین خرید سکتا ہے نہ کوئی کارخانہ کرسکتا ہے، عمرو نے زید کا ناگرکتا لے کر

(۱) کنز العمال، کتاب السحر والعین والکهانة من قسم الافعال، حدیث ۱۷۶۸۰، ج۶، ص۳۱۹، دار الکتب العلمیة بیروت

کارخانہ کھولا اور زید وعمرو کے درمیان کچھ روپیہ ماہوار مقرر ہوا جس پر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ پیسہ لینا جائز نہیں ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: حبیب الرحمن
مسجد توری دھنگڑھی بازار، پوسٹ گوری پھنٹا، ضلع کھیری

الجواب:

وہ لوگ صحیح کہتے ہیں۔ فی الواقع وہ روپیہ کا لین دین بے وجہ شرعی ہے اور از قبیل رشوت ہے جو حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

''وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ-الآیۃ''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۳/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۴

داڑھی مونڈنے کی اجرت حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید کا کہنا ہے کہ نائی شیو (کلین) بناتا ہے، بال انگریزی وضع کاٹتا ہے، ناخن بناتا ہے اور بغلوں کے بال بھی بناتا ہے اور وہ لوگوں کی مرضی کے مطابق بناتا ہے۔ لہٰذا باربر کے کام کرنے والوں کی کمائی جائز نہیں۔

المستفتی: محمد جمیل حسین

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۸۸

الجواب:

داڑھی سنت خیر الانام وشعار اسلام ہے، اسے مونڈنا منڈانا حرام ہے۔

درمختار میں ہے:

''یحرم علی الرجل قطع لحیته'' (۱)

اور حرام کام پر اجرت لینا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳/ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵

گورنمنٹ کی لاٹری کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

پوسٹ کا اور بینک کا منافع جائز ہے تو گورنمنٹ کی لاٹری کا کیا حکم ہے؟ برائے کرم ان سوالوں کا جواب تفصیل سے مرحمت فرمائیں تو نوازش ہوگی۔ بینوا توجروا

المستفتی: محمد سرمد پاشا قادری

ساکن ہوسپیٹ، ضلع بلہاری (کرناٹک)

الجواب:

اس کی رقم بھی جائز ہے اور لاٹری نکلوانا جائز نہیں کہ قمار بازی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲/ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسئلہ-۶

کافر کو زیادتی دینا ناجائز ہے!

جناب محترم مفتی صاحب مدظلہ العالی! السلام علیکم

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

دیگر ایں کہ جناب والا سے ایک مسئلہ دریافت طلب ہے۔ مسئلہ کی صورت کو بغور مطالعہ فرما کر اس کے شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔ چونکہ مسئلہ میں سود کا شبہہ ہو رہا ہے اس لئے تمام تر صورت بغور مطالعہ فرما کر صحیح اور درست حکم سے مطلع فرمائیں تو مہربانی ہوگی تاکہ کمترین گناہ سے باز رہے۔ صورت مسئلہ اس طرح ہے:

ہم نے سانگی کمپنی سے ایک موٹر خریدی اس کی ایک چوتھائی رقم ہم نے اسی وقت ادا کر دی اور باقی رقم دوسری چندانی کمپنی سے دلائی گئی اور اس چندانی کمپنی سے ہائی پرچیس کرائی اور اس کی قسط ۲۴ رمہینے طے کی ان قسطوں میں ہم نے اصل رقم سے ۸ رہزار روپیہ (آٹھ ہزار روپیہ) زیادہ منافع کے نام سے جمع کرائے اور اسی طرح دستاویز بھی لکھا گیا اور اس میں بھی یہی تحریر لی گئی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہم نے اصل رقم سے آٹھ ہزار روپیہ زیادہ جو منافع کے نام سے جمع کرائے ہیں، انہیں سود میں شمار کیا جائے گا یا نہیں؟ اگر سود میں شمار کیا جائے گا تو گویا یہ زیادہ ۸ رہزار روپیہ ہم نے ناجائز دیے ہیں یا کیا؟ بہرحال صورت مسئلہ کی تفصیل آپ کے سامنے پیش کر دی گئی ہے۔ آپ اس پر غور فرما کر ہماری صحیح صحیح رہنمائی فرمائیں تاکہ ہم اس فعل حرام کے ارتکاب سے باز رہیں۔ فقط

المستفتی: جمعہ خاں، باندہ

الجواب:

بلاشبہ وہ جو آٹھ ہزار روپے اصل قیمت پر زائد دیے گئے، ناجائز دیے گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵ رمحرم الحرام ۱۳۹۲ھ/ ۲۱ رفروری ۱۹۷۲ء

مسئلہ-۷

پیسہ دیا کہ فصل ہوگی تو اتنا غلہ مجھے دے دینا، تو یہ کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

(۱) ہمارے یہاں رواج ہے کہ لوگ دھان کی فصل تیار ہونے سے پہلے دھان پر روپیہ لیتے ہیں یعنی زید کو اگر روپیہ کی ضرورت پڑی تو کسی آدمی کے پاس جا کر کہتا ہے کہ ہمیں دھان پر روپیہ چاہئے، بکر صاحب روپیہ ان شرائط پر دے دیتا ہے کہ میں فلاں تاریخ کو فلاں نوع کا دھان فلاں جگہ فلاں وقت فلاں بھاؤ سے لوں گا۔ کیا اس طرح کا لین دین جائز ہے؟ بحوالۂ کتب معتبرہ تحریر فرمائیں۔

(۲) زید نے دو بیگہ کھیت عمر کو اس شرط پر دیا کہ میں تم سے پانچ من غلہ لوں گا چاہے اس کھیت میں ایک ہی من پیدا ہو، عمر کو پانچ من غلہ دینا ہے، اگر ۱۰/من پیدا ہو جب بھی پانچ من دینا ہے۔ کیا حکم شریعت ہے اس سلسلہ میں؟

(۳) آج کل ہندوستان میں فیملی پلاننگ کا کافی زور ہے، کیا ہم مسلمانوں کے لئے نسبندی جائز ہے؟ ماہنامہ اعلیٰ حضرت جون ۱۹۶۶ء، ص ۲۷/ پر مفتی سید محمد افضل حسین مونگیری دامت برکاتہم العالیہ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا ہے: ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوئی۔ کیا اس پر تمام اہلسنت کا اتفاق ہے؟

(۴) میں ایک میڈیکل پیشہ آدمی ہوں، میرا تعلق زیادہ تر ہندوؤں سے رہتا ہے، اگر میں کرتا پاجامہ ٹوپی پہن کر جاتا ہوں تو وہ سوچتے ہیں کہ یہ ملا آدمی کیا دوا کرے گا، ویسے میں اور اوقات میں اسلامی لباس پہننے کا پابند ہوں اور مسلمان کے یہاں جب مریض دیکھنے جاتا ہوں جب بھی اسی لباس میں، لیکن جب ہندوؤں کے یہاں جاتا ہوں تو پتلون قمیص پہن کر۔ عرض ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ یا نہیں؟ اور مطلق پتلون کا کیا حکم ہے؟

(۵) ہندہ کا نکاح بکر سے ہوا، بکر سے ہندہ کے ایک بچی فاطمہ پیدا ہوئی اس کے بعد بکر نے ہندہ کو طلاق دے دی، ہندہ نے اپنا نکاح خالد سے کرلیا، بچی ہندہ کے ساتھ ہے۔ قریب ۶/سال کا عرصہ ہوا لیکن بکر نے لڑکی کی کوئی خبر نہ لی، بکر ایک بیہودہ قسم کا آدمی ہے، خالد اس لڑکی کا نکاح شاکر کے ساتھ کرنا

چاہتا ہے۔ کیا اس نکاح میں بکر کی اجازت ضروری ہے؟ جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: محمد ابوالحسن خاں منظری
مقام جمہنواں، پوسٹ پور بندر، ضلع گورکھپور

الجواب:

(۱) یہ صورت بیع سلم کی ہے، بیع سلم میں کئی شروط ہیں جن کا لحاظ ضروری ہے۔ ان شروط کی تفصیل بہار شریعت میں ہے، فلیراجع۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ جائز نہیں، بہار شریعت دیکھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نسبندی (جو کہ آلۂ تناسل کی کوئی رگ کاٹنے یا عورت کے رحم کو کاٹنے سے عبارت ہے) بے ضرورت شرعی کیونکر جائز ہوسکتی ہے؟ بے ضروت شرعیہ غیر کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے اور غیر مسلم کے سامنے اور سخت جرم ہے۔ پھر بے ضرورت شرعیہ جسم کا کوئی حصہ کاٹ ڈالنا جرم در جرم حرام در حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) پتلون فساق کا لباس ہے جس سے احتراز چاہئے۔ حدیث میں ہے:

"من تشبه بقوم فهو منهم" (۱)

جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ اسی میں سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) صورت مسئولہ میں لڑکی اگر بالغہ ہے تو وہ خود مختار ہے۔ کفو سے نکاح کرسکتی ہے۔ بشرطیکہ مہر بے غبن فاحش کے ہو اور صغیرہ ہے تو اس کا حقیقی باپ ولی ہے اس کے ہوتے ہوئے خالد نکاح نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۶ر محرم الحرام ۹۲ ۱۳ھ/ ۲۲ر فروری ۱۹۷۲ء

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی
۷ر محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

(۱) سنن ابی دائود، کتاب اللباس، باب لبس الشهرة، ص ۵۵۹، اصح المطابع

مسئلہ-۸

لاٹری میں نکلا ہوا پیسہ مسجد میں لگایا جاسکتا ہے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ

(۱) زید نے لاٹری کا ٹکٹ خریدا، لاٹری زید کے نام سے کھل گئی، اب زید کو پچاس ہزار روپیہ ملا، روپیہ ملنے کے بعد اب زید کہتا ہے کہ لاٹری کے روپوں میں سے کچھ روپیہ مسجد میں لگاؤں گا، تو معلوم یہ کرنا ہے کہ وہ روپیہ مسجد میں لگ سکتا ہے یا نہیں؟ اور وہ روپیہ ایک مسلمان کے لئے ازروئے شرع درست ہے یا نہیں؟

(۲) جو لوگ بینک یا پوسٹ آفس میں روپیہ جمع کرتے ہیں، جمع رقم کے علاوہ جو روپیہ بینک یا پوسٹ آفس دیتی ہے وہ روپیہ سود ہوا یا نہیں؟ اور سود کا کھانا ایک مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟ جو حکم شریعت کا ہو اس سے آگاہ فرمایا جائے۔

المستفتی: محمد شفیع خاں نعیمی، مدح گنج، لکھنؤ

الجواب:

(۱،۲) وہ رقم جائز ہے کہ کافر حربی کا مال ہے جو مسلم کو بے غدر شرعی ملا ہے اور ایسا ہر مال مسلم کو مباح ہے اگرچہ عقود فاسدہ کے ذریعہ سے ملے۔ "**لان مالهم مباح في دارهم فباى طريق اخذه المسلم اخذ مالا مباحا اذا لم يكن فيه غدر كذا في الهداية**" (۱)

اس رقم کو مسجد میں دینا جائز ہے البتہ لاٹری جوا ہے لہٰذا لاٹری کھیلنا گناہ ہے جس سے توبہ ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹/ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

---

(۱) الهداية، كتاب البيوع، باب الربا، ج ۲، ص ۷۰، مجلس برکات

مسئلہ-۹

سود مسلمان اور حربی کے درمیان نہیں ہوتا!

بخدمت عالیجناب قبلہ محترم حضرت مولانا ریحان رضا خاں صاحب دام ظلہ العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گزارش خدمت ہو کے میں ایک تجارتی ادارہ میں ملازمت کرتا ہوں ادارہ میں ایک فنڈ جمع ہوتا ہے اور جمع رقم کا بیاج ملتا ہے جیسا کہ بینک کا قانون ہے۔لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس بیاج کو ہم لے سکتے ہیں یا نہیں؟ جو کہ نفع کی شکل میں دی جاتی ہے۔اس معاملہ میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ تحریر کریں۔

الجواب:

اگر وہ ادارہ کسی مسلمان کا نہیں نہ ہی اس میں کسی مسلمان کا حصہ ہے تو بلاشبہہ وہ زیادتی جو جمع شدہ رقم پر ملتی ہے آپ کے لئے جائز ومباح ہے، وہ ہرگز سود نہیں، اسے سود سمجھنا جائز نہیں کہ سود مسلمان اور حربی کے درمیان نہیں ہوتا۔ درر وغرر وتنویر ودر وہدایہ میں ہے:

''لا ربا بین المسلم والحربی فی دار الحرب فبأی طریق اخذہ المسلم اخذ مالا مباحا اذا لم یکن فیہ غدر'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰/رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

مسئلہ-۱۰

بینک سے جو سود ملتا ہے اس کو کیا کرنا چاہئے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں

(۱) بینک سے جو سود ملتا ہے اس کو کیا کرنا چاہئے؟ وہ روپیہ کس کام میں لینا چاہئے؟

(۲) ہمارے والد صاحب کا انتقال ہوگیا، تقریباً دو ڈھائی سال ہو رہا ہے، بینک میں ان کا تقریباً

---

(۱) الهداية، كتاب البيوع، باب الربا، ج ۲، ص ۷۰، مجلس بركات

چالیس ہزار روپیہ تھا، اس روپے سے گھر کا پورا خرچ چلتا دوسری کوئی آمدنی نہیں، میں بھی ابھی کماتا نہیں ہوں، ابھی چھوٹا ہوں، تقریباً بیس ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اس روپے پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ میں یتیم ہو گیا، ہماری ماں بیوہ ہو گئی۔

(۳) کچھ لوگ بینک میں پانچ ہزار روپیہ یا دس ہزار روپیہ کچھ مدت کے لئے فکس کر دیتے ہیں اور وہ مدت پوری ہونے کے بعد روپیہ ڈبل ملتا ہے تو یہ روپیہ جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: حاجی محمد صدیق خاں
مقام و پوسٹ لاپوری، ضلع جون پور

الجواب:

(۱،۳) وہ جائز منافع ہے، اسے سود سمجھنا کہنا جائز نہیں، اسے ہر جائز مصرف میں اُٹھانا مباح ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ کافر حربی کا مال ہے جو محض اس کی رضا سے مسلم کو ملا ہے اور حربی کافر سے جو مسلم پائے وہ اسے خالص مباح ہے بشرطیکہ بے ذلت نفس بے بدعہدی اسے حاصل کرے۔

ہدایہ میں ہے: "**لان مالهم مباح فی دارهم فبای طریق اخذه المسلم اخذ مالا مباحا اذا لم یکن فیه غدر**" (۱)

تفصیل کے لئے رسالہ بینک ملاحظہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر ورثہ کو روپیہ نصاب بھر حاصل ہو چکا ہے تو بالغین ورثہ پر بعد تمام سال اس کی زکوٰۃ فرض ہے بشرطیکہ حاجت اصلیہ اور دین سے فاضل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۷؍ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۱۱

بینک سے جو اضافہ ملتا ہے وہ سود ہے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں

---

(۱) الهداية، كتاب البيوع، باب الربا، ج ۲، ص ۷۰، مجلس بركات

(۱) جولوگ بینک یاڈاکخانہ میں روپیہ رکھتے ہیں اور کچھ دن گزرنے پر بینک اورڈاکخانہ اصل رقم سے بڑھا کر دیتا ہے وہ رقم مسلمانوں کو لے لینا چاہئے یانہیں؟ اس رقم کو وہیں چھوڑ دے یا وہ پیسہ زائد رقم دینی مدارس میں دے سکتا ہے یانہیں؟ کس مقام پر لگائے؟

(۲) مدارس کی رقم بینک، ڈاکخانہ میں رکھ سکتا ہے؟ اس پر گورنمنٹ نے رقم بڑھا کر دی اس کو دینی مدارس میں لے سکتے ہیں یانہیں؟ بحوالہ کتب جواب عنایت فرما کر مطمئن فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی!

احقر محمد انیس الحسن قادری

مدرسہ حنفیہ، رس گنج علی گڑھ

الجواب:

(۱،۲) جائز ہے، اسے سود سمجھنا جائز نہیں اور ہر جائز مصرف میں صرف کا اختیار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶ر ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۲

کافر کا کھیت مسلمان رہن رکھ سکتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ

(۱) ایک کھیت ہندو کا ہے اور وہ ہندو مسلمان سے یہ کہتا ہے کہ میرا ایک بیگہ کھیت ہے وہ مسلمان سے چار سو روپیہ میں گروی رکھنا چاہتا ہے مگر وہ یہ کہتا ہے کہ میں جب تمہارے چار سو روپیہ دے دوں تو آپ ہمارا کھیت ہم کو واپس کر دینا جب آپ ہمارا کھیت واپس کر دینا، جب تک آپ کھیت کی فصل کھا سکتے ہیں مگر مسلمان یہ کہتا ہے کہ ہمارے لئے اس طرح بیاج ہو جاتا ہے مگر کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کھیت کا لگان دے کر جائز ہو جاتا ہے آپ صاف صاف تحریر فرمائیے۔

(۲) بینک ڈاکخانہ کا منافع جائز ہے یانہیں؟ایک رسالہ کے اندر جائز لکھا تھا۔

(۳) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد سنیوں کی ہے مگر سنیوں کی رشتے داری وہابی غیر مقلد کے یہاں پر ہے۔رشتہ داری کی باتیں ان کی شادی میں مرنے میں کھانے میں کرنا پڑتی ہے رشتے داری کے ناتے ان کے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں،ایک غیر مقلد کا جنازہ سنیوں کی مسجد کے پاس آیا،امام کو اس بات کا علم نہ تھا مگر مقتدیوں کو معلوم تھا،امام نے نماز پڑھائی،سب نے نماز پڑھی۔ تیسرے دن معلوم ہوا کہ یہ جنازہ غیر مقلد کا تھا۔ایسے مقتدیوں پر کیا حکم ہے؟اور سنی امام کو اس مسجد میں رہنا چاہئے یانہیں؟

سائل: حافظ محمد نعیم صاحب

خطیب مسجد کھچلا نازہ روڈ،قصبہ اجھیانی ضلع بدایوں(یوپی)

الجواب:

(۱) صورت مسئولہ میں جبکہ یہ معاملت ہندو سے ہے تو مسلمان کو اس کے کھیت سے نفع اٹھانا جائز ہے۔وھوتعالیٰ اعلم

(۲) بینک و ڈاکخانہ کا منافع سود نہیں،خالص مباح ہے۔تفصیل کے لئے رسالہ بینک دیکھئے۔وہو تعالیٰ اعلم

(۳) غیر مقلد اپنے عقائد کفریہ کے سبب بے دین ہیں،ان کے جنازے کی نماز پڑھنا حرام بدکام بدانجام ہے،مقتدیوں پر توبہ لازم ہے اور امام کو اگر علم نہ تھا تو وہ ملزم نہیں۔وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۲/ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام،بریلی شریف

مسئلہ-۱۳

ابھی سامان دے کر گرانی کے زمانے کی مانگنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ

(۱) زید نے بکر سے دھان خریدنے کی بات بایں طور کی کہ اس وقت دھان ایک سو چالیس روپے کوئنٹل بکتا ہے، آگے چل کر فلاں ماہ میں دوسو چالیس کے حساب سے دھان کی قیمت لوں گا۔ بکر نے کہا کہ میرے پاس دھان تو ہے نہیں، روپے ہیں، ٹھیک ہے سود سے بچنے کے لئے دھان خرید کر دے دوں گا، دو ایک دن ٹھہر جاؤ۔ زید نے کہا کہ تم روپے ہی دے دو میں دھان خرید لوں گا، بات تو ایک ہی ہوگی چاہے تم خریدو یا میں خریدوں۔ لہٰذا بکر نے روپے زید کو دے دیے۔ دوسو چالیس روپے کی قیمت کے حساب سے زید کا دینا اور بکر کا لینا سود ہوگا یا نہیں؟

(۲) ایک مولوی صاحب مسجد میں مٹی کا تیل جلا رہے تھے، کچھ بچے وہاں موجود تھے، انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب، ہمارے استاذ فلاں مسجد میں مٹی کا تیل جلانے کو سختی سے منع کرتے تھے اور آپ جلا رہے ہیں۔ مولوی صاحب بولے کون کہتا ہے، وہ جاہل ہے، کیا جانتا ہے اور اس کو کیا آتا جاتا ہے۔ کیا مولوی صاحب کا بچوں سے یہ کہنا درست ہے؟ اگر درست نہیں ہے تو مولوی صاحب پر شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا توبہ کئے بغیر امامت کر سکتے ہیں؟

(۳) مٹی کے تیل کا کیا حکم ہے؟ کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا نجس ہوگا یا نہیں؟ اگر نجس ہوگا تو کس نجس کے مانند؟ مدلل جواب مرحمت فرمائیں۔

(۴) مولوی صاحب بچوں کو پڑھا رہے تھے۔ ایک دن بچوں نے کہا کہ اس سے پہلے والے مولوی صاحب بہت اچھا پڑھا رہے تھے اور بہت اچھے تھے اور ان کی پڑھائی سب کی سمجھ میں آ رہی تھی۔ اس پر مولوی صاحب نے بچوں سے کہا کہ تم اس کی بہت تعریف کرتے ہو، کیا وہ خدا ہے؟ بچوں نے جواب دیا کہ وہ کیوں خدا ہوتے؟ وہ تو انسان تھے جو ہم لوگوں کو محنت سے پڑھاتے تھے۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ تم لوگ اس کی بہت تعریف کرتے ہو ٹھیک ہے، وہ خدا ہیں، وہ نبی ہیں، وہ ولی ہیں، غوث ہیں، قطب ہیں، ٹھیک ہے؟ بہت اچھے تھے، نیک تھے، بس؟ صورت مسئولہ میں مولوی صاحب پر کیا

حکم شرعی لاگو ہوگا؟ بینوا توجروا

السائل: محمد عطاء الرحمن نوری

ساکن کبیہ پوسٹ کڑھیلا بوبڑا، ضلع کٹیہار (بہار)

الجواب:

(۱) بکرا گر زید کا قرضدار ہے اور زید اس پر یہ دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ اس کے قرض سے زائد روپوں کا دھان اسے خرید کر دے، بصورت دیگر اس سے زائد روپے لے لیتا ہے تو بلاشبہ اس کا دباؤ ناجائز اور وہ زائد روپے جو اس نے لیے اس کو حرام وسود ہیں۔ اس پر لازم ہے کہ زائد روپے واپس کر دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ جس قدر روپے بکر نے دیے ہیں اتنے سے زیادہ نہیں لے سکتا، ہاں ادائیگی کے وقت جو بھاؤ ہو اس کے حساب سے دوسری چیز لے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مسجد میں مٹی کا تیل جلانا جائز نہیں اور دوسرے امام کو بلا وجہ شرعی جاہل کہنا حرام اور وہ شخص نالائق امامت ہے جب تک توبہ کے بعد اس کا صلاح حال ظاہر نہ ہو، امامت سے معزول کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) کپڑا نجس نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اس مولوی کا جواب سخت جاہلانہ ہے اور اس کا یہ کہنا کہ ”وہ خدا ہیں، نبی ہیں“ کلمہ کفر ہے جس سے توبہ وتجدید ایمان لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۴

پرانے ٹائر کو نیا کی طرح بنانے کی مزدوری لینی کیسی؟

محترم جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام کے گزارش یہ ہے کہ میں ایک مزدور آدمی ہوں اور میرا کام یہ ہے کہ پھٹا ہوا ٹائر کا بنانا یعنی ایسا بناتے ہیں کہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ بنا ہوا ہے، جو بھی ٹائر والے دوکاندار ہیں ہم سے بنواتے ہیں اور ہم کو جو مزدوری ہوتی ہے دے دیتے ہیں۔ اب اس کے آگے وہ بنوانے والے اچھا کہہ کر پارٹی سے فروخت کرتے ہیں۔ وہ پارٹی لے جاتی ہے اور وہ ٹائر ہوا دینے سے ہی الگ الگ پرچہ پرچہ ہو جاتا ہے۔ جناب مفتی صاحب آپ فرمائیں کہ کیا میرا قصور ہے؟ یہ تو دوکاندار ہی سمجھے ہم کو تو بنانے کے لئے ملا جیسا کہا ویسا ہی بنا دیا خیر ایک مرتبہ میرے محلے میں میلا د شریف ہونے والا تھا اور ہوا، چندہ وصول کرنے والے میں سے ایک شخص نے میرے یہاں چندہ لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ آپ کا روپیہ جائز نہیں ہے۔ اب اس کے متعلق علماء راشدین کیا فرماتے ہیں؟ جواب بہت جلد دیں۔

جناب رحمت اللہ صاحب

اولڈ ٹائر شاپ، ۱۵، اسمیت لین، کلکتہ - ۱۳

الجواب:

صورت مسئولہ میں جبکہ آپ دوکانداروں کے دھوکہ میں کسی طرح شریک نہیں تو آپ پر الزام نہیں۔ اس بنا پر آپ کے روپے کو ناجائز سمجھنا گناہ ہے جس سے ان لوگوں پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ ر محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۱۵

کافر اگر رشوت کے طور پر کچھ دے تو لینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

ایک صاحب جو قاضی شہر ہیں، عالم ہیں اور پیش امام عیدین و جمعہ ہیں، اس کے علاوہ وہ گورنمنٹ ملازم بھی ہیں۔ ان کا یہ طریقہ ہے کہ وہ دفتر کا کام کرتے ہیں اور ان کے یہاں پبلک کا کام بھی ہوتا ہے، کام کر دینے کے بعد اگر کوئی اہل ہندو (کافر) انہیں کچھ روپیہ دیتا ہے تو وہ اس روپیہ کو لے لیتے ہیں لیکن

اگر کوئی مسلمان انہیں دیتا ہے تو وہ اسے نہیں لیتے اور اس کے سارے کام انجام دے دیتے ہیں اور مسلمان سے کسی طرح پیسہ نہیں لیتے تو کیا قاضی صاحب جو ہندو یعنی (کافر) سے کام کرنے کے بعد جو پیسہ اس کے دینے پر لے لیتے ہیں وہ ٹھیک ہے یا نہیں؟ اور وہ اس پیسہ کو لینے کے بعد پیش امامت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ان کی امامت جائز ہے یا نہیں؟ کیا ہم لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ برائے کرم شرعی حکم سے وضاحت کے ساتھ مطلع فرمائیں تا کہ ہم لوگ اس پر ویسا عمل کریں۔ قاضی صاحب کٹر سنی صحیح العقیدہ ہیں اور سنیت کا کام بڑی مستعدی سے انجام دے رہے ہیں لیکن کچھ بدعقیدہ تبلیغی جماعت والے ان کے خلاف اس قسم کا فتویٰ منگا رہے ہیں اور ان کو امامت سے ہٹوانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے بھی فتویٰ منگالیا ہے۔ برائے کرم شرعی حکم سے مطلع فرمائیں تا کہ ہم لوگ ویسا اس پر عمل کریں۔

المستفتی: قاضی سید محمد حسین

محلہ موہی قاضی پورہ، ضلع حمیر پور (مہوبہ)

الجواب:

وہ رقم بطور رشوت دی جاتی ہے تو اس سے احتراز کرنا چاہئے کہ ذلت نفس اس کے لینے میں ہے اور بدنامی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۶

ڈاکخانہ کا پیسہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ڈاکخانہ کا پیسہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کس مد میں استعمال کر سکتے ہیں؟ اس مسئلہ سے قرآن وحدیث کی روشنی میں مطلع فرمائیں۔ فقط والسلام

عبداللہ، شاہ جہان پور

الجواب:

جائز ہے اور جس مصرف میں چاہیں خرچ کریں۔

ہدایہ میں ہے: ''لان مالهم مباح فی دارهم فبای طریق اخذه المسلم اخذ مالا مباحا، اذالم یکن فیه غدر'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۷

ٹی وی ریڈیو وغیرہ کی خرید وفروخت اور اسکی کمائی کا حکم!

محترم المقام جناب مولانا صاحب! سلام مسنون

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ٹی وی، ریڈیو اس قسم کی چیزیں فروخت کرنا اور اس کی کمائی ہوئی آمدنی جائز ہے یا نہیں؟

(۲) گھر میں ٹی وی رکھنا اور اس پر ملک کے حالات اور تفریح کا پروگرام دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد عرفان

قاضی پورہ کلاں، وارانسی (یوپی)

الجواب:

(۱) ٹی وی بدترین آلات لہو ولعب سے ہے اس کی خرید وفروخت سخت مکروہ وممنوع ہے کہ اس میں معصیت پر اعانت ہے اور معصیت پر اعانت ناجائز وحرام ہے۔ قال تعالیٰ:

''وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ-الآیة'' (۲)

اگرچہ اس وجہ سے کہ وہ مال متقوم ہے اس کی بیع ہمارے امام اعظم کے نزدیک صحیح ہے۔

---

(۱) الهداية، كتاب البيوع، باب الربوا، ج ۲، ص ۷۰، مجلس بركات

(۲) سورة المائدة: ۱

ہندیہ میں ہے: ”یجوز بیع البربط والطبل والمزمار والدف والنرد واشباہ ذلک فی قول ابی حنیفة رحمه اللہ تعالیٰ“ (۱)

اور صاحبین کے نزدیک حکم یہ ہے کہ ان آلات کو توڑے بغیر بیچنا جائز نہیں جو لہو ولعب میں انہیں استعمال کرتا ہو۔ اسی میں ہے:

”ذکر فی السیر الکبیر تفصیلا علی قولهما فقال ان باعهما ممن لم یستعملها ولا یبیع هٰذا المشتری من یستعملها فلا باس ببیعها قبل الکسر فان باعها ممن یستعملها لا یجوز بیعها قبل الکسر، او بناء علی هٰذا“ (۲)

صاحبین کے نزدیک ان آلات کو توڑنے والے پر تاوان نہیں، اگرچہ بے حکم قاضی توڑے۔

”وان اتلفها انسان لا یضمن فی قول ابی یوسف و محمد رحمهما اللہ تعالیٰ کذا فی فتاویٰ قاضیخان“ (۳)

بہرحال اس کی بیع سے احتراز چاہئے اور ریڈیو ایک آلہ ہے سننے کا جس سے جائز و ناجائز چیزیں دونوں سنی جاتی ہیں، اس کی بیع اصحاب لہو ولعب سے ناجائز ہوگی مگر کمائی پر حکم حرمت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۸

فاضل کی نوکری لے کر تحتانیہ میں پڑھانا اور تنخواہ لینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ

---

(۱) الفتاوی الهندية، کتاب البیوع، الفصل الخامس فی بیع المحرمات الصید، ج ۳، ص ۱۱۷، دار الکفر، بیروت

(۲) الفتاوی الهندية، کتاب البیوع، الفصل الخامس فی بیع المحرمات الصید، ج ۳، ص ۱۱۷، دار الکفر، بیروت

(۳) الفتاوی الهندية، کتاب البیوع، الفصل الخامس فی بیع المحرمات الصید، ج ۳، ص ۱۱۷، دار الکفر، بیروت

زید نے کسی مدرسہ میں تعلیم نہ پائی نہ اس کو صلاحیت ہے، ایک جعلی سند حاصل کی، حاصل کر کے سرکاری ملازمت کے لئے بورڈ کو وہ غلط سند دکھا کر ملازمت حاصل کر لی ہے۔ سند کے مطابق طلباء کو تعلیم نہیں دیتے ہیں، ابتدائی بچوں کو تعلیم دیتے ہیں اور فاضل کی تنخواہ گورنمنٹ سے وصول کرتے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ تنخواہ زید کے لئے از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟ اور زید کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں دلیل کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں۔ بینوا تو جروا

المستفتی: محمد حفیظ الرحمن رضوی

موضع بڑھیا، ڈاکخانہ بشن پور، ضلع سیتامڑھی (بہار)

الجواب:

صورت مسئولہ میں زید دھوکہ باز بر تقدیر صدق سوال ہے اور اگر وہ فاضل نصاب پڑھانے پر ملازم ہے تو اسے وہ تنخواہ لینا جائز نہیں، ورنہ تنخواہ حلال ہے اور دھوکہ بازی سے توبہ لازم ہے اور جب تک توبہ نہ کرے، لائق امامت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲ رصفر المظفر ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مرکزی دار الافتاء، ۸۲ رسوداگران

مسئلہ-۱۹

شراب فیکٹری کی کمائی اور ایسے شخص کا مسجد میں آنا اذان دینا کیا حکم رکھتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین متین اہل شریعت مندرجہ ذیل اس مسئلہ میں کہ

زید بریوری یعنی (شراب) فیکٹری میں ملازم ہے جس کی پاکی طہارت کا کوئی اطمینان نہیں ہے، فیکٹری سے انہیں کپڑوں میں آکر مسجد میں اذان پڑھتا ہے۔ کیا اس کی کمائی جائز ہے یا ناجائز ہے؟ کیا

اس کی اذان پڑھنے سے اذان ہو جائیگی یا نہیں ہوگی؟ زید کا اس حالت میں مسجد کے اندر آنا اور اذان پڑھنا کیسا ہے؟

المستفتی: ضمیر احمد سائیکل ورکس
ریلوے گیٹ پارک، باز پور، نینی تال

الجواب:

فیکٹری اگر غیر مسلم کی ہے تو زید کی کمائی حلال ہے مگر یہ نوکری سخت مذموم ہے، اسے چھوڑ دے اور اسے مسجد میں آنے سے ممانعت نہ ہوگی جبکہ کپڑوں پر طہارت کا خیال رکھتا ہو۔ اذان وہ نہ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۱۴؍صفر المظفر ۱۴۰۴ھ/مغلسرائے اسٹیشن

مسئلہ-۲۰

عیدگاہ کی زمین پر قبضہ کرنا اور مخالفت کرنے والے سے دشمنی کرنا ظلم ہے!

زید نے ایک خطہ آراضی جو کہ ایک عیدگاہ کے قبضہ میں مدت دراز سے چلی آرہی تھی اور عید بقر عید کو وہاں پر مسلمانوں کا میلہ لگا کرتا تھا، کاغذ کی غلطی سے وہ قطعہ آراضی ایک ہندو کے نام کاغذ میں درج ہو گیا تھا لیکن نہ تو کبھی اس نے اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی اور نہ ہی بتایا کہ یہ زمیں میری ہے اور کافی عرصہ سے وہ مفرور بھی ہے زید نے اس مفرور شخص کو تلاش کر کے اس کی دیگر زمینوں کے ساتھ اس کا بھی بیعنامہ کروالیا اور اس کی جانکاری اس شخص کو نہ ہو پائی لیکن کچھ دن گزرنے کے بعد جب لوگوں کو اس زمین کے بارے میں جانکاری ہوئی تو عام مسلمانوں میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا اور اس زمین کو زید سے حاصل کرنے کی جدوجہد شروع کی گئی اور بصورت پنچایت عام مسلمان اکٹھا ہوئے اور زید کو بھی طلب کیا گیا اور زید آیا اور زید سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ یہ زمین مسجد کی ہے، اگر کاغذات کی غلطی سے کسی اور کے نام درج ہو گئی تو آپ کو اسے مسجد کے نام کروانا تھا اور عام مسلمانوں کو مطلع بھی کرنا تھا لیکن آپ نے ایسا نہیں

کیا وغیرہ بحث ومباحثہ کے بعد زید نے کہا کہ جو بھی زمین مسجد کی ہے میں دے دوں گا چونکہ چکبندی ہو رہی ہے تو یہ طے ہوا کہ چکبندی کا کاغذ دے دیا جائے ہم تسلیم کرلیں گے اور مسجد کی زمین مسجد کو مل جاوے گی۔ حسب منشا زید کو کاغذ دے دیا گیا لیکن زید مکر گیا اور معاملہ مقدمہ کی صورت میں بدل گیا۔ عرصہ تک مقدمہ بازی ہوئی جس میں حکام نے اس زمین کے بارے میں پردھان سے کہا کہ اگر اس زمین کے بدلے میں دوسری زمین دے دیں تو ہم تبادلہ کروادیں اور یہ زمین مسجد کی میلہ میدان کے نام سے محفوظ کردیں چونکہ محرک بذات خود پردھان تھا لہٰذا اس نے اس فیصلہ کو مان لیا اور زید کو مالیت کی صورت میں دوسری زمین دے کر مسجد کے نام میلہ میدان کی زمین محفوظ کروالی اس زمین کو مسجد کے حق میں کروانے کی جدوجہد کرنے کی صورت میں زید محرک سے بہت زیادہ ناراض ہوگیا ہے یہاں تک کہ شادی وغمی میں شریک ہونا ترک کردیا اور انواع اقسام سے محرک کو تکلیف دینے لگا اور گالی گلوج بکنا اور بہتان تراشی کرنا شیوہ بنالیا ہے اور یہ بھی کیا ہے کہ میرا جنازہ نہ چھونے پاوے ایسی حالت میں آپ سے التماس ہے کہ یہ مسجد کی زمین کو ہڑپ کرلینا اور مسجد کی زمین بچانے والے محرک کے ساتھ ایسی بدسلوکی کرنا اور یہ کہنا کہ محرک ہمارا جنازہ نہ چھونے پاوے اور بھری پنچایت میں زمین دینے کا اقرار و بیعانہ اور وعدہ کرنا اور مکرنا کیسا؟ ایسی حالت میں زید پر شرعاً حکم بیان فرمانے کی زحمت فرمائیں۔ فقط

المستفتی: نورالدین
اموڑھا، ضلع بستی (یوپی)

الجواب:

فی الواقع زید بے قید نے اگر عیدگاہ کی زمین کو ہتھیانے کی کوشش کی تو سخت گناہ گار مستحق نار ہوا، توبہ لازم۔ جس نے اس زمین کو بچانے کی کوشش کی اچھا کیا، اس کے درپے آزار ہونا ظلم ہے جس سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۱

امامت کی اجرت لینا جائز ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) امامت کی اجرت لینا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) امامت کی تنخواہ میں اضافے کا مطالبہ جائز ہے یا نہیں؟

(۳) ہندوستان دکن میں خطبہ سے قبل اردو میں تقریر کرنا بھی شرط ہے۔ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد عمر رضوی

ساکن امسندرا، کرناٹک

الجواب:

(۱) متأخرین نے جواز کا حکم دیا ہے اور اب فتویٰ اسی پر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) یہ شرط جائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

یکم شعبان المعظم ۱۴۱۲

مسئلہ-۲۲

ٹیکس سے بچنے کے لئے مسلمان بینک سے قرض لے سکتے ہیں یا نہیں؟

محترم المقام جناب مفتی صاحب مدظلہ!　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہالینڈ کی غیر اسلامی حکومت کو جو ٹیکس ادا کیا جاتا ہے اس کی دینی وشرعی حیثیت کیا ہے؟ اس ملک کا یہ قانون ہے کہ جو لوگ بھی باقاعدہ کام (حکومتی دفاتر میں مندرجہ قوانین کے مطابق) کرتے ہیں انہیں اپنی آمدنی کا نصف سے کچھ کم حصہ بطور ٹیکس حکومت کو دینا پڑتا ہے۔اس ٹیکس سے اپنی رقم واپس لینے کی

کچھ راہیں بھی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ٹیکس ادا کرنے والے پر بینک کا قرض ہو اور عام طور پر یہاں تمام بینک سودی اصولوں پر قرض دیتے ہیں۔ برائے کرم اس ملک کے ٹیکس کی شرعی حیثیت متعین کرنے کے بعد دینی اور اسلامی حکم سے آگاہ فرمائیں کہ اس ٹیکس سے بچنے کے لئے مسلمان بینک سے قرض لے سکتے ہیں یا نہیں؟ جزاکم اللہ خیر الجزاء فی الدارین!

المستفتی: بدر القادری
ساکن دی ہیگ، (ہالینڈ)

الجواب:

لے سکتے ہیں جبکہ مسلمانوں کا نفع کثیر اور حالاً و مآلاً مسلمانوں کو شدید ضرر کا اندیشہ نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۹/رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۳
تعطیل کلاں کی پوری تنخواہ دینا واجب ہے یا آدھی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

تعطیل کلاں (یعنی دینی مدارس میں جو شعبان ورمضان کی چھٹیاں ہوتی ہیں) کی تنخواہ مہتمم پر پوری دینا واجب ہے یا آدھی؟ زید (جو کہ مدرس ہے) کہتا ہے کہ تعطیل کلاں کی پوری تنخواہ مہتمم پر دینا واجب ہے اگرچہ وہ مدرس سے پوری یا آدھی کا اظہار کرے یا نہ کرے، اس کی دلیل یہ ہے کہ چونکہ تمام مدارس اہل سنت میں تعطیل کلاں کی پوری تنخواہ دی جاتی ہے نیز المعروف کالمشروط کے تحت مہتمم پر تعطیل کلاں کی پوری تنخواہ دینا واجب ہے اگر پوری نہ دے گا تو مدرس کی سراسر حق تلفی ہوگی۔ اور بکر (جو کہ مہتمم

ہے) مدرس کو ہر سال صرف آدھی تنخواہ دیتا ہے اور دلیل میں یہ کہتا ہے کہ چونکہ تعطیل کلاں میں پڑھائی بند رہتی ہے دوسرے میں نے پوری دینے کے لئے کہا بھی نہیں تھا اس لئے میں تو نصف دوں گا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ تعطیل کلاں کی پوری تنخواہ دینا واجب ہے یا آدھی؟ اور آدھی دینے کی صورت میں مدرس کی حق تلفی ہوگی یا نہیں؟

المستفتی: جاوید نوری
کاٹھ گودام، نینی تال

الجواب:

جب اس نے ہنگام تقرر اس امر کے متعلق کچھ نہ کہا تھا تو عام مدارس کے عرف کے مطابق اسے پوری تنخواہ دینا چاہئے اور دلیل صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر پہلے طے کر لیتا تو طے شدہ کے مطابق عمل کرتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۷؍رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

مسئلہ- ۲۴

جانور اپنے ہاتھوں ذبح کرنا اور بیچنا منع تو نہیں؟

جناب مولانا مدظلہ العالی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) میرا روزگار ہے کہ اپنے ہاتھوں سے مرغا مرغی کاٹ کر مطلب ذبح کر کے صاف کر کے آرڈر کے مطابق ہوٹلوں پر بھیجنا۔ کبھی اپنے ہی کبھی میرا لڑکا پہنچا دیتا ہے کوئی دکان نہیں کھولی ہے گھر ہی سے کام ہوتا ہے۔ اس روزگار میں جو کچھ بچتا ہے وہی بسر اوقات کے لئے ہوتا ہے، سنا گیا ہے کہ تجارت کے لئے بار بار اپنے ہاتھوں سے ذبح کر کے بیچنا چاہے، مرغا ہو یا اور کوئی جانور، درست نہیں، پرسش ہوگی۔ کیا شریعت نے اپنے ہاتھوں سے ذبح کر کے بزنیس کرنا منع کیا ہے؟ گناہ ہے؟ مجھے کچھ اس طرح لگتا ہے اور وحشت ہے

چونکہ یہ کاروبار کرتے ہوئے مجھے قریب دس سال کا زمانہ ہوا مگر دال روٹی چلنے کے ساتھ ساتھ بے حد قرضدار بھی ہوگیا ہوں جس کی وجہ سے کہ آبرو بچانا محال لگ رہا ہے۔ بس اللہ کا ہی سہارا ہے، وہی سبھی کی آبرو بچانے والا ہے۔ میں نے بہت ہی پرندے اپنے ہاتھوں سے ذبح کئے اور بیچا۔ کہیں اسی وجہ سے تو نہیں بہت ہی زیادہ قرض کے بلا میں مبتلا ہوگیا ہوں؟ از روئے شریعت جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: فیض احمد خاں رضوی

رسول باغ، مغلسرائے، وارانسی

الجواب:

اس میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ/ درسفر

مسئلہ-۲۵

اسمگلنگ کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

بحضور جناب امام العلماء حضرت علامہ مولانا و مفتی اختر رضا خانصاحب! لسلام علیکم

بعد گزاش ہے کہ

(۱) زید باہر ملک سے اسمگلنگ کا دھندا کرتے ہیں اور اس ملک کی حکومت کافر ہے جیسا کہ ہندوستان میں اندرا کی حکومت ہے اور پاکستان والے اگر ہندوستان سے اسمگلنگ کا دھندا کریں تو جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا

(۲) بکر سو روپیہ سے اسمگلنگ کا برابر دھندا کرتے ہیں اور بکر کو زید نے کہا کہ ایسا کرنا منع ہے تو بکر نے جواب دیا کہ یہ تجارت ہے تو ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۳) شیخ ہندوستان کے کافروں سے سود لیتا ہے۔ یہ جائز ہے؟

(۴) ہماری انجمن میں امیروں کے بچے تعلیم پا رہے ہیں اور غریبوں کے بچے بھی تعلیم پا رہے ہیں تو

یہاں کے متولی کا سوال ہے کہ اپنے ہاں جتنے بکرے کی قربانیاں ہوئی ہیں ان کے چمڑے کو فروخت کر کے انجمن کے لئے کتابیں لا کر رکھ دیں گے تا کہ امیروں کے بچے کو بھی فائدہ ہو اور غریبوں کو بھی فائدہ ہو۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟ بینوا تو جروا

(۵) حلال جانور کے کتنے عضو حرام ہیں؟ کون کون چیز کھانا حرام ہے؟

المستفتی: محمد اسحاق رضا، امام مسجد
تھانہ پرالا پونٹ، ضلع ناسک (ایم پی)

الجواب:

(۱،۲) اسمگلنگ میں کوئی حرج نہیں مگر اس میں عزت و آبرو اور جان پر سخت اندیشہ ہوتا ہے، لہٰذا بچنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) وہ سود نہیں، خالص مباح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم تفصیل کے لئے رسالہ بینک، قادری بکڈ پو نو محلہ مسجد، بریلی سے منگالیں۔

(۴) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اس کی تفصیل کے لئے ہمارے فتویٰ کی نقل ہمراہ روانہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۶

جوا کے پیسے سے خریدی ہوئی زمین کب حرام کب جائز؟

السلام علیکم!

بندہ بعد انکسار ایک سوال کے جواب کا طالب ہے جو کہ نیچے دیا ہے۔

میرے والد صاحب نے ایک زمین جوا کے روپیہ سے خریدی ہے، وہ انتقال کر چکے ہیں، اب میں اس زمین کو اپنی ملکیت سے الگ کردینا چاہتا ہوں (چونکہ وہ حرام ہے) چونکہ اس کا غلہ اور اس کے بدلے میں ملنے والے غلہ کو میں حرام سمجھتا ہوں اس لئے قیمت لے کر کسی کو دینا نہیں چاہتا، اس زمین کو ایسے ہی چھوڑ دینا چاہا کہ آباد نہ کروں مگر یہ نہیں ہو پاتا ہے کیونکہ میرے ایک بھائی اور ایک بہن اور ہیں وہ لوگ اس زمین کو چھوڑنا نہیں چاہتے ہیں۔ بالآخر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہندوؤں کے یہاں حرام مال کے نام سے کوئی چیز نہیں اس لئے کسی ہندو کو مفت دے دوں مگر شرعی فیصلہ اور اجازت کے بغیر کچھ نہیں کر رہا ہوں۔ لہٰذا گزارش ہے کہ اس بابت میں جو شرعی فیصلہ سب سے بہتر ہو، اس سے مجھے آگاہ کرنے کی زحمت گوارہ کریں۔ فقط والسلام

شمیم احمد صدیقی

الجواب:

وہ زمین ہندو کو مفت دینا حرام بدکام بدانجام ہے، اسے دینا چاہیں تو بہ قیمت دیں ورنہ اپنے مصرف میں اسے باقی رکھیں، اس زمین کی حرمت کا حکم اس صورت میں ہوگا جبکہ ثابت ہو کہ اس کی خرید میں عقد ونقد جمع ہوئے ہوں، یعنی وہی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے زمین ہوا اور اگر اس کی خرید میں عقد ونقد جمع نہ ہوئے یا جس روپے سے خریدی وہ بعینہ مال حرام نہ تھا تو اس کی حرمت کا حکم نہیں اور یہی ظاہر ہے کہ آج کل خرید وفروخت میں عقد ونقد جمع نہیں ہوتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۶/ جمادی الآخر ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۲۷

قصاب کا پیشہ شرعا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) روز روز بکرا کاٹنا اور پھر اس کو بازار میں فروخت کرنا کیسا ہے؟

(۲) عورت کی شرعی پہچان کیا ہے؟ بعض عورتیں مسلمان بھی ساڑی باندھتی ہیں اور لعین کافرعورتیں بھی مسلم عورت کے لباس میں رہتی ہیں۔ زید کہتا ہے کہ مرد مسلمان کوتو اس کے ختنہ کے ذریعہ پہچانا جاسکتا ہے لیکن عورتوں کو پہچاننے کی شرعی نشانی بیان فرمائیں۔

المستفتی: نوشاد خاں، اسپتال روڈ، ضلع مرہٹہ

الجواب:

(۱) جائز و مباح ہے اور کسب حلال ہے اور نیت خیر سے کسب حلال بھی عبادت و کارِثواب ہے اور اس پر اعتراض محض جہالت اور کفار و مشرکین سے مشابہت ہے اور کفار کے اثر سے خواہ ازراہِ جہالت وہوائے نفس ذبح شرعی کو بُرا جاننا سخت مہلک ہے جس سے توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان بھی کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۲) مسلمان عورتوں کی جو عام طور پر پہچان ہو اس سے پہچان ہوگی یا مسلم محلہ میں ہونے سے یا مسلم ثقہ مردوں یا عورتوں کے یہاں سے مسلمہ قرار پائیں گی اور اگر یہ کچھ نہیں تو جو ظن غالب ہو اس پر عمل ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷/ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۸

لاٹری میں ملا ہوا پیسہ مسلم کے لئے حلال ہے یا حرام؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ

(۱) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی ہے، مہر کے روپے کے ساتھ ایک اشرفی بھی ہے، زید مہر ادا کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ اشرفی جو سونے کا سکہ ہے کتنے ماشہ وزنی ہے؟ اشرفی

عربی لفظ ہے یا فارسی؟ کس بادشاہ نے سکہ اشرفی کا ایجاد کیا؟ وہ بادشاہ کہاں کا ہے ہندوستان کا یا اور کہیں کا؟ دینار جو سونے کا سکہ ہے وہ کتنے ماشہ کا ہوتا ہے؟ دینار عربی لفظ ہے یا فارسی؟ کس بادشاہ کے وقت سے جاری ہوا؟ اشرفی اور دینار میں وزن کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟ کرم فرما کر جواب بحوالہ کتب معہ عبارت عنایت فرمائیں۔

(۲) لاٹری کا ٹکٹ مسلمان خریدتے ہیں، لاٹری انعام میں اُٹھنے پر روپیہ ملتا ہے اور روپے دینے والا غیر مسلم ہے۔ لہٰذا لاٹری کا ٹکٹ خرید کر مقرر روپیہ غیر مسلم سے لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: شیخ عبد الجبار، محلہ شنکر پور، ڈاکخانہ بدرک، ضلع ناسک

الجواب:

(۱) اشرفی کا وزن مجھے مستحضر نہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے اور یہ میری نظر سے نہ گزرا کہ کس بادشاہ کے وقت میں جاری ہوا۔ دینار شرعی کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے۔ اشرفی اگر اسی وزن کی ہوتی تھی تو اشرفی اور دینار میں فرق نہ ہوگا اور دینا لفظ عربی کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وہ روپیہ مسلمان کو خالص مباح ہے کہ مسلمان کو غیر مسلم سے بے عذر و بدعہدی محض اس کی رضا سے جو کچھ ملے، مباح ہے، اگرچہ عقود فاسدہ کے ذریعہ حاصل ہو، بحر میں ہے:

”وکذا اذا باع خمرا او میتۃ او قامرھم واخذ المال کل ذلک یحل لہ“ (۱)

مگر لاٹری کا ٹکٹ خریدنا گناہ ہے، کہ یہ جوئے کی ایک شکل ہے۔ لہٰذا اس سے احتراز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۲۹

انگریزی وضع کے کپڑے اب انگریزوں کا شعار نہ رہا!

سرکار مرشد برحق حضرت پیر روشن ضمیر قبلہ مدظلہ العالی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(۱) البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب البیع، باب الربا، ج ٦، ص ٢٢٦، مکتبہ زکریا

(۱) میرے یہاں کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ فل پینٹ اور ہوائی شرٹ پہننا حرام ہے جبکہ ہم اس قسم کا پینٹ پہنتے ہیں جس سے مجھے نماز میں تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور اب ہم گرم کام کرتے ہیں یعنی ہم ویلڈر ہیں، ایسا کام ہم پائجامہ وغیرہ پہن کر نہیں کر سکتے کیونکہ اس قسم کا کام کرنے میں آگ لگنے کا ڈر ہے اس لئے شرعی حکم سے مطلع کیجئے۔

(۲) ایک شخص ہے جو ہر طرح کا کام اللہ اور اس کے رسول کے مطابق کرتا ہے مگر والدین کے حکم کے خلاف کرتا ہے، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

(۳) جب پیر وفات کر جائے تو القاب کس طرح لکھے جائیں؟

(۴) میں یہاں جس کمپنی میں کام کرتا ہوں، ایک غیر مسلم فرم ہے مجھے اس کمپنی کے لئے کام کی وجہ سے گاہک سے جھوٹ بولنا پڑتا ہے تو کیا ہم ایسا نہیں کر سکتے ہیں؟ کیونکہ ابھی ہندوستان میں قریب قریب ہر جگہ ہر کمپنی میں باتیں پائی جاتی ہیں؟ تو ہم کیا کریں؟ شرعی حکم سے مطلع کریں۔

المستفتی: محمد محمود عالم انصاری قادری رضوی
ویلڈر M/S انجینئرنگ ورکس، لیگ پالس روڈ چائس
پوسٹ چائس بی سی سٹی، ضلع دھنباد (بہار)

الجواب:

(۱) انگریزی وضع کے کپڑے اب انگریزوں کا شعار نہ رہا لہٰذا حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں، البتہ وضع صلحا نہیں ہے لہٰذا انہیں نہ پہننا چاہئے اور عذر ہو تو مضایقہ نہیں۔ یہ حکم شرٹ کوٹ پتلون ملابس عامہ کا ہے، ٹائی نصرانیوں کا شعار مذہبی ہے، سخت حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) سخت گناہ گار مستوجب نار مستحق غضب جبار ہے، توبہ کرے اور والدین کی (موافق شرع) اطاعت کرے کہ اہم فرائض سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے ساتھ ذکر فرمایا۔ قال تعالیٰ:

”وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا“ (۱)

یعنی تیرے رب نے حکم فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو

(۱) سورۃ الاسراء: ۲۳

اور فرمایا:

"اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ" (۱)

میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا۔

لہٰذا ماں باپ جس جائز بات کا حکم دیں اس کی تعمیل فرض ہے اور ناجائز میں ان کی اطاعت حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) سنی صحیح العقیدہ لائق پیری ہو تو اس کے لئے رحمۃ اللہ علیہ یا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جھوٹ سے بچیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۴/ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ/ مغل سرائے اسٹیشن

مسئلہ-۳۰

جو مسلمانوں کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں! (حدیث)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید کے والد بکر بمبئی شہر کے اندر رہتے ہیں اور وہ دودھ کے اندر ملاوٹ کر کے فروخت کرتے ہیں اب ان کے پیسے سے زید کے لئے کھانا اور پہننا کیسا ہے؟ جبکہ زید خود گاؤں میں حلال کمائی کرتا ہے۔ ازروئے شرع اس مسئلہ کا جواب تفصیل سے عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۲) اور ہر اس آدمی کے یہاں کھانا کھانا جس کی خبر ہو کہ وہ حرام دھندہ کرتا ہے، کیسا ہے؟

المستفتی: حافظ محمد سردار رضوی
پوسٹ باسنی، ضلع ناگور (راجستھان)

الجواب:

(۱) زید کے والد کا یہ فعل حرام و گناہ ہے کہ دھوکہ دینا ہے اور دھوکہ دینا شرعاً کبیرہ گناہ ہے۔ سرکار

---

(۱) سورۃ لقمان: ۱۴

ابدقرار علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے:

"من غشنا فلیس منا" (۱)

جو مسلمانوں کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

مگر اس فعل سے زید کے والد کی کمائی حرام نہ ہوئی۔لہٰذا کمائی کی حرمت کا حکم نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نہ چاہئے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵/ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۷ھ

الجواب صحیح۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۱

ہومیو پیتھک دواؤں کے لئے شکر کی گولیاں بنانا اور بیچنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید شکر کی گولیاں بنانے کا کارخانہ کرنا چاہتا ہے، ان گولیوں کا استعمال ہومیو پیتھک دواؤں میں ہوتا ہے اس کے سوا ان کا کوئی اور مصرف نہیں ہے۔اس بارے میں حکم شرع کیا ہے؟ بینوا توجروا

سائل: سراج احمد خاں

محلہ کانکر ٹولہ، بریلی شریف

الجواب:

گولیاں بنانا فی نفسہ جائز ہے اور انہیں اس ڈاکٹر کے ہاتھ بیچنا بھی جائز ہے اگرچہ ڈاکٹر ان گولیوں پر الکحل ڈالتا ہو کہ حرام اشیاء سے علاج عند الضرورت مباح ہے تو اس کے احوال معالجہ میں یہ

(۱) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر، حرف المیم، ج۶، ص ۲۴۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت

حالت بھی مختلط ہوگئی لہٰذا بعینہ حرام ومعصیت پر اعانت نہ ہوئی۔ اور اگر بیچتے وقت یہ نیت کرے کہ ڈاکٹر اسے اضطراری صورت میں استعمال کرے گا تو اس کی معاونت اس صورت میں کرتا ہوں تو انسب واولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴؍ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۳۲

ایک ہی نام کی دو چیزیں ایک اصلی ایک نقلی بیچنا کیسا؟

جناب اختر رضا خاں صاحب! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

ہم چپل کا تھوک کاروبار کرتے ہیں، اس میں ایک چپل اصلی ہے، مثال کے طور پر نام پاجل ہے اور اس کی نقل ہے اور اس کا نام بھی پاجل ہے مہر بھی وہی ہے اور ہم دوکاندار سے نقلی کو نقلی اور اصلی کو اصلی چپل کہہ کر بیچتے ہیں، جائز ہے کہ ناجائز؟ گناہ ہے کہ نہیں؟ جواب دیں!

المستفتی: سنستا فوٹ ویئر

کوٹھا پارچہ، ضلع فیض آباد

الجواب:

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸؍جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۳۳

نکاح فاسد میں ملا ہوا نذرانہ جائز ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

بکر نے زید کا نکاح خالدہ سے کرایا، جھوٹا سوال لکھ کر جواب منگا کر بکر کے ہاتھ میں دے دیا۔ اسی فتویٰ سے بکر نے زید کا نکاح خالدہ سے دو گواہوں کے سامنے کر دیا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ خالدہ کو زوج اول نے طلاق ہی نہیں دی تھی تو بکر نے زید اور خالدہ کے درمیان تفریق کر دیا۔ اب اس عقد میں بکر کو زید نے ۲۵/روپے دئے تھے اور وہ خوشی سے دیا تھا تو وہ روپے بکر کے لئے حلال ہیں یا نہیں؟ تفصیل سے تحریر کریں۔ بینوا توجروا!

المستفتی: اہل کمیٹی بہار کلاں، پوسٹ عزت نگر، ضلع بریلی شریف

الجواب:

اگر یہ واقعہ ہے کہ بکر کو خالدہ کے منکوحۃ الغیر ہونے کا علم نہ تھا تو اسے وہ روپے حلال ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷/صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۳۴

نکاح حرام پڑھا کر لیا گیا پیسہ کیسا اور اس کا کیا کرے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک امام صاحب نے ایک منکوحہ عورت کا بنا طلاق وعدت ایک شخص سے نکاح پڑھا دیا اور کافی روپیہ لے لیا۔ ایسے امام کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اور وہ امامت کے لائق ہے؟ شریعت مطہرہ کا اس امام کے لئے کیا حکم ہے؟ از روئے شریعت جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: صفدر پردھان، بجڑہ تحصیل سوار، ضلع بلرامپور

الجواب:

اگر یہ واقعہ ہے کہ اس شخص نے دانستہ منکوحہ کا نکاح دوسرے مرد سے پڑھا دیا تو وہ شخص سخت گنہگار مستوجب نار ہے۔ اس پر جو روپیہ اس نے لیا، حرام ہے، اس پر توبہ فرض ہے کہ توبہ کرے اور روپیہ واپس کرے۔ بعد توبہ صحیحہ جب اس کا صلاح حال ظاہر ہو جائیگا، وہ لائق امامت ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱/ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

□□□

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اے ایمان والو ان کافروں کی طرح نہ ہونا۔(۱)

باب اللحیۃ والحجامۃ وغیرهما

(۱) آل عمران:۱۵۶/کنز الایمان

باب اللحیۃ والحجامۃ وغیرھما

مسئلہ-۱

ایک مشت سے کم یا زائد داڑھی رکھنا شرعا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

داڑھی کم از کم کتنی ضروری ہے؟ زیادہ سے زیادہ کتنی رکھ سکتے ہیں؟ کیا لمبائی میں داڑھی ناف تک رکھ سکتے ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل جواب عنایت فرمائیں۔عین نوازش ہوگی

المستفتی: محمد معین فیروز صدیقی

اے 1، چوہان بانگر سیلم پور، دہلی

الجواب:

داڑھی کی حد شرع ایک مشت ہے جس سے کم کرانا، گناہ ہے اور اس سے زیادہ رکھنا مکروہ مذموم خلاف سنت ہے اور بعض علماء نے قدر قبضہ سے زائد کو ناجائز بھی فرمایا اور اس سے زائد کو کاٹنا واجب فرمایا۔درمختار میں ہے:

"لا یکرہ دھن شارب ولا کحل اذا لم یقصد الزینۃ او تطویل اللحیۃ اذا کانت بقدر المسنون وھو القبضۃ وصرح فی النھایۃ بوجوب قطع ما زاد علیٰ القبضۃ بالفم ومقتضاہ الاثم بترکہ الا ان یحمل الوجوب علیٰ الثبوت" (۱)

(۱) الدر المختار، کتاب الصلوۃ باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، ج۳، ص۳۹۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت

اسی میں ہے:

”یحرم علی الرجل قطع لحیته“ (۱)

اسی میں ہے: ”اما الاخذ منها وهی دون ذلک کما یفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم یبحه احد و اخذ کلها فعل یهود الهند و مجوسی الاعاجم“ (۲)

ردالمحتار میں ہے:

”قوله (الا ان یحمل الوجوب علی الثبوت) یؤیده ان ما استدل به صاحب النهایة لا یدل علی الوجوب لما صرح به فی البحر وغیره، ان کان یفعل لا یقتضی التکرار والدوام ولذا حذف الزیلعی لفظ "یجب" وقال ما زاد یقص فی شرح الشیخ اسمعیل ولا بأس بان یقبض علی لحیته فاذا زاد علی قبضته شئ جزه کما فی المیتة وهو سنة کما فی المتبغی -الخ“۔(۳) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۲

نکاح سے پہلے داڑھی نہ رکھنے کا عہد کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

زید کا بڑا لڑکا بفضلہ تعالیٰ عالم ہے اور چھوٹا لڑکا ضروریات دین سے واقف ہے۔نمازی ہے لیکن فاسق معلن ہے کہ داڑھی منڈواتا ہے اور اسی وجہ سے بڑا بھائی ناراض رہتا ہے لیکن باپ راضی رہتا ہے یہاں تک کہ باپ نے اپنے چھوٹے بیٹے کی حمایت میں یہ جملہ کہا کہ تو شادی سے پہلے داڑھی مت رکھنا، شادی کے بعد رکھنا۔لہٰذا سوال یہ ہے کہ بڑے بھائی کا اپنے چھوٹے بھائی سے ناراض رہنا از روئے شرع

(۱) الدر المختار کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیره، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیة بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الصلوة، باب مایفسد الصوم ومالا یفسده، ج ۳، ص ۳۹۸، دار الکتب العلمیة بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب الصلوة، باب مایفسد الصوم ومالا یفسده، ج ۳، ص ۳۹۷، دار الکتب العلمیة بیروت

کیسا ہے؟ اور باپ کے مذکورہ جملہ کہنے پر شرعی حکم کیا ہے؟ اور اگر بیٹے نے باپ کی اس باطل شرط پر عمل کرتے ہوئے نکاح کیا تو کیا نکاح شرعی ہوگا یا نہیں؟ اور فی الحال بیٹے کے لئے شرعی کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد انیس المصطفیٰ خاں نوری

اجن، (مدھیہ پردیش)

الجواب:

داڑھی بقدر یکمشت رکھنا سنت خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام ہے اور شعار اسلام ہے، داڑھی حد شرع سے کم کرانا یا منڈانا حرام بدکام بدانجام ہے اور اس حرام پر باپ کی رضامندی بلکہ اسے یہ حکم دینا کہ وہ شادی سے پہلے داڑھی نہ رکھے، حرام حرام حرام۔ مگر اس وجہ سے نکاح کی صحت پر اثر نہ ہوگا۔ اس پر واجب ہے کہ فوراً توبہ کرے اور داڑھی حد شرع میں رکھے اور باپ کا ایسا خلاف شرع حکم نہ مانے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

''لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق'' (۱)

خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

اگرچہ نکاح اس معصیت کو اوڑھ کر بھی ہو جائے گا۔ بڑے بھائی کی ناراضگی بجا ہے اور وہ ماجور و مثاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۳

داڑھی منڈا کو مؤذن ومکبر بنانا جائز نہیں!

قبلہ وکعبہ محترم ومکرم جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام سنت الاسلام کے عرض پرداز ہوں کہ صحیح صحیح جواب مرحمت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ثواب دارین عطا کرے۔

---

(۱) الفتاوی الهندية، كتاب الخنثى، الباب الثامن فی المفقود والاسير، ج ٦، ص ٣٤٨، دار الفكر، بيروت

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ

(۱) ہمارے ہمسایہ میں ایک مسجد ہے جس میں امام غیر عقیدہ ہیں، میں ان کی اقتدا میں نماز نہیں پڑھتا بلکہ اپنے خیال کی مسجد غیر محلہ میں ہے جس میں میں جماعت سے نماز پڑھتا ہوں۔ احقر کی ہمشیرہ کی شادی میں کچھ سامان مسجد کے لئے دیا جس میں کوئی تفصیل نہیں، اب اس سامان کو احقر نے اس مسجد کو دے دیا جس میں احقر نماز پڑھتا ہے۔ اب حضرت والا مسئلہ کی رو سے جواب دیں کہ احقر نے صحیح کیا یا غلط؟ جواب سے مطمئن فرمایئے گا۔

(۲) ایک صاحب جن کو اذان پڑھنے کا بے حد شوق ہے مگر چہرہ پر داڑھی نہیں رکھتے۔ ان کی اذان اور اقامت درست ہے یا نہیں؟ مجبوری کی حالت میں بھی روا ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد جمیل صاحب

نئی مسجد شکار پور روڈ محلہ چھیپی، قصبہ دیاسو، ڈاکخانہ خاص، ضلع بلند شہر

الجواب:

(۱) صحیح کیا۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر وہ داڑھی منڈاتا ہے تو اسے مؤذن ومکبر بنانا جائز نہیں۔

حدیث میں ہے: ’’من استعمل رجلاً من عصابۃ وفیھم من ھو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ ورسولہ والمؤمنین‘‘ (۱)

جو کسی عمل پر کسی جماعت کے کسی فرد کو مقرر کرے اور ان میں کوئی ایسا ہو جو خدا اور رسول کو زیادہ راضی رکھنے والا ہو تو اس نے خدا اور رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲ رذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

(۱) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف المیم، ج۶، ص ۲۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

مسئلہ-۴

داڑھی بقدر یکمشت رکھنا واجب ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ

زید کا کہنا ہے کہ داڑھی ایک مشت کی ہو یا ایک مشت سے کم ہو، دونوں طرح سے صحیح ہے۔ عمرو کا کہنا ہے کہ داڑھی کو ایک مشت سے کم کرانا خلاف سنت اور گناہ کبیرہ ہے۔ از روئے شریعت مطہرہ مع ثبوت مدلل حکم صادر فرمایا جاوے۔

سائل: محمد اظہار صاحب پیلی بھیت

الجواب:

فی الواقع داڑھی بقدر یکمشت رکھنا واجب ہے اور اس سے کم کرانا یا منڈانا ناجائز وگناہ ہے اور اس کی عادت کبیرہ گناہ ہے۔ درمختار میں ہے:

"**یحرم علی الرجل قطع لحیته**" (۱)

اسی میں ہے:

"**والسنة فیها القبضة**" (۲)

اسی میں ہے:

"**اما الاخذ منها وهی دون ذلک کما یفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم یبحه احد واخذ کلها فعل یهود الهند ومجوس الاعاجم**" (۳)

زید غلط کہتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۶/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیره، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیره، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ومالا یفسده، ج ۳، ص ۳۹۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسئلہ-۵

داڑھی رکھنا سنت مؤکدہ ہے یا سنت غیر مؤکدہ؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ

(۱) داڑھی رکھنا سنت مؤکدہ ہے یا سنت غیر مؤکدہ؟ اور اس کی لمبائی کم از کم کتنی ہونی چاہئے؟ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ داڑھی کی لمبائی یکمشت ہونی چاہئے۔ لیکن زیادہ تر لوگ خشخشی داڑھی رکھتے ہیں اور جو لوگ داڑھی نہیں رکھتے، ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟

(۲) مہندی یا خضاب مردوں کے سر میں یا داڑھی میں یا ہاتھ پاؤں میں لگانا کیسا ہے؟ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ حرام ہے۔ اگر حرام ہے تو سر کے بالوں میں یا داڑھی میں لوگ کیوں لگاتے ہیں؟

(۳) لاؤڈ اسپیکر پر پنجگانہ نماز پڑھنا یا عیدین کی نماز یا جمعہ کی نماز یا تراویح کے ساتھ وتر کی نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور لاؤڈ اسپیکر پر کون کون سی نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ؟ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کس جگہ اور کس نماز میں کیا جاسکتا ہے؟ ازراہ کرم مسئلہ کا جواب عنایت فرمائیں!

الجواب:

(۱) سنت واجب ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے بلاترک اس پر ہمیشگی ومداومت فرمائی اور داڑھی رکھنے کی تائید فرمائی اور اس کی مقدار یکمشت ہے۔

درمختار میں ہے: ''**والسنۃ فیھا القبضۃ**'' (۱)

اور یہ مقدار سب علماء کے درمیان اتفاقی ہے۔ اسی میں ہے:

''**اما الاخذ منھا وھی دون ذلک کما یفعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد واخذ کلھا فعل یھود الھند ومجوس الاعاجم**'' (۲)

اور جو داڑھی نہیں رکھتے، اشد گناہ گار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) سرخ وزرد خضاب کی مردوں کو سر وریش کے بالوں میں لگانے کی اجازت ہے۔ ہاتھ پیروں

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ومالا یفسدہ، ج ۳، ص ۳۹۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

میں جائز نہیں اور سیاہ خضاب لگانا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ناجائز ہے کہ مظنۂ فساد ہے لہذا اس کا استعمال کسی نماز میں مباح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ر شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶

امام کا صحیح العقیدہ غیر فاسق صحیح القرأت والطہارت واقف مسائل ہونا ضروری!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید امامت کرتا ہے اور داڑھی کٹوا کر چھوڑ چھوڑ کر رکھتا ہے۔ ایسے امام کی امامت درست ہے یا نہیں؟ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کتنی داڑھی شرط ہے؟ اور خود امام موصوف متشرع تھے یا نہیں؟ شافعی امام غیر متشرع کے پیچھے حنفی متشرع کی نماز ہوگی یا نہیں؟ نیز امام کے شرائط کیا ہیں؟ اور ازروئے شرع امام اعظم کے نزدیک کتنی مقدار کی داڑھی رکھنا شرط ہے؟ غیر متشرع کے پیچھے متشرع حنفی ہو یا شافعی ہو نماز پنجگانہ جمعہ وعیدین نماز جنازہ ہو سکتی ہے؟ نیز نماز جنازہ مسجد میں ہو سکتی ہے؟

سائل: محمد حبیب اللہ نعیمی

مدرسہ ہدایت الاسلام اردو اسکول، پوسٹ کٹیاڑی دریاڑی ضلع منگلور، کرناٹک

الجواب:

داڑھی کی مقدار ایک مشت ہے جس سے کم کرانا یا منڈانا گناہ ہے۔

درمختار میں ہے: ''والسنۃ فیھا القبضۃ'' (۱)

اور اس مقدار پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے اور کوئی عالم کسی مذہب کا اس سے کم کرنے کی اجازت نہیں

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

دیتا ہے۔اسی درمختار میں ہے:

”اما الاخذ منها وهی دون ذلک کما یفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم یبحه احد و اخذ کلها فعل یهود الهند و مجوس الاعاجم“ (۱)

اور اس فاسق معلن کو حنفی یا شافعی امام بنانا گناہ ہے اور امام کا سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق معلن صحیح القرأت صحیح الطہارت واقف مسائل طہارت ہونا ضروری۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۷

حد شرع سے کم داڑھی رکھنے والے کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص حد شرع سے کم داڑھی رکھتا ہے۔اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور جو لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، ان کی ہوگی یا نہیں؟

آپ کا خادم: محمد یعقوب، موضع ہرہرپور مٹکلی، ضلع بریلی شریف

الجواب:

داڑھی کو حد شرع کہ قدر قبضہ ہے سے کم کرانا گناہ اور اس کی عادت کبیرہ ہے اور اس کا معتاد فاسق معلن ہے اس کو امام کرنا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

درمختار میں ہے: **”یحرم علی الرجل قطع لحیته“** (۲)

اسی میں ہے: **”والسنة فیها القبضة“** (۳)

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج ۳، ص ۳۹۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

اسی میں ہے:

''اما الاخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد واخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الاعاجم'' (۱)

غنیۃ میں ہے:

''لو قدموا فاسقا ياثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم'' (۲)

تبیین میں ہے:

''لان في تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا'' (۳)

درمختار میں ہے:

''كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها'' (۴) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹/ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
بہاء المصطفیٰ قادری

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸

ختنہ کیا ہے نیز نو مسلم کا ختنہ کیسے ہو؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) ختنہ کب سے رائج ہوا؟ اور کیوں رائج ہوا؟ اس کے پیچھے کون سی مصلحت ہے؟ اور اگر کوئی

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ومالا یفسدہ، ج ۳، ص ۳۹۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الامامۃ، ص ۵۱۳، سہیل اکیڈمی

(۳) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ، ص ۳۴۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، ج ۲، ص ۱۴۸، ۱۴۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

غیر مسلم مسلمان ہوجاتا ہے تو اس کے لئے ختنہ کے بارے میں کیا مسئلہ ہے؟ کیا اس کے لئے ختنہ کرانا ضروری ہے؟

(۲) مسلمانوں کے بارے میں کیا مسئلہ ہے؟ زید کہتا ہے کہ مسلمانوں کے لئے کرانا شرعاً جائز ہے اس کے لئے شریعت منع نہیں کرتی ہے، کیا یہ خیال صحیح ہے؟

(۳) زید کہتا ہے کہ اولیائے کرام، بزرگان دین فرماتے ہیں، وہ زندہ رہتے ہیں اور زندہ ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے بزرگان دین سبھی کی باتوں کو سنتے ہیں اور جو شخص بزرگان دین کو پکارتا ہے وہ بزرگان دین، اولیائے کرام مدد کرتے ہیں اور مدد فرماتے ہیں۔ کیا زید کا ایسا کہنا صحیح و درست ہے؟ تفصیل کے ساتھ لکھنے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ قرآن کریم میں اس کے بارے میں کون سی آیت ہے؟

عبدالمالک قادری غفرلہٗ، ساکن ضلع دربھنگہ (بہار)

الجواب:

(۱) ختنہ سنت ابراہیمی ہے۔ قال تعالیٰ:

''وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ-الآیۃ''(۱)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دس باتوں کا حکم ہوا، ان میں ختنہ کا حکم بھی تھا۔ کمافی التفسیر الاحمدی۔ اور مصلحت لطافت ہے۔ نومسلم بالغ اگر خود ختنہ کرسکتا ہے تو کرے ورنہ دوسرے سے کرانا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲/ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ

صحت الاجابۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالاصابۃ

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۲۴

مسئلہ-۹

داڑھی کی شرعی مقدار کیا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں ک

(۱) زید نے اکثر لوگوں سے سنا کہ اگر بغیر داڑھی کے کوئی مسلمان انتقال کر گیا تو روز حشر جناب رسالت مآب اس کی شفاعت سے منہ پھیر لیں گے جب کہ وہ دنیا میں پوری داڑھی استرے سے یعنی بلیڈ سے بنا تا رہا ہے یا بنوا تا رہا ہو تو حضرت کیا یہ بات سچ ہے؟ کیا ایسی کوئی حدیث ہے؟ اس کے مطابق حضرت یہ بات جس طرح بھی ہو اس سے اس عاجز بندے کو آگاہ فرمائیں۔عین کرم ہوگا!

(۲) حضرت ہم نے داڑھی کے مطابق پڑھے لکھے لوگوں سے یہی سنا ہے کہ داڑھی ایک مشت ہونا چاہئے تو حضرت ایک مشت کا مطلب کیا ہے؟ حضرت جیسا کہ ہم نے سمجھا ہے کیا ایسا ہی ہے؟ اپنی سمجھ ہے کہ داڑھی کو مٹھی میں پکڑ لیا جائے اور جتنے بال مٹھی میں آتے ہوں، اتنا ہی کافی ہے اور جو لوگ بالکل چھوٹی رکھتے ہیں، ایک مشت سے بہت کم ہوتی ہے، قریب دو تین انگلی ہی ہوتی ہے تو حضرت ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور دوسری بانی جماعت اسلامی کی تحریر ہے کہ داڑھی کی مقدار قرآن حدیث میں نہیں ہے، یعنی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کی مقدار مقرر نہیں فرمائی۔لہٰذا ایک مشت سے کم داڑھی رکھنے والے کو فاسق نہیں بتاتا، برائے کرم شریعت کا حکم ہو جو سرکار دو عالم سے ثابت ہو، اس سے آگاہ فرمائیں!

محمد علیم گھڑی ساز، بازار ڈری ضلع رائے بریلی

الجواب:

(۱) یہ کہہ سکتے ہیں کہ داڑھی منڈوں کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پھیر لینے کا اندیشہ ہے مگر شفاعت سے کوئی مسلمان محروم نہ ہوگا۔حدیث میں:

"شفاعتی لاھل الکبائر من امتی"

میری شفاعت میری امت کے بڑے گناہ گاروں کے لئے ہے۔والمولیٰ تعالیٰ اعلم

(۱) مسند الامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، ج ۳، ص ۲۱۳، دار الفکر، بیروت

(۲) ہاں ایک مشت کا مطلب یہی ہے جو آپ نے سمجھا، یہی حد شرع ہے، اس سے کم کرنا گناہ ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مودودی کا زعم باطل ہے، حضرت ابن عمر سے حدیث مروی کہ آپ داڑھی کو پکڑتے اور اس کو ایک مشت سے جو زائد ہوتا قطع فرما دیتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل بیان مشت پر محمول اور اسی کو علماء نے لیا پھر خود احادیث حضور سرور عالم میں اس مقدار کی طرف اشارہ موجود و متعدد حدیث میں تو فیر لحیہ کا حکم دیا اور تجربہ شاہد کہ ایک مشت سے کم وافر نہ ہوگا مگر جب کہ گھنی ہو اس صورت میں توفیر کے حکم کی تعمیل نہ ہوگی کہ گھنی ہونا خلقی بات ہے نہ کہ اس کا فعل تو ظاہر کہ توفیر اس سے جدا امر زائد ہے جس کی مقدار حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فعل جمیل سے ظاہر اور اسی پر علماء نے ہر زمانے میں اطباق واتفاق فرمایا تو یہی مقرر اور اس کا خلاف ضرور خلاف سنت و گناہ ہے۔

اسی وجہ سے درمختار میں فرمایا:

"والسنة فيها القبضة" (۱)

یعنی داڑھی ایک قبضہ سنت ہے۔

اور ہمارے امام اعظم قدس سرہٗ نے اسی حدیث کو حجت بنایا ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴/ربیع الآخر ۹۸ ۱۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۰

"داڑھی والے بے ایمان ہوتے ہیں" کہنے والے کا حکم!

بخدمت جناب مفتی اعظم صاحب، بریلی شریف

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسئلوں کے بارے میں کہ

(۱) دوخلیفہ صاحب ہیں جو کسی بزرگ کے مرید ہیں اور نام ان کے یہ ہیں: نواب،عزیز۔ان کو خلافت بھی بزرگ نے عطا کی ہوئی ہے اور دونوں کا بیوپار زری کا چل رہا تھا شرکت میں۔توکسی بنا پر دونوں میں نااتفاقی ہوگئی تو بات بڑھنے پر نواب نے عزیز خلیفہ کے لئے کہا تھا کہ داڑھی والے بے ایمان ہوتے ہیں جبکہ عزیز خلیفہ کی داڑھی تھی جبکہ خود کے والد بھی داڑھی رکھتے ہیں اور چھوٹی سی خشخشی خود کی بھی تھی۔ان کے پیر بھی داڑھی والے تھے تو اس طرح داڑھی والوں کو بے ایمان کہنے کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے؟

(۲) ہم نے جناب سے ایک شرعی حکم منگایا تھا وہ حکم گھڑی کی چین کے بارے میں تھا۔جس کے لئے یہ حکم آپ نے بتایا تھا کہ کسی بھی دھات کی چین والی گھڑی ناجائز ہے۔تو یہی حکم شرعی ہم نے ان ہی نواب کو بتایا جن کو سن کر یہ بولے کہ ہم اس کو نہیں مانتے، بریلی والے تو ایسے ہی الٹے سیدھے فتویٰ دیتے ہیں۔تو آپ کے والے شرعی حکم جو ملتے ہیں ان کو نہیں مانتے ہیں یا غلط بتانے کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

(۳) ہمارے یہاں مسجد میں پانی کی ٹینک ہیں تو اس میں ۳۰،۴۰رڈرام پانی آتا ہے،اس میں چھپکلی گر گئی تھی اور پھول گئی،جسم پھٹا نہیں تو پانی پھینکنا پڑا۔لہٰذا ایسی حالت میں پانی کے لئے کیا حکم ہے؟ فقط والسلام

الجواب:

(۱،۲) وہ شخص سخت گناہ گار مستوجب نار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہے،اس پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے اور اس کے قول سے داڑھی اور داڑھی والوں کی اہانت ظاہر ہے اور یہ کفر ہے لہٰذا تجدید ایمان ضروری ہے اور اگر بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے اور یہ جو اس نے بریلی والوں کے لئے کہا، بہتان وافترا ہے،اس سے بھی توبہ کرے اور حکم شرعی جانے ورنہ مبتلائے قہر قہار ہوگا۔وھو تعالیٰ اعلم

(۳) کل پانی نکالنا واجب ہے۔وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۱

داڑھی منڈانا یا حد شرع سے کم کرانا حرام مخنثین کا کام!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

داڑھی منڈانے والے کا کیا حکم ہے؟ جب زید سے کہا جاتا ہے کہ داڑھی رکھو تو طرح طرح کی بکواس کرتا ہے۔

المستفتی: رحمت علی خاں
محلہ قلعہ، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

داڑھی منڈانا یا حد شرع سے کم کرانا حرام مخنثین کا کام بدانجام ہے۔ داڑھی کی حد شرع ایکمشت ہے۔ درمختار میں ہے: "**یحرم علی الرجل قطع لحیته**" (۱)

اسی میں ہے: "**والسنة فیها القبضة**" (۲)

اسی میں ہے: "**اما الاخذ منها وهی دون ذلک کما یفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم یبحه احد واخذ کلها فعل یهود الهند و مجوس الاعاجم**" (۳)

وہ شخص اس فعل بد سے بہت گناہ گار مستحق نار ہے اور حکم شرع سن کر بکواس کرنا اور بہت زیادہ وبال کا موجب ہے، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰/رجب المرجب ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب، العلمیة بیروت

(۳) الدر المختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم، ج ۳، ص ۳۹۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسئلہ-۱۲

بالغ ہونے کے بعد اسلام لایا تو ختنے کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کرلیا ہے جس کی عمر تقریباً پینتالیس سال ہے تو کیا ایسے شخص کو ختنہ کرانا ضروری ہے؟ مدلل ومفصل جواب سے نواز کر رہنمائی فرمائیں اور عنداللہ وعندالرسول ماجور ہوں

العارض: محمد احمد قادری
خادم مدرسہ قادریہ گلشن وارث
دیوا شریف ضلع بارہ بنکی (یوپی)

الجواب:

خود کرسکتا ہو یا اپنی منکوحہ کے ذریعہ کرا سکے تو ضرور کرے ورنہ دوسرے سے کرانا جائز نہیں کہ ختنہ مسنون ہے اور دوسرے کے سامنے ستر کھولنا حرام، جس کی اجازت نہیں ہوسکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۶/رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۱۳

بچے کا ختنہ کس عمر میں اور کب ہونا چاہیۓ؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) عربی مدرسہ میں منگل کے دن چھٹی رکھنا ہفتہ میں ایک دن یہ کیسا ہے؟ جبکہ جمعہ کے بجائے منگل کے ہوتی ہے، اس کا جواب تحریر فرمائیں۔

(۲) بچے کا ختنہ کس عمر میں اور کب ہونا چاہیۓ؟ آج کل جو عوام میں مشہور ہے کہ ہمارے یہاں جگ شا کر ہوتا ہے، پانچ سال کے بعد یہ کیسا ہے؟ بہر کیف جو عوام کا یہ کہنا ہے، از روئے شرع کیسا ہے؟ اور اگر ایک باپ کے بیس لڑکے ہوں تو کیا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟ عوام میں مشہور ہے کہ ٹوٹ جاتا ہے،

اس کا بھی حکم تحریر فرمائیں۔عین کرم ہوگا!

المستفتی: حبیب الدین صاحب
کپتان گنج

الجواب:

(۱) منگل کے دن بھی چھٹی کر سکتے ہیں مگر اکثر مدارس عربیہ میں جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے اس میں مصلحت یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے تیاری بروجہ احسن ہوجائے۔لہٰذا جمعہ کی تعطیل کرنا بہتر ہے کہ اس میں عام لوگوں کی موافقت ہے اور عبادت کے لئے تضرع ہے اور اگر منگل ہی کو کریں تو ضرور کہ اتنا وقت جمعہ کے دن رکھا جائے کہ جمعہ کی تیاری ہوسکے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس کے بالغ ہونے سے قبل جب بھی چاہیں کر سکتے ہیں۔ اور یہ غلط مشہور ہے کہ ''بیس لڑکے-الخ''۔واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۴

فاسق کی خبر دینی باتوں میں نا قابل اعتبار ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) کیا لڑکا ۱۵/سال کی عمر میں بالغ ہوجاتا ہے؟

(۲) داخل مسجد میں اذان کیوں نہیں کہتے ہیں اور داڑھی منڈا اذان کیوں نہیں کہہ سکتا ہے؟ داڑھی منڈا کیا خدا اور سول کا نام بھی نہیں لے سکتا؟ لہٰذا جواب ارشاد فرمائیں۔

سائل: صغیر احمد، پنجاب پورہ

الجواب:

(۱) ہاں، ۱۵/سال نہایت مدت بلوغ کی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) خارج مسجد اذان کہنے کا حکم ہے۔

ہندیہ میں ہے:

''ینبغی ان یوذن علی المئذنۃ او خارج المسجد ولا یوذن فی المسجد'' (۱)

اور حضور کے زمانے میں اذان خارج مسجد ہوتی تھی، ایسا ہی صحابہ کرام کے زمانے میں جاری رہا، داڑھی منڈا فاسق ہے اور فاسق کی خبر دینی باتوں میں نا قابل اعتبار ہے اور اذان بھی ایک دینی امر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌ -الآیۃ'' (۲)

تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو

درمختار میں ہے:

''وجزم المصنف بعدم صحۃ اذان مجنون و معتوہ و صبی لا یعقل قلت و کافر و فاسق'' (۳) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳ر شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۱۵

بابت داڑھی ایک جج کا مداخلت فی الدین پر مشتمل فیصلہ اور اس کا جواب!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

الپی (کیرالا) کے سرٹیفک پولیس کانسٹبل ٹی اے محمد فیضی کی اس اپیل پر کہ اسے داڑھی رکھنے کی اجازت دی جائے، ہائی کورٹ کے جج بالا کرشنا نے فیصلہ دیا ہے کہ داڑھی رکھنا فریضۂ اسلام تصور نہیں کیا جا سکتا اور اس لئے حکام کی جانب سے داڑھی رکھنے کی اجازت نہ دیے جانے کو مذہبی آزادی کے بنیادی

(۱) الفتاوی الهندیة، کتاب الصلوۃ، الباب الثانی، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۱۲، دار الفکر، بیروت

(۲) سورۃ الحجرات: ۶

(۳) الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب الاذان، ج ۲، ص ۷۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

حقوق میں مداخلت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جج نے لکھا ہے کہ حدیث کی ہدایات کا ماننا مسلمانوں کے لئے لازمی نہیں بلکہ محض اختیاری ہے۔ بالا کرشنا جج کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں:

(۱) حدیث کی ہدایات کا ماننا لازمی ہے یا اختیاری۔

(۲) جو احکام قرآن شریف میں نہیں اور حدیث میں ہیں، ان کا ماننا لازمی ہے یا اختیاری۔

(۳) کیا کوئی مسلمان پولیس میں رہ کر داڑھی رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

مندرجہ بالا سوالات کے جواب مدلل تحریر فرمائیں۔

المستفتی: محمد حسن قادری

محلہ ذخیرہ، بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

(۱) مذکورہ جج کا فیصلہ صاف مداخلت فی الدین ہے جو شرعاً ہرگز قابل عمل نہیں۔ جج مذکور شریعت سے محض بے خبر ہے، اسے مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت کا کوئی حق نہیں۔ داڑھی رکھنا واجب ہے اور عظیم شعار اسلام ہے اور شرعاً اس کی ایک حد مقرر ہے جس سے کم کرانا یا منڈانا حرام بدکام بدانجام ہے اور حد مقدار قبضہ (یکمشت) ہے۔ درمختار میں ہے:

"یحرم علی الرجل قطع لحیته" (۱)

اسی میں ہے:

"والسنة فیها القبضة" (۲)

اسی میں ہے:

"اما الاخذ منها وھی دون ذلک کما یفعله المغاربة و مخنثة الرجال فلم یبحه احد واخذ کلها فعل یھود الھند ومجوس الاعاجم" (۳)

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم، ج ۳، ص ۳۹۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسلمانوں پر لازم ہے کہ جج مذکور کے خلاف اس صریح مخالف اسلام فیصلہ کی مخالفت ہر ممکن طور پر کریں اور صدائے احتجاج بلند کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) حدیث کی ہدایات پر عمل بلا شبہ لازم ہے اور خود قرآن کریم اس حکم پر ناطق ہے۔

قال تعالیٰ:

''یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ'' (۱)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی (عز وجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) اور اپنے اہل علم کی۔

اور تفصیل کے لئے رسالہ مبارکہ "لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی" مصنفہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) شرعاً اس سے کوئی ممانعت نہیں بلکہ داڑھی رکھنا اسے بھی واجب ہے اور کسی حاکم کو نہیں پہنچتا کہ کسی ملازم کو اس پر مجبور کرے کہ وہ داڑھی نہ رکھے اور اگر وہ حکم دے تو ایسا حکم ماننا اور داڑھی منڈا دینا ضعف ایمان کی علامت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰؍جمادی الآخرہ ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مرکزی دار الافتاء، ۸۲؍سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۱۶

وہ جو حد شرع سے کم داڑھی رکھے اسے امام بنانا گناہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) سورۃ النساء: ۵۹

شوافع کے نزدیک داڑھی کی کیا حد ہے؟ کیا ایک مشت سے کم داڑھی رکھنے والا شافعی امام بن سکتا ہے؟

المستفتی: سید محمد حسین، افریقی

الجواب:

داڑھی کی مقدار شرعی یکمشت ہے اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے، اس سے کم کرانا کسی امام کے نزدیک جائز نہیں۔ درمختار میں ہے:

”والسنة فیها القبضة“ (۱)

اسی میں ہے:

”اما الاخذ منها وهی دون ذلک کما یفعله المغاربة ومخنثة الرجال فلم یبحه احد واخذ کلها فعل یهود الهند ومجوس الاعاجم“ (۲)

وہ جو حد شرع سے کم داڑھی رکھے اسے امام بنانا گناہ ہے۔

غنیۃ میں ہے:

”لو قدموا فاسقا یاثمون بناء علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم“ (۳)

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ

(۱) داڑھی باجماع فقہائے کرام واجب ہے یا نہیں؟

(۲) داڑھی سنت کہنے کا کیا حکم ہے؟ اگر سنت کو بمعنی طریقہ واسوۂ سرور دوعالم علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ الصلاۃ

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۸۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم، ج ۳، ص ۳۹۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) غنیة المستملی، شرح منیة المصلی، ص ۵۱۳، فصل فی الامامة، سہیل اکیڈمی

والسلام کہہ کر داڑھی کو سنت کہنے سے کیا روزہ و نماز وغیرہ فرائض پر بھی اطلاق سنت صحیح ہوگا یا نہیں؟ بر شق اول اس سے اضلال عوام ہوگا اور فرائض پر اس سے ضرب پڑے گی یا نہیں؟

المستفتی: مامون رضا حشمتی
خطیب رضا مسجد، بریلی شریف

الجواب:

(۱) ریش ایک مشت یعنی چار انگلی تک رکھنا واجب ہے، کہ سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام نے اس پر مواظبت بلا ترک فرمائی اور یہ قرینہ وجوب کا ہے، شرح مشکوۃ میں ہے:

"گذاشتن آں بقدر قبضہ واجب ست وآنکہ آنرا سنت گویند بمعنی طریقہ مسلوک دین ست یا بجہت آنکہ ثبوت آں بسنت ست چنانچہ نماز عید را سنت گفتہ اند" (۱)

اور اجماع کی تصریح نہ ملی مگر در مختار میں داڑھی کی حد شرعی کے بارے میں فرمایا:

"اما الاخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم يبحه احد و اخذ كلها فعل يهود الهند و مجوس الاعاجم" (۲)

اس عبارت سے ضرور اجماع کی حکایت ہوتی ہے اور وجوب بھی مفہوم ہوتا ہے اور دوسرے احکام کا مقتضی بھی وجوب ہے جن حضرات نے اسے سنت کہا ان کی مراد وہی ہے کہ داڑھی سنت سے ثابت ہے جیسے وتر، کہ واجب ہے مگر اس کا وجوب چونکہ سنت سے ثابت ہے۔ لہٰذا اسے بھی سنت کہتے ہیں اور غالباً جماعت کو بھی اسی لئے سنت کہا جاتا ہے لہٰذا ان کا سنت کہنا صحیح ہے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ روزہ نماز وغیرہ کو بھی سنت کہا جائے، ہاں ان پر بھی سنت بمعنی طریقہ مسلوکہ فی الدین کا اطلاق سائغ ہے مگر بعینہ نماز فرض یا فرض روزہ کو سنت کہنا محل اشتباہ میں جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۹؍شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ

---

(۱) اشعۃ اللمعات شرح المشکوۃ، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ج ۱، ص ۲۱۲، نوریہ رضویہ سکھر
(۲) الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم، ج ۳، ص ۳۹۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

مسئلہ-۱۸

داڑھی منڈے سے ابتدا بسلام ناجائز!

علمائے دین کیا فرماتے ہیں ان مسائل میں کہ

(الف) داڑھی کی کوئی شخص توہین کرتا ہے۔ ایسا شخص عند الشرع کیا ہے؟

(ب) جو شخص داڑھی منڈوائے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ زید کہتا ہے کہ وہ شخص زانی سے بدتر ہے۔ زید وجہ یہ بتاتا ہے کہ زنا کرنے والا چھپ کر کرتا ہے اور داڑھی منڈوانے والا علی الاعلان اور اپنے چہرے کی زینت کو دوبالا کرنے کی وجہ سے منڈاتا ہے۔

(ج) مسجد میں جماعت سے نماز ادا کرنے والے تمام لوگ بے داڑھی والے ہیں، انہی میں سے جو شخص مسائل ضروریہ سے زیادہ واقفیت رکھتا ہے، امام بنا ہے، جماعت اور نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟

الجواب:

(الف) توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح بھی کرے اگر بیوی رکھتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(ب) فاسق ہے، اس سے قطع تعلق ضروری۔ ابتدا بسلام اس سے ناجائز اور جواب سلام اس کا واجب نہیں اور اس کی اقتداء میں نمازیں مکروہ تحریمی ہیں۔ زانی سخت عذاب کا مستحق ہے بحکم نص قطعی۔ داڑھی منڈانا بھی گناہ ہے مگر زنا بدتر گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(ج) فاسق کو امام بنانا جائز نہیں، تنہا تنہا پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ر محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح۔ تحسین رضا

مسئلہ-۱۹

بچی کے بال مونڈنا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

(۱) زکوۃ اور صدقۂ فطر کی رقم اسلامی مدرسہ کی تعمیر میں لگائی جائے تو زکوۃ اور صدقہ فطر ادا ہوجاتا ہے یانہیں، بغیر حیلہ شرعیہ کے؟

(۲) زید کو داڑھی ہے مگر زید ہونٹ کے نیچے کے بال سب منڈا دیتا ہے۔ صرف کنارے پر بال رکھے ہوئے ہے۔ تو معلوم یہ کرنا ہے کہ ہونٹ کے نیچے کے بال داڑھی میں شامل ہیں یانہیں؟ اور ان کو منڈانا جائز ہے یانہیں؟

(۳) زیر ناف کے بال استرا کے علاوہ اگر صابن یا کسی قسم کے پاؤڈر سے صاف کئے جائیں تو جائز ہے یانہیں؟ اور اس صورت میں مرد اور عورت بھی شامل ہیں یعنی مرد اور عورت دونوں کا کیا حکم ہے؟

(۴) زید کہتا ہے کہ گھٹنے کھول کر روزی کمانے سے روزی حرام ہوجاتی ہے۔ عموماً اس وقت مزدور پیشہ گھٹنے کھول کر ہی کام کرتے ہیں یعنی نیکر یا لنگوٹ باندھ کر ہی کام کرتے ہیں اور کچھ دکاندار صاحبان بھی اس میں شامل ہیں تو زید کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط؟

الجواب:

(۱) مسجد و مدرسہ کو دینا جائز نہیں اور اگر دینا چاہے تو کسی مستحق کو مالک بنا کر اسے کہہ دیں کہ وہ اپنی خوشی سے مسجد و مدرسہ کو دے دے۔ درمختار میں ہے:

"قدمنا ان الحیلة أن یتصدق علیٰ الفقیر ثم یأمرہ بفعل هٰذه الاشیاء و هل له أن یخالف امرہ؟لم أرہ والظاهر نعم" (۱)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز نہیں۔

ردالمحتار اور عالمگیری میں ہے: **"نتف الفنبکین بدعة وهما جانبا العنفقة وهی شعر الشفة السفلی، کذافی الغرائب"** (۲)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جائز ہے اور حلق افضل ہے۔ عورتیں جس طرح بال صاف کرتی ہیں، انہیں اسی طرح چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) الدر المختار، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، ج۳، ص ۲۹۴، ۲۹۳، دارالکتب العلمیة، بیروت

(۲) ردالمحتار، ج ۹، ص ۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، دارالکتب العلمیة، بیروت

(۴) گھٹنے کھولنا منع ہے، گھٹنے ڈھک کر کام کریں۔ مگر روزی اس سے حرام نہیں۔ جس نے یہ کہا، غلط کہا، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۲۰

خطا کی تلافی توبہ سے! داڑھی کو سور کا بال کہنے والا کافر!

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے متعلق کہ

(۱) زید خود سے اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ مجھ سے خطا سرزد ہوئی، اس کی تلافی کے لئے حکم شرع کیا ہے؟ نیز قوم کے لوگ زید سے کیسا برتاؤ رکھیں جبکہ خود تائب ہونے پر تیار ہے۔

(۳) بکر اور خالد آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے کہ اتنے میں بکر نے خالد سے کہا یہ جو تیرے چہرے پر سور کا بال رکھا ہے اس کا لحاظ کر۔ اس طرح داڑھی کی توہین کرنے پر بکر کے لئے حکم شرع کیا ہے؟ اور عامۃ المسلمین اس سے کیسا برتاؤ رکھیں۔

(۳) زید ایک سنی صحیح العقیدہ عالم دین ہے، مذہباً حنفی اور مسلک اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کا متبع اور سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان سے بیعت ہے، ہمارے یہاں کی مسجد میں امامت کے مقام پر فائز ہے، مزاج نزہت پسند رکھتا ہے، عمدہ لباس اور خوشبو بے حد پسند کرتا ہے، اس بنا پر چند لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ پولسٹر کا کپڑا پہن کر امامت کریں گے تو کسی کی نماز نہ ہوگی اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ کپڑا نہ پہنیں، سفید میں کوئی قباحت نہیں۔ ایسے مقتدی کے لئے شرعی احکام کیا ہیں؟

المستفتی: عبدالستار احمد القادری

مقام دہرہ، پوسٹ پرسا بلہری، بستی (یوپی)

الجواب:

(۱) توبہ صحیحہ کرے اور آئندہ پرہیزگاری کا عزم کرے اور لوگ توبہ صحیحہ کے بعد اس سے اچھا برتاؤ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) توبہ کرے اور تجدید ایمان بھی اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی، ورنہ ہر واقف حال مسلم اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) عمدہ لباس اور خوشبو میں مضایقہ نہیں بلکہ مباح ہے اور بہ نیت خیر مستحسن وخوب ہے، امام پر الزام نہیں، جو لوگ بے جا معترض ہیں وہی ملزم ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۲۱

عورت موئے زیر ناف حلق کر سکتی ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) عورت کی خفیہ جگہ کے بال صابون سے صاف کئے جاتے ہیں، بجائے ریزر پانی سے صاف کئے جائے تو شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۲) عورت کے ہونٹوں پر مونچھ جیسے بال نکلتے ہیں اس کو ریزر سے صاف کریں، ہفتہ یا پندرہ روز میں تو گناہ ہے یا نہیں؟ کیا حکم شریعت کا ہے؟

(۳) عورت کو گٹھیہ، داد، کمر درد، پاؤں کا درد ہے، چلنے پھرنے سے مجبور ہے، ہمبستری کے بعد سردی کے موسم میں غسل نہیں کر سکتی ہے۔ دمہ سانس ہو جاتا ہے، اگر ہفتہ میں غسل کرے تو شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور ایسی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کیسا ہے؟ مجبوری کی وجہ سے غسل نہیں کر سکتی تو اس پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

المستفتی: عبدالرحیم

الجواب:

(۱) جائز ہے مگر عورت حلق نہ کرے کہ حلق (مونڈنے) سے بال موٹا ہو جاتا ہے جس طرح عورتوں میں بال دور کرنے کا رواج ہے، اسی طرح دور کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز ہے مگر حلق نہ کرے، کسی اور طرح دور کرے، کوئی ایسی دوا کھائے یا لگائے جس سے مونچھ

کے بال اگنا بند ہو جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) فی الواقع جبکہ غسل سے مرض بڑھ جانے یا دیر سے شفایاب ہونے کا صحیح اندیشہ ہو تو تیمم جائز ہے، اگر سرد پانی سے نقصان ہوتا ہے تو گرم سے غسل کریں، اگر سرد و گرم سب سے نقصان ہوتا ہو تو تیمم کریں، اگر غسل سے نقصان ہوتا ہو، وضو سے نہیں تو غسل کے لئے تیمم کریں اور وضو کر کے نمازیں پڑھیں ورنہ بہر حال تیمم۔ اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بلاشبہہ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳/ذی القعدہ ۱۳۹۱ھ/ ۲۲/دسمبر ۱۹۷۱ء

□□□

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا

اے ایمان والوان کافروں کی طرح نہ ہونا۔(۱)

باب اللباس

(۱) آل عمران:۱۵۶/کنزالایمان

باب اللباس

مسئلہ-۱

ٹائی، شرٹ پینٹ وغیرہ پہننا اور تیار کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ

ٹائی لگانا اور اس کو لگا کر نماز پڑھنا اور اس لباس میں نکاح پڑھنا پڑھانا عندالشرع کیسا ہے؟ نیز پینٹ شرٹ وغیرہ انگریزی وضع کے لباس پہننا اور ان کا سینا، تیار کرنا کیسا ہے؟ براہ کرم دلائل شرعیہ مستندہ سے آگاہ فرمائیں۔ بینوا توجروا

سائل: صدرالدین وضیاء الدین، عبدالمعید

مقام محلہ مدن پورہ، ضلع بنارس (اتر پردیش)

الجواب:

ٹائی باندھنا حرام بدکام، بدانجام ہے بلکہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کو بارہا سنا کہ فرماتے تھے کہ یہ ٹائی انگریزوں کا شعار مذہبی ہے اور پھانسی کا پھندہ ہے (جسے عیسائی اپنے فاسد عقیدہ کہ معاذ اللہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے پھانسی دی) کی بنا پر اپنے گلے میں ڈالتے ہیں۔ فرماتے تھے یہ قرآن کا رد ہے کہ قرآن کا ارشاد ہے:

''وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ-الآية''(۱)

---

(۱) سورۃ النساء:۱۵۷

اور نصرانیوں کا وہ عقیدہ اور اس کی بنا پر یہ ٹائی باندھنا قرآن کی تکذیب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔نظر برآں ٹائی باندھنا کفر ہے اور اس صورت میں نماز فاسد اور نکاح باطل ہوگا۔ یہ حکم اس وقت ہے جبکہ جان بوجھ کر ٹائی باندھے،اور انگریزی وضع کے کپڑے پہننا سخت مذموم ہے اور ان کا سینا بھی سخت شنیع۔تبیین شرح کنز میں ہے:

’’ولو ان اسکافاامرہ انسان ان یتخذ لہ خفا علی زیی المجوس او الفسقۃ او خیاطا امرہ انسان ان یخیط لہ ثوبا علی زیی الفساق یکرہ لہ ان یفعل ذلک لان ھٰذا تسبیب فی التشبہ بالمجوس و الفسقہ‘‘(۱)۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۳/ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۲

اعتجار سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے!

مکرم و محترم جناب مفتی اعظم سوداگران بریلی! السلام علیکم

مزاج گرامی! ملتجی خدمت ہوں کہ میں صافہ باندھتا ہوں، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ صافہ کے اندر جو کلاہ ہوتا ہے اس کا بیچ کا حصہ صافہ سے چھپا ہونا چاہئے۔لہٰذا شرع کا کیا حکم ہے؟ آپ کے خیال میں چھپا ہونا چاہئے یا کلاہ کا حصہ بیچ کا کھلا ہو؟ جواب سے مطلع فرمائیے گا۔مہربانی ہوگی۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ارسال خدمت ہے۔فقط والسلام

المستفتی:تطہیر الحسن خاں
جلال آباد ضلع شاہجہان پور(یوپی)

الجواب:

صافہ کے پیچ بیچ سر پر آنا ضروری ہے تاکہ بیچ سر ڈھک جائے ورنہ اعتجار کہ مکروہ تحریمی ہے،

---

(۱) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الکراھیۃ، ج۷، ص ۲۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

لازم آئے گا اور نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۵؍جمادی الآخرہ ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳

دھوتی اور گھاگرہ پہننا شرعاً کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک جگہ ایک مولوی صاحب کا وعظ تھا جس میں مولوی صاحب مسلمانوں سے خطاب فرمارہے تھے۔ اسلام کی روشنی میں کچھ ہدایت فرمارہے تھے جیسے کہ مونچھ رکھنا غلط ہے، داڑھی منڈانا گناہ ہے، مرد کو دھوتی باندھنا غلط ہے، عورتوں کو گھاگرہ پہننا بھی غلط ہے۔ دوران تقریر ایک شخص سخت ناراضگی کے عالم میں کھڑا ہوگیا اور بولا کہ یہ تقریر بند کرو۔ دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر اس کو ڈانٹا اور کہا کہ تم چپ ہوجاؤ اور تقریر ہونے دو اور تقریر ہوتی رہی۔ پہلا شخص داڑھی منڈا ہے اور اس کے گھر میں جو عورت ہے وہ کسی دوسرے کی ہے، بغیر طلاق کے اس کو گھر میں رکھا ہوا ہے اور اس کے بچے بھی ہوئے ہیں۔

(۱) اسلام میں مونچھ رکھنا اور دھوتی پہننا و عورتوں کو گھاگرہ پہننے کے مطابق کیا حکم ہے؟

(۲) جس شخص کے گھر میں بغیر طلاق کے عورت ہے اور بچہ بھی ہوا ہے، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

شریعت کی روشنی میں دونوں سوالوں کے جواب دینے کی زحمت کی جائے۔

المستفتیان: مسلمانان جامور ضلع جے پور

الجواب:

(۱) لبوں سے نیچے تک مونچھ بڑھانا ناجائز ہے اور دھوتی اور گھاگرہ جس جگہ خاص ہندوانہ لباس ہو وہاں اس سے پرہیز ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زن و مرد، دونوں سخت گناہ گار وحرام کار بدکار مستوجب نار مستحق نار ہیں، ان دونوں پر فوراً ایک دوسرے سے علیٰحدگی فرض ہے ورنہ ہر واقف حال مسلم انہیں چھوڑ دے تا کہ دونوں مجبور ہو کر توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷/رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۴

ساڑی پہننے اور بندیا لگانے کا شرعی حکم!

جناب مفتی اعظم اختر رضا خاں صاحب قبلہ! السلام علیکم

بعد سلام کے معلوم ہو کہ ہم لوگ یہاں پر سب خیریت سے ہیں اور آپ لوگوں کی خیریت خداوند تعالیٰ سے چاہتے ہیں۔ دیگر احوال یہ ہے کہ امام صاحب کی بیوی ساڑی باندھتی ہیں اور ماتھے پر بندیا لگاتی ہیں۔ کیا ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جائے گی؟

المستفتی: برکت پان بھنڈار

بھومی وکاس بینک بازار، گنج، آنولہ، بریلی (یوپی)

الجواب:

ساڑی جس جگہ خاص مشرکہ عورتوں کا لباس ہے، اس جگہ مسلمان عورتوں کو ساڑی پہننا حرام ہے اور شوہر کو اس سے حتی الوسع منع کرنا فرض ہے اور بندیا لگانا مشرکانہ رسم ہے، اس سے بھی مسلمان عورت ضرور بچے اور شوہر اسے ضرور روکے ورنہ اس کے ساتھ گناہ میں شریک ہوگا اور وہ امام ہے تو اس کی امامت مکروہ ہوگی اور اگر وہ مقدور بھر روکتا ہو اور یہ نہ مانتی ہو تو امام پر الزام نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۵

کوٹ پتلون اور شرٹ وغیرہ سے بھی حتی الامکان بچنا چاہئے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

انگریزی کپڑا پہننا کیسا ہے؟ اور انگریزی کپڑے کون کون سے ہیں؟ اگر کوئی شخص بحالت مجبوری اور حرام جانتے ہوئے اسٹاف کے ماحول کو نظر میں رکھتے ہوئے ان کپڑوں کو پہنے تو اس شخص کے لئے کیا حکم ہے؟ اور اگر وہ ان کپڑوں کو پہن کر اپنے دفتر یا کالج میں نماز پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

زید چاہتا ہے کہ میں اسلامی کپڑے پہنوں مگر کالج کا ماحول ایسا ہے کہ اگر وہ اسلامی کپڑے پہنے یا ٹوپی لگا کر کالج میں جائے تو لڑکے اس کا مذاق بنائیں گے اور جب مذاق بنائیں گے تو پھر لڑائی ہوگی اور کالج میں ذرا ذرا سی باتوں میں چاقو اور ریوالور نکل آتے ہیں اور ایسی حالت میں ایک دوسرے کی جان کو خطرہ ہے اور جان بچانا واجب ہے۔ یا پھر لڑکے زید کو حقیر سمجھتے ہیں اور پھر زید کالج ہی کے ٹائم میں کپڑے پہنتا ہے اور کالج کے بعد پھر کپڑے اسلامی پہنتا ہے۔ ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ زید ایسی حالت میں انگریزی کپڑے پہن سکتا ہے یا نہیں؟ مع کتب حوالہ ارشاد فرمائیں۔

المستفتی: محمد حسین فائق القادری رضوی نوری
مہادیوا، ضلع پیلی بھیت (اتر پردیش)

الجواب:

ٹائی حرام ہے اس سے شدید احتراز لازم ہے اور کورٹ پتلون اور شرٹ وغیرہ سے بھی حتی الامکان بچنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ مذاق اور دوسروں کی تحقیر کے سبب مسلمانوں کی وضع اور سنت رسول علیہ الصلاۃ والسلام کو چھوڑنا بہت سخت مذموم ہے۔ زید مسلمانوں کی وضع اپنائے اور کسی سے نہ الجھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳/صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶
ٹائی لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

آج کل ٹائی فیشن کے طور پر مسلمان استعمال کرتے ہیں کیا اس کا باندھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا جبکہ یہاں کے عیسائی پادری کہتے ہیں کہ یہ ٹائی ہمارا نہ قومی نشان ہے نہ مذہبی۔اب شرع کا جو حکم ہو اس سے آگاہ کریں

وسیم احمد صدیقی / ۲۴ر دسمبر ۱۹۸۰ء

الجواب:

ٹائی کے متعلق اگر فی الواقعہ معلوم وتحقیق ہے کہ وہ نصاریٰ کا شعار مذہبی نہیں ہے تو حکم تکفیر نہ ہوگا مگر اتنی بات ضرور ہے کہ فساق وفجار کا شعار ہے اور فساق وفجار کی وضع اختیار کرنا بھی بُرا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

''من تشبہ بقوم فھو منھم'' (۱)

جو جس قوم کی مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح
تحسین رضا غفرلہٗ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

□□□

(۱) سنن ابی دائود، کتاب اللباس باب فی لبس الشھرۃ ج ۲، ص ۲۰۳، مطبع اصح المطابع

قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ط

اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔(۱)

باب الحجاب

(۱) الاحزاب:۵۹/کنز الایمان

باب الحجاب

مسئلہ-۱

عورت جب مزار پر جانے کے لئے نکلتی ہے تو اس پر کتنی لعنت ہوتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین

(۱) ضلع رائے بریلی میں ایک مقام مجھراواں ہے، یہاں ایک مزار پر عرس ہوتا ہے جس میں تقریباً دو ہزار عورتیں اور تین ہزار مردوں کا ہجوم ہوتا ہے لیکن مستورات کے پردہ وغیرہ کا کچھ بھی انتظام نہیں ہے۔ مستورات آزادانہ میلہ میں گشت بھی کرتی ہیں۔ مندرجہ بالا طریقہ قابل مسدود ہے یا نہیں؟

(۲) اس اجتماع عرس میں محفل سماع بھی منعقد ہوتی ہے جس میں مزامیر کا استعمال بھی ہوتا ہے۔ کیا محفل سماع اور مزامیر احسن ہے یا نہیں؟

(۳) ایک طرف ایک نوجوان حسین عورت قوالی گانے والی ہوتی ہے اور دوسری طرف ایک مرد قوال ہوتا ہے، دونوں کا قوالی میں مقابلہ ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا طریقوں کو تعمیر کرنے والوں کو اس کی تعمیر میں حصہ لینا کیسا ہے؟

(نوٹ) جواب عطا کیا جاوے اور لفافہ میں رکھ کر روانہ فرمایا جاوے۔

المستفتی: حسین علی کیراف مرچنٹ

مقام بجھڑاواں بازار، ڈاکخانہ خاص، ضلع رائے بریلی

الجواب:

(۱) عورتوں کو مزارات پر جانا شرعاً منع ہے، امام شعبی سے کسی نے عورتوں کے لئے زیارت قبور کا مسئلہ دریافت کیا، آپ نے فرمایا ایسی جگہ جائز و ناجائز نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ عورت جب مزار پر جانے

کے لئے نکلتی ہے تو اس پر کتنی لعنت ہوتی ہے؟ جان لو کہ عورت جب نکلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ کی لعنت اس پر ہوتی ہے اور جب نکلتی ہے، رستہ بھر لعنت میں ہوتی ہے، قبر پر پہونچتی ہے تو صاحب قبر کی روح اس پر لعنت کرتی ہے اور پلٹتی ہے تو لعنت لے کر۔ لہٰذا یہ بات ضرور قابل سدو منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) باجے حرام ہیں، لہٰذا ایسا سماع جو باجوں پر مشتمل ہو، حرام ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''امرنی ربی عزوجل بمحق المعازف'' (۱)

مجھے میرے رب نے باجوں کو مٹانے کا حکم دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) یہ طریقہ اور زیادہ حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲ رصفر المظفر ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۲

کیا عورت لکڑی کاٹنے جنگل جا سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ

زید وعمرو وبکر کی عورتیں تنہا تنہا جنگل جاتی ہیں اور آزادانہ جنگل میں گھوم پھر کر لکڑیاں توڑ کر گھر لاتی ہیں، اکثر جنگلوں میں ہنود جنگل کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور جنگل سے لکڑیاں لانے والی عورتوں کو برا بھلا اور فحش فحش گالی گلوج سے نوازتے ہیں اور زید وعمرو وبکر وغیرہم سب کچھ جانتے ہوئے بھی عورتوں کو منع نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص اس کے بارے میں منع کرتا ہے کہ تم لوگ اپنی عورتوں کو جنگل پہاڑ جانے سے روکو تو یہ لوگ منع کرنے والوں ہی سے جھگڑنے لگتے ہیں۔ از روئے شرع ایسے لوگوں کے بارے میں حکم شرع کیا ہے؟ مفصل ومدلل تحریر فرمائیں۔ کرم ہوگا۔ فقط والسلام

المستفتی: عبدالوحید قادری، خادم مدرسہ غوثیہ، کیشواری، گریڈیہہ

(۱) کنز العمال، باب تتمۃ الاکمال، ج ۱۱، ص ۵۹۹، حدیث ۳۲۰۸۹، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

الجواب:

صورت مسئولہ میں جبکہ وہ عورتیں بے ضرورت شرعیہ ملجئہ جاتی ہیں تو وہ سخت گناہ گار ہیں اور انہیں اجازت دینے والے ان کے شوہر بھی ان کے گناہوں میں شریک ہیں کہ بے ضرورت شرعیہ عورت کا نکلنا ہی جائز نہیں۔ حدیث میں ہے:

"المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان" (۱)

عورت عورت ہے (یعنی اس کا غیر محرم سے مستور و محجوب ہونا واجب ہے اور ان کے سامنے بے پردہ ہونا باعث شرم و عار ہے۔ شرعاً و عرفاً جس طرح کہ شرمگاہ وغیرہ اعضائے واجب الستر کا کھلنا عار ہے) تو جب نکلتی ہے شیطان اسے جھانکتا ہے وہ مواضع جہاں عورت کا جانا جائز ہے انمیں علماء نے ضرورت کسب کو بھی شمار فرمایا ہے۔ درمختار میں ہے:

" لا تخرج الا لحق لها او عليها او لزيارة ابويها كل جمعة مرة او المحارم كل سنة ولكونها قابلة او غاسلة لا فيما عدا ذلك وان اذن كانا عاصيين" (۲)

اب لکڑی جنگل سے جو کاٹ کے یہ عورتیں لاتی ہیں اس میں چند صورتیں محتمل ہیں۔ (۱) لکڑی جلانے کے لئے کاٹ کر لاتی ہیں تو یہ کیا ضرور کہ اتنی دور ویران جنگل میں لکڑی کاٹ کر لائیں، پھر اس کے لئے ان کے مرد ہیں۔ (۲) لکڑی کسب کے لئے لاتی ہیں تو اگر ان کے مردوں کا کسب کفایت کرتا ہے تو ضرورت کسب کہاں؟ ان دونوں صورتوں میں زن و شوہر دونوں گرفتار گناہ۔ والعیاذ باللہ۔ درمختار کا ارشاد پہلے گزرا کہ مواضع مباحہ کے علاوہ اگر اجازت شوہر دے گا تو دونوں گناہ گار ہوں گے۔ (۳) تیسری صورت یہ ہے کہ یہ کسب پر مجبور ہیں کہ شوہروں کا کسب کفایت نہیں کرتا تو ضرورت کسب اگرچہ مقتضئ جواز ہے مگر قاعدہ جلیلہ فقہیہ ہے:

"درء المفاسد اولیٰ من جلب المصالح كذا في الاشباه والنظائر" (۳)

مفاسد کو دور کرنا مصالح سے اولیٰ ہے۔

---

(۱) مشکوۃ المصابیح، باب النظر الی المخطوبة، الفصل الاول، ص ۲۶۹، مجلس برکات

(۲) الدر المختار، کتاب النکاح، باب المهر، ج ۴، ص ۲۹۴، ۲۹۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) الاشباه والنظائر، القاعدة الخامسة، ج ۱، ص ۱۲۵، ادارة القرآن

دامن پکڑتا ہے کہ یہاں ایک مصلحت کو لینے میں کثیر عظیم مفسدت یہ ہے کہ ان بھولی بھالیوں کی آبرو کا خطرہ ہے تو جس مصلحت میں آبرو کا سودا ہو ایسی مصلحت کو لینا دانشمندی رائے نہیں۔ اللہ رزاق ہے، آبرو کی حفاظت کریں اور دوسرا کسب حلال کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ رمحرم الحرام ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
بہاء المصطفیٰ قادری

الجواب صحیح
تحسین رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۳

بے پردہ عورتوں کو مرید کرنے والا فاسق ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ

(۱) زید عورتوں کو سامنے بٹھا کر مرید کرتا ہے اور مٹھائی جوٹھا کر کے اور پانی پی کر جوٹھا پانی عورتوں کو پینے کو دیتا ہے اور مٹھائی کھانے کو مریدہ کو دیتا ہے۔ لہٰذا پیر کی یہ حرکت از روئے شرع کیا حکم رکھتی ہے؟ اور جو مرید عورتیں ہو چکی ہیں ان کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم دیتی ہے؟ مدلل ومفصل جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) اسی پیر زید کا اور زید کے مریدوں کا یہ کہنا ہے کہ جو لوگ تاجدار اہلسنت حضور قبلہ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضون سے مرید ہیں تو تحریری یا غائبانہ مریدی نہیں ہوتی ہے اور یہاں تک بہتان باندھا ہے کہ قبلہ ازہری صاحب کلکتہ میں اعلان کئے ہیں کہ جو لوگ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے مرید ہوئے ہیں وہ مجھ سے مرید ہوں، غائبانہ مریدوں کے لئے از روئے شرع کیا حکم ہے؟ مدلل ومفصل جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد عظیم الدین خاں

G-1/264، رام نگر لائن پوسٹ گارڈن روڈ کلکتہ-۲۴

الجواب:

(۱) اگر واقعہ یہ ہے کہ مرید ہونے کے لئے عورتیں اس کے سامنے بے پردہ آتی ہیں تو وہ سخت فاسق معلن ہے جبکہ انہیں بے پردگی سے منع نہ کرتا ہو اور لائق پیری نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) پیر جامع شرائط بیعت سے غائبانہ مرید ہونا جائز ہے جس کے لئے بیعت عثمان غنی (جو اس وقت حاضر خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھے) اصل ہے، اسے بے اصل وغیر صحیح بتانا جہل ہے اور وہ شخص میری بابت جھوٹی بات کہتا ہے۔ میں نے یہ بات ہرگز نہ کہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ / ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴

نامحرم سے ہاتھ پاؤں دبوانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام مسائل ذیل میں کہ

زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، کافی عرصہ ہوا جب سے شادی نہیں کی ہے، اپنے چھوٹے بھائی عمرو کی بیوی سے اپنا ہاتھ پاؤں دبواتا ہے، ساری خدمت اسی سے لیتا ہے۔ زید کا اس طرح سے غیر عورت سے خدمت لینا کیسا ہے؟ اور اس کے یہاں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟ جواب سے آگاہ فرمائیں۔ عین مہربانی ہوگی فقط والسلام

المستفتی: عبد الغفور، آغا پورہ

الجواب:

زید بے قید بر تقدیر صدق سوال سخت گنہگار ہے، اس پر نامحرم سے ہاتھ پاؤں دبوانے سے توبہ فرض ہے ورنہ ہر واقف حال مسلم پر لازم ہے کہ اسے چھوڑ دے اور اس کے یہاں کھانے پینے سے

احتراز کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۶ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

مسئلہ-۵

اجنبی واجنبیہ کا بھائی بہن ظاہر کر کے ساتھ رہنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ہندہ کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے، بکر ہندہ کا رشتہ دار نہیں ہے، بغیر نکاح کے ہندہ کے ساتھ رہتا ہے، لوگوں نے بکر سے کہا کہ تم ہندہ سے شادی کرلو لیکن بکر کہتا ہے کہ ہندہ میری بہن ہے، ہندہ بھی بکر کو بھائی کہتی ہے۔ بکر ہندہ دونوں جوان ہیں، بغیر نکاح کے گزارا کرتے ہیں۔ ایسے شخص کے ساتھ کھانا پینا بولنا کیسا ہے؟ مدلل جواب سے نوازیں۔ فقط

المستفتی: ندیم المسلم ندیمی، موضع گونری وان، جہان آباد، پیلی بھیت

الجواب:

بکر وہندہ اگر باہم بے پردہ رہتے ہیں تو سخت گناہ گار مستحق نار ہیں، ان دونوں پر فرض ہے کہ ایک دوسرے سے پردہ کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ نہ رہیں بلکہ ہندہ اپنے رشتہ داروں میں جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۹ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۶

غیر محرم سے عورت کو ہمیشہ پردہ فرض ہے!

قبلۂ عالی جناب اختر رضا خاں صاحب! السلام علیکم

بعد آداب عرض یہ ہے کہ میری ایک بہن بیوہ ہوگئی ہیں اور وہ سر میں تیل بھی ڈال رہی ہیں اور اپنے ہر غیر کے سامنے آرہی ہیں کسی مولانا سے انہوں نے دریافت کرایا تھا کہ میں کس کس کے سامنے آسکتی ہوں تو مولانا نے بتلایا کہ ہر اس انسان کے سامنے آسکتی ہیں جس کے سامنے آپ پہلے بھی آتی تھیں۔لہٰذا وہ انہی سب کے سامنے آرہی ہیں۔لہٰذا آپ جواب لکھیں کہ ازروئے شرع عدت میں کیا یہ بات صحیح ہے کہ وہ اپنے یا غیر کے سامنے آسکتی ہیں؟ اور روزانہ رات میں تیل ڈال کر سو سکتی ہیں؟ جواب جلد دیں۔عین نوازش ہوگی

سائل: محمد میاں، محلہ سرخہ، بریلی شریف

الجواب:

غیر محرم سے عورت کو ہمیشہ پردہ فرض ہے، عدت میں ہو خواہ غیر عدت میں اور سر میں تیل ڈالنا عدت میں زینت کے لئے منع ہے اور سر درد کے لئے بغیر خوشبو کا تیل لگانا جائز ہے۔

ردالمحتار میں ہے: ''ان کان وجع بالعین فتکتحل و تشتکی راسھا فتدھن من غیر ارادۃ الزینۃ لأن ھٰذا تداو لا زینۃ جوھرۃ ملخصاً''(۱)۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰/جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

□□□

(۱) ردالمحتار، کتاب الطلاق، باب العدۃ، فصل فی الحداد، ج۵، ص۲۱۸، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ

پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ۔(۱)

باب السلام والمصافحة

(۱) النور:۶۱/کنز الایمان

باب السلام والمصافحۃ

مسئلہ-۱

فاسق کو سلام کرنا شرعا منع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید کا کہنا ہے اگر دس داڑھی منڈے بیٹھے ہوں اور آگے کوئی مسلمان گزرا بغیر سلام کیے وہ ایسے گزرا جیسے ایک خنزیر۔ یہ کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک غلط؟ اور ایسے آدمی کا کیا حکم جس نے یہ کہا اور داڑھی والا بغیر داڑھی والے کو سلام کرسکتا ہے یا نہیں؟ خواہ وہ داڑھی والا مولانا ہو یا کوئی دوسرا۔ کیا بغیر داڑھی والے کو داڑھی والا سلام کرسکتا ہے؟ اور زید کا کہنا یہ بھی ہے اگر داڑھی منڈے کو سلام نہیں کرسکتے تو اس کے یہاں کی روٹی بھی نہیں کھا سکتے اور روٹی بھی کھانا منع ہے۔ یہ کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک غلط؟ اور یہ مولانا کے اوپر کہا گیا۔ کیا امام داڑھی منڈے کے یہاں کی روٹی کھا سکتا ہے؟ اگر وہ امام اس جگہ مقیم ہے؟ کیا امام کو داڑھی منڈے کے یہاں کی روٹی کھانا چاہئے؟ اگر نہیں کھانا چاہئے تو کیوں؟ اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ امام بھوکے رہیں، اس کا انتظام کہاں سے ہونا چاہئے؟ پورے بریلی میں یہ رائج ہے کہ امام کے لئے کھانے کا انتظام محلے بھر میں رہتا ہے تو سب فاسق ہی فاسق ہیں۔ شاید ہی دو چار نکل آتے ہیں داڑھی والے ورنہ سب کے سب فاسق ہیں، اس کا کیا انتظام ہو؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا!

المستفتی: عبدالکریم
محلہ جگت پور، بریلی (یوپی)

الجواب:

جس نے یہ جملہ کہا وہ سخت گناہ گار نہایت جری و بے باک شریعت پر افتراء کرنے والا ہے۔ داڑھی منڈا فاسق اور فاسق کو سلام کرنا شرعاً منع ہے۔

درمختار میں ہے:

''ویکرہ السلام علی الفاسق لو معلنا'' (۱)

فساق کو جو سلام نہیں کرتا وہ حکم شرع کی تعمیل کرتا ہے اور یہ سوئر کہتا ہے، یہ کتنی اذیت ناک بات ہے۔ بے وجہ شرعی ایذائے مسلم حرام بدکام بدانجام ہے کہ وہ ایذائے خیر الانام علیہ السلام ہے اور ان کی ایذا رب تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہے۔

حدیث میں ہے:

''من اذی مسلما فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ و من اذی اللہ یوشک ان یاخذہ'' (۲)

جس نے کسی مسلمان کا جی ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے خدا کو ناراض کیا اور جس نے خدا کو خفا کیا عنقریب اللہ اسے پکڑے گا۔

اس شخص پر توبہ لازم ہے اور معافی بھی چاہے جب تک توبہ نہ کرے اور معافی نہ چاہے، ہر واقف حال مسلمان پر فرض ہے کہ اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۲

کسی کے سلام کا جواب نہ دینا بلکہ لوگوں کو بھی روکنا کیسا ہے؟

عالیجناب علمائے دار العلوم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۹۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) کنز العمال فی تنمۃ الاکمال، کتاب المواعظ والرقائق، ج ۱۶، ص ۵، حدیث ۴۳۶۹۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل کے مسائل کے بارے میں کہ

(۱) قسم سچ سچ کلام پاک مسجد میں جا کر دو مسلمان کے سامنے اور دو غیر مسلم کے سامنے اٹھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) زید کا یہ اعلان کرنا جملہ نمازیوں کے درمیان جامع مسجد میں جمعہ کے دن کلام پاک کو اٹھانا اور قسم کھانے والے سے سلام دعا کرنا جائز نہیں ہے اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ کیا ایسا کہنا زید کا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) زید نے السلام علیکم کے جواب میں کہا کہ ہم سے السلام علیکم نہ کہا کریں، کیا زید کا منع کرنا شرعاً درست ہے؟

(۴) زید کا کہنا ہے کہ ہم السلام علیکم کا جواب نہ دیں گے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے شرعاً؟ کیونکہ اس نے اس بات سے انکار کیا ہے۔

(۵) جملہ مسلمانوں کو تاکید کرنا کہ ایسے آدمی سے سلام کلام نہ کرو نہ اس کو اپنے قریب بٹھالو، اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(۷) وہ کون سی جنگ تھی جس میں کلام پاک نیزہ پر اٹھایا گیا تو قرآن کو اٹھانے سے جنگ بند ہوگئی۔ یہ واقعہ جنگ کا ہے یا نہیں؟ یا کیا ہے؟ تحریر فرمائیں۔

(۹) قرآن پاک کے سامنے دنیا والے کچھ نہیں ہیں؟

(۱۰) زید نے اٹھانے والے کی مخالفت کی، یا قرآن پاک کا خلاف بولا۔

(۱۱) خالد یہ کلام پاک اٹھانے کے بعد اس پر جملہ مومنین کا ایمان رکھنا اور اسی پر عمل کرنا درست ہے یا نہیں؟

(۱۲) ایسی قسم پر زید کا اعتبار کرنا اور اس کی مخالفت کرنا اور عوام کے ذہن کو پراگندہ کرنا شرعاً اس شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

(۱۳) زید کا یہ دعویٰ و اعلان کہ اگر عزت یا جان پر آجائے تو بھی کلام پاک کی قسم نہ کھانا چاہئے اور نہ ہی دنیا کی مال ودولت پر۔ ایسا کہنا زید کا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

نوٹ: ان سب مسائل پر مدلل ومفصل جواب عنایت فرمائیں اور زید وخالد کے لئے کیا جرم اور

کیا کفارہ عائد ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان سب جرموں سے چھٹکارا حاصل ہو۔

المستفتی: مولانا نوراللہ، مقام و پوسٹ حسین گنج

حافظ لیاقت اللہ، متعلم دارالعلوم ربانیہ، ضلع فتح پور

الجواب:

(۱) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زید نے اگر بے وجہ شرعی یہ اعلان کیا تو ملزم ہے اور اس کا یہ قول ناجائز اور گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اگر ممانعت سلام کی وجہ شرعی ہے تو زید کا منع کرنا درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اگر وجہ شرعی مانع ہے تو زید پر الزام نہیں ورنہ ضرور ملزم گناہ گار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) میل جول سے ممانعت کی وجہ شرعی ہے تو زید مستحق اجر و ثواب ہے ورنہ مستوجب غضب وعذاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) سچی قسم کے لئے اُٹھا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) جنگ صفین۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) کفار و مرتدین منکر ضروریات دین و قرآن مبین بدترین خلق ہیں اور ایمان والے خیر البریہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے صدقہ خیر الامم واشرف الخلق ہیں۔

قال تعالیٰ:

''أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ''(۱)

اور کافروں کے لئے فرمایا:

''أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ''(۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) ہاں مخالفت بیجا کا حق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) بیجا مخالفت کی تو گناہ گار ہوا اور اگر معاذ اللہ قرآن کے کسی حکم قطعی ضروری دینی کا خلاف کیا تو کافر ہو گیا توبہ و تجدید ایمان لازم اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) سورۃ البینۃ:۷

(۲) سورۃ البینۃ:۶

(۱۱) درست ہے جبکہ وہ سچا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۲) گزرا کہ مخالفت بیجا ناجائز و گناہ ہے، بلا وجہ شرعی نامعتبر ٹھہرانا بھی جائز نہیں۔

قال تعالیٰ: ''وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ - الآية'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۳) زید کا قول علی الاطلاق غلط ہے جس سے اس پر توبہ لازم ہے۔

حدیث میں ہے: ''من افتی بغیر علم لعنته ملٰئکة السموات والارض'' (۲)

جو بے علم فتویٰ دے اس پر آسمان وزمین کے فرشتوں کی لعنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۵ھ

مسئلہ-۳

سلام مسنون ''السلام علیکم'' ہی ہے ''سلام علیکم'' نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ

(۱) آج کل عام طور پر مسلمان جب سلام کرتے ہیں تو بجائے ''السلام علیکم'' کے صرف ''سلام علیکم'' کہتے ہیں۔ زید کہتا ہے کہ اس طرح سلام نہیں ہوتا ہے، ایسے سلام کرنے والے کو جواب نہیں دینا چاہئے تو حضور یہ بیان فرمائیں کہ زید کا کہنا صحیح ہے یا غلط؟ اور بعض امام صاحبان بھی جب نماز سے فارغ ہونے پر سلام پھیرتے ہیں تو صرف ''سلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہتے ہیں تو اس طرح نماز میں کہنا کیسا ہے؟ نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ حضور تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) وضو کے دوران سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا چاہئے؟ زید کا کہنا ہے وضو کرتے وقت نہ سلام کرنا چاہئے، نہ سلام کا جواب دینا۔

المستفتی: سید شرافت حسین، محلہ دہلیز قصبہ سہسوان، ضلع بدایوں

---

(۱) سورۃ الاسراء:۳۶

(۲) کنز العمال، الباب الثانی فی آفات اللسان، ج ۱۰، ص ۳۴۹، حدیث ۲۹۰۱۸، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

الجواب:

(۱) فی الواقع سلام مسنون ''السلام علیکم'' ہی ہے اور ''سلام علیکم'' بجزم میم سلام مسنون نہیں، اس کا جواب واجب نہیں اور نماز کا سلام بھی وہی ہے جو درج ہوا اور اس کا خلاف خلاف سنت ہے اگر چہ نماز ہو جاتی ہے۔ وھوتعالیٰ اعلم

(۲) وضو کے دوران سلام کا جواب دینا واجب نہیں اور جواب دے تو حرج نہیں۔ وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

۲۷ رمحرم الحرام ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۴

مصافحہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) مصافحہ جب کیا جائے تو ہتھیلیوں کو درمیان میں ہونا ثابت یا کلائیوں کی قینچی باندھنا ثابت ہے یہاں کچھ لوگوں کو شک ہو رہا ہے کہ ایک ہاتھ کی کلائی دوسرے ہاتھ کی کلائی کے اوپر ہونا چاہئے یا کچھ اور؟

(۲) لاؤڈاسپیکر سے اذان درست ہے؟ ایک مسجد ہے اس کے سامنے ایک مدرسہ ہے اور مسجد اور مدرسہ کے درمیان راستہ ہے تو اذان اگر مدرسہ میں دی جائے پانچوں وقتوں کی نماز باجماعت کے لئے تو درست ہے یا نہیں؟ اذان خارج مسجد ہونا چاہئے یا احاطہ مسجد کے باہر ہونا چاہئے؟ خارج از مسجد سے مراد عام لوگ یہ معنی لیا کرتے ہیں کہ اذان مسجد کے آمنے سامنے بابوں کے قریب کسی مکان یا اپنے گھر میں ہو اور مسجد میں نماز پڑھنے آئے، تو کیا خارج از مسجد سے مراد یا مطلب یہی ہے؟

(۳) کیا حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی دو شادی ہوئی تھی؟ اگر نہیں تو حضرت محمد کن کے صاحبزادے تھے اور یہ جو واقعہ عوام میں مشہور ہے کہ دیونی سے آپ نے شادی فرمائی تھی اور انہیں کے بطن سے محمد حنیف کی پیدائش ہے، کہاں تک یہ واقعہ درست اور صحیح ہے؟

(۴) اگر کوئی امام صاحب مقتدیوں کو ڈرانے اور دہشت دلانے کیلئے یہ جملہ بول دیں یا استعمال کریں کہ مقتدی ایسا سمجھتے ہیں کہ جیسے مسجد میں بیٹھنا ناجائز ہے کہ تھوڑی دیر بیٹھے نہیں کہ بھاگنے لگتے ہیں۔

المستفتی: عبدالمجید نعیمی بستوی
ساکن بٹاری، ضلع علی گڑھ (یوپی)

الجواب:

(۱) مصافحہ دونوں سے مسنون ہے اور دونوں طرح اختیار ہے خواہ دو ہاتھوں کے درمیان میں ایک ہاتھ رکھے اور دوسرا ہاتھ دوسرے ہاتھ کی پشت دست پر رکھے خواہ ایک ہاتھ ایک ہاتھ میں اور دوسرا دوسرے میں رکھے اور یہی قینچی کی شکل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اذان حدود میں اس جگہ دی جائے، جو جگہ موضع صلاۃ نہ ہو بلکہ مصالح مسجد کے لئے مقرر ہو، خارج مسجد سے یہی مراد ہے۔ مسجد کی حدود سے بالکل باہر اذان نہ دیں کہ یہ مسجد کو اذان سے خالی کرنا ہے اور سنت متواترہ کا خلاف ہے۔ ہاں اگر مسجد میں کوئی جگہ موضع صلاۃ کے علاوہ نہ ہو تو دوسری جگہ اذان دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حنفیہ کے بطن سے تھے اور حضرت علی نے ایک بعد دیگرے متعدد نکاح فرمائے اور یہ غلط ہے کہ حضرت علی کا نکاح دیونی سے ہوا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اس جملہ میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۲ر جمادی الآخر ۱۳۸۸ھ

مسئلہ-۵

جمعہ کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) جمعہ کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا کیسا ہے؟ بعض لوگ شافعی مذہب میں بتاتے ہیں حنفی میں نہیں۔

المستفتی: محمد واصف قادری
محلہ قادری محلہ ہنل، قصبہ سہاور ضلع ایٹہ

الجواب:

بلاشبہ جائز و مستحسن ہے۔

درمختار میں ہے: ''(کالمصحافة) أی کماتجوز المصافحة لأنها بسنة قديمة متواترة لقوله عليه الصلاة والسلام من صافح أخاه المسلم وحرک يده تناثرت ذنوبه واطلاق المصنف تبعا للدرر والكنز والوقاية والنقاية والمجمع والملتقى وغيرها كما افاد النووى فى اذكاره و غيره فى غيره وعليه يحمل ما نقله عنه شارح المجمع من أنها بعد الفجر والعصر ليس بشى توفيقا فتامله'' (۱)

جس نے یہ کہا کہ حنفی میں نہیں، مفتری ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۳ر صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

□□□

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۵۴۸، ۵۴۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

كُلُوا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ط

پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو۔(۱)

باب الاکل والشرب والدعوۃ والضیافۃ

(۱) المومنون:۵۱/کنز الایمان

باب الاکل والشرب والدعوۃ والضیافۃ

مسئلہ-۱

ہنود وغیرہ کے یہاں دعوت کھانا کیا حکم رکھتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس کے بارے میں کہ

(۱) کچھ گاؤں ایسے بھی ہیں جن میں اہل ہنود زیادہ ہیں، دو تین گھر کی آبادی مسلمانوں کی ہے، اگر اہل ہنود کی موت وخوشی میں شریک نہیں ہوتے ہیں تو انہیں بہت زیادہ پریشانی ہوتی ہے، ان کا لین دین، کھیتوں پہ آنا جانا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا شریعت کے حکم سے آگاہ فرمائیں کہ ایسی جگہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟

(۲) ہمارے گاؤں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے تعلقات و دوستانہ اہل ہنود سے ہیں جب ان کے یہاں شادی وغیرہ ہوتی ہے تو وہ مسلمانوں کی دعوت کرتے ہیں اور مسلمان بخوشی جا کر کھاتے ہیں، ان کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۳) کچھ لوگ ایسا بھی کرتے ہیں کہ زید کے پاس بکر آیا اور اس نے کہا کہ ایک من دھان دے دو، فصل کاٹ کر تمہارا دھان دے دوں گا۔ زید نے کہا کہ ایک من کا ڈیڑھ من یا آٹھ پسیری کا دس پسیری دھان لوں گا، اس طریقے سے لینا جائز ہے یا ناجائز؟ شریعت کے حکم سے آگاہ فرمائیں۔

(۴) زید کو جب سخت ضرورت پڑتی ہے تو گورنمنٹ سے روپیہ لاتا ہے اور اس روپیہ سے مکان بنواتا ہے، کوئی تجارت کرتا ہے اور جب روپے گورنمنٹ کے یہاں جمع کرنے جاتا ہے تو جو سود ہوتا ہے گورنمنٹ سے لیے ہوئے روپے کا، وہ بھی جمع کرنا ہوتا ہے۔ لہٰذا سود ہوا یا نہیں؟

(۵) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہ کسان ہیں، گورنمنٹ سے قسطوں پر ٹریکٹر خریدتے ہیں اور کچھ لوگ

سائیکل لاتے ہیں، لہٰذا شریعت کی رو سے جائز ہے یا ناجائز؟ خلاصہ تحریر فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی!

(۶) زید سسرال گیا، زید کے سالے وسسر نے کمرہ میں بند کر کے کہا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو ورنہ جان سے ماردوں گا اور تلوار وغیرہ سامنے رکھے ہوئے تھے، زید نے جان بچانے کی خاطر طلاق دے دی، تین۔ لہٰذا شریعت کی رو سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ جواب مرحمت فرمائیں۔

(۷) لاؤڈ اسپیکر سے جمعہ کا خطبہ پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ شریعت کی رو سے جواب مرحمت فرمائیں!

المستفتی: محمد سلیمان، سموہان، موضع رتنا، ضلع بریلی

الجواب:

(۱) یہ اگر واقعہ ہے تو مجبور ومعذور ہے مگر میل قلبی اور محبت دلی مطلقاً حرام ہے، یہ کبھی جائز نہ ہوگا۔

قال تعالیٰ: ''لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ-الآیة'' (۱)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جو لوگ بچنے پر قادر ہیں وہ ضرور ملزم ہیں اور جنہیں خوف فتنہ کے سبب قدرت نہیں وہ شرعاً معذور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) یہ صورت ناجائز وحرام ہے کہ قرض سے انتفاع ہے جو سود ہے۔

حدیث میں ہے: ''کل قرض جر منفعة فهو ربا'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۴،۵) سود مسلم ومسلم اور مسلم وذمی کافر کے درمیان ہوتا ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ سود کے تحقق کے لئے دونوں طرف مال معصوم ہونا شرط ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

''ومن شرائط الربا عصمة البدلين'' (۳)

کفار زمانہ حربی ہیں اور حربی کا مال شرعاً معصوم نہیں۔ لہٰذا مسلم اور حربی کے درمیان ربا نہ ہوگا۔

---

(۱) سورۃ المجادلۃ: ۲۲

(۲) کنز العمال کتاب الدین والسلم، فصل فی لواحق کتاب الدین، ج۶، ص ۹۹، حدیث ۱۵۵۱۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب البیوع، باب الربا، ج۷، ص ۳۹۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

حدیث میں ہے:

''لان بین أهل الحرب قال و أظنه قال بین أهل الاسلام'' (۱)

لہٰذا ان کی خوشی سے بے ذلت نفس و بے بدعہدی جو مسلم کو ملے، خالص مباح ہے، سود نہیں۔

ہدایہ میں ہے:

''فبأی طریق اخذه المسلم اخذ مالا مباحا اذا لم یکن فیه غدر'' (۲)

یونہی انہیں زیادہ دینا سود نہیں مگر ناجائز و گناہ ہے جبکہ بلا ضرورت شرعیہ دے کہ کافر کو نفع پہنچانا حرام ہے۔ قال تعالیٰ:

''اِنَّمَا یَنْهٰـکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ-الآیة'' (۳)

اور ضرورت شرعیہ ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) صورت مسئولہ میں اگر زید نے زبانی طلاق دی تو تینوں طلاقیں ہوگئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱/ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲

جو جانور شکل و صورت اور آواز میں خنزیر کی طرح ہو اس کے گوشت کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

---

(۱) معرفة السنن والآثار للبیهقی باب بیع الدرهم بالدرهمین ج۱۴، ص ۳۹۲، حدیث ۵۲۶۳، موقع جامع الحدیث

(۲) الهدایة، کتاب البیوع، باب الربا، ج۲، ص ۷۰، مجلس برکات

(۳) سورة الممتحنة: ۹

ہمارے یہاں قرب و جوار میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ امریکن گائے کے نام سے جو گائے مشہور ہے اس کا دودھ پینا، امریکن گائے بیل کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کی وجہ لوگ یہ بتاتے ہیں کہ گائے اور بچھڑے امریکہ سے آئے ہیں اور امریکہ میں ان کو خنزیر سے کراس کر کے یہ گائے اور بیل بنائے گئے ہیں اور بعض کا کہنا ہے کہ ہریانہ وغیرہ میں خنزیر اور گائے کا کراس کرایا جاتا ہے، اکثر جگہ پر ہندوستان میں، گوکشی سے باز نہیں آتے اس لئے اگر خنزیر کا کراس لگالے تو گوکشی کا حال ختم ہوسکتا ہے؟ اور یہ بات حقیقت دیکھنے میں آتی ہے کہ اس گائے کی آواز ہمارے مویشیوں مثلاً گائے بیل سے جداگانہ ہے، خنزیر ہی جیسی اس کی بولی ہے اور اس کی ٹاٹی بھی خنزیر کے مشابہ ہے اور کان بھی خنزیر ہی جیسے ہیں۔ امریکن گائے کا گوشت اور دودھ جن نے لوگوں نے ناواقفیت کی وجہ سے کھایا ہے وہ لوگ بتاتے ہیں کہ گوشت اور دودھ کا ذائقہ بھی ہمارے دیس کے مویشیوں سے مختلف ہے، بدلا ہوا ہے اور باقی شکل قامت، کھانا پینا گائے اور بیلوں کی طرح ہے۔ ازروئے شرع جواب سے مطلع فرمائیں کہ ان امریکن گائے اور بیلوں کا دودھ اور گوشت کھانا شریعت کی رو سے جائز و درست ہے کہ نہیں؟

المستفتی: حافظ عبدالحمید قادری رضوی
مدرسہ دارالعلوم فیض المشائخ، وامام جامع مسجد
تحصیل ملک، ضلع رام پور، صوبہ اتر پردیش (انڈیا)

الجواب:

فی الواقع اگر سوئر جیسی آواز اور شکل وشباہت ہے تو اس کے دودھ اور گوشت سے شرعاً ممانعت ہے کہ وہ سوئر ہے۔ درمختار میں وہبانیہ سے ہے:

"فاضر بنها والصياح يخبر" (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۸؍ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

(۱) الدر المختار، كتاب الذبائح، ج ۹، ص ۴۵۱، دار الكتب العلمية، بيروت

مسئلہ-۳

بسم اللہ پڑھ کر گولی ماری، جانور مر گیا، حلال ہے یا حرام ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کے کتنے دن بعد حضور تشریف لائے ہیں؟

(۲) کسی زنانے کے ساتھ عورت کا نکاح جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) کسی کا جانور پکڑ کر کھالیا، حلال ہے یا حرام ہے؟ اگر کسی حلال جانور کے کسی نے گولی بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ماری، وہ جانور بھاگتے بھاگتے گر کر مر گیا، حلال ہے یا حرام ہے؟

(۴) کسی شخص نے قسم کھائی، غصہ کی حالت میں کہ میں یہاں نہیں رہوں گا، خدا کی قسم یا قرآن شریف کی قسم۔ اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

(۵) کلام پاک میں جو بھی سجدے آئے ہیں، ان میں سلام پھیرا جاتا ہے یا نہیں؟

(۶) سجدۂ تلاوت قرآن پاک میں کیوں ہے؟ کیا وجہ ہے؟

(۷) اگر کوئی عورت حاملہ مر جائے اور بچہ پیٹ میں زندہ ہو تو کیا ہونا چاہئے؟

سائل: مولوی فراست علی
موضع پتی سوئی، ضلع بدایوں (یوپی)

الجواب:

(۱) مصنف تاریخ الخمیس نے فرمایا ہے کہ نزول آدم علیہ السلام اور ہجرت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان زمانہ چھ ہزار دو سو سولہ (۶۲۱۶) برس کا گزرا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ۵۳ ؍سال پر ہجرت فرمائی اور اس حساب سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزول آدم علیہ السلام کے بعد ۶۱۶۳ ؍سال بعد پیدا ہوئے۔

مصنف علام نے اسی کو معتمد بتایا ہے:

وھٰذا نصہ "فی الانس الجلیل کان ھبوط آدم وحوا وقت العصر و بین ھبوط آدم والھجرۃ النبویۃ ستۃ آلاف سنۃ و مأتان وستۃ عشر سنۃ علیٰ حکم التوراۃ الیونانیۃ وھی

المعتمد عند المحققین من المؤرخین وفی ذلک خلاف ''(۱)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زنا نے سے کیا مراد ہے؟ تفصیل کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اسے کھانا حرام ہے، حدیث میں ہے:

''کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ ''(۲) واللہ تعالیٰ اعلم

جانور ذبح شرعی سے حلال ہے جبکہ مسلمان سنی صحیح العقیدہ یا کتابی مسلمان کے سامنے کرے۔ اگر اس میں ہنوز حیات باقی ہے، تو ذبح کرنے سے حلال ہوگا۔ مثلاً پھڑک رہا تھا اور ذبح کرلیا، یا بعد ذبح خون ایسا دیا جیسے مذبوح سے عام طور پر نکلتا ہے، اور اگر اطلاق حیات ثابت نہ ہو تو حرام ہے۔ والمسئلۃ مفصلۃ فی فتاویٰ الامام احمد رضا قدس سرہٗ عن الدرر وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) دس مسکین کو کھلائے، یا انہیں کپڑا پہنائے یا تین روزے رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) سلام پھیرنے کی حاجت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) سجدہ حکم الٰہی ہے۔ ''کیوں'' کی کیا مجال؟ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) بائیں جانب سے پیٹ چاک کرکے نکالا جائے۔

تنویر ودرمختار میں ہے: ''حامل ماتت وولدھا حی) یضطرب (شق بطنھا) من الایسر ویخرج ولدھا''(۳) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

یکم ربیع النور ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

---

(۱) تاریخ الخمیس فی احوال النفس النفیس، المقدمۃ فی الحوادث من اول خلق نورہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی زمن ولادۃ، ج ۱، ص ۹۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب حرمۃ دم المؤمن ومالہ، ص ۲۸۲، فیصل پبلیکشنز

(۳) الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۱۴۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

مسئلہ-۴

جانوروں میں کون کون سے اجزاء کا کھانا حرام ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) جانوروں میں کون کون سے اجزاء کا کھانا حرام ہے اور خاص کر اوجھڑی کا کھانا کیسا ہے؟ بکری، بکرا، گائے، بھینس، مرغا مرغی؟

(۲) ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام ہے؟ دار الحرب ہے تو کس اعتبار سے؟ اور دار الاسلام ہے تو کس اعتبار سے؟

(۳) نسبندی حرام ہے یا حلال؟ قرآن وحدیث سے جواب دیں۔ ان تمام سوالات کے جوابات مع حوالۂ کتب معتبرہ عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد خلیل الرحمن رضوی
جامعہ نعیمیہ، دیوان بازار، مرادآباد

الجواب:

(۱) درج ذیل اشیاء کھانا ناجائز ہے:

پتہ، مثانہ، فرج (علامت مادہ)، ذکر یعنی علامت مرد، خصیے، غدود۔ یہ وہ ہیں جو عامۃ الکتب مثلا درمختار وردالمحتار وغیرہ میں مذکور ہیں، دیگر فقہاء نے پانچ اور بڑھائی۔ ''وھی ھذہ، نخاع الصلب''، یعنی حرام مغز، گردن کے پٹھے جو شانوں تک ممتد ہوتے ہیں، خون جگر، خون طحال، خون گوشت، یعنی دم مسفوح نکل جانے کے بعد، جو خون گوشت میں رہتا ہے کہ وہ اسی خون مسفوح کا بقیہ ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے دس اور بڑھائیں (۱) دل کا خون (۲) پت یعنی وہ زرد پانی جو پتے میں ہوتا ہے، جسے صفرا کہتے ہیں (۳) ناک کی رطوبت کہ بھیڑ میں اکثر ہوتی ہے (۴) وہ نطفہ کہ خون ہوگیا ہو اور منجمد ہوکر علقہ نام دیا جاتا ہے (۵) دبر یعنی پاخانے کا راستہ (۶) کرش یعنی وہ مقام جہاں غذا ہضم ہوتی ہے (۷) امعاد یعنی آنتیں (۸) وہ گوشت کا لوتھڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے جسے مضغہ کہتے ہیں، عام ازیں کہ مخلقہ ہو یا غیر مخلقہ یعنی اعضاعیاں ہوں یا نہ ہوں (۹) اوجھڑی (۱۰) رگوں کا خون، صرف لوتھڑا ہونا ہمارے

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تام الخلقت بھی من وجہ جزءِ حیوان ہے۔ ہدایہ میں ہے:

''من نحر ناقة او ذبح بقرة ووجد فی بطنها جنینا میّتا لم یو کل اشعر أو لم یشعر'' (۱)

شامی میں ہے: ''و کذا الولد اذا لم یستهل -الخ'' (۲)

نطفہ نر کی منی مادہ کے رحم میں پائی جائے یا اسی جانور کی منی ہو۔

ردالمحتار میں ہے: ''فی البحر و التتار خانیه ان منی کل حیوان نجس'' (۳)

مزید تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ دیکھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہندوستان بحمدہ تعالیٰ دارالاسلام ہے بایں معنی کے یہاں اسلامی حکومت مدتہائے دراز تک رہی ہے اور بحمدہ تعالیٰ شعائرِ اسلام ہنوز قائم اور شریعت مطہرہ کے قانون مابین المسلمین بے روک ٹوک جاری بلکہ اکثر قضایا میں ان پر کچہریوں میں عمل ہے۔

علماء فرماتے ہیں: ''الاسلام یعلو و لا یعلی علیه'' (۴)

لہٰذا بموجب اس قاعدے کے بہت اسلام کو غلبہ ہے اور تفصیل رسالۂ مبارکہ ''اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام'' مصنفہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا مطالعہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نسبندی حرام حرام بدکام بدانجام ہے اور اس کی حرمت بینہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اتنا کون نہیں جانتا کہ بےضرورت شرعیہ ایذائے نفس اور خلق بگاڑنا، برہنہ ہونا، سب حرام ہے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰/جمادی الاخری ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح ومثاب، واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

---

(۱) الهدایة، کتاب الذبائح، ج ۲، ص ۴۴۲، مجلس برکات

(۲) ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ج ۱، ص ۵۱۶، دارالکتب العلمیة، بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ج ۱، ص ۵۱۶، دارالکتب العلمیة، بیروت

(۴) صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی، ج ۱، ص ۱۸۰، مجلس برکات

مسئلہ-۵

سودخور کے یہاں کھانا جائز ہے یا نہیں؟

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

سودخور کے یہاں کھانا جائز ہے یا نہیں؟ مع حوالات کتب جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب:

سود مسلمان مسلمان یا مسلمان اور ذمی کے درمیان ہوتا ہے، حربی اور مسلم کے درمیان سود نہیں ہوتا کہ حربی کا مال معصوم نہیں اور عصمت بدلین سود میں شرط ہے۔

ردالمحتار میں ہے: ''من شرائط الربا عصمت البدلین'' (۱)

لہٰذا حربی کافر سے اس کی خوشی سے بغیر بدعہدی و بے ذلت نفس کے جو ملے وہ خالص مباح ہے، اسے سود سمجھنا جائز نہیں، ہاں انہیں زیادہ دینا اگرچہ سود نہیں مگر بلاضرورت شرعیہ یہ بھی ناجائز ہے کہ حربی کے ساتھ صلہ ممنوع ہے۔

ہدایہ میں ہے: ''لا ربا بین المسلم و الحربی فی دار الحرب لان مالھم مباح فی دارھم فبای طریق اخذہ المسلم اخذ مالا مباحا اذا لم یکن فیہ غدر'' (۲)

ردالمحتار میں ہے: ''لانا قد نھینا عن برّھم'' (۳)

لہٰذا وہ شخص اگر حربی کافر سے زیادہ لیتا ہے تو اس پر الزام نہیں اور اگر یہ معاملہ مسلم سے کرتا ہے تو بلاشبہ سودخور ہے، مستحق نار ہے اور اگر حربی کو زیادہ دیتا ہے تو بھی گنہگار ہے، ان دونوں صورتوں میں اس سے قطع تعلق کا حکم ہے۔ لہٰذا اس کے یہاں کھانا منع۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

---

(۱) ردالمحتار، کتاب البیوع، باب الربا، ج۷، ص ۳۹۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الہدایۃ، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۲، ص ۷۰، مجلس برکات

(۳) ردالمحتار، کتاب الوقف، مطلب فی وقف المرتد والکافر، ج ۶، ص ۵۲۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

مسئلہ-٦

ایک روپیہ دے کر دو روپیہ لینا بیشک سود ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید کا کہنا ہے کہ سود و بیاج والے شخص کے یہاں کھانا نہیں چاہئے، ہاں اگر فاتحہ دلائے تو فاتحہ دے دینا چاہئے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بکر کہتا ہے کہ سود و بیاج لینے والا اور دینے والا دونوں کے یہاں نہ کھانا چاہئے نہ فاتحہ دینا چاہئے، فاتحہ حرام کمائی کے پیسے پر دلانا بالکل غلط ہے۔ ایسے شخص سے میل ملاپ بھی نہیں رکھنا چاہئے، اس کمائی کے پیسے پر جب فاتحہ دلائی گئی تو وہ فاتحہ والی شے تبرک ہوگئی، اس کو تبرک کے طور پر کھالینا چاہئے یا نہیں؟ زید اور بکر دونوں میں کون حق پر ہے اور کس کی بات ازروئے شرع شریف صحیح ہے؟

(۲) ایک شخص اپنی مطلقہ بیوی کو بغیر نکاح کئے اپنے گھر پر رکھتا ہے اور بیوی جیسے تعلقات برتتا ہے اور گیارہویں شریف کی فاتحہ ودیگر بزرگان دین کی فاتحہ کرتا ہے اور لوگوں کی دعوتیں کرتا ہے، ایسے شخص کے یہاں فاتحہ دینا اور کھانا کھانا صحیح ہے یا نہیں؟ فقط

سائل: مقبول احمد

محلہ شیخو پورہ، بہیڑی، ضلع بریلی

الجواب:

(۱،۲) ایک روپیہ دے کر دو روپیہ لینا یہ معاملہ اگر مسلم کسی مسلم سے کرے تو یہ بیشک سود ہے اور سود دینے والا، لینے والا دونوں گنہگار، مستوجب نار ہیں اور دونوں سے میل جول منع ہے اور اسی لئے ان کے یہاں کھانا منع کہ میل جول کے بغیر کھانا کھانا کیونکر ممکن؟ اور سود خور کے کھانے پر فاتحہ بھی نہ دے جبکہ اس کھانے کا بعینہ مال حرام سے خرید کردہ اشیاء سے ہونا معلوم ہو، مگر آج کل خرید و فروخت میں مال حرام کا تعین عموماً نہیں ہوتا لہٰذا فاتحہ دے سکتے ہیں اور کھانا بھی جائز اور بچنا بہتر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰/ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۷

خنزیر کے گوشت کا شوربا لگی ہوئی روٹی عمداً کھائی تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید ایک مسلمان عاقل بالغ آدمی ہے جس کا دوست ایک ہندو قوم پاسی ہے۔ایک دفعہ اس کے یہاں خنزیر کا گوشت جس پتیلی میں پکا تھا اسی کے اوپر رکھی ہوئی وہی شوربا لگی ہوئی روٹی زید نے کھائی اور جان بوجھ کر کھائی۔ایسی صورت میں زید کے لئے کیا حکم شرعی ہے؟اور زید کو اگر مسلمان بائیکاٹ کر دیتے ہیں تو پھر کس طرح سے زید کے ساتھ میل جول جائز ہوسکتا ہے؟مفصل تحریر فرماویں۔فقط بینوا توجروا

المستفتی: انوار احمد خاں

پورہ چھپرا خاں ڈاکخانہ امانوان ضلع رائے بریلی

الجواب:

زید نے وہ نجس روٹی کھائی،سخت گناہ گار مستحق نار ہوا اور اس پر سخت نحوست اس بددین کی صحبت بد سے آئی۔توبہ کرے ورنہ واقف حال مسلم اسے چھوڑ دیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۳؍شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف

۱۴؍شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۸

چھٹے ہوئے جانور کو ذبح کر کے کھانا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسئلوں میں کہ

(۱) ہمارے یہاں کے اہل ہنود جب ان کی گائیں بوڑھی ہو جاتی ہیں تو وہ انہیں چھوڑ دیتے ہیں، مسلمان انہیں ذبح کر کے ان سے چھپا کر کھا جاتے ہیں اور بھینس کے بچے کو جس کو پڑوا بولتے ہیں ان کا کان کاٹ کر بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں، جو آگے چل کر بھینسا یعنی سانڈ ہو جاتے ہیں انہیں بھی مسلمان اہل ہنود کی ناعلمی میں کھا جاتے ہیں۔ یہ فعل مسلمانوں کا کیسا ہے؟ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) ہمارے یہاں نکاح میں عام طور سے پانچ سو روپیہ اور ایک اشرفی ہے جبکہ اشرفی کا رواج نہیں ہے نکاح کے وقت اشرفی کا نام لیا جائے یا نہیں؟ اور اگر شوہر بیوی کا مہر ادا کرے تو اشرفی کی کیا قیمت دے؟ تحریر فرمائیں۔

(۳) مسلمان عورتوں کو سندور کا مانگ میں لگانا کیسا ہے؟ اور اگر کوئی مسلمان عورت سندور کا استعمال کرے تو اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(۴) ۲۲؍رجب کو جو فاتحہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہوتی ہے کیا اس کی کوئی مقدار ہے کہ فلاں چیز اتنی، فلاں اتنی ہو؟ اور فاتحہ سے قبل بی بی سیدہ کی ایک کتاب جو منظوم ہے، ہمارے یہاں پڑھی جاتی ہے، اس کو پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ اور یہ کتاب معتبر ہے یا نہیں؟ مدلل جواب تحریر فرمائیں۔

سائل: شیخ حسنین، مقام بسارکھپور، بلیا

الجواب:

(۱) فتنہ وفساد کا خوف اشد ہے اس لئے احتراز کیا جائے۔

قال تعالیٰ: ”وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ“ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اشرفی کا نام لینا ضرور نہیں، اشرفی مختلف وزن کی ہوتی تھی وزن کے اعتبار سے قیمت موجودہ نرخ بازاری سے دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) سندور طریقہ مشرکین ہے جس سے احتراز چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) کوئی مقدار شرعی نہیں جس سے کم زیادہ کرنا منع ہو۔ بقدر استطاعت جو میسر ہو اس پر ایصال

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۹۵

ثواب کیا جائے اور منظوم کتاب بے اصل ہے، نہ پڑھی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴ر شعبان المعظم ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۹

تاڑی اور ہر نشہ والی چیز کا کھانا پینا حرام ہے اور حرام چیز سے دوا کرنا بھی حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین تاڑی کے بارے میں

موجودہ دور میں خاصکر دیہات کے علاقہ میں تاڑی کی وجہ کر آئے دن کچھ نہ کچھ واقعہ سامنے آتا ہے، منع کرنے پر لوگ یہ جواب دیتے ہیں کہ دوا سمجھ کر پیتے ہیں، کسی کا کہنا ہے کہ تھکاوٹ دور کرنے کے لئے پیتے ہیں۔ تو علمائے دین یہ بتائیں کہ مذہب اسلام میں تاڑی شراب کی نظریہ سے جائز ہے کہ نہیں؟ جبکہ کسی کی زبان سے ہم نے یہ سنا ہے کہ تاڑی اور شراب سوئر کے برابر ہے۔

الجواب:

تاڑی اور ہر نشہ والی چیز کا کھانا پینا حرام ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث مروی ہے:

''نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر'' (۱)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشہ والی اور عقل میں فتور ڈالنے والی چیز سے منع فرمایا۔

اور حرام چیز سے دوا کرنا بھی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵ر محرم الحرام ۱۳۹۵ھ

---

(۱) سنن ابی داؤد، کتاب الاشربۃ، ما جاء فی السکر، ص ۵۱۹، فیصل پبلیکیشنز

مسئلہ-۱۰

کسی چیز میں ناجائز کی آمیزش جب تک متحقق نہ ہو حکم جواز ہی ہوگا!

محترم جناب مولانا اختر رضا خاں صاحب دام ظلکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گرامی سیدنا! غلام دم تحریر خیریت سے ہے امید ہے اسی طرح آپ خداوند کریم کے فضل سے خیریت سے ہوں گے۔ دیگر احوال یہ ہے کہ آج کل انڈیا میں یہ کافی شور مچ رہا ہے کہ گھی میں غلط چربی کی ملاوٹ کی جاتی ہے اس صورت میں کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ گھی کو کھایا جائے یا نہیں؟ فقط والسلام

منتظر آپ کا اپنا حسین احمد خاں

الجواب:

جب تک شرعی طور پر گھی میں کسی ناجائز کی آمیزش ثابت نہیں عدم جواز کا فتویٰ نہیں ہوسکتا۔ شور پر کان نہ دھریے۔ وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/جمادی الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۱

آدمی کا جوٹھا پاک ہے مگر کافر کے جوٹھے سے پرہیز کریں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین؟ حسب ذیل فتویٰ کا جواب عنایت فرمائیں

(۱) جو طالب علم اسکول کے اندر گھر سے کھانا لاتا ہے، مدرس حضرات اس سے مانگ کر کھا لیتے ہیں، کیا درست ہے؟ زید کہتا ہے کہ درست نہیں ہے۔

(۲) بچوں کے امتحان کے اندر جو اسکول میں کھانا بنتا ہے، اس کھانے کو مدرس کے لئے کھانا درست ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ کھایا جائے۔ کھایا جائے تو کس شکل میں؟

(۳) جوٹھا کن آدمیوں کا کھانا درست ہے اور کن آدمیوں کا نہیں؟

(۴) امام کلاہ لگاتا ہے، مقتدی عمامہ باندھتا ہے تو کیا مقتدی اور امام کی نماز میں فرق ہے؟

(۵) کیا غیر مسلم السلام علیکم کی آواز دیتا ہے تو مسلمان کو اس کا جواب دینا چاہئے؟ یا نہیں دے تو کس طرح؟

(۶) کوئی مدرس مجبوری میں ۱۰/ بجے اسکول جانے کے وقت کے بجائے اگر لیٹ کر کے جاتا ہے دس منٹ، تو اس دن کی تنخواہ جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: سبحان انصاری، مقام پہاڑ پور، پوسٹ مہوا پائن، ضلع دیوریا

الجواب:

(۱) طالب علم اگر نابالغ ہے تو اس سے لے کر کھانا ناجائز ہے کہ نابالغ اپنی چیز کسی کو ہبہ نہیں کر سکتا اور بالغ سے اس کی خوشی سے لے کر کھالینے میں حرج نہیں مگر بے ضرورت مانگنا ذلت ہے اور جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس مسئلہ میں بھی وہی تفصیل ہے جو اوپر گزری۔ ہاں، اگر نابالغوں کے والدین نے انہیں صراحۃً یا عرفاً اجازت دی ہے کہ یہ کھانا ماسٹروں کو کھلا دینا تو جائز ہے۔ وھوتعالیٰ اعلم

(۳) آدمی کا جوٹھا پاک ہے مگر کافر کے جوٹھے سے پرہیز کریں۔ وھوتعالیٰ اعلم

(۴) نہیں، یعنی اس وجہ سے نماز میں کراہت نہ ہوگی۔ وھوتعالیٰ اعلم

(۵) وعلیکم کہے۔ وھوتعالیٰ اعلم

(۶) تنخواہ پائے گا اور تاخیر کرنے کی عادت ہے تو بقدر تاخیر تنخواہ کٹے گی۔ وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۲

جو گوشت کافر کے قبضہ میں نظر مسلم سے اوجھل ہو وہ حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

ایک ہندو کے یہاں پر ایک مسلمان لڑکے نے گوشت کھالیا ہے۔ایک شخص کہتا ہے کہ وہ گوشت جو مسلمان کے لڑکے نے کھایا ہے وہ گوشت جنگلی کا تھا،کسی شخص نے دیکھا نہیں ہے،وہ شخص بھی یہی کہتا ہے کہ میں نے بھی سنا تھا کہ وہ گوشت جنگلی کا ہے اور وہ لڑکا کہتا ہے کہ میں نے ہندو کے یہاں پر گوشت کھایا ہے، مجھے معلوم نہیں وہ گوشت جنگلی کا تھا یا بکری کا؟ جس ہندو کے یہاں پر گوشت کھایا وہ ہندو کہتا ہے کہ میں اپنے بیٹے کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ یہ گوشت بکری کا تھا جس شخص نے کہا تھا کہ مسلمان کے لڑکے نے جنگلی کا گوشت کھایا وہ شخص کہتا ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس کا گوشت تھا؟ ہمیں اس سے شک ہوا اس لئے ہم آپ کے پاس آئے۔

المستفتی: رحمان شاہ
راس ڈنڈیا، ضلع رامپور

الجواب:

غیر مسلم کے یہاں گوشت کھانا حرام ہے کہ ان کا ذبیحہ حرام ہے اور جو گوشت ان کے قبضہ میں نظر مسلم سے اوجھل ہو وہ بھی حرام ہے اگرچہ مسلمان کا ذبیحہ ہو۔ وہ لڑکا بہر حال گناہ گار ہوا، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۴؍شوال المکرم ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۳۰

کسی نے کہا ”آج کا کھانا حرام ہے“ تو اس کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ
زید کے یہاں نیاز کے لئے پلاؤ پکا تھا، تقریباً ساڑھے چھ بجے یعنی سورج غروب ہونے سے

پہلے عمرو تشریف لاتا ہے تو زید نے عمرو کو پلاؤ کھانے کو کہا، عمرو نے جواب دیا کہ مجھے پیچس کی شکایت ہے لہٰذا میں دوا پیتا ہوں، کھانا نہیں کھاؤں گا، بہت ضد کرنے لگا تو عمرو نے ہنستے ہوئے کہا: ''آج کا کھانا حرام ہے''۔اسی اثناء میں بکر بھی آپہنچا، بولا کہ صبح کا کھانا حرام ہے یا شام کا؟ پھر عمرو اس کو دہرایا کہ نہیں، آج کا کھانا حرام ہے تو پھر عمرو نے کہا: کہ عاج، یعنی عاج کہتے ہیں ہاتھی کے دانت کو جبکہ ہاتھی کا کھانا حرام ہے تو اس کا ہر عضو حرام ہے۔اب زید خویش و اقارب نے شور و واویلا مچانا شروع کیا کہ عمرو نے میرے کھانے کو حرام کردیا۔دریافت طلب امر اینکہ عمرو کا کہنا سچ ہے یا جھوٹ؟ اگر کہنا غلط ہے تو اس پر توبہ لازم ہے یا نہیں؟ اگر صحیح تو افواہ اڑانے والے کو کیا چاہیے؟

سائل: محمد شرف الدین اشرفی

لگام پوش پور، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

فی الواقع اگر عمرو نے یہ کہا کہ عاج کا کھانا حرام ہے اور اس نے یہی مراد لیا کہ ہاتھی کا دانت کھانا حرام ہے تو یہ ایک کلمہ مزاح ہے جس پر کوئی الزام نہیں اور گر مراد یہ ہے کہ آج کا کھانا حرام ہے یعنی اس نیاز کا تو اس پر توبہ لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری

مسئلہ-۱۴

حقہ بیڑی سگریٹ پینے کا شرعی حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیڑی، سگریٹ، حقہ ان تین چیزوں کے بارے میں

بعض علماء اہلسنت و جماعت کے یہ فرماتے ہیں کہ ان تینوں کو پینا مکروہ تنزیہی ہے یا حرام اور بعض نے کہا ہے کہ ان کو پینا مکروہ تحریمی ہے تو بتائیے کہ کون سا قول زیادہ ترصحیح ہے؟ اور ان کو پینا حلال ہے یا حرام؟ اور یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ اس سے وضو بھی ٹوٹتا ہے۔اس کو پینے کے بعد اگر وضو نہ کیا اگر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی اور بیڑی سگریٹ حقہ پینے والے امام کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔یہ قول صحیح ہے یا نہیں؟

لہٰذا برائے کرم مندرجہ بالا سوال کا جواب بالتفصیل مع دلیل دیں تا کہ عین کرم ہوگا۔ فقط والسلام

ازطرف: محمد آفتاب الدین صدیقی، ساکن کسٹیہ انکھ، ضلع مرشد آباد (بنگال)

الجواب:

معمولی حقہ کہ عقل میں جس کے پینے سے فتور ونشہ نہ آئے، پینا جائز ہے، اسے حرام بتانا غلط و باطل ہے اور شرع مطہرہ پر جرأت ہے اور اسے ناقض وضو بتانا جہل وصریح قبیح ہے جس سے توبہ لازم ہے، یونہی مطلقاً حقہ کو حرام کہنا گناہ ہے جس سے بھی توبہ لازم ہے یہی حکم بیڑی سگریٹ کا ہے اور نماز کے وقت بدبو کا ازالہ ضروری ہے ورنہ نماز میں کراہت ہوگی۔ تفصیل کے لئے احکام شریعت دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶ رمحرم شریف ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۱۵

پکتے ہوئے گوشت میں گدھ نے اوپر سے گوشت کا ایک ٹکڑا ڈال دیا تو کیا حکم ہے؟

بکر کی شادی میں زید گوشت پکا رہا تھا، شادی کے اسی اثناء میں گدھ نے گوشت کا ایک ٹکڑا مونھ میں لا کر گوشت کی ہانڈی میں ڈال دیا تو اب اس گوشت کو کھایا جائے یا نہیں؟ نا معلوم یہ گدھ والا ٹکڑا حرام جانور کا ہے یا حلال کا؟ اس سوال کا مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

محمد ابوالوقار پورنوی

الجواب:

وہ گوشت کھانا جائز نہیں کہ ناپاک ہوگیا، اس لئے کہ گدھ اکثر مردار کھاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳ رمحرم الحرام ۱۳۹۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۶

ڈالڈہ گھی کھانا شرعا کیسا ہے؟

محترم قبلہ جناب مولوی اختر رضا خان صاحب! السلام علیکم

مزاج گرامی!

اس سے پہلے بھائی احمد خاں القادری الرضوی نے آپ کو ایک پوسٹ کارڈ روانہ کیا تھا، عرض یہ کرنا ہے کہ پردیس میں جہاں کہیں باہر ہوٹل وغیرہ پر کھانا کھانا پڑتا ہے، ہم کیا کریں کیونکہ اخباروں میں بھی اس کے بارے میں ناجائز جانوروں کی چربی کی ملاوٹ کے بارے میں گرما گرمی ہے۔ ایسی صورت میں اس کو استعمال کیا جائے یا نہیں؟ شرع کا کیا حکم ہے؟ برائے کرم جواب سے مطلع فرمائیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ آیا جو گھی، ڈالڈہ کے بند ڈبوں میں یا کنستروں میں آتا ہے گھر پر یا ہوٹل وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اخبار میں اس کے بارے میں ملاوٹ کی خبر ہے، کافی گرما گرمی ہے کہ جانوروں کی چربی ملائی جاتی ہے۔ جواب سے مطلع فرمائیں، مہربانی ہوگی۔ فقط، والسلام

حکیم محمد حشمت اللہ

محلہ شاہ شریف، عجوار

الجواب:

مذکورہ گھی کا استعمال جائز ہے اور اخباروں کی افواہ شرعاً ہرگز معتبر نہیں۔ لہٰذا اس سے گھی کی حرمت کا حکم نہیں ہوسکتا۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۷

کافر کے یہاں میت کا کھانا کھانے والوں کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک کافر مکھیا نے اپنی بیوی کے مرنے کے بعد بارہ دن کے بعد پورے گاؤں کے لوگوں کی دعوت کی جس میں زید جو عالم دین اور اس گاؤں کا امام بھی ہے اس کے علاوہ چند باشرع مسلمان بھی شریک تھے اور سب نے مل کر اس کافر کا کھانا تناول فرمایا، اس عالم دین اور باشرع مسلمانوں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ خلاصہ تحریر کریں۔نوازش ہوگی

المستفتی: خورشید جمال

الجواب:

برتقدیر صدق سائل وہ لوگ سخت گناہ گار ہوئے، ان پر توبہ لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۸

دیانات میں اخبار و کفار کی خبر معتبر ہے کہ نہیں؟

جناب آقائی مرشدی قبلہ و کعبہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب ازہری! السلام علیکم

بعد ادائے آداب کے گزارش خدمت شریف میں یہ ہے کہ!

علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں

ڈالڈہ گھی جو عام طور پر چل رہا ہے اس میں اخبار و ریڈیو کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ اس میں خنزیر کی چربی پکڑی گئی کمپنی میں۔اس وقت سے ہمارے اطراف میں بہت خلفشار پھیلا ہے، کچھ لوگ تو اس کو استعمال کر رہے ہیں کچھ نہیں؟ آپ سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں صاف صاف تحریر فرمادیں، کھانا چاہئے یا نہیں؟

المستفتی: صابر حسین

سرداپور، سورکھ، چھبرامؤ، فرخ آباد

الجواب:

حلت و حرمت دیانات سے ہے اور دیانات میں اخبار وغیرہ کی خبریں محض نامعتبر ہیں بلکہ ثقات و

عدول کی خبروں پر مدار کار ہے اور وہ یہاں معدوم لہٰذا جب تک ثبوت شرعی سے محقق نہ ہو جائے کہ خاص فلاں فلاں پیپے میں خنزیر یا مردار کی چربی ہے اس کی حرمت کا حکم نہیں ہوسکتا۔ پھر ثبوت شرعی سے خاص انہیں پیپوں کی حرمت ہوگی جن میں اس چربی کی ملاوٹ شرعی طور پر معلوم، دوسرے پیپے اصل طہارت کے حکم پر رہیں گے۔ بالجملہ اخبار و کفار کی خبروں سے گھی کی نجاست کا حکم نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر محتاطین بچیں تو بہتر ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۱۴/ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۹

ہندو دھوبی سے مانگ کر روٹی کھانے کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ولی محمد ولد نتھو بخش شیخ، مستان ولد رمضانی منصوری، اکبر شاہ ولد چھوٹے شاہ قوم فقیر، موضع موہن پور ڈاکخانہ و ضلع پیلی بھیت نے ایک ہندو دھوبی جس کے ہاتھ کا پانی بھی ہم لوگ حرام سمجھتے ہیں کی روٹی مانگی، اس نے کہا: تم ہماری روٹی کھالو گے؟ ان تینوں حضرات نے کہا: تم دو گے تو ہم ضرور کھالیں گے، دھوبی نے روٹی دے دی اور ان لوگوں نے کھالی جس کا اقرار ان اشخاص نے تمام اسلامی برادری کے سامنے کیا جن کے کچھ نام یہ ہیں:

اتوار بخش، عبد الصمد، عبد الرزاق،
فقیر بخش، وحید النبی بخش و عظیم بخش وغیرہ۔

سب پنچوں نے کہا: توبہ استغفار کرو، ان لوگوں نے منع کر دیا اور بریلی شریف آ کر اس مسئلہ کو خود اس طرح پیش کیا: جنگل میں ہم لوگوں نے ایک الاؤ میں روٹی سینکنے کے واسطے رکھ دی اسی الاؤ میں

ایک ہندو نے بھی روٹی سینکنے کو رکھ دی، دھوکے سے مستان نے اپنی سمجھ کر ایک روٹی کھالی۔ اس کا جواب جناب مولوی اختر رضا خاں نے فرمادیا: اگر دھوکے سے کھالی تو کوئی الزام نہیں۔ ہم نے فرمان کو بسروچشم منظور کرلیا، اصلی مصلحت آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہے، اس کا جواب شرع شریف کے مطابق فرمایا جائے۔ فقط والسلام

(۲) اگر وہ اس فتویٰ پر عمل نہ کریں تو اُن کے لئے کیا حکم ہے؟ اور بستی والوں کو کیا کرنا چاہئے؟

المستفتی: اتواری بخش

موہن پور، ڈاکخانہ وضلع پیلی بھیت

الجواب:

(۱) اگر یہ امر واقعہ ہے تو ان لوگوں پر روٹی کے سوال اور دروغگوئی کا وبال ہے، یہ اس سوال کا جواب ہے، فیصلہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) انہیں چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۲۰

کہا "تمہارے یہاں کا کھانا یا پینا حرام ہے" تو؟

عالی جناب مولانا صاحب قبلہ! السلام علیکم

میں خیریت سے رہ کر حضور کی عافیت بدرگاہ رب العزت شب وروز نیک مطلوب۔

ضروری تحریر یہ ہے کہ میرے سالے صاحب نے کہا کہ میرے یہاں کا کھانا تم کو حرام ہے تو میں نے بھی اپنی زبان سے کہا، ہاں تہارے یہاں کا کھانا یا پینا حرام ہے اگر میں کھاؤں تو گوہ کھاؤں، اس کے بعد جب میرے سسر صاحب نے سنا تو وہ آئے، کہا کہ میرے ہوتے ہوئے لڑکا کچھ نہیں کر سکتا، میرے بعد وہ مالک ہے، خود ابھی میں موجود و زندہ ہوں، تم چلو اور رہو، کھاؤ، پیو۔ تو میں نے اپنے

دل میں سوچا کہ اس امر کا فتویٰ جناب سے لے کر عمل کروں گا۔تو حضور جناب جیسا ہو، یہ مسئلہ حل کر کے جواب سے مطلع فرمائیے۔عین مسرت وخوشی ہوگی،اس پر عمل کروں گا۔

آپ کا خادم: محمد یوسف

الجواب:

آپ کا یہ جملہ قسم شرعی نہیں ہے لہٰذا کھانے پینے سے کفارہ لازم نہ ہوگا۔البتہ آپ دونوں کو توبہ کرنا چاہئے کہ حلال خدا کو حرام کہنا جائز نہیں۔وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۲۱

اوجھڑی مکروہ تحریمی بٹ حلال ہے!

جناب مفتی صاحب! سلام مسنون

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان اسلام مسائل ذیل میں کہ

اوجھڑی، آنتیں، اور بٹ کھانا کیسا ہے؟ ایک صاحب کا کہنا ہے کہ آنتیں، اوجھڑی نہیں کھا سکتے مگر بٹ آپ لوگ کھا سکتے ہیں کیونکہ بٹ کھانا جائز ہے۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسائل بالا میں کیا فرمایا ہے؟ ایک صاحب نے بتایا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں مکروہ تحریمی وناجائز اِن چیزوں کو فرمایا ہے اور یہ بھی بتایا کہ فتاویٰ رضویہ شریف کا وہ حصہ جس میں یہ مسائل ہیں، اس حصے کو بشکل ایک کتابچہ کے حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب ازہری نے چھپوا کر تقسیم بھی کروایا ہے۔اگر یہ کتابچہ موجود ہوگا تو آپ براہِ مہربانی پوسٹ کے ذریعہ اس کو بھی روانہ کریئے گا اور جو اس کا خرچہ وہدیہ ہوگا وہ میں فوراً بھیج دوں گا۔اور یہ بھی بتایا کہ وہ جلد ابھی غیر مطبوعہ ہے۔ان مسائل سے آپ جلد سے جلد مطلع فرمائیے گا۔

المستفتی: محمد اعظم خاں، حسین خاں رضوی
راجستھان یونیفارم کلوتھنگ کمپنی، کلارڈ، بمبئی

الجواب:

فی الواقع اوجھڑی مکروہ تحریمی ہے، اس کا کھانا گناہ اور بٹ حلال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اوجھڑی کے مسئلہ پر کوئی کتابچہ نہیں چھپوایا ہے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۲۲

ہندو کے یہاں کا پکا ہوا گوشت کھانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

زید پٹھان ہے اور اس کے دولڑکے عمرو اور بکر ہیں، عمرو اور بکر ایک ہندو کے یہاں مزدوری کرتے ہیں۔ ایک دن وہ ہندو ان دونوں لڑکوں کے لئے گوشت پکا کر لایا اور ان دونوں سے کہا کہ وہ کھالیں اور گوشت دے کر چلا گیا تو چھوٹے لڑکے بکر نے اپنے بھائی عمرو سے کہا کہ بھائی اس گوشت کو نہ کھاؤ، یہ خنزیر کا گوشت ہے۔ تو عمرو نے کہا کہ نہیں، یہ بکرے کا ہے، اور گوشت کھالیا اور جو گوشت بچا اپنی ماں کو لے جا کر دیا کہ وہ اس گوشت کو کھالے، ماں نے بھی اسے کھالیا۔ بکر نے اس گوشت کو بالکل نہیں کھایا، بکر کی ماں کو بھی نہیں معلوم تھا کہ یہ گوشت خنزیر کا ہے۔ جن لوگوں نے عمداً یا سہواً گوشت کھایا، ان لوگوں کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

محمد محمود خاں، صوفی ٹولہ، بریلی شریف

الجواب:

ہندو کے یہاں کا پکا ہوا گوشت اگرچہ حلال جانور کا ہو، اگرچہ اسے مسلم نے ذبح کیا ہو مگر نظر مسلم سے آن بھر کو اوجھل ہو گیا ہو، حرام ہے۔ عمداً اسے کھانے والے سخت گناہ گار مستحق نار ہوئے، ان پر توبہ لازم ہے اور جس نے انجانے میں کھالیا، اس پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲/ رجب المرجب ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۲۲۳

حلال جانور کی کھال کھانا حلال ہے یا حرام؟

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت و مفتیان دین وملت اس مسئلہ میں کہ

(۱) بعض لوگ سِری کھال سمیت کھاتے ہیں۔ زید کا کہنا ہے کہ کھال کو اتارے بغیر اس کا کھانا حرام ہے۔ بکر کا قول ہے کہ کھال اتارنا ضروری نہیں، صرف بال دور کر کے اس کا کھانا بلاشبہ جائز ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کس کا قول درست ہے؟ زید کا یا بکر کا؟ حرام بتانے والے کے لئے ازروئے شرع کیا حکم ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب بحوالہ کتب وصفحہ نمبر مع ترجمہ دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

(۲) گرمی کے دنوں میں شدت تپش کے باعث جماعت مسجد کی چھت پر کرانا کیسا ہے؟ جائز یا ناجائز؟ اگر مکروہ ہے تو کون سی؟

(۳) ایک سنی عالم اگر سنی صحیح العقیدہ مسلم لڑکی کا نکاح دیوبندی نجدی عقیدہ والے لڑکے سے کرائے تو اس عالم کے لئے ازروئے شرع کیا حکم ہے؟ بحوالہ کتب وصفحہ نمبر کے ساتھ مدلل جواب عنایت کریں۔

السائل: نذیر احمد شاہدی، اسلامیہ پرائمری اسکول
کانوشاہ پیر کے پاس پوسٹ لاڈنون، ضلع ناگور (راجستھان)

الجواب:

(۱) حرام نہیں ہے، جو حرام بتاتا ہے وہ ثابت کرے کہ شرعاً کھال سمیت کھانا حرام ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ کھال اُتار دیں اور بلا دلیل جس نے حرام بتایا اس پر توبہ فرض ہے۔ بکر کا قول درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ناجائز و مکروہ تحریمی ہے۔

ہندیہ میں ہے: ''الصعود علی سطح کل مسجد مکروہ ولھذا اذا اشتد الحر یکرہ ان یصلوا بالجماعۃ فوقہ الا اذا ضاق المسجد فحینئذ لا یکرہ الصعود علیہ کذا فی

الغرائب ''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) دیوبندی وہابی اپنے عقائد کفریہ کے سبب بے دین ہیں، ان سے کسی کا نکاح اصلاً درست نہیں۔

ہندیہ میں ہے: ''لایجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذلک لایجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذافی المبسوط'' (۲)

جس نے دانستہ یہ نکاح کیا اور جو واقف حال اس میں شریک ہوئے سب سخت گناہ گار مستوجب نار ہوئے ان سب پر توبہ لازم ہے اور اس سنیہ لڑکی پر فرض ہے کہ فوراً اس دیوبندی سے جدا ہو جائے ورنہ زنا میں مبتلا رہے گی اور اس کی صحبت سے اس پر بدعقیدگی کا اندیشہ قوی ہے۔ لہٰذا ایمان اگر عزیز ہے تو فوراً علیٰحدگی اختیار کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳/ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۴

جس دعوت میں دیوبندی وغیرہ بدعقیدے شریک ہوں اس میں شرکت کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

(۱) زید ایک سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہے، اس نے اپنے لڑکے کی شادی عمرو کی لڑکی کے ساتھ طے کی (عمرو بھی سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہے) متعین شدہ دن زید بارات کے ساتھ عمرو کے یہاں بغرض نکاح پہنچا۔ عمرو نے اپنی حیثیت کے مطابق بارات کے لئے انتظامات کیے یعنی باراتیوں کے لئے کھانا وغیرہ پکوایا۔ عمرو ایک سماجی آدمی ہے، اس نے اپنی لڑکی کی شادی میں غیر مسلم حضرات اور دیوبندی وغیرہ کو بھی

(۱) الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، الباب الخامس فی أداب المسجد، ج۵، ص ۳۶۹، دار الفکر، بیروت

(۲) الفتاوی الهندیة، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات بالشرک، ج ۱، ص۳۴۷، دار الفکر، بیروت

موجودہ دور کے اعتبار سے دعوت نامہ دیا۔ اتفاق کہئے کہ اس کی دعوت میں اس کے تمام دوست حاضر ہوئے جس میں غیر مسلمین اور دیوبندی وغیرہ شامل ہیں۔ اب ایسی صورت میں عمرو کا کھانا جو خود سنی ہے، سنیوں کے لئے حرام ہوگیا یا نہیں؟ اس کا کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جن لوگوں نے شادی میں شرکت کی اور یہ جانتے ہوئے کہ اس میں بہت سے غیر افراد شریک ہیں، کھایا، ان کے لئے کیا حکم ہے؟ ہمارے یہاں ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ زید وعمرو دونوں اگرچہ سنی ہیں اور ان کے تمام مراسم سنی طریقہ سے انجام پذیر ہوئے مگر چونکہ دیوبندی آدمی اس تقریب میں شریک ہوگیا اس لئے سب کھانا حرام ہوگیا۔ اب صورت سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے کھایا، انہوں نے کیسا کھایا؟ (جبکہ اس میں علماء بھی شریک ہیں) اگر مولوی صاحب کا کہنا درست ہے تو جن لوگوں نے کسی دیوبندی کو دعوت دی ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اور کیا موجودہ دور میں اگر کہیں ایسی شرکت ہوجائے تو کیا کیا جائے؟ جواب بحوالہ مرحمت فرمائیں!

(۲) زید ایک سنی عالم ہے اور عمرو بھی سنی عالم ہے (دونوں ہی ایک جگہ کے تعلیم یافتہ ہیں) دونوں میں اس بات پر کافی بحث وتکرار ہوتی رہتی ہے کہ اگر لڑکا اور لڑکی والے دونوں سنی صحیح العقیدہ ہیں اور ان کی دعوت میں کوئی دیوبندی شریک ہوگیا تو بقول زید اس میں عام سنیوں کو نہیں شریک ہونا چاہئے، ان کا کھانا وغیرہ حرام ہوجاتا ہے، مگر عمرو کا کہنا ہے کہ اگر دونوں سنی صحیح العقیدہ ہیں، عقیدہ میں کوئی فرق نہیں مگر سماج میں عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ سب کو شادی کا کارڈ دے دیا جاتا ہے، بعض حالات کے تحت، اس لئے اگر ان دونوں کی تقریب شادی میں کوئی دیوبندی شریک ہوگیا تو ان اپنے لوگوں کا بائیکاٹ کیا جائے اگر یہ غیر ہوتے تو ہم کبھی شریک نہ ہوتے مگر چونکہ دونوں سنی العقیدہ ہیں اس لئے ان کے یہاں شرکت میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ زید منع بھی کرتا ہے مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ سنیوں کی ان شادیوں میں خود شریک بھی ہوتا ہے جن میں بعض دیوبندی بھی مدعو ہوتے ہیں۔ صحیح کیا ہے؟ اس کو تفصیل سے تحریر فرمائیں تاکہ یہ بات سمجھ میں آجائے کہ اس بارے میں کیا احکامات ہیں؟ زید وعمرو میں اس بارے میں کافی بحث ومباحثہ ہوا اور جب زید اپنی بات پر اڑا رہا تو عمرو نے کہا کہ بھائی اگر ان سنیوں کے یہاں سو شادی ہو پھر بھی میں شریک ہونگا، ان کا بائیکاٹ میں نہیں کروں گا۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہوگیا کہ اس بارے میں رجوع کریں۔

(۳) دیوبندی، غیر مقلد کا اگر ہوٹل ہو تو اس میں چائے پینا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد حسین رضوی، مجیدی کتب خانہ
ممبرا، برھنی ہوٹل، دھاراوی، تین روڈ، بمبئی

الجواب:

(۱) دیوبندی وغیرہم کو دعوت دے کر بلانا حرام اشد حرام بدکام بدانجام ہے، بلانے والے پر توبہ لازم ہے اور دانستہ ایسی دعوت میں جانا اصلاً جائز نہیں۔ قال تعالیٰ:

''فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ'' (۱)

جو لوگ اس میں دانستہ شریک ہوئے، گنہگار ہوئے، توبہ کریں۔ مگر کھانا حرام نہ ہوا، جس نے کھانے کو حرام بتایا اس نے غلط کہا، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ایسی مجلس میں شرکت کا حکم اوپر معلوم ہوا، اس کے برخلاف عمرو کا اصرار خلاف شرع پر اصرار ہے جس سے اس پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۲۵

خنثیٰ اپنے پیشے سے تائب ہوجائے تو اسکے یہاں کھانا پینا وغیرہ کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

ایک غیر مسلم جس کا نام ہری کرشن تھا مگر تقریباً چھتیس برس ہوا وہ مسلمان ہوگیا لیکن ہجڑا تھا، مسلمان ہونے کی دلیل اور گواہ بھی ہے جس کا اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا، وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اللہ اور اس کے رسول واحکام اسلام پر عمل پیرا ہے اور ساتھ ہی ہجڑے کے پیشہ سے دست بردار ہوگیا مگر اس کے ہجڑے جو شاگرد تھے، گھر آنے پر خاطر مدارات کردیتا ہے، علاوہ اس کے اپنے پرانے شاگردوں

(۱) سورۃ الانعام: ۶۸

کو ناچنے گانے جیسی بُری عادتوں سے روکتا بھی ہے۔ اللہ و رسول اور اسلام کے طور طریقہ اپنانے کی ہدایت بھی کرتا ہے۔ نیز اسلام کے نام ہزاروں روپیہ فی سبیل اللہ دیتا ہے جسے دینی مدرسہ قبرستان وغیرہ وغیرہ میں جبکہ وہ بدمذہب تھا، اس کے باپ کی کافی جائیداد تھی، اپنے حقیقی بھائیوں سے جدا ہوکر اپنا حق لے لیا اور اسی سے اپنے تمام اخراجات پورے کرتا ہے۔ یہ خاندانی ہجڑا نہیں ہے بلکہ باپ کی بنائی ہوئی جائیداد اور اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا حق بانٹ کر اسی روپیہ سے دوسری جائیداد خریدی لہٰذا ایسی صورت میں مسلمان ہر طرح کا پرہیز کرتے ہیں۔ اب یہ شخص اپنے پُرانے پیشہ کو ترک کردیا ہے۔ بحکم شریعت علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ کیا مسلمان اس کے یہاں کسی موقع پر کھانا وغیرہ کھا سکتے ہیں یا دینی کاموں میں اس کا پیسہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟

سائل: علی رضا

الجواب:

صورت مسئولہ میں فی الواقع جبکہ وہ فسق وفجور سے تائب اور خیرات کی طرف راغب، اس سے پرہیز بیجا ہے اس کا مال حلال ہے، اس کے یہاں کھانے میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

مسئلہ-۲۶

پتھر کا چونا کھانا حلال ہے اور سیپ کا چونا کھانا حرام ہے!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

(۱) ضروری اینکہ کچھ روز پہلے ایک مولانا نے مجھ سے پوچھا کہ آپ پان کھاتے ہیں، اگر پتھر کا چونا ہے توحرام ہے اور سیپ کا چونا ہے تو مکروہ ہے، میں نے سوال کیا کہ یہ کون سی حدیث میں ہے؟ اس نے بتلایا کہ شرح وقایہ کی حدیث میں ہے، اب وہ مولانا یہاں نہیں ہیں، میں نے اس کا ذکر کیا دو آدمی کے نزدیک کہ فلاں مولانا ایسا کہہ رہے تھے، صبح ہوتے ہی بات سارے گاؤں میں پھیل گئی کہ مولانا چونا کو حرام کہتے ہیں،

اب میں بہت پریشان ہوں، میں نے اس روز سے پان کھانا چھوڑ دیا ہے، مجھے شبہہ ہوگیا حالانکہ بہت مولانا کو دیکھتا ہوں کہ پان کھاتے ہیں اور ایک بات یہ بھی ہے کہ میں نے آج تک ایک فرد کو بھی نہیں کہا ہے کہ میاں پان مت کھاؤ، چونا پتھر کا حرام ہے، میں خود چھوڑ دیا ہوں لوگ مجھ سے دلیل مانگتے رہتے ہیں اس وجہ سے آپ کے پاس عرض ہے کہ پتھر کا چونا اگر حرام ہے تو خدا کے واسطے مدلل جواب دیں، اگر حلال ہے تو دلیل کے ساتھ جواب دیں اور میرا کہنا کہاں تک گناہ ہے؟ اس کا کیا کفارہ ہے؟ یا کوئی اور سزا ہے؟ یہ بھی جواب دیں اس لئے کہ لوگ صرف اتنی سی بات پر مجھ سے بدظن ہیں۔

(۲) بکری یا خصی ذبح کرتے وقت کیا شرط ہے؟ تشریح کر کے جواب دیں۔ ذبح کرنے کا جہاں حق ہے اس جگہ چھری نہیں چلائی جائے اور ٹھڈی پر چھری پھیری جائے، دو انگل نیچے تو کیا یہ ذبح حلال ہے یا حرام؟ خدا کے واسطے جواب مدلل دیں اور مجھے پریشانی سے بچائیں۔

(۳) تاش کھیلنا کیا ہے؟ ثواب ہے یا عذاب؟ جواب دیں۔

(۴) مسلمان ہاتھ ملاتے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ کہیں پر داہنا ہاتھ داہنے ہاتھ پر رکھتے ہیں اور بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھ دیتے ہیں، کہیں دیکھتا ہوں کہ داہنے ہاتھ سے داہنا اور بایاں ملاتے ہیں تو کیا یہ دونوں درست ہے یا کچھ فرق ہے؟ یا افضل کون ہے؟ خدا کے واسطے مدلل جواب دیں۔

(۵) سود کھانا حرام ہے سب جانتے ہیں لیکن ایک سود خور ہم سے پڑھتا ہے بے دینی تعلیم حاصل کرتا ہے اور اس کے عوض کھانا کھلانا چاہتا ہے، کیا میرا کھانا حلال ہوگا یا حرام؟ مدلل جواب دے کر مجھے پریشانی سے بچائیں۔

(۶) ایک قصاب نے مجھے دعوت دی میلاد شریف کی اور کھانے کی۔ میں نے میلاد پڑھ دیا لیکن مجھے معلوم ہے کہ گوشت کھلائے گا اور ذبح پر شبہہ ہے، میں نے دعوت نہیں لی تو کیا یہ گناہ ہے یا نہیں؟ جواب دیں۔

(۷) کافر شرابی ہے اور وضو کا پانی لاتا تھا اور بالٹی میں انگلی ڈوبا دیتا تھا، تو کیا اس پانی سے وضو جائز ہے یا ناجائز؟ خدا کے واسطے جواب دیں، یہ سوال کیا ہے میں نے، سب پریشان کن باتیں میرے سامنے ہیں۔ اس لئے میں آپ سے آرزو کے ساتھ جواب کا طلبگار ہوں۔ فقط

آرزومند: العبد محمد عبدالعزیز غفرلہٗ

الجواب:

(۱) پتھر کا چونا کھانا حلال ہے اور سیپ کا چونا کھانا حرام ہے۔ مولوی مذکور نے پتھر کے چونے کو جو حرام بتایا، اس کا قول صحیح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ذبح کی صحت کے لئے یہ شرط ہے کہ بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر گلے کی چار رگوں کو یا تین رگوں کو مکمل طور پر کاٹ دے، گلے کی چار رگیں یہ ہیں: (۱) حلقوم، جس سے سانس آتی ہے۔ (۲) مری، جس سے کھانا پانی اترتا ہے۔ (۳، ۴) ودجین، یہ دو رگیں اُن دو رگوں کے اغل بغل ہوتی ہیں۔ اگر تین سے کم رگیں کاٹیں یا کل رگیں کاٹیں مگر آدھی آدھی تو ذبح صحیح نہ ہوگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ ٹھڈی پر چھری پھیرنے سے ذبح نہ ہوا جبکہ مذکورہ رگیں نہ کٹیں اور اگر چھری ان رگوں تک پھر کے انہیں کاٹ گئی تو جانور حلال ہے اگرچہ ایسا کرنا خلاف سنت ہے اور اذیت ناک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) تاش کھیلنا گناہ کا کام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) مصافحہ دونوں ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اور دونوں طریقے جائز ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اگر وہ شخص مسلمان سے قرض پر زیادتی لیتا دیتا ہے تو یہ بلا شبہہ سود ہے اور اس کا کھانا حرام ہے جبکہ یہ خوب معلوم ہو کہ وہ اس سود کے پیسے کو دکھا کر اشیائے خوردنی خریدتا ہے کہ یہ صورت عقد ونقد جمع ہونے کی ہے اور اس صورت میں مال حرام سے جو شے خریدی جائے، وہ بھی حرام ہو جاتی ہے مگر یہ صورت رائج ہے کہ اکثر قرض پر خریدتے ہیں، یا بلا یقین کہے، خریدتے ہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں کھانا حرام نہ ہوگا اور اگر وہ شخص ایسا معاملہ کسی حربی کافر سے کرتا ہے تو حربی سے جو زیادتی ملے وہ سود نہیں ہے، اسے سود سمجھنا حرام ہے بلکہ وہ خالص مباح ہے کہ حربی اور مسلمان کے درمیان سود نہیں اس لئے کہ شرعاً حربی کا مال معصوم نہیں اور سود کے لئے دونوں طرف مال معصوم ہونا شرط ہے۔

ردالمحتار میں ہے: ”ومن شرائط الربا عصمۃ البدلین“ (۱)

ہدایہ میں ہے:

”لا ربا بین المسلم والحربی فی دار الحرب لان مالھم مباح فبای طریق اخذہ

---

(۱) ردالمحتار، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۷، ص ۳۹۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

المسلم اخذ مالا مباحا اذا لم یکن فیہ غدر "(۱)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) شبہہ اگر گوشت میں ایسا تھا جس کا شرعاً اعتبار ہے تو دعوت قبول نہ کرنے میں حرج نہیں ورنہ محض شبہہ غیر معتبرہ کی بنا پر ایک مسلمان کی دعوت قبول نہ کرنا بُرا اور خلاف سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) اگر اس کی انگلی میں کسی نجاست کا ہونا معلوم ہے تو وہ پانی نجس ہے، اس سے وضو و طہارت کچھ نہیں ہوسکتا، ورنہ وہ پانی مستعمل ہو گیا اور لائق وضو نہیں رہا، اگرچہ طہارت ہوسکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴ رجب المرجب ۱۳۹۶ھ/ ۱۳ جولائی ۱۹۷۶ء

□□□

(۱) الھدایۃ، کتاب البیوع، باب الربوا، ج ۲، ص ۷۰، مجلس برکات

وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِهِنَّ۔

اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔(۱)

باب الظروف والحلیۃ والزینۃ

(۱) النور:۳۱/کنزالایمان

باب الظروف والحلیۃ والزینۃ

مسئلہ-۱

مردوں کو ہاتھ پیروں میں مہندی لگانا حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) مہندی لگانا مردوں کو حرام ہے۔ زید حافظ ہے اور اس کی شادی کچھ ہی دنوں میں ہونے والی ہے۔ زید اپنی شادی میں مہندی لگا سکتا ہے یا نہیں؟ لہٰذا برائے کرم شرعی مسئلہ کے مطابق جواب مرحمت فرمائیں۔

(۲) قوالی سننا حرام ہے اور قوالی جائز کس طرح ہے؟ زید حافظ ہے اور زید کے ملنے والے زید کی شادی میں قوالی کا پروگرام کررہے ہیں۔ لہٰذا برائے کرم اس مسئلہ کو آپ شرع کے مطابق جواب مرحمت فرمائیں۔

(۳) داڑھی کتروانا یا داڑھی منڈانا سخت حرام ہے۔ زید حافظ ہے اور اس کی رسولی داڑھی نکل رہی ہے پر خوب بھری ہوئی نہیں نکل رہی ہے۔ زید کہتا ہے کہ اگر اس کا خط بنوالیا جائے تو شریعت کی رو سے کیا حکم ہے؟ جواب مرحمت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔ فقط والسلام

المستفتی: منتظر کمال (ایم ایم کے منظری)
مکتب جامع مسجد، قصبہ پورنپور، ضلع پیلی بھیت

الجواب:

(۱،۲،۳) مردوں کو ہاتھ پیروں میں مہندی لگانا حرام ہے اور داڑھی حد شرع سے کم کرانا منڈانا بھی حرام ہے اور حد شرع بقدر یکمشت کے ہے۔ اس پر لازم ہے کہ داڑھی چھوڑ دے پھر جب حد شرع سے زائد

ہوجائے تو اس کو ترشوا سکتا ہے اور مروجہ قوالی کہ مزامیر کے ساتھ ہوتی ہے، حرام ہے شرعاً اس کی اجازت نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷/شوال المکرم ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲

کریم پاؤڈر اور ہونٹوں کی سرخی اور پیروں میں ناخونی وغیرہ کا استعمال!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ

(۱) ساڑی پہننا جائز یا ناجائز؟ اور ساڑی پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ آیا کہ ساڑی باندھ کر نماز ہوئی یا نہیں؟

(۲) موجودہ دور میں عورتیں کریم پاؤڈر اور ہونٹوں کی سرخی اور پیروں میں ناخونی وغیرہ لگاتی ہیں اور نماز پڑھتی ہیں، ان کا لگانا اور نماز پڑھنا کیسا ہے؟ ان میں کون کون سی چیز ناجائز ہے؟ اور کیوں ناجائز ہے؟ جدا جدا جواب مرحمت فرمائیں۔

(۳) چین والی گھڑی باندھنا کیسا ہے؟ باندھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اگر چین والی گھڑی باندھ کر کوئی شخص نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۴) ربڑ کی چوڑی پہننا کیسا ہے؟

المستفتی: محمد الیاس

محلہ اونچا فرید پور، ضلع بریلی شریف

الجواب:

(۱) جہاں ساڑی خاص مشرکوں کا لباس ہو وہاں ساڑی پہننا جائز نہ ہوگا۔

حدیث میں ہے:

"من تشبہ بقوم فھو منھم" (۱)

جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

اس جگہ اسے پہن کر نماز بھی مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔ درمختار میں ہے:

"کل صلوٰۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا" (۲)

اور جہاں یہ لباس عام ہو وہاں اسے پہننے میں حرج نہیں، نماز بھی بے کراہت ہوجائیگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اشیائے مذکورہ میں اگر اسپریٹ وغیرہ کسی نجس چیز کی آمزش نہ ہو تو انہیں استعمال کرنا جائز ہے، نماز کی درستگی اس پر موقوف ہے کہ وضو کے وقت جلد پر جمے ہوں تو جرم کو چھڑا دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ناجائز ہے اور اس کو باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے اور ایسے کی اقتدا گناہ اور نماز پھیرنا واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۹/جون ۱۹۷۶ء

مسئلہ-۳

ساڑی، بندیا اور سندور کا مسئلہ!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) آج کل مسلمان کی عورتیں عام طور سے ساڑیاں پہنتی ہیں، کیا شریعت کے حکم کے مطابق مسلمان عورتوں کو ساڑیاں پہننا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) دوسری بہت جگہوں میں بالخصوص صوبہ بہار میں مسلمانوں کی عورتیں پیشانی پر بندیاں جسے ٹیکہ

---

(۱) سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب لبس الشھرۃ، ص ۵۵۹، اصح المطابع

(۲) الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، ج ۲، ص ۱۴۸، ۱۴۷، داالکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) ہمراہ جنازہ کے کئی لوگ جاتے ہیں، اس سے یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ وہ میت کو کاندھا دیں اور اگر کسی نے نہ کاندھا دیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۴) نماز میں قعدہ میں جبکہ التحیات پڑھتے ہیں اور تشہد کی جگہ انگلی اُٹھاتے ہیں وہ انگلی اُٹھانے سے کیا مراد ہے؟ کلمہ کی شہادت تو زبان سے کافی ہوجاتی ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ہے؟ دوسرے جبکہ تشہد کی جگہ پہنچتے ہیں تو انگلیوں کا حلقہ بندھ جاتا ہے پھر تشہد کے بعد سلام پھیرنے تک انگلیوں کا حلقہ بندھا رہے گا یا تشہد کے بعد ہی انگلیاں سیدھی کرلی جائیں گے؟ جواب عنایت فرمائیں، عین کرم ہوگا۔ فقط والسلام

محمد جمیل احمد، مسجد اندری

سمیر پور ضلع پالی (راجستھان)

الجواب:

(۱،۲) ساڑی جہاں عام رواج ہے وہاں مسلمان عورتوں کو ممانعت نہیں، سندور اور بندیا طریقہ مشرکین ہے، اس سے احراز چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ضروری نہیں، بہتر وموجب اجر ومغفرت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) انگلی سے اشارہ کا حکم حدیث شریف میں ہے۔ حکمت یہ ہے کہ قلب وزبان وجوارح نفی شریک و اثبات وحدانیت پر جمع ہوجائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴

چین بلاشبہ زیور کی ایک شکل ہے جسکی شرعا اجازت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام ذیل کے مسئلہ میں کہ

ایک عالم دین جو حکم شرع جانتا ہو اور پھر کہے کہ چین والی گھڑی اور دھات والا پٹہ، انگوٹھی

دھات والی وغیرہ پہننے میں کوئی حرج نہیں تو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہوگی کہ نہیں؟ قبلہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوے سے واضح ہو چکا اور جانتا ہو پھر بھی کہے کہ اس میں حرج نہیں تو ایسے امام کے لئے شریعت کا کیا حکم؟ اور ان کی تقریر سننی اور کرانی کیسی ہے؟ بینوا تو جروا

المستفتی: سید محبوب شاہ قادری، کیوانہ تعلقہ انجار وایہ آدی پور کچھ

الجواب:

ساڑھے چار ماشہ سے کم چاندی کی ایک نگ کی انگوٹھی مرد کو جائز ہے اور سونے کی مرد کو حرام ہے اور سونے چاندی کے علاوہ کسی دھات کی انگوٹھی مرد و عورت دونوں کو حرام ہے، اس میں کسی عالم کا اختلاف نہیں۔ چین کے باب میں کچھ بعض کا خلاف ضرور مسموع ہوا ہے مگر ہمارے نزدیک معتمد چین کی حرمت ہے کہ چین بلاشبہ زیور کی ایک شکل ہے اور زیور عورتوں کے ساتھ خاص ہے اور چین پہننا عورتوں سے مشابہت ہے اور عورتوں سے مشابہت مردوں کو حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

''لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء''(۱)

مردوں میں جو عورتوں سے تشبہ کریں ان پر اللہ کی لعنت ہے۔

تو بلا ضرورت چین کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ امام مذکور مسئلہ چین میں معذور ہے اور انگوٹھی کے مسئلہ میں بوجہ عدم اختلاف ملزم ہے، توبہ کرے ورنہ لائق امامت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۱/ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۵

جو پازیب عام طور پر چلنے پھرنے میں دکھے اس کا پہننا کیسا؟

محترم المقام حضرت قاضی صاحب قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

---

(۱) مشکوۃ المصابیح، باب الترجل، الفصل الاول، ص ۳۸۰، مجلس برکات، مبارکپور

ہمارے مدرسہ کے ایک طالب علم مہتاب الدین نے آپ کے وہاں سے چند سوالات پر فتویٰ منگایا ہے جو (۱۰۰۱۹) اور جواب (۵۶ / ۳۳) پر درج ہے۔ اسی کا سوال نمبر ۹/اس طرح ہے: ایسا پازیب جو چلنے پھرنے میں عام مردوں کو دکھائی دے اگرچہ اس میں آواز نہ ہوتو ایسا پازیب عورتوں کو جائز ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مرقوم ہے: جائز ہے اور جس میں آواز ہو اس کا استعمال کرنا روا نہیں ہے۔

دسواں سوال بجنے والے زیور سے متعلق ہے اس میں کوئی کلام نہیں، البتہ سوال ۹/کا جواب قابل غور ہے کیونکہ قرآن پاک سورۂ نور میں ہے: ''ولا یبدین زینتھن'' یہ آواز اور غیر آواز دونوں کو شامل ہے۔ بظاہر فتویٰ اس آیت کے حکم کے خلاف ہے، اس سلسلے میں تحقیقی جواب سے نوازیں۔

المستفتی: محمد عبدالمبین نعمانی قادری
دارالعلوم قادریہ، چریا کوٹ، اعظم گڑھ

الجواب:

جواب صحیح ہے اور آیت کریمہ میں خود استثناء موجود ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

''وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا''(۱)

جس سے صاف آشکارا ہے کہ مواضع زینت ظاہرہ یعنی وجہ اور یدین مستثنیٰ ہیں اور ان کا ظاہر کرنا مباح ہے البتہ مواضع فتنہ میں احتیاط چاہئے جیسا کہ اظہار وجہ سے بہ سبب فتنہ اجنبیہ کو حکم احتراز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲/صفر المظفر ۱۴۰۹ھ

صح الجواب!

اسی آیت کریمہ میں ہے: ''وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ'' [سورۃ النور: ۳۱] وقد قال علیہ السلام: ''ان اللہ لا یستجیب دعاء قوم یلبسون الخلخال نساءھم وھو ابلغ عن النھی عن اظہار الزینۃ وادل

---

(۱) سورۃ النور: ۳۱

علی المنع من رفع الصوت کذا فی التفسیر الاحمدی'' (التفسیر الاحمدی، تحت سورۃ النور، ص ۳۷۵، مکتبہ رحیمیہ)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶

ہونٹ لالی لگانا جائز یا ناجائز؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید کا کہنا یہ ہے کہ جو عورت لالی استعمال کرتی ہے اس کے ہاتھ کا کھانا پکایا ہوا کھانا منع ہے۔ اس کے متعلق شرع مطہر کے حکم سے آگاہی بخشیں۔

(۲) درود شریف کے متعلق لکھا ہے کہ بہتر درود شریف وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے تو کیا صرف اللھم صل علیٰ محمد ہی پڑھنے سے بات ٹھیک ہو جاوے گی یا اللھم بارک علی محمد بھی ملا کر پڑھا جاوے؟ بینوا توجروا

المستفتی: قمرالدین احمد، دھرپور، ڈاکخانہ خاص، ضلع بریلی

الجواب:

(۱) لالی میں اگر کسی نجاست کا ہونا یقینی طور پر معلوم نہ ہو تو اسے لگانے میں حرج نہیں ہے اور کھانا اس کے ہاتھ کا پکایا ہوا بہرحال جائز ہے۔ زید غلط کہتا ہے، غلط مسئلہ بتانے والا سخت گناہ گار ہے۔ حدیث میں ہے:

''من افتی بغیر علم لعنتہ ملائکۃ السماء والارض'' (۱)

جو بے علم فتویٰ دے، اس پر آسمان وزمین کے فرشتے لعنت کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) دونوں طرح اختیار ہے بہتر یہ ہے کہ دونوں پڑھے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱/ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

(۱) کنز العمال، الباب الثانی فی آفات العلم، حدیث نمبر ۲۹۰۱۴، ج ۱۰، ص ۸۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت

مسئلہ-۷

چین کی گھڑی پہننا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید کا قول ہے کہ چین کی گھڑی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نیز یہ بھی کہتا ہے کہ چین کی گھڑی برابر لگانا مکروہ تحریمی ہے۔ اس کا مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) زید کا قول ہے کہ فاؤنٹین پین جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے اس لئے کہ اس میں شراب کی آمیزش ہوتی ہے۔ اس مسئلہ میں علماء کا کیا قول ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

(۳) زید کی شادی ہونے والی ہے اور زید ایک عالم بھی ہے اور اس کے باپ اور بھائی جاہل ہیں۔ زید کا کہنا ہے کہ شادی میں کسی چیز کی مانگ نہیں کروں گا اور نہ باجا وغیرہ بارات میں لے جاؤں گا، تو ان کے والدین کا کہنا ہے کہ ہم لوگ سامان بھی لیں گے اور باجا وغیرہ بھی کریں گے۔ اس میں زید کو اختیار ہے، سامان لے یا نہ لے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: فیض الحسن القادری رضوی
مدرسہ چشمۂ رحمت، غازی پور (یوپی)

الجواب:

(۱) زید درست کہتا ہے۔

جوہرہ میں ہے: ''التختم بالحدید، والصفر، والنحاس، والرصاص، مکروہ للرجال والنساء'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ امر شرعاً محقق نہیں اور اصل اشیاء میں طہارت ہے اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا لہٰذا اس روشنائی کی نجاست کا حکم اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک شرعی طور پر ثابت نہ ہو کہ اس میں شراب خواہ کوئی اور نجس کی آمیزش ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) باجے حرام ہیں لہٰذا انہیں قبول نہ کرے اور سامان جہیز جو عورت کو دیا جاتا ہے اس میں ممانعت

---

(۱) الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الحظر والاباحۃ، مطلب فی التحلی بالذھب والفضۃ، جلد ۲، ص ۲۱۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت

بے جا ہے اور جو بخوشی لڑکی والے زید کو دیں اسے رد نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴؍صفر المظفر ۱۴۰۴ھ/مغلسرائے اسٹیشن

مسئلہ-۸

سونے کا چاند بنا کر کرتے میں لگانا جائز یا ناجائز؟

حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) بکر قریب سوا تولہ سونے کا چاند بنا کر اپنے کرتے میں لگاتا ہے۔ کیا اس طرح سوا تولہ سونے کا چاند لگانا مرد کے واسطے جائز ہے؟

(۲) بکر سے اس ناچیز نے پوچھا کہ آپ سونے کا اتنا بڑا چاند لگاتے ہیں، اس بارے میں کوئی مسئلہ جانتے ہیں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ میرے سامنے مسئلہ وسئلہ کی بات مت کرنا۔ کیا ان کا ایسا کہنا جائز ہے؟ برائے کرم اس کا جواب دینے کی تکلیف گوارہ فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی!

المستفتی: عبدالغفار

محلہ لاٹھیا، پوسٹ عمر کوٹ، ضلع کوراپٹ (اڑیسہ)

الجواب:

(۱) جائز ہے جبکہ ۴؍انگل سے زائد نہ ہو کہ تابع جامہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس کا یہ کہنا شریعت مطہرہ پر اس کی سخت جسارت کی دلیل ہے اور احکام شرع کی پرواہ نہ ہونے کا ثبوت ہے، اس پر توبہ لازم ہے ورنہ ہر واقف حال اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷؍ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۹

مردوں کے لئے انگوٹھی اور چین کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہمارے مرکز مدرسہ رعنائے رضا منظر اسلام سے جو شرع کے مطابق انگشتری تیار کر کے لوگوں کو بطور تحفہ پیش کیا جاتا ہے، اس کے لئے تہہ دل سے ذرہ نوازی کا شکریہ لیکن حضور والا جب کہ سنا جاتا ہے کہ مرد کے لئے زینت کا ہونا ناجائز قرار دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس انگشتری کے اوپر جو نگینہ چڑھوا لیتے ہیں وہ زینت ہے کہ نہیں؟ اور اس نگینے کے بارے میں مفصل حالات سے آگاہ کریں۔ عین نوازش ہوگی اور چین دار گھڑی پہن کر نماز پڑھنا درست ہے کہ نہیں اور کچھ حضرات ہاتھ میں پہن کر نماز پڑھنے کے بجائے کرتے کی جیب میں یا پینٹ کی جیب میں رکھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ نہیں؟ اور اوجھڑی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ مفصل حالات سے آگاہ کریں اور مسجد کے اندر مٹی کا تیل جلانا کیسا ہے؟ مفصل حالات سے آگاہ کریں۔ عین کرم ہوگا۔ نیز خوشی یا غمی کے موقع پر اگر کوئی سائل آیا اور اس نے سوال کیا کھانے کے لئے اور پھر معلوم کیا گیا کہ سائل ذات کا کافر ہے تو ایسے سائل کو کھانا دینا جائز ہے یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام

المستفتی: محمد حسین جوڑا (راجستھان)

الجواب:

انگشتری ساڑھے چار ماشہ سے کم چاندی کی ایک نگینہ والی مرد کو شرعاً مباح ہے اور بہتر یہ ہے کہ نگینہ ہتھیلی کے پیٹ کی طرف ہو اور زینت مرد کو شرعاً حرام ہے اور مرد کو زنانہ وضع حرام ہے اور چین پہننا حرام ہے اور جو اسے پہننے کا عادی ہے اس کی نماز مکروہ تحریمی ہے، اوجھڑی مکروہ تحریمی ہے اور مٹی کا تیل اس کی بدبو زائل کیے بغیر مسجد میں جلانا ناجائز ہے اور کافر سائل کو دینا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۴/ رجمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

□□□

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔ نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔(۱)

باب المحبۃ والموالات

(۱) الرحمٰن:۶۰/کنزالایمان

باب المحبۃ والموالات

مسئلہ-۱

بے وجہ جھگڑا فساد، قطع تعلق، بغض وحسد فسق ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید کسی بستی کا امام ہے لیکن مسلمانوں کو آپس میں لڑاتا رہتا ہے۔

(۲) جھوٹی باتوں میں قرآن شریف اُٹھانے پر تیار ہوجاتا ہے۔

(۳) مسلمانوں سے بغض وکینہ رکھتا ہے۔

(۴) بلاوجہ شرعی اپنے رشتہ داروں کو کاٹ دیتا ہے۔

(۵) اس گاؤں میں دو جماعت کردیا ہے اور امام صاحب دوسری جماعت کا جنازہ نہیں پڑھاتے ہیں اور لوگوں کو نماز جنازہ سے روکتا ہے۔

(۶) مسلمانوں کا شیرینی نہیں کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں دوسری پارٹی کا شیرینی نہیں کھاتا ہوں جس کی وجہ سے ایک پارٹی دوسری پارٹی کو بُرا بھلا کہتی ہے۔ حالانکہ دونوں جماعت اور امام صاحب اہلسنت والجماعت کے ماننے والے ہیں۔ لہٰذا اس شخص کی اقتداء کرنا کیسا ہے؟ اور اس آدمی کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: محمد لیاقت حسین نیپالی
مدرسہ خیریہ نظامیہ سہسرام، ضلع روہتاس (بہار)

مؤرخہ ۸/ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ

الجواب:

زید کے فی الواقع اگر یہ افعال بد ہیں جو سوال میں مذکور ہوئے اور اس نے اہلسنت و جماعت ہی کو بے وجہ شرعی منقسم کیا ہے اور اپنے سنی رشتہ داروں ہی کو بلا وجہ شرعی چھوڑا ہے تو سخت فاسق گناہ گار مستحق نار نالائق امامت ہے اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ ہے جب تک ان تمام امور مندرجہ سے توبہ صحیحہ نہ کرے، امام نہ کیا جائے اور اگر اس نے دوسری پارٹی کا مقاطعہ بر بناء بدمذہبی یا خلاف شرع امور کے ارتکاب کی وجہ سے کیا ہے تو وہ ملزم نہیں، مگر جھوٹی باتوں پر قرآن اُٹھانے کو تیار ہونا گناہ کبیرہ ہے اس سے بہرحال توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۲

رشوت کھانے والا مستحق ترک تعلق ہے!

کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے اہلسنت و جماعت مسئلہ ذیل میں کہ

ایک گروہ پارٹی کے مسلمانوں نے ایک دوسرے مسلمان کی دختر بالغہ کو اغوا کر کے اپنے گھر پر پہنچایا ہے اور بطور شرع شریف عقدۃ النکاح پڑھا گیا۔ اس وقت نکاح میں مسماۃ اغوا شدہ کا باپ وغیرہ شامل نکاح تھا۔ اس نکاح میں مسماۃ اغوا کے باپ اپنی لڑکی کے عوض میں ایک دختر نابالغ لی اور ایک دختر عزت کے عوض میں برادری سے لی ہے، یہ دونوں دختران نابالغ تھیں۔ سننے میں آیا ہے، شیر خوار تھیں۔ اب نکاح کے بعد باپ نے اپنی مسماۃ اغوا شدہ لڑکی کو اپنے گھر لایا۔ اب مسماۃ اغوا شدہ اپنے باپ کے گھر پر عرصہ چھ ماہ سے رہتی ہے اسی دوران میں مسماۃ کے باپ کو مسماۃ کے خاوند والوں کے ساتھ کچھ ناچاکی عرف (جھگڑا) بڑھتا ہے۔ اب مسماۃ اغوا کے باپ نے جعلی طلاقنامہ بنا کر جس میں لکھا تھا مدت بھی پالی ہے (عرف نکاح کر سکتی ہے) یہ طلاقنامہ مسماۃ اغوا کے حقیقی باپ اور بھائی بڑے نے بنایا تھا اس کے بعد حقیقی بھائی نے اپنی ہمشیرہ مسماۃ اغوا شدہ لڑکی لے کر کسی اور بستی کے مسلمان کے ساتھ نکاح کرایا۔ اس

طرح پر کہ اس مسلمان اور اپنی ہمشیرہ کو لے کر کچہری ڈپٹی کمشنر صاحب چمہ میں حلفی بیان کرا کے پھر انجمن اسلامیہ چمہ میں بعینہٖ حلفی بیان مذکورہ بالا اور جعلی طلاق کے مطابق ضلع چمہ میں نکاح پڑھایا گیا اب اس نکاح ثانی کے خاوند کے پاس مسماۃ مذکورہ بالا دو برس کے لگ بھگ آباد رہتی ہے بلکہ اس خاوند کے نسل سے ایک لڑکی بھی ولد الزنا پیدا ہوئی۔ اب عرصہ مذکورہ بالا کے بعد عوام الناس مسلمانوں کو جب معلوم ہوا تو زانی پارٹی کو اسلامی میل جول جنازہ وغیرہ سے بائیکاٹ کر دیا گیا (نوٹ) اس مسلمان کو اس مسماۃ کے باپ نے لگ بھگ پانچ ہزار روپیہ اور مزید جنس وغیرہ کھا کر بابت زنا کاری کے لئے اس مسماۃ کو پیش کیا تھا جب بائیکاٹ کا اعلان اور جعلی طلاق کا اعلان کر کے اس غریب مسلمان کے گروہ کو بائیکاٹ کا اعلان کیا گیا تو مسماۃ کو برادری کے مسلمان نے واپس کر دیا ہے۔ اب اس بستی کے مولوی حاجی صاحبان اور مولوی صاحبان نے مسماۃ بالا کے باپ اور بھائیوں کو رشوت کھا کر علانیہ چند آدمیوں کو روٹی کھلا دینے سے اسلام کے دائرہ کے اندر ملا دیا ہے حالانکہ اس مسماۃ کے باپ اور پوت اس وقت بھی ایسے کاموں میں مشغول ہیں کہ اگر یہ باپ اور پوت کہیں اسلام کی حکومت میں ہوتے تو لائق رجم ہیں۔ دوسری طرف بے قصور غریب مسلمان کو اسلام سے بائیکاٹ کرتے ہیں اور اس بستی کے حاجی لوگ اور مولوی لوگ ایک ٹین عرف کنستر گھی، سمن، روغن زرد جس کے تحت بروقت اس پہاڑ میں سات سو روپیہ نقدی اور ایک بھینس جاموس مانگتے ہیں جس کی قیمت بروقت مبلغ چار ہزار روپیہ ہے۔ یہ رقم دے دو تب ہم تم کو اسلام کے دائرہ میں لائیں گے۔ ایک طرف سے اس غریب مسلمان کو لوٹ کر کھایا اور عورت بھی واپس کر دی (بسبب جعلی طلاق) اب غریب کہاں اتنی رقم کثیر دے کر اسلام کے اندر داخل ہوگا۔ یہ غریب رات اور دن توبہ کرتا پھرتا ہے مگر ایک نام کا حاجی اور ایک نام کا مولانا اس غریب کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔ اس غریب کے گھر پر ایک بچی کا جنازہ ہوا، ایک مسافر راہگیر نے جنازہ پڑھا مگر اس بستی کے مسلمانوں نے ساتھ نہیں دیا۔ بالکل اس غریب مسلمان کو بائیکاٹ کر کے رکھا ہے اگر کوئی دیگر ملک کے مسلمان مولانا نے کہہ دیا کہ یہ اسلام کے اندر آنے کے بعد توبہ کے لائق ہے مگر وہ نہیں مانتے ہیں، وہ کہتے ہیں اتنی رقم کثیر ہم کو دے دو تب ہم تم کو بعد توبہ کے اسلام کے اندر عرف دائرہ میں لائیں گے۔ اب علمائے دین ومتین سے گزارش ہے براہ کرم اس بھولے بھالے بھٹکے غریب مسلمان کو اسلام کے دائرے میں لانے کا راستہ مطابق قرآن وحدیث مطہرہ افتاء شریف صادر

فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ عین اسلام پروری ہوگی۔

المستفتی: جمل ولد نور سین جوری والا کیراف سرپنچ درگا رام ولد گوساؤں
ساکن چرڑھ علاقہ لوہ ٹکری، تحصیل تیسہ چوراہ، ضلع چمبہ ہماچل پردیش

الجواب:

اگر یہ واقعہ ہے جو درج سوال ہوا تو وہ لوگ سخت ظالم جفا کار رشوت خور زنا کے دلال حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہیں، وہ اکثر بے وجہ شرعی مسلمان کا بائیکاٹ کرتے ہیں تو شرعاً خود سخت بائیکاٹ کے مستحق ہیں ہر واقف حال مسلم پر فرض ہے کہ انہیں چھوڑ دے تاکہ مجبور ہو کر توبہ کریں اور ان لوگوں پر فرض ہے کہ جس کا مال رشوت میں لیا، واپس دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۵/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۳

اہل ہنود کے یہاں کھانا کھانا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ ذیل میں کہ

اہل ہنود کے یہاں کھانا کھانا کیسا ہے جب کہ وہ سود بھی لیتے ہیں اور ناپاک بھی رہتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ فقط والسلام

مصروف علی (بقلم خود)، محمد گنج، ضلع بریلی (یوپی)

الجواب:

بلاضرورت شرعیہ کفار سے ملنا ہی جائز نہیں، ان کے یہاں کھانا تو درکنار اور یہی حکم فساق اور فجار کا ہے۔ قال تعالیٰ:

''فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ'' (۱)

یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔

(۱) سورۃ الانعام:۶۸

تفسیر احمدیہ میں ہے:

"الظّٰلمین یعم الکافر و الفاسق و المبتدع و القعود مع کلھم ممتنع" (۱)

یہ حکم کافر و فاسق و بدعتی سب کو عام ہے اور ان سب کے ساتھ بیٹھنا منع ہے۔

ہاں ضرورت شرعیہ مثلاً دفع شر یا اپنے جائز حق کو زندہ کرنے کے لئے جبکہ وہ اسی طرح زندہ ہوگا تو کافر کے یہاں کھانا جائز ہے۔

الضرورات تبیح المحظورات کذافی الاشباہ۔ (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴

ناحق قتل کرنے والے کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

ایک خاندان میں آپسی اختلاف کی وجہ سے دو فریق ہو گئے، معاملہ اس حد تک پہنچا کہ فریق اول کے بڑے لڑکے اور اس کے دوست کو گھات لگا کر ساتھ ہی قتل کر دیا، پولیس نے فریق ثانی کے ۹/افراد کو ماخوذ کیا اور سول کورٹ سے سبھی ملزمان کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ بعد میں ملزمان نے ہائی کورٹ میں اپیل ضمانت دائر کر کے ضمانت پر رہائی حاصل کی۔ اب مقدمہ ہائی کورٹ میں پہنچ گیا ہے، ملزمان آج بھی فسق و فجور میں مبتلا ہیں۔ مگر بہت سے لوگ ان کے اس جرم کو جانتے ہوئے ان کے ساتھ کھا پی رہے ہیں جس سے ان کی ہمت افزائی ہو رہی ہے۔ ایسی صورت میں علمائے دین کیا حکم صادر فرماتے ہیں؟

(الف) جو لوگ قتل اور سازش کے مرتکب ہوں اور جان بوجھ کر ایسا کیا ہو، کیا ایسے لوگوں کے ساتھ اُٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا درست ہے؟

---

(۱) التفسیر الاحمدی، ص ۲۵۵، مکتبہ رحیمیہ

(۲) الاشباہ والنظائر، ج ۱، ص ۲۵۲، ۲۵۱، مکتبہ زکریا

(ب) چونکہ حکومت اسلامیہ ہندوستان میں نہیں ہے اس لئے ملزمان کو شرعی سزا تو نہیں دی جاسکتی مگر کیا انہیں قطعی طور پر نظر انداز کر دیا جائیگا؟ کیا برادری کے لوگ ان کی اس حرکت پر ان کے ساتھ کھانا پینا ترک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(ج) جو لوگ مجرموں کی ہمت افزائی کر رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سے اس سے کیا مطلب یہ تو ان کا آپسی معاملہ ہے۔ کیا ان لوگوں کا یہ قول شرعاً درست ہے؟ اگر درست نہیں تو جو لوگ دنیاوی فائدہ کے لئے مجرموں کا ساتھ دے رہے ہیں، مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟ بینوا توجروا

المستفتی: منہاج احمد
جنتا واچ کمپنی، پرتاپ گڑھ (یوپی)

الجواب:

ایسے لوگ سخت گناہ گار ظالم جفا کار مستحق نار ہیں، فی الواقع اگر شرعاً ان سے قتل ناحق کا صادر ہونا ثابت ہے تو وہ عندالناس بھی سخت مجرم و ملزم ہیں، ہر مسلمان واقف حال پر ان سے قطع تعلق فرض ہے۔ قال تعالیٰ:

''وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ'' (۱)
اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔

تفسیر احمدی میں ہے:

''الظالمين يعم الكافر و الفاسق و المبتدع و القعود مع كلهم ممتنع'' (۲)

یہ حکم کافر، فاسق، بدعتی سب کا ہے اور ان کے ساتھ بیٹھنا منع ہے اور جو انہیں جان بوجھ کر نہ چھوڑیں، سخت مجرم وہ بھی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

---

(۱) سورۃ الانعام: ۶۷

(۲) التفسیر الاحمدی، ص ۲۵۵، مکتبہ رحیمیہ

مسئلہ-۵

نسبندی کرانے والے کے گھر میلاد شریف پڑھنے، دعوت کھانے اور اسکی نماز جنازہ کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

جس شخص کی نسبندی ہوگئی ہو اس کے یہاں محفل میلاد شریف پڑھنا اور دعوت کھانا اور نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔ کرم ہوگا

المستفتی: محمد اسحاق خاں
موضع گسلوری، ضلع پیلی بھیت شریف

الجواب:

وہ اگر توبہ کر چکا ہے تو اس کے یہاں محفل میں شرکت کرنا جائز ہے جب کہ منکرات سے خالی ہو دعوت کا بھی یہی حکم ہے اور نماز جنازہ اس کی پڑھی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۶

وہابی کو ووٹ دینا جائز یا ناجائز؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوالات کے بارے میں کہ

(۱) زید نے ایک مدرسہ اہلسنت وجماعت کی ادھار چرم قربانی خرید لی، اس نے خالد کو ضمانتی پیش کیا اور قانونی طور پر کاغذ کا پیٹ بھرنے کے لئے ۲/ ضمانتی ہیں بکر جو کہ مدرسہ کا نو سال پرانا مدرس ہے اس کا نام کاغذ میں یہ کہہ کر درج کرا دیا گیا کہ یہ صرف زید پر دباؤ کے لئے ہے۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ بکر سے از روئے شرع جب کہ وہ اصل ضمانتی نہیں ہے کیا زید کے بالعوض وہ روپیہ وصول کیا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو وصول کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ اور اس روپیہ کا استعمال مدرسہ میں جائز ہوگا؟

(۲) ایم ایل اے کے الیکشن میں دو کنڈیڈیٹ کھڑے ہیں، زید وہابی ہے اور مولوی اسماعیل دہلوی اور

اشرفعلی تھانوی وغیرہم کو مسلمان جانتا اور اپنا پیشوا مانتا ہے۔ غلام رسول پکا سنی مسلک اعلیٰ حضرت کا پابند متشرع نمازی ہے، کیا موجودہ سیاست میں زید کو ووٹ دینا اور سپورٹ کرنا ازروئے شرع درست ہے یا نہیں؟ زید کو ووٹ دینے والے حضرات کو مدرسہ اہلسنت کا ناظم ومتولی بنایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور اس مدرسہ کی کمیٹی کا صدر جبکہ عالم نہیں تو اسے صدر بنایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ تفصیل سے بیان فرمائیں!

المستفتی: ضمیر حسین اشرفی عرف مولانا نوشے
محلہ ہندو پورہ، کھیڑہ، سنبھل، ضلع مرادآباد (یوپی)

الجواب:

(۱) بکر سے اس رقم کا مطالبہ ناجائز ہے اور وہ رقم اس سے لینا حرام اور مدرسہ پر اُٹھانا حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) دارالافتاء کا سیاست حاضرہ سے تعلق نہیں ہے لہٰذا اس قسم کے سوالات دریافت نہ کریں اور وہابیہ سے میل جول ومعاملت سب حرام اور انہیں قائد بنانا اشد حرام بدکام کفرانجام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۱۴؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
مرکزی دارالافتاء، ۸۲؍ سوداگران، بریلی

مسئلہ-۷

زانی وزانیہ سے بعد توبہ میل جول جائز ہے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام مسئلہ ہٰذا میں کہ

زید نے ہندہ کے ساتھ زنا کیا، زنا سے ہندہ کی ایک لڑکی پیدا ہوئی، اس کے بعد زید نے دوسری شادی کرلی ہے اور ہندہ نے بھی دوسری شادی کرلی۔ بہرحال زید اور ہندہ توبہ کرتے ہیں۔ ایسی حالت

میں زید اور ہندہ سے میل جول رکھنا اور ان کے ہاں کھانا پینا، ان کو سلام کرنا کیسا ہے؟ خلاصہ جواب قرآن وحدیث سے مع حوالہ عنایت فرمائیں۔

المستفتی: عبدالوکیل خاں
ساکن گنگٹی، سیتامڑھی (بہار)

الجواب:

فی الوقع اگر زید وہندہ توبہ کر چکے ہیں تو ان سے تعلقات جائزہ میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸

گالی دینا حرام بدکام بدانجام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

رمضان خاں ونوشیر خاں حقیقی بھائی ہیں۔ نوشیر خاں کی بیوی آئی اور کہا بھائی میرے لڑکے کی حالت خراب ہے، رمضان خاں وغیرہ گئے، حالت خراب پائی، پانی پڑھ کر دیا اور دم کیا۔ رمضان خاں نے اپنے لڑکے کو بھیج کر ڈاکٹر کو بلوایا، ڈاکٹر نے دیکھا اور کہا چلو میں دوا دیتا ہوں، لڑکے کی ماں نے کہا میں چلوں؟ تو رمضان خاں آیا اور لڑکی بھیج کر دوا منگوالی۔ رمضان کے والد گھر پر موجود تھے، حاجی چھنگے خاں نے کہا کہ تم گھر پر نہیں تھے، کہا کہ میں گھر پر تھا، تم سے کس نے کہا؟ حاجی نے کہا کہ تمہارے بڑے بھائی نے کہا کہ تو نوشیر خاں نے اسی طرح سے کہا بیٹی چود نمک مرچ ملاتے ہیں، بڑے بھائی کو کہا۔ کیا فرماتے ہیں؟

المستفتی: رمضان خاں
پدارتھ پور، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

گالی دینا حرام بدکام بدانجام ہے۔ جس شخص نے اپنے بڑے بھائی کو ایسی سخت گندی گالی

دی، وہ سخت گنہ گار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار مستحق نار ہے، توبہ کرے اور اپنے بھائی سے معافی مانگے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۹

باپ فعل غیر شرعی کا مرتکب ہو تو بیٹے کے لئے کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید نے اپنی غیر مطلقہ لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کردیا اور وہ اپنے اس ناجائز فعل پر مصر رہا، بنابریں اہل بستی نے اس کا حقہ پانی بند کردیا۔ لہٰذا وہ اس گاؤں سے اپنی زمین جائیداد بیچ کر چلا گیا، لیکن اس کا لڑکا بکر بستی میں ہی رہتا رہا اور اس نے توبہ کرلی تو لوگوں نے بستی میں شامل کرلیا۔ کچھ عرصہ بعد بکر کا باپ زید اپنے لڑکے کے یہاں مہمانی کھانے آیا تو گاؤں والوں نے بغیر کہے سنے بکر مذکور کا حقہ پانی بند کردیا۔ لہٰذا حکم بیان فرمائیں کہ بکر کا حقہ پانی بند کردینا عند الشرع کیسا ہے؟ اور یہ کہ جو مسلمان اسے اپنے یہاں ملازم رکھے اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: نثار احمد، ساکن جیڑھ، سید پور، بریلی شریف

الجواب:

بکر پر اپنے پدر زید کا مقاطعہ فرض نہیں بلکہ اسے اس کے ساتھ حسن سلوک لازم ہے اور اس کے غیر شرعی فعل سے بہ نرمی اسے باز رکھنے کی سعی ضروری ہے، باپ کو چھوڑ دینا بکر کو حلال نہیں۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں بکر ملزم نہیں، اس کا مقاطعہ کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸؍ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۰

حدیث میں ہے ”جو کسی مسلمان کا عذر قبول نہ کرے وہ میرے حوض کوثر پر نہ آئیگا“

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ مسئلہ میں کہ

چھوٹے بھائی سے بڑے بھائی کا جھگڑا ہوا، چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کی داڑھی پکڑلی اور زبان چلائی پھر سب بھائی بندوں نے چھوٹے بھائی کو بُرا کہا سب بھائی اور عزیز واقرباء کے سامنے پردھان کے مکان پر معافی مانگی اور توبہ کی لیکن بڑے بھائی نے معافی نہیں دی۔ آپ کیا فرماتے ہیں؟

المستفتی: رمضان خاں
پدارتھ پور، بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

بڑے بھائی کو معاف کردینا چاہئے تھا مسلمان بھائی کی عذرخواہ پر تقصیر معاف نہ کرنے پر حدیث میں سخت وعید ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

جو کسی مسلمان کا عذر قبول نہ کرے وہ میرے حوض کوثر پر نہ آئیگا۔(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸/رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۱

بے طلاقی کا نکاح کرانے والے سے میل جول جائز یا ناجائز؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ایک چھوٹے سے موضع میں ایک مسجد ہے جو بغیر امام کے رہتی تھی، گاؤں کے دوتین آدمی اس میں نماز

---

(۱) کنز العمال، کتاب الاخلاق، ج ۳، ص ۱۵۳، حدیث ۷۰۲۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

پڑھتے تھے، رمضان کے مہینے میں ان لوگوں نے ایک باہر سے امام بلا لیا۔ امام صاحب نے کوشش کری کہ گاؤں کے زیادہ تر نماز پڑھنے لگے، لوگوں نے امام صاحب کی خدمت کے لئے فی گھر کھانا و ۲/روپیہ مقرر کردیے۔ کچھ لوگوں نے بتایا کہ ایک شخص زید نے ایک لڑکی جس کی کہ طلاق نہیں ہوئی تھی اس کا دوسری جگہ نکاح کردیا۔ امام صاحب نے ان کے یہاں کھانے سے انکار کیا، اس پر فتویٰ آیا، فتوے میں توبہ واستغفار کا حکم آیا۔ اس شخص نے توبہ سے انکار کیا اور یہ کہا کہ گاؤں میں ایسے بہت لوگ ہیں، مثال کے طور پر زید ثانی کے گھر میں دو بیویاں ہیں، دونوں سگی ماجائی بہنیں ہیں اور گاؤں میں رشتہ داری عزیز داری کی وجہ سے ایک دوسرے کو چھوڑ نہیں سکتا، گاؤں کا رشتہ دار آدمی ہونے کی وجہ سے اس سے کوئی کچھ کہتا بھی نہیں ہے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ بڑی دشواری ہے، امام صاحب کس کے یہاں کھائیں، کس کے یہاں نہ کھائیں۔

(۲) ایک شخص خاروب سے مردار جانور کی چربی لے کر فروخت کرتا تھا اور جب اسے گاؤں والوں نے سمجھایا تو اس نے توبہ کرلی، اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: مولوی سمیع اللہ صاحب
موضع دیوی پور پوسٹ بھمورہ، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

(۱) دونوں زید گنا ہگار ہیں، جبتک توبہ صحیحہ نہ کریں، ان سے شرعاً میل جائز نہیں مگر جبکہ انہیں چھوڑنے میں فتنہ کا صحیح اندیشہ ہے یا ان سے ملنے میں ان کی صلاح حال کی قوی امید ہے تو ملنا اور ان کے یہاں کھانا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جب اس نے توبہ کرلی تو اس پر الزام نہیں۔ چربی مسلم سے بیچی ہو تو اس کی قیمت مالک کو دے دے یا صدقہ کردے اور اگر غیر مسلم سے بیچی تو اس سے جو روپیہ ملا حلال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱/شوال المکرم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۲

بعد توبہ مقاطعہ جائز نہیں، بلکہ میل جول فرض ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید نے ایک مولوی صاحب کے کہنے پر جان بوجھ کر نسبندی کرائی اور مولوی صاحب نے خود بھی کرائی۔ اب زید کو نسبندی کا احساس ہے کہ ہم کو ایسا نہ کرنا چاہئے۔ زید اپنی غلطی کو تسلیم کرتا ہے اور توبہ واستغفار بھی کیا۔ نیز صوم وصلوٰۃ کا پابند بھی ہے۔ ایسی صورت میں زید کو گاؤں والے قربانی کے جانور میں شریک نہیں کرتے اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور نہ زید کی لڑکی لڑکا کے ساتھ شادی کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں شرع کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: مجیب الرحمن

ساکن مالدہ، (بنگال)

الجواب:

زید نے اگر توبہ صحیحہ کرلی ہے تو اس کا مقاطعہ جائز نہیں ہے گاؤں والوں پر فرض ہے کہ مقاطعہ ترک کریں اور زید سے میل جول بحال کریں اور توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۷ر رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۳

ساس سے بدتمیزی بہر حال مذموم ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

میں محمد یونس قریشی رضوی ابن عبد الرحمن میری عمر قریب ۲۸ رسال ہے میں شادی شدہ ہوں، آپ کے غلام کا ایک ۶ رسال کا لڑکا اور ایک ۳ رسال کی لڑکی ہے، ہمارے آپس میں جھگڑا ہونے سے میری بیوی میکے چلی گئی جس کو ۸ رماہ ہورہے ہیں، میرا سسرال دس گھر کے فاصلے پر ہے میری ماں نے

میری بیوی کو بھائی کی قسم دے رکھی ہے کہ تو میرے گھر میں نہیں آئے گی۔ میں ماں باپ سے الگ نہیں رہنا چاہتا، بیوی گھر نہیں آسکتی، بیوی دوسروں کے گھر میں بیڑی بناتی ہے اور ۱۲/بجے رات کو گھر جاتی ہے، مجھے خراب معلوم ہوتا ہے، میں طلاق کے نام سے ڈرتا ہوں کیونکہ طلاق اللہ جل شانہٗ کو پسند نہیں اور کچھ لڑکے اور لڑکی کا خیال آتا ہے۔ عورت کا کہنا ہے الگ رہو جیسا تم کہو گے جس طرح کہو گے میں رہوں گی، وہ میرے سگے ماموں کی لڑکی ہے، اس صورت میں میں کیا کروں؟ میری تمام پریشانیاں سرکار کی بارگاہ میں۔

المستفتی: محمد یونس قریشی رضوی
قصائی منڈی، مسجد دعوہ (ایم پی)

الجواب:

آپ کی بیوی آپ کی والدہ کو راضی کرے اور معافی چاہے اور ساس سے بدتمیزی سے باز آئے اور والدہ کو لازم ہے کہ وہ معاف کر دیں اور بیوی کو گھر میں رہنے کی اجازت دے دیں۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ آپ کی بیوی خطاوار ہو اور ساس سے بدتمیزی بہر حال مذموم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸/صفر المظفر ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۱۴

بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو گالی دینا، بُرا کہنا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ

زید ایک مسجد کا امام ہے، ایک شخص اس امام سے حسد رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ مولانا تم چوتیا ہو اور جوتا کھانے کا کام کرتے ہو، بغیر قصور کے مولانا کو یہ بات کہتا ہے، صرف ایک ٹائم نماز نہیں پڑھنے کی وجہ سے۔ تو کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جواب عنایت کرکے بندہ کو شکریہ کا موقع دیں۔

المستفتی: محمد تصور حسین، محلہ پنجاب پورہ، گندہ نالہ، بریلی

الجواب:

بے وجہ شرعی امام تو امام کسی مسلمان کو گالی دینا، بُرا کہنا جائز نہیں، نہایت بدکام بدانجام ہے، بر تقدیر صدق سوال جن لوگوں نے بے وجہ شرعی امام کو بُرا کہا ان پر توبہ لازم ہے اور امام سے معافی مانگنا ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۱۵

وعدہ خلافی بہت بڑا گناہ ہے اور طعن و تشنیع بے جا شیطانی کام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

زید و بکر دونوں بھائی میں عرصۂ دراز سے امور دنیاوی بالخصوص کاروباری سلسلہ میں سخت نااتفاقی ہوگئی، نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک دوسرے سے سلام و کلام اور رشتہ بھی منقطع ہوگیا ہے نیز مقدمہ بازی کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس صورت حال کے پیش نظر چند معززین نے دونوں کو مسجد میں بلاکر صلح وصفائی کروادی، آخرالذکر (بکر) نے اپنے بھائی کے پاؤں میں گرکر معافی طلب کی، اس نے اپنے چھوٹے بھائی کو ان لوگوں کے روبرو مسجد میں بیٹھ کر معاف بھی کردیا اور یہ طے پایا کہ مقدمات واپس اٹھا لئے جائیں گے اور گورنمنٹ کو رقم (جس کے لئے کہ مقدمہ دائر ہوا تھا) دونوں بھائی مل کرادا کریں گے مگر چند دن گزرنے پر بھی اس کے بھائی نے اس صلح پر عمل نہ کیا یعنی مقدمہ وغیرہ کچھ نہ اُٹھایا اور جبکہ اس بات کو تقریباً ڈھائی سال کا عرصہ ہوچکا اور مقدمہ بھی اول الذکر کے حق میں فیصلہ ہوگیا، آخرالذکر خاموش ہے، اپیل وغیرہ دائر کرنے کے حق میں بھی نہیں ہے اس کے باوجود زید کی جانب سے طعن و تشنیع کا سلسلہ جاری ہے۔ تو علماء سے یہ عرض ہے کہ جو شخص مسجد میں طے شدہ امور جو خود اس کی مرضی پر منحصر تھے ان سے منحرف ہوتا ہے ایسے مسلمان ظاہری باشرع نمازی کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ بینوا بالکتاب وتوجروا یوم الحساب

نثار احمد (راجستھان)

الجواب:

جبکہ زید اپنے بھائی کو معاف کر چکا تھا اور مسجد میں یہ وعدہ کر چکا تھا کہ مقدمات اُٹھا لے گا تو اسے لازم تھا کہ اپنے وعدہ پر قائم رہتا، وعدہ خلافی بہت بڑا گناہ ہے اور بے وجہ شرعی قطع تعلق ومخاصمت حرام ناپسندیدۂ خدا ورسول علیہ السلام ہے اور طعن وتشنیع بے جا شیطانی کام ہے۔ زید پر لازم ہے کہ ان باتوں سے باز رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۱۶

جو کہے "میں برادری کی بات نہیں مانتا ہوں، پردھان کی بات مانوں گا" اس کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

زید کی شادی ہندہ سے ہوئی ہے۔ زید اپنی بیوی کو بلا وجہ تکلیف دیتا ہے، اس کے تکلیف دینے پر گاؤں والوں نے طلاق لینا چاہا تو اس کے والد نے یہ کہا کہ میں کسی مسلمان کی بات نہیں مانتا، نہ برادری کی بات مانتا ہوں، میں پردھان کی بات مانوں گا، پردھان ہندو ہے۔ اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ مطلع فرمائیں۔ نوازش ہوگی

المستفتی: محمد عبد الواحد خاں

کیونا شادی پوری، پوسٹ دیو چرا، ضلع بریلی

الجواب:

برتقدیر صدق سوال صورت مسئولہ میں وہ شخص جو ایسا کہتا ہے، سخت گناہ گار ہے، توبہ

کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۶ رصفر المظفر ۱۴۰۱ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۷

بے طلاقی کو رکھنے والے کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

اعلیٰ حضرت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام کے عرض ہے کہ ایک آدمی درباری نام کا بھوج پور سے ایک عورت بھگا لایا تھا جسے قریب سال بھر ہوگئے اور اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ گاؤں کے کچھ لوگوں نے کہا کہ اس سے استعفیٰ لے کر نکاح کرو نہیں تو ہم گاؤں میں نہیں رہنے دیں گے۔ تو اس نے کہا کہ میں روپیوں کا انتظام کرلوں، اس طرح کہتے کہتے چار سال گزر گئے اور اب درباری کی نسبندی بھی ہوگئی ہے تو اب کہنے لگا ہے میں اب نکاح نہیں کروں گا، اس کے علاوہ کچھ گاؤں کے آدمی وعورت وغیرہ بھی شامل ہیں۔ ایسی حالت میں علمائے دین سے گزارش ہے کہ ایک فتویٰ بریلی والے لوگوں کے پاس روانہ کیا تاکہ گاؤں کے لوگ سمجھ لیں اور پوری پوری معلومات ہوسکے، اس کے علاوہ درباری دوسرے گاؤں کا رہنے والا ہے، اس گاؤں سے اسے نکال دیا ہے، تبھی سے بریلی میں فتویٰ کے لئے بھیجا ہے۔

الجواب:

برتقدیر صدق سوال شخص مذکور سخت گناہ گار زنا کار ظالم جفا کار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہے اس پر اور اس کے شرکاء پر اور جو اس کے افعال بد سے راضی ہیں، سب پر توبہ لازم ہے ورنہ مسلمان انہیں چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۸

ایک ناقص سوال پر طلب وضاحت!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

برہمن اور ٹھاکروں میں جھگڑا ہوا، برہمنوں کے گروپ کے کچھ آدمی تھانہ رپورٹ درج کرانے گئے، ان کے ساتھ میرے دولڑکے بھی گئے، رپورٹ درج کراکر واپس آنے میں ٹھاکروں کی پارٹی کے لوگوں نے جھگڑا مار پیٹ شروع کردی، برہمنوں کی پارٹی کے ساتھ پولیس کے تین جوان بھی تھے، جھگڑا شروع ہونے پر پولیس کے جوان نے منع کیا، جب بات بڑھ گئی تو پولیس کے جوان نے دو خالی فائر کئے، اس کی وجہ سے ٹھاکروں کی پارٹی کی طرف سے اس جوان پر جھپٹے، اس نے گولی چلادی جس سے ایک ٹھاکر مارا گیا۔ تیسرے دن کے بعد ہندو مسلمانوں کے گاؤں میں پنچایت ہوئی، اس میں برہمنوں کے گروپ کے جتنے ہندو تھے انہیں ہندوؤں نے اپنی برادری سے نکال دیا اور مسلمانوں نے مجھے میرے خاندان والوں کو موت میں، میلاد شریف میں بلانا بند کردیا جبکہ ہمارے گاؤں کا یہ طریقہ ہے کہ کسی مسلمان کے یہاں میلاد شریف ہو یا میت ہو تو بلاوا دیا جاتا ہے، میلاد شریف میں ہندو مسلمان دونوں کو بلاوا دیا جاتا ہے لیکن اس پنچایت کے بعد سے مجھے اور میرے خاندان والوں کو میلاد شریف میں نہیں بلایا جاتا ہے اور نہ ہی میلاد شریف کا ہم لوگوں سے چندہ لیا جاتا ہے۔ مجھے اور میرے خاندان کو برادری سے الگ کرنا، میلاد شریف میں نہ بلانا، چندہ نہ لینا کیا شریعت کے حساب سے درست ہے؟ اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: عبداللہ

مقام کھرگاپور، ضلع ٹیکم گڑھ (ایم پی)

الجواب:

ان لوگوں نے آپ لوگوں کا کیوں بائیکاٹ کیا، وجہ مفصل لکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۱۹

جس نے نسبندی کرائی اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

قصداً نسبندی زید نے کرائی، اب اس کے ساتھ رشتہ داری کرنا یا ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

المستفتی: محمد عبدالسلام
رانا پرتاپ نگر کالونی، ڈاکخانہ کبیر گنج، پیلی بھیت

الجواب:

نسبندی بخوشی کرانا حرام ہے، زید گنہگار ہوا، توبہ کرے، بعد توبہ اس سے میل جول میں حرج نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۲؍ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۰

ہندوؤں کے جنازے کے ساتھ مٹی میں مسلمانوں کا شریک ہونا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

(۱) ہندوؤں کے جنازے کے ساتھ مٹی میں مسلمانوں کا شریک ہونا کیسا ہے؟

(۲) جس وقت مرید اپنے پیرومرشد کے ہاتھ پر بیعت ہوتے ہیں اس وقت پیرومرشد اور مرید کہاں اور کس جگہ ہوتے ہیں؟

(۳) کسی ہندو کی بیماری میں عیادت سمجھ کر اس سے ملنا، اس کی صحت کے لئے منت یا میلاد ماننا کیسا ہے؟

ان تینوں سوالوں کا جواب قرآن وحدیث سے ثابت فرمائیں۔ برائے مہربانی جواب عطا کریں!

المستفتی: محمد سخاوت رضوی

موضع پاتے پور، لال پور، ضلع کانپور (یوپی)

الجواب:

(۱) حرام بدکام بدانجام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بظاہر تو وہیں ہوتے ہیں جہاں بیٹھے ہوں اور عالم کشف میں کہاں ہوتے ہیں یہ مرشد کے علو مرتبت پر موقوف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بے وجہ شرعی اس سے ملنا حرام ہے اور عیادت کا بھی یہی حکم ہے اور اس کی صحت کے لئے دعا و نذر کا بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

۲۲/ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۱

ہنود سے میل جول، دعوت وغیرہ کا حکم شرعی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید سنی ہے اور رافضیوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کے یہاں کھانا وغیرہ کھاتا ہے اور انہیں اپنے یہاں کھانا کھلاتا ہے۔ ایسے شخص (زید) سے میل جول رکھنا اور زید کو کھانا وغیرہ کھلانا کیسا ہے؟ اور جو زید کو اپنے یہاں کھلائے اور میل جول رکھے، اس کے بارے میں کیا حکم شرع ہے؟

(۲) اکثر مسلمانوں کو دیکھا ہے کہ وہ نیاز وغیرہ کرتے ہیں تو ساتھ ہی برادری کا کھانا بھی کرتے ہیں اور کچھ لوگ تو اہل ہنود اور غیر مسلم لوگوں کو بھی نیاز کر کے اور انہیں گھر سے تری، کدو، آلو وغیرہ پکا کر

کھلاتے ہیں، کیا ایسی نیاز کرنا جائز ہے؟ اور ایسی نیاز کرنے والے کو کوئی ثواب ملے گا؟ اور نہیں تو کیسی نیاز کرنا چاہئے؟

(۳) ہندوستان جیسے ملک میں پینٹ شرٹ پہننا کیسا ہے؟ پینٹ شرٹ پہن کر مجبوری کی حالت میں نماز پڑھنا تسلیم ہے اور اگر مجبوری نہیں تو نماز ہوگی یا نہیں؟ اور پینٹ پہننے والوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فقط

المستفتی: رحمت خاں
چکر پور بھوڑ، بریلی شریف

الجواب:

(۱) زید بے قید جب تک توبہ صحیحہ نہ کرلے اور رافضیوں سے میل نہ چھوڑے اس سے ملنا جلنا حرام ہے اور جو زید سے ملیں، سخت گناہ گار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نیاز و فاتحہ میں حرج نہیں بلکہ مستحسن و مندوب ہے مگر کسی عامی کے مرنے پر عام دعوت کے طور پر کھانا تیار کرنا جائز نہیں اور بلا ضرورت شرعیہ غیر مسلموں کو بلانا حرام ہے اور انہیں نیاز کا کھانا کھلانا نہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بُرا ہے اور نماز ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۹ رشوال المکرم ۱۴۰۳ھ

مسئلہ-۲۲

سنیما بینی کے ساتھ تعلق رکھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ

زید کے ہاں ٹیلی ویژن لگا ہوا ہے اور آپ کو علم ہے کہ ٹیلی ویژن میں مکمل سنیما بینی ہوتی ہے اور چونکہ ویڈیو بھی ہے کہ جس پکچر کو زید کی طبیعت چاہتی ہے وہی پکچر خود بھی اور اپنے جوان بیٹوں بیٹیوں اور کو

بھی دِکھاتا ہے۔اس کے یہاں آنا جانا کیسا ہے؟اس سے میل جول وغیرہ سے متعلق کیا حکم ہے؟

المستفتی: انواراحمد قادری غفرلہٗ

تحصیل بہیڑی، ضلع بریلی شریف

الجواب:

بلا شبہہ ٹیلی ویزن اور ویڈیو بدترین ذریعہ لہوولعب ہے، اس کے پروگرام دیکھنا سخت حرام بدکام بدانجام اور دیکھنے والے گناہ گار مستوجب نارہیں، ان سب پرتوبہ لازم ہے ورنہ مستحق ترک۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹ رصفر المظفر ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۲۳

بے ضرورت شرعیہ بدعقیدوں سے معاملت حرام بدکام!

بخدمت حضور علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری، جانشین سرکار مفتی اعظم ہند! سلام ورحمت

کیافرماتے ہیں علمائے اسلام ومفتیان کرام حسب ذیل سوالات میں کہ

جامع مسجد جام نگر کی تین سالہ رپورٹ ممبران ٹرسٹ کی جانب سے شائع کی گئی ہے جس میں جامع مسجد کا فوٹو سرِ ورق ہے۔فوٹو میں جامع مسجد کے ساتھ مندر کا بھی فوٹو آ گیا ہے اور اکثر ٹرسٹی حضرات کے فوٹو بھی ہیں جو مساجد ٹرسٹ جامع مسجد میں شامل ہیں، ان کے نام شری فلاں، شری فلاں اور اسی طرح مسجد کے ناموں میں بھی شری فلاں مسجد شری فلاں مسجد لکھا ہے۔علاوہ ازیں کاروباری کھوجہ بوہرہ رافضی صلح کلی اور مشرکین کی دوکانوں کے ایڈوٹائز بھی چھپے ہیں فوٹو کے ساتھ۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ مذکورہ ٹرسٹ جامع مسجد جام نگر کے ممبران پر فوٹو کھنچوانے اور مسجد کے نام پر شری لگانے اور ہر فرقہ کے کاروباری کے پرچار چھاپنے والوں پر کیا حکم شرعی ہے؟اور مذکورہ رپورٹ مساجد میں رکھنا کیسا ہے؟

المستفتی: صدر غلامان رضوی کمیٹی، حمید بھائی میمن

اللہ رکھا، اسماعیل مکرانی، مسجد سیتاواڑ جامنگر سوراشٹر

الجواب:

جاندار کا فوٹو کھینچنا کھنچوانا حرام بدکام بدانجام ہے۔

حدیث میں ہے: ''اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون'' (۱)

اللہ کے حکم میں سب سے زیادہ عذاب کے مستحق تصویر کھینچنے کھنچوانے والے ہیں

قال اللہ تعالیٰ:

''وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ'' (۲)

اور مشرکین کے طرز پر شری لکھنا بھی ان سے تشبہ ہے جو ممنوع ہے۔

حدیث میں ہے: ''من تشبہ بقوم فھو منھم'' (۳)

جو جس قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

بے ضرورت شرعیہ بدعقیدوں سے معاملت حرام بدکام بدانجام اور ظاہر کہ ان کا اعلان دینا ان سے معاملت ہے۔ جو لوگ ان امور محرمہ کے مرتکب ہوئے، سخت گناہ گار مستحق نار ہوئے۔ توبہ کریں اور وہ روداد مساجد میں رکھنا ناجائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۲۵/ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۲۴

گالی بکنے والے کا حکم شرعی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرات علمائے دین ومفتیان شرع متین! کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ

---

(۱) مشکوۃ المصابیح، باب التصاویر، الفصل الاول، ص ۳۸۵، مجلس برکات

(۲) سورۃ المائدۃ: ۲

(۳) سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب لبس الشھرۃ، ص ۵۵۹، اصح المطابع

(۱) زید کہتا ہے کہ ہمارے باپ دادا جو تھے وہ بیٹی چود تھے جو بکر سے رشتے داری کی۔

(۲) یہ بات معلوم ہوتے ہوئے بھی پھر زید نے اپنی لڑکی کا رشتہ بکر کے یہاں کیا۔

(۳) زید کہتا ہے کہ اذان ثانی مسجد کے باہر ہونی چاہئے جو خطبے کی اذان ہے اور بکر کا کہنا ہے کہ اذان ثانی سامنے اور مسجد کے اندر ہونی چاہئے اور زید کا ایک یہ بھی کہنا ہے کہ اذان ثانی مسجد کے اندر ہونا مکروہ ہے اور سنت کے خلاف ہے، اسی ضد پر زید نے اپنی لڑکی اپنے گھر روک لی ہے۔

(۴) زید کہتا ہے کہ ہم اپنی لڑکی کو کسی بھی حالت میں نہیں بھیجیں گے اور جب ان سے بہت کچھ کہا گیا تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارا تو یہ پیشہ ہو گیا ہے، ہم اس سے پہلے بھی لڑکیوں کو چھڑا چکے ہیں۔

سائل: فدا حسین و شفیع الدین

P7 ٹیکس ٹائلس جی روڈ، پڑاؤ قریب بس اسٹیشن قصبہ مرادنگر ضلع غازی آباد

الجواب:

(۱،۲) زید پر توبہ لازم ہے۔ اس نے باپ دادا کو بہت سخت گندی گالی دی۔ آئندہ گالی بکنے سے باز رہے اور بکر اگر اس کی اس بدکلامی پر راضی رہا تو وہ بھی توبہ کرے اور رشتہ اس کے یہاں بکر کو نہ کرنا چاہئے تھا کہ زید سے ملنا جلنا بے توبہ منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) زید صحیح کہتا ہے مسجد کے اندر کوئی اذان جائز نہیں، اذان خارج مسجد حدود مسجد میں مسنون ہے۔

طحطاوی میں ہے:

"یکرہ ان یوذن فی المسجد" (۱)

اور ہندیہ میں ہے:

"ینبغی ان یوذن علی المئذنۃ او خارج المسجد ولا یوذن فی المسجد کذا فی فتاویٰ قاضیخان" (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اذان مسجد کے اندر مکروہ و خلاف سنت ہے اور اس کا مرتکب و حامی گناہ گار ہے اور اس گناہ سے

---

(۱) طحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلوۃ، باب الاذان، ص ۱۹۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الصلوٰۃ، الباب الثانی، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۱۲، دار الفکر، بیروت

داماد کو باز رکھنے کے لئے زید کولڑکی روکنا جائز ہے۔ بے وجہ شرعی بیوی کو شوہر سے بگاڑنا حرام ہے۔ زید نے پہلے دولڑکیاں اگر وجہ شرعی سے روکیں تو ملزم نہیں ورنہ اشد گناہ گار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴ر ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۲۵

چندہ کم دینے پر کسی مسلم کا بائیکاٹ کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس استفتاء میں کہ

(۱) محمد مشتاق خیر ہا ضلع شہڈول ایم پی کا رہنے والا ہے۔ خیر ہا میں ایک انجمن ہے جو دینی کام کرتی ہے لیکن محمد مشتاق جو ۵ر روپے فی ماہ دینے کے قابل نہیں ہے وہ ۲ر روپے فی ماہ دینا چاہتا ہے۔ اراکین انجمن اس سے زبردستی ۵ر روپے ہی لینا چاہتے ہیں، نہ دینے پر اس سے سلام وکلام، دعائے میت، کھانا پینا، آنا جانا وغیرہ سب بند کردیے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو محمد مشتاق کیا کرے؟ اگر نہیں تو اراکین انجمن کو کیا کرنا چاہئے؟

(۲) مذکورہ شخص انجمن سے بند تھا، ایک بستی میں ایک مسجد بنی، پھر ایک دیگ بنا کر مسجد کی خوشی میں ایصال ثواب کیا گیا، اس میں محمد مشتاق نے شرکت کی اور کچھ اشخاص جو خیر ہا انجمن کے تحت تھے، وہ بھی اس ایصال ثواب کے کھانے میں شریک ہوگئے جس سے انجمن کا ایک قانون بنا تھا وہ سب اس کھانے میں شرکت کرنے والوں کے لئے بن گیا اور اس کی تلافی کرانے کے لئے ۲۱ر روپیہ جرمانہ ادا کردینے سے انجمن شرکت کرلینے کا قانون بن گیا، ان قوانین کا بنانا صدر انجمن یا سکریٹری انجمن کا کیا جائز ہے؟ اور قانون پر اتنی شدت اختیار کی گئی کہ انجمن کے بند کئے ہوئے شخص میں سے ایک کے یہاں ایک میت ہوگئی جس میں اراکین انجمن نے نہ شرکت کی نہ دوسرے کو شریک ہونے دیا بلکہ جو شریک ہوا، ۲۱ر روپیہ جرمانہ لے لیا گیا۔ یہ درست ہے؟ ایک درخواست دی گئی جس سے اراکین انجمن سہولیت کے اسباب پیدا کرکے ۱۸ر آدمی جو بند کیے گئے ہیں، ان کو ملالیں، اتحاد قائم رہے لیکن اس کے جواب میں درخواست لینے سے

انکار کردیا، درخواست بلفظہ یہ تھی:

''جناب صدر محمد رمضان خاں وسکریٹری شیخ جمن صاحب!

آپ سے گزارش ہے کہ آپ لوگوں نے ہم سے سلام وکلام ودعائے میت، کھانا پینا، آنا جانا وغیرہ مائک سے اعلان کر کے بند کیا، جو ایک مرتد یا کافر کے لئے اسلام کا قانون ہے، کیا واقعی ہم لوگ دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے؟ کیونکہ آپ نے ایک میت میں شرکت نہ کر کے عملی جامہ بھی پہنایا ہے اور اگر جرم جری ہیں تو اس کا جواب ہمارے جرم کے ساتھ ضلع کے ہر انجمن میں بھیجا جائے، نہیں تو اس اعلان پر ہم مجبوراً عدالت دنیا کا سہارا لیں گے، اس کا جواب ۲۴ رگھنٹے کے اندر دیں تا کہ ہم مطمئن ہو سکیں، درخواست کی ایک نقل کاپی ہمارے پاس ہے جو کہیں کٹی پھٹی نہیں ہے۔ عرضی لینے سے انکار، دکھا دینے سے انکار ہم لوگوں کے سامنے سکریٹری نے کیا''

دستخط گواہان:

محمد محمود، محمد حنیف، محمد سعید خاں (خیرہا)

اب ان صورتوں میں قانون بنانے والے اور سمجھوتہ نہ کرنے والے اراکین انجمن کے لئے شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ اور جن کو بند کیا گیا، ان کے لئے اسلام کا کیا قانون ہے؟

المستفتی: محمد عبدالرحمن خاں، امام مسجد

کاشی محلہ، پوسٹ دھمپوری، ضلع شہڈول (ایم پی)

الجواب:

(۱) محمد مشتاق پر جبر کی کوئی راہ نہیں۔ قال تعالیٰ:

''مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ'' (۱)

اور اس سے سلام وکلام بند کرنا بھی ناجائز وحرام، انجمن والوں پر دونوں باتوں سے توبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) سورۃ التوبۃ: ۹۱

(۲) مالی جرمانہ لینا حرام ہے، بحر الرائق کے باب التعزیر میں ہے:

"لایجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی" (۱)

انجمن پر لازم کہ وہ رقم لوگوں کو واپس کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بند کرنے کی کیا وجہ تھی؟ مفصل لکھا جائے تو جواب ہوگا۔ ان شاء الکریم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح۔ مناظر حسین
مدرس مدرسہ منظر اسلام، بریلی

صح الجواب۔ اگر بند کرنے کی وجہ وہی تھی جو پہلے سوال میں لکھی تو بند کرنا بیجا اور ظلم ہوا اور وہ لوگ مستحق نا رہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
دار الافتاء، منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۲۶

جو کفار اور بدمذہبوں کے دینی امور میں ان کی موافقت کرے اس سے ملنے والوں کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسائل میں کہ

زید ایک سنی صحیح العقیدہ عالم ہے، علمائے کرام بریلی شریف کا فدائی وشیدائی ہے، عمرو جو وہاں پہنچ کر اپنے سینہ سے لگائے رہتا ہے، اس نے ایک مسجد میں نماز کی شروعات غیر مقلد امام سے کرائی، وہ ہندو کے مندر میں چندہ بھی دیتا ہے۔ رامچندر کے جلوس کے سلسلے میں پھاٹک بھی بنوایا تھا اور بنواتا ہے، وہابیوں کے خلاف ایک لفظ بھی سننا گوارا نہیں کرتا، اپنے کو سنی ظاہر کرنے کیلئے سنی علماؤں کی بھی خاطر داری کرتا ہے، میلاد شریف کے چندہ میں بھی کبھی کبھی حصہ لیتا ہے۔ سنیوں کی طرف سے خاموش رہتا ہے، کبھی کبھی علماؤں کو گالیاں بھی دیتا ہے، پیسے والا ہے، تاجر پیشہ ہے، زر اور شہرت کمانا اس کا مذہب

(۱) البحر الرائق، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۵، ص ۶۸، مکتبہ زکریا

ہے۔ایک مرتبہ زید وایک سنی صحیح العقیدہ عالم اور دو مسلمان کے سامنے اس شخص نے عام مسلمانوں کو ماں بہن کی گالیاں دیں، یہ سب جانتے ہوئے زید نے اپنے ایک دینی جلسہ کے سلسلہ میں عمرو کو شرکت کرنے کا کارڈ بھیجا۔ مسجد کے ایک عالم صاحب جو عمرو کے حالات سے واقف تھے، ساتھ لے کر اس کے پاس اس کو بلانے گئے، حالانکہ جس امید سے یہ دونوں حضرات گئے، اس میں ناکام رہے جس سے عام سنیوں کو سخت ندامت ہوئی اور سنیت پر بدنما دھبہ لگا۔ فقط

سائل: صوفی عزیز احمد

الجواب:

جو جو واقف حال اس شخص سے جس کے افعال قبیحہ پر سوال ہوئے، ملے یا اسے اپنے یہاں بلائے یا دانستہ اس کی تعریف کی، سخت گنہ گار ہوئے، مستحق نار ہوئے، توبہ کریں اور ناواقف پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۲۷

پانچ باتیں ایسی ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید وبکر دونوں پڑوسیوں میں کسی بات میں اختلاف ہوگیا، محلہ والوں نے کوشش کرکے دونوں میں میل محبت کرادیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد بکر نے زید کو ذلیل ورسوا کرنے کے لئے ایک بات اُٹھائی اور وہ یہ ہے کہ زید کے محلہ میں عین بقرعید کے دن ایک خصی گم ہوگیا، بکر نے آواز اُٹھائی کہ گم شدہ خصی کو زید نے قربانی کرکے کھال کو مقامی مدرسہ میں بھیج دیا ہے۔ زید اس الزام سے کافی پریشان ہوا اور رفع الزام کے لئے کوشش میں مصروف تھا کہ قدرت کی طرف سے یہ انتظام ہوا کہ گم شدہ خصی مل گیا۔ اگر ایک دوروز میں خصی نہیں ملتا تو اس بات کا کافی امکان تھا کہ فریقین میں جھگڑا وفساد ہوتا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ بکر جو اِس قِسم کی ذلیل حرکت کرکے ایک مسلمان کو بے عزت کرنے کی کوشش میں

مصروف تھا، اور اپنی منافقانہ چال سے محلہ میں فساد کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، ایسے شخص کے یہاں کھانا پینا یا میل جول رکھنا از روئے شرع کیسا ہے؟ بیان فرمایا جائے۔

(۲) زید کے گھر میں ایک ہی کنواں ہے جس کا پانی زید استعمال کرتا ہے۔ اب اسی کنویں سے زید کے گھر میں کرایہ پر رہنے والے بودھ دھرم کے ماننے والے اور کرسچن دھرم کے ماننے والے بھی اپنی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ جس کنویں کو کرسچن اور بودھ دھرم کے ماننے والے استعمال کرتے ہوں، اُسے مسلمان استعمال کرسکتا ہے کہ نہیں؟

المستفتی: ماسٹر محمد جمال صاحب
دار جیلنگ لیگر ماسٹر نیو مارکیٹ این برن پور، بردوان

الجواب:

(۱) بے ثبوت شرعی کسی مسلمان کی طرف کسی گناہ کی نسبت حرام بدکام بدانجام ہے۔ احیاء العلوم امام محمد غزالی قدس سرہٗ میں ہے:

”لا یجوز نسبة مسلم الیٰ کبیرة من غیر تحقیق“ (۱)

جب بے ثبوت شرعی مسلم کی طرف گناہ کی نسبت حرام ہوئی اگرچہ نفس الامر میں اس نے جرم کیا ہو، تو پھر بے گناہ کو جھوٹا الزام دینا کس قدر ہولناک ہوگا۔ حدیث میں ہے:

”خمس لیس لهن کفارة الشرک بالله و قتل النفس بغیر حق بهت المؤمن و الفرار من الزحف و یمین صابرة یقتطع بها مالا بغیر حق“ (۲)

پانچ باتیں ایسی ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں: اللہ کا شریک ٹھہرانا اور ناحق کسی کو قتل کرنا اور میدان جہاد سے بھاگنا اور مسلمان پر بہتان باندھنا اور جھوٹی قسم کھانا جس سے ناحق کسی کا مال دبائے۔

فی الواقع بکر نے اگر بے ثبوت شرعی یا محض جھوٹا الزام زید پر لگایا تو اشد گناہ گار حق اللہ و حق العبد میں گرفتار ہوا، توبہ کرے اور زید سے معافی چاہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱) احیاء علوم الدین، کتاب أفات اللسان، الأفة الثامنة اللعن، ج۵، ص۵۴۸، دار المنهاج
(۲) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، الحرف الخاء، ج۳، ص۶۱۰، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) جبکہ اس کنویں میں کسی نجس چیز کے پڑنے کا تیقن نہ ہو، اسے استعمال کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱ر محرم الحرام ۱۳۹۸ھ/ ۲ر جنوری ۱۹۷۷ء

مسئلہ-۲۸

مرتد سے میل جول شادی بیاہ سب حرام ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ہماری جماعت ''بریلی شریف'' کے جنید عالم اور مرشد کی شادی دیو بندی لڑکی سے ہوئی، دیوبندی عالم ہی نے نکاح پڑھایا جس کے نتیجے میں صاحب اولاد بھی ہوئے۔ پھر انہوں نے اپنے صاحبزادہ کی شادی حال ہی میں دیو بندی کی لڑکی سے رچائی ہے۔ آمد ورفت اور اکل وشرب، سب جاری ہے لیکن اپنے معتقدین سے کہتے ہیں کہ تم لوگ دیو بندی سے رشتۂ مناکحت سلام وکلام مت کرو کیونکہ ان کا عقیدہ خراب ہے، اب ہم لوگ کافی کشمکش میں پڑ گئے ہیں کہ ایک عالم دین اور ہمارے رہنما کے قول و فعل میں اتنا تضاد ہے تو پھر دیدہ ودانستہ ان کی پیروی کس طرح صحیح ہوسکتی ہے اور اب ایسی صورت میں ان کی پیروی از روئے شریعت جائز ہوگی یا نہیں؟ اوران کی اولاد قرآن وحدیث کی روشنی مں حلالی ہوگی یا حرامی؟ تحقیقی دلیل پیش فرمائیں۔

(۲) ہماری جماعت ''بریلی شریف'' کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ مرتدین سے معاملات، دیو بندیوں سے سلام وکلام اور رشتۂ مناکحت مت کرو جبکہ ہم غور کرتے ہیں کہ باستثناء چند اختلافی مسائل کے سب پر ان لوگوں کا عقیدہ ہے اور اس کے برعکس غیر مسلم توحید ورسالت غرض ہر چیز کا منکر ہے لیکن اس کے باوجود ہمارا طبقہ وعلماء بریلوی ودیو بندی اور عوام الناس غرض سبھی لوگوں کا غیر مسلموں سے سلام وکلام اور اکل وشرب اور نشست وبرخاست ہر طرح کے تعلقات وابستہ ہیں۔ اب حالات حاضرہ میں ان غیر مسلموں سے علیحدگی اور تعلقات منقطع کرنا ناخوشگوار اور واقعات کے پیش آنے کا کافی امکان ہے۔ اب ایسی صورت حال میں ایمان ومعاشرہ کو قائم رکھنے کا جو مفید حل ہو، واضح فرما کر ہم عوام کو مطمئن فرمائیں۔

نوٹ: دلائل جوابات جلد تحریر فرمانے کی زحمت گوارہ کریں، عین کرم ہوگا۔ فقط والسلام
المستفتی: محمد حسین احمد عفی عنہ

الجواب:

(۱) وہ لڑکی فی الواقع اگر دیوبندیوں کے عقائد کفریہ رکھتی ہے یا ان پر مطلع ہوکر دیوبندیوں کو کافر نہیں جانتی تو ظاہر ہے کہ وہ مرتدہ ہے اور مرتد کا نکاح عالم میں کسی سے خواہ ہم مذہب ہو خواہ مخالف مذہب، نہیں ہوسکتا۔ ہندیہ میں مبسوط امام شمس الائمہ سرخسی سے ہے:

"لایجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ او مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ ولا مرتدۃ وکذالک لایجوز نکاح المرتدۃ مع احد" (۱)

لہٰذا صورت مسئولہ میں اس تقدیر پر نکاح اصلاً منعقد نہ ہوا بلکہ نکاح کے نام پر سفاح اور اولاد اولاد زنا اور اگر لڑکی نہ خود دیوبندیہ ہے نہ دیوبندیوں کے کفر پر شک کرتی ہے تو نکاح منعقد ہوگیا جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ ہاں دیوبندیوں سے خلط ملط رکھنے سے ضرور ملزم۔ اور توبہ لازم جبتک توبہ نہ کرے، اس سے میل جول ہی جائز نہیں۔ ہاں جو بات موافق شرع کہے اسے ماننا ضروری یہی حکم اسی تفصیل سے لڑکے کی بیوی کے لئے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) دیوبندیوں سے ہم اہلسنت کا اختلاف محض چند فروع میں نہیں، یہ سمجھنا غلطی ہے۔ وہ ہم سے عقائد واصول میں اختلاف رکھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے (دیکھو رسالہ یکروزی، مصنفہ اسماعیل دہلوی) بلکہ جھوٹ بول چکا، وقوع کذب کے معنیٰ درست ہوگئے (فوٹو فتویٰ رشید احمد گنگوہی) جیسا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، ایسا علم تو ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو حاصل ہے۔ (دیکھو حفظ الایمان، اشرف علی تھانوی) حضور سرکار مدینہ کے علم سے شیطان و ملک الموت کا علم زیادہ ہے۔ (دیکھو براہین قاطعہ، خلیل احمد انبیٹھوی، مصدقہ رشید احمد گنگوہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بمعنیٰ نبی آخر الزماں سمجھنا عوام کا خیال ہے، ختم زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں، حضور کے بعد یا حضور کے زمانے میں کوئی نبی پیدا ہوجائے تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا۔ (دیکھو تحذیر الناس، قاسم نانوتوی) یہ عبارتیں بالمعنیٰ نقل کی ہیں۔

---

(۱) الفتاوی الهندیة، کتاب النکاح، ج ۱، ص ۳۴۷، دار الفکر، بیروت

انہی عقائد کی بنا پر علمائے حرمین شریفین نے انہیں کافر فرمایا اور ایسا کافر کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (دیکھو حسام الحرمین) کافر اصلی سے بھی موالات حرام ہیں۔

قال تعالیٰ:

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ(۱)

اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

تفسیرات احمدیہ میں ہے:

''ان الظالمین یعم الکافر و الفاسق و المبتدع و القعود مع کلھم ممتنع ''(۲)

کافر و فاسق و بدمذہب سب کو یہ حکم عام کہ ان سب کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے

البتہ مرتد سے احتراز زیادہ اشد ہے اس سے معاملات بھی جائز نہیں جیسا کہ حدیث سے مستفاد ہے۔ اسی لئے علماء فرماتے ہیں: ''حکم المرتد اشد'' کافر اصلی مسلمان کا کھلا دشمن ہے، اس سے بچنا آسان ہے بخلاف وہابیہ دیابنہ مرتدین کے کہ مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو بہکاتے ہیں۔ اسی لئے ان سے احتراز ان کے فضائح کی تشہیر مؤکد تر ہے اور ضرورت شرعیہ ہر جگہ مستثنیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ

مسئلہ-۲۹

جس شادی میں سنی وہابی کا اختلاط ہو، اس میں شرکت کرنے والے کا حکم شرع!

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) زید کی بیوی بغیر شوہر کی اجازت کے اپنے میکے چلی گئی وہاں پر اس کے بھائی کی شادی تھی اور اس

---

(۱) سورۃ الانعام: ۶۸

(۲) التفسیر الاحمدی، ص ۲۵۵، مکتبہ رحمانیہ

لڑکے کی شادی دیوبندی کے یہاں ہوئی اور جب زید باہر سے واپس آیا تو اس کی بیوی میکے سے سسرال چلی گئی۔ جب زید کو معلوم ہوا کہ میرے سالہ کی شادی دیوبندی کے یہاں ہوئی ہے تو وہ سسرال نہیں گیا اور بیوی کو زید نے ڈانٹا کہ تم کیوں گئی تھی؟ تو اس نے کہا میں اب نہیں جاؤں گی۔ لہٰذا زید کی بیوی نے توبہ کی اور تجدید ایمان کیا ہے۔ کیا تجدید نکاح بھی لازم ہے یا نہیں؟ جواب سے نوازیں!

(۲) اس شادی میں جتنے آدمی شریک ہوئے ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نافذ فرمائیں اور جن لوگوں کو اس کے بارے میں معلوم تھا اور منع کرنے پر بھی وہ شادی میں شامل ہوئے۔ ان کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب سے نوازیں!

المستفتی: محبوب احمد

قصبہ پورنپو، ومحلہ رضا گنج، ضلع پیلی بھیت

الجواب:

دیوبندی مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح نہ مسلمان سے نہ کافر اصلی، نہ اپنے مثل مرتد سے، کسی سے صحیح نہیں۔ درمختار میں ہے:

”لایصلح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احدا من الناس مطلقاً“ (۱)

صورت مسئولہ میں فی الواقع اگر وہ عورت جس کے ساتھ اس شخص کا نکاح ہوا دیوبندی ہے یعنی ان کے عقائد کفریہ کی معتقد ہے یا ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہیں جانتی تو ظاہر ہے کہ مرتدہ ہے۔ لہٰذا اس سے نکاح نہ ہوا۔

(۲) اور اس نام کے نکاح میں جو واقف حال شریک ہوئے سب پر توبہ لازم ہے مگر محض اس شرکت سے کفر لازم نہیں ہوتا کہ تجدید نکاح لازم ہو۔ ہاں اگر اس شرکت محرمہ کو جائز جانے تو بلاشبہ کفر ہے۔ اور تجدید ایمان وتجدید نکاح لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳ جمادی الآخر ۱۳۹۸ھ

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسئلہ-۳۰

مخنث کے یہاں کھانے، پینے، اس سے چندہ لینے اور اس کی نماز جنازہ کے احکام!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) مخنث کے یہاں کھانا پینا کیسا ہے؟ اس کا پیشہ صرف مانگنا ہے اور تھوڑی کاشتکاری بھی ہے، زناکاری سے محفوظ ہے۔ اس کا کہنا ہے ہم کوئی بُرائی نہیں کرتے، صرف مانگ کر لاتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ میرا شروع سے بندھا ہوا ہے کہ کسی کے یہاں پانچ، کسی کے یہاں دس کلو، ہم اسی کو لاتے اور کھاتے ہیں۔

(۲) مخنث اگر کوئی سامان مدرسہ یا انجمن میں دے یا روپیہ دے یا انجمن کا مکان بنائے تو کیا اس سلسلہ میں اس کا لینا چاہئے یا نہیں؟ نیز مسجد میں لینا درست ہے کہ نہیں؟

(۳) مخنث کے جنازے کی نماز ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو مرد کی یا عورت کی نیت کس طرح سے کرے؟

(۴) مخنث اگر کسی پیش امام یا مولوی کو نذرانہ کے طور پر کچھ دے تو لینا کیسا ہے؟

(۵) مخنث کے مکان پر قرآن خوانی یا میلاد شریف کرنا کیسا ہے؟

المستفتی: محمد خالد حسین
گنگوار، ضلع چتور گڑھ، (راجستھان)

الجواب:

(۱،۲) اگر وہ شخص بقدر کفایت کمانے پر قادر ہے تو اسے سوال کرنا حرام ہے۔ اور یہ بُرائی کافی بُرائی ہے۔ اس پر یہ کہنا کہ ''ہم بُرائی نہیں کرتے -الخ'' غلط ہے۔ اس سے اور بے ضرورت سوال سے توبہ لازم ہے جب تک توبہ نہ کرے اس کے یہاں کھانا جائز نہیں اور اس کا چندہ لینا بھی ناجائز ہے جبکہ بعینہ مانگے کے پیسے سے ہونا معلوم ہو اور اگر وہ قرض لے کر دے یا بعینہ اس کا مال حرام ہونا معلوم نہ ہو تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، پیشہ ور مخنث مرد ہی ہوتے ہیں تو یہ سوال کیا کہ ''مرد یا عورت کی نیت کس طرح کی جائے گی''۔ اور اگر سوال خنثیٰ کے بارے میں ہے تو تفصیل سے سوال کیا جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اس کا جواب پہلے گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جائز ہے توبہ کے بعد۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۳۱

بے وجہ شرعی ہجران مسلم سخت گناہ اور دوسروں کو اس پر اکسانا گناہ در گناہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میرے دادا نے تقریباً ۷۵ر سال پہلے اپنا وطن چھوڑ کر پور بندر میں قیام کیا اور میرے والد کی پیدائش سے پہلے اپنا وطن چھوڑ کر پور بندر میں قیام کیا اور میرے والد کی پیدائش سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔ میری دادی میمن محلے میں رہتی تھیں اور میمنوں کا کام کر کے انہوں نے میرے والد کی پرورش کی اور ان کی شادی بھی ایک ایسے گھرانے میں کی جو پردیسی تھے، فی الحال میرے قبیلے میں میری تین بہنیں اور ایک بھائی ہیں۔ میرا چھوٹا بھائی برسوں سے باہر رہتا ہے، میمن محلے میں رہنے کی وجہ سے ہمارے یہاں چھوٹے بڑے موقعوں پر میمن لوگوں کی آمد و رفت بہت تھی اور ہم بھی ان کے یہاں بہت آیا جایا کرتے تھے۔ ابھی ابھی دو ماہ پہلے میں نے اپنی سنجھلی بہن کی شادی میمن قبیلے کے ایک لڑکے سے اس کے ماں باپ کی رضامندی سے طے کی لیکن حال کے میمن کمیٹی کے اراکین یہ شادی نہیں ہونے دیں گے یہ سوچ کر احمد آباد میں ۲۰ر مارچ ۱۹۸۰ء کے روز نکاح کروایا اور وداعی کا جشن ہم لڑکے اور لڑکی والوں نے اپنے گھر منانے کے لئے ۷ار مئی ۱۹۸۰ء کا دن مقرر کیا۔ میں ایک سنی مسلم ہوں پھر بھی میمن کمیٹی کے سات اراکین میں سے چھ نے میمن قوم اور اس کے علاوہ کسی بھی مسلم کام والی کو میرے گھر کام نہ کرنے کے لئے مجبور کیا اور روک دیا اور دعوت ولیمہ کے موقع پر میرے گھر کوئی انتظام نہ ہو سکا اس لئے اپنی جماعت کے علاوہ دوسری مسلم جماعتوں میں سے بھی انتظام نہ ہو سکا، ایسی کوشش کی گئی کہ میرا پروگرام ناکام رہے اور میرے گھر کوئی بھی نہ آئے ایسا اثر جمانے کے لئے کمیٹی کے چھ ارکان نے لڑکے والوں کے لئے دعوت دینے کے

لئے منادی اور دعوت ولیمہ کی جگہ اور برتنوں کا انتظام نہ کرنے کا فیصلہ کیا (حالانکہ لڑکے والے میمن جماعت کے افراد ہیں) تاکہ میمن قوم پر ایسا اثر ہو کہ غیر میمن کی لڑکی سے شادی کرنے والے لڑکے کے قبیلے کو خارج جماعت کیا گیا ہے اور اس ڈر سے میمن جماعت کے دوسرے لوگ لڑکے والے کے گھر اور میرے گھر نہ آئیں، ہم ذلیل ہو جائیں۔ اس کمیٹی کے چھ ارکان کو ایسے ثبوت بتلائے گئے کہ میمن قوم میں غیر میمن کی لڑکیوں سے شادیاں ہوئیں ہیں پھر بھی یہ لوگ نہیں مانے اور ہمیں تعاون نہ دینے کی بات پر اَڑے رہے۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول کے فضل و کرم سے ان چھ ارکان کے سوا میمن قوم کے نوّے فیصدی لوگوں نے ہمارے گھر شرکت کی، کمیٹی کے یہ چھ ارکان کہ جو ہندوؤں رافضیوں اور غیر مسلموں میں شرکت کرتے ہیں پھر بھی وہ میرے گھر خود تو خود لیکن دوسروں کو بھی شرکت نہ کرنے دی، ایسی کوشش کرنے والے ان چھ ارکان کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟ براہ کرم مطلع فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: محمود حسین ابوبکر سنگھار

الجواب:

بے وجہ شرعی ہجران مسلم سخت گناہ اور دوسروں کو اس پر اکسانا گناہ در گناہ ہے۔ فی الواقع اگر ان لوگوں نے ایسی مذموم سعی کی تو وہ لوگ سخت گنہگار حق اللہ و حق العبد میں گرفتار مستوجب عذاب نار ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴ رشعبان المعظم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

□□□

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔(۱)

باب المرض والتداوی

(۱) بنی اسرائیل:۸۲/کنزالایمان

باب المرض والتداوی

مسئلہ-۱

حرمت خون کی تحقیق اقوال فقہائے احناف کی روشنی میں!(مقالہ)

خون حرام قطعی ہے۔قرآن عظیم میں متعدد مقامات پر اس کی حرمت صراحۃً وارد ہوئی ہے اور عین کی طرف حرمت کی اضافت اس امر کا فائدہ دیتی ہے کہ اس میں تصرف ہر طرح حرام ہے اور اس کے استعمال کی تمام وجوہ ممنوع ہیں۔

تفسیر بیضاوی میں زیر آیت کریمہ (اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ) ہے:

اکلها او الانتفاع بها وهی التی ماتت من غير ذكاة والحديث الحق بها ما ابين من حی۔والسمک والجراد اخرجهما العرف عنها، او استثناه الشرع والحرمة المضافة الی العين تفيد عرفا حرمة التصرف فيها مطلقا الا ما خصه الدليل كالتصرف فی المدبوغ (۱)

تفسیر احمدی میں حضرت ملا احمد جیون حنفی علیہ الرحمہ نے بیضاوی سے استناداً جملہ اخیرہ نقل کیا اور اسے مقرر رکھا۔

"ان الحرمة المضافة الی العين تفيد عرفا حرمة التصرف فيها مطلقا الا ما خصه الدليل كالتصرف فی المدبوغ" (۲)

---

(۱) تفسیر البیضاوی المسمی انوار التنزیل واسرار التاویل، ج ۱، ص ۱۰۰، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) التفسیر الاحمدی، سورة البقرة، ص ۴۱، مکتبہ رحیمیہ

نیز سیدی ابوبکر جصاص رازی علیہ الرحمہ احکام القرآن میں فرماتے ہیں:

"المیتة فی الشرع اسم حیوان المیت غیر المذکی وقد یکون میتة بان یموت حنف انفه من غیر سبب لآدمی فیه وقد یکون میتة لسبب فعل آدمی اذا لم یکن فعله فیه علی وجه الذکاة المبیحة له (الی ان قال) وکان ذلک دلیلا علی تاکید حکم التحریم فانه یتناول سائر وجوه المنافع ولذلک قال اصحابنا لا یجوز الانتفاع بالمیتة علی وجه ولا یطعمها الکلاب والجوارح لان ذلک ضرب من الانتفاع بها وقد حرم اللہ المیتة تحریما مطلقا معلقا بعینها موکدا انه حکم الحظر فلا یجوز الانتفاع بشیء منها الا ان یخص شیء منها بدلیل یجب التسلیم له"(۱)

قلت وینطبق ھٰذا الذی ذکر فی المیتة علی الدم المسفوح بالاولی لعموم القاعدة المارة فی البیضاوی وغیرہ وھٰذا ظاھر جدا۔

(۲) یہاں سے معلوم ہوا کہ خون کی حرمت کا افادہ جو قرآن نے فرمایا ہے اس میں کوئی شبہہ نہیں اس لئے کہ نص قطعی بلکہ نصوص قطعیہ اس خصوص میں وارد ہیں اور عرفا کی قید سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خون سے کسی طرح انتفاع کی حرمت نصوص کا وہ مفہوم قطعی یقینی ہے جو نزول قرآن کے زمانے میں عرف عام سے مفہوم ہوا لہٰذا یہ روشن ہے کہ استعمال خون بہر وجہ حرام ہونے پر جبھی سے اجماع بھی چلا آرہا ہے۔

(۳) یہی وجہ ہے کہ خون اعلیٰ درجہ کی نجاست غلیظہ ہے کہ اس کے بارے میں نصوص متوافق ہیں اور اس وجہ سے خون امام اعظم کے نزدیک نجاست غلیظہ کا مصداق ہے اور اس پر اتفاق علماء بھی ہے لہٰذا صاحبین کے نزدیک بھی یہ نجاست غلیظہ ہوا اس لئے کہ صاحبین کے نزدیک نجاست غلیظہ وہ ہے جس کے نجس ہونے پر اتفاق علماء ہو اور اس میں عموم بلویٰ نہ ہو اور امام اعظم توافق ادلہ اور عدم معارض نص دیگر کا اعتبار فرماتے ہیں۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:

الامام رضی اللہ تعالیٰ عنه قال ما توافقت علی نجاسته الادلة فمغلظ سواء اختلف فیه العلماء وکان فیه بلوی ام لا والا فهو مخفف وقالا ما اتفق العلماء علی نجاسته ولم یکن فیه

(۱) احکام القرآن للجصاص، باب تحریم المیتة، ج۱، ص ۱۳۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت

بلویٰ فمغلظ و الا فمخفف الخ(۱)

خون کے نجاست غلیظہ ہونے کی تصریح تمام کتب فقہ میں موجود ہے۔ **فلا نطیل بسرد العبارات و نکتفی فی المقام بما صرح به الخازن حیث قال اتفق العلماء علی ان الدم حرام ولا یؤ کل و لا ینتفع به و انت خبیر بالقدر المتفق علیه بین الامام ابی حنیفة و غیره من الائمة وماهو المراد من الدم عندنا۔**

اس نہج پر بھی خون سے انتفاع کی حرمت مطلقہ قطعاً ثابت ہے تو یہ نہیں کہ محض اس کا کھانا پینا یقینا حرام ہو اور باقی وجوہ انتفاع کی حرمت ظنی ہو۔

(۴) اور جب یہ قاعدہ باتفاق ائمہ مقرر ہوا کہ عین کی طرف منسوب حرمت کا مفہوم عرفی تمام وجوہ تصرف سے منع کلی کے لئے ہے تو ایسی جگہ میں خون سے انتفاع کی ممانعت قرآن کا مدلول اور اس کی نص قطعی ہے تو نص کے ہوتے نہ قیاس کی حاجت نہ قیاس درست قطع نظر اس سے کہ قیاس ہم جیسوں کا وظیفہ نہیں کہ اجتہاد سے قاصر ہیں۔

(۵) خادم فقہ پر پوشیدہ نہیں کہ بسا اوقات حکم مذکور پر مقصور نہیں رہتا بلکہ نظر بالمقصود مذکور کے توابع کو بھی شامل ہوتا ہے اور یہی حکم عام مدلول کلام ٹھہرتا ہے اور قطعیت میں منصوص یا مثل منصوص قرار پاتا ہے اسی جگہ مسئلہ خنزیر کو دیکھئے کہ قرآن میں صاف "لحم الخنزیر" فرمایا مگر امت نے اسے صرف گوشت پر مقتصر نہ جانا بلکہ اس سے حرمت عین خنزیر سمجھی اس لئے بیضاوی میں فرمایا:

انما خص اللحم بالذکر لانه معظم مایو کل من الحیوان وسائر اجزائه کالتابع له(۲)

خازن میں ہے:

"اجمعت الامة علی ان الخنزیر بجمیع اجزائه محرم وانما ذکر اللہ تعالیٰ لحمه لان معظم الانتفاع متعلق به"(۳)

---

(۱) حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، باب الانجاس والطهارة، ص ۱۵۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) تفسیر البیضاوی المسمی انوار التنزیل واسرار التاویل، ج ۱، ص ۱۰۰، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) تفسیر الخازن المسمی کتاب التاویل فی معانی التنزیل، ج ۱، ص ۱۰۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

احکام القرآن میں ہے:

”والامة عقلت من تاويله ومعناه مثل ما عقلت من تنزيله واللحم وان كان مخصوصا بالذكر فان المراد جميع اجزائه وانما خص اللحم بالذكر لانه اعظم منفعته وما يبتغى منه كما نص على تحريم قتل الصيد على المحرم والمراد حظر جميع افعاله فى الصيد وخص القتل بالذكر لانه اعظم ما يقصد به الصيد وكقوله تعالىٰ (اذا نودى للصلوٰة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع) فخص البيع بالنهى لانه كان اعظم ما يبتغون من منافعهم والمعنى جميع الامور الشاغلة عن الصلاة وانما نص على البيع تاكيدا للنهى عن الاشتغال عن الصلاة كذلك خص لحم الخنزير بالنهى تاكيدا الحكم تحريمه وحظراً لسائر اجزائه فدل على ان المراد بذلك جميع اجزائه“ (۱)

تو دم کے بارے میں اگر اکل وشرب پر نص بھی ہو تو اس سے وہی مراد لی جائے گی جو اس کے نظائر میں بتائی گئی۔

(۶) اس جگہ اللہ تعالیٰ نے رخصت کا مدار اضطرار پر رکھا ہے۔

چنانچہ ارشاد ہوا:

”فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ“ (۲)

لہٰذا ضرورت پر ہی بنائے کار ہوگی کہ اضطرار بے ضرورت نہیں ہوتا۔

(۷) اس جملہ متصلہ سے صرف نظر کر کے ”ما جعل عليكم فى الدين من حرج“ سے استدلال عجیب ہے اور حرج کو اس خصوص میں مرتبۂ ضرورت پر رکھنا عین صواب ہے اور توفیق بین الادلہ کا مقتضیٰ ہے۔

(۸) ضرورت کے تحقق کا اطمینان کر لینے کے بعد یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ شرع مطہر کا کوئی دوسرا قاعدہ اس کے معارض تو نہیں اور دماء، فروج، مضار میں اصل حرمت ہے۔ کما صرح بہ سیدی الجد فی فتاواہ۔

---

(۱) احکام القرآن للجصاص، باب تحریم الخنزیر، ج ۱، ص ۱۵۳، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۲) سورۃ البقرۃ: ۱۷۳

(۹) انسانی خون کی حرمت کی علت سب سے جداگانہ ہے اور وہ تکریم ہے اب یہ دیکھنا ضروری ہے کہ تکریم انسان کیا محض بتقاضی ضرورت قابل سقوط ہے؟

(۱۰) تصحیح عقد مسلم خود ضرورت نہیں بلکہ مسلم متدین کو حتی الامکان گناہ سے بچانا اور اس کے فعل کو وجہ صلاح پر محمول کرنا ضرورت تصحیح ہے پھر وجہ صلاح پر وہی فعل محمول ہوسکتا ہے جس کا معاملہ قول کے مانند ہو اور اس میں وجوہ سیئہ وحسنہ محتمل ہوں نہ کہ وہ فعل جو متعین الفساد ہو۔

(۱۱) پھر ضرورت کا معنی تنگی وقلت کا مشعر ہے تو حسب ضرورت تصحیح عقد کا یہ معنی نہیں کہ دائرہ کو وسیع کر دیا جائے اور ہر عقد ناجائز کو جائز قرار دیا جائے علاوہ ازیں تصحیح عقد کا یہ اثر نہیں ہوتا کہ وہ کسی واقعی چیز کو غیر واقعی بنادے مساواتی حصص میں جب یہ طے ہے کہ نقصان ان پر پڑتا ہے اور ترجیح حصص والوں کو ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے تو خلاف واقعہ کوئی صورت ہی مان لینے سے ان کا نقصان تو زائل نہ ہوجائیگا اور تصحیح عقد کا تقاضی مصالح مسلم پر نظر رکھنا اور اسے ضرر سے بچانا بھی جس کا یہاں فوت ہونا متعین ہے تو یہ تصحیح عقد کی کون سی صورت ہوئی؟

فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم میں ایک جزئیہ رد المحتار کے حوالے سے دیکھا گیا۔

''لو نصب شبكة و كان بها آلة جارحة كمنجل و سمى عليه و جرحه حل عندنا كما لو رماه بها۔ انتهى، مختصراً'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

قال بفمہ وامر برقمہ

محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۲

الکحل شراب ہے اور شراب نجس وحرام!

قبلہ وکعبہ عالی جناب علامہ مفتی اعظم ہند اختر رضا خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(۱) ردالمحتار، کتاب الصید، ج ۱۰، ص ۵۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

عرض ہے کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس سلسلہ میں کہ

زید کو ڈاکٹر نے بیئر پینے کے لئے کہا کہ زید اگر اپنے جسم کی تمام بیماریاں دور کرنا چاہتا ہے اور اپنی صحت بنانا چاہتا ہے تو بیئر کا لگاتار استعمال کرے زید نے جب کہا کہ بیئر شراب ہے وہ نہیں پی سکتا تو ڈاکٹر نے اور بہت سے مسلمانوں نے اسے بتایا کہ بیئر جو کاست ہے جس میں پانچ پرسنٹ الکوحل ہے جبکہ طاقت کی دوائیاں جو زید استعمال کر چکا ہے اور سبھی کرتے ہیں اس میں بارہ اور اٹھارہ پرسنٹ الکوحل ہوتا ہے۔ زید نے یہ بھی بتایا کہ بیئر میں نشہ نہیں ہوتا بلکہ بیئر تو ہاضم اور قوت بخش ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں قرآن وحدیث کی روشنی میں صحیح مع حوالہ آگاہ کریں کہ زید بیئر پی سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد اسلم شمسی، اسلم بیڑی اسٹور
سی بی روڈ پورن پور، ضلع پیلی بھیت (یوپی)

الجواب:

بیئر میں جبکہ الکوحل کی آمیزش ہے تو وہ مثل پیشاب کے ناپاک وحرام ہے کہ الکوحل شراب ہے اور شراب نجس وحرام۔ لہٰذا اس کی اجازت نہیں ہوسکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۱۹/رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

صح الجواب!

بیئر شراب ہے اور شراب حرام ونجس ہے اور دوا کے طور پر بھی اس کا استعمال جائز نہیں۔ ”لاشفاء فی الحرام“ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳

انگریزی ادویات سے متعلق تفصیلی سوال وجواب!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

(۱) انگریزی ادویات میں سنا جاتا ہے کہ شراب ضرور ہوتی ہے، عرض کرنا یہ ہے کہ انگریزی ادویات سے علاج کرانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) بخار کے مریض کو ڈاکٹر حضرات جو مکیچر دیتے ہیں اس میں اکثر و بیشتر اسپریٹ، ایمونیہ یا کلوف دم وغیرہ ہوتا ہے، اس مکیچر کو پینا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) اسپرٹ پاک ہے یا ناپاک؟ بر تقدیر ثانی اگر ناپاک ہے تو ڈاکٹر انجکشن لگاتے وقت اسپریٹ لگا کر جگہ کو صاف کرتے ہیں اور کبھی کپڑے پر بھی لگ جاتا ہے۔ آیا وہ جگہ اور کپڑا اس کا اثر ختم ہونے کے بعد بھی بغیر دھوئے پاک ہے یا نہیں؟

(۴) درد گردہ میں ڈاکٹر نشہ کا انجکشن لگاتے ہیں جس سے مریض نشہ میں ہو جاتا ہے اور درد کا احساس نہیں ہوتا، یہ جائز ہے یا نہیں؟

(۵) یہاں یونانی حکماء کی بہت کمی ہے بلکہ دور دور تک کوئی حاذق حکیم نہیں۔ ایسی صورت میں انگریزی علاج کرانا درست ہے یا نہیں؟

(۶) ڈاکٹر طاقت کی جو دوائی لکھتے ہیں، سنا جاتا ہے کہ اس میں شراب ضرور ہوتی ہے، میں نے ایک انگریزی پڑھے لکھے سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ انگلش میں شراب کو الکحل (Alcohal) کہتے ہیں اور ضرور ہوتی ہے۔ لیکن ایک ڈاکٹر بی ایم ایس سے پوچھا جو وہابی ہے تو اس نے بتایا کہ شراب نہیں بلکہ ہم اسے ایک دوائی جانتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کا پینا کیسا ہے؟

(۷) کیپسول کے بارے میں ایک مولانا صاحب نے یہ فرمایا کہ جہاں یہ بنتے ہیں وہاں میں نے جا کر میری جان پہچان تھی پوچھا کہ کس چیز سے بنتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ مردار کی ہڈی پر جو جھلی ہوتی ہے اس سے بنائے جاتے ہیں۔ دریافت کرنا یہ ہے کہ کیپسول ثابت نگلنا جائز ہے یا نہیں؟ کچھ لوگ اس کو پلاسٹک بھی بتاتے ہیں۔ جواب مستحکم و مدلل عنایت فرمائیں۔

شفاعت علی اشرفی، ساکن گڑیا، ضلع گنگانگر

الجواب:

(۱، ۲) بلاضرورت شرعیہ جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ناپاک ہے اور اس جگہ کو دھونا ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جائز ہے بہ ضرورت شرعیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) درست ہے اور شراب کے استعمال سے پرہیز لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) وہ شراب ہے اور وہابی نے جھوٹ کہا کہ شراب نہیں، اسے پینا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) جائز ہے جبکہ دوا کا نجس ہونا یقینی طور پر نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴

بلاضرورت ملجئہ شرعیہ آپریشن حرام، نہ ایک حرام بلکہ چند حرام!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ہندہ کی عمر اٹھائیس سال ہے اور دو بچوں کی ماں ہے، ادھر مسلسل تین سال سے ہر سال حمل خراب ہو جاتا ہے، کبھی چھ کبھی سات اور کبھی آٹھ ماہ ہی میں اسقاط ہو جایا کرتا ہے۔ اب ماہر ڈاکٹروں کی تشخیص یہ ہے کہ رحم میں خرابی آگئی ہے جس کی وجہ سے اسقاط ہو جایا کرتا ہے مگر رحم کو بذریعہ آپریشن ٹھیک کیا جائے تو بچہ جننے کی صلاحیت جاتی رہتی ہے، نیز ڈاکٹروں کی یہ بھی تشخیص ہے کہ آئندہ اگر حمل رہا تو زوجہ اور بچہ دونوں کی زندگی کو خطرہ ہے، اس لئے ڈاکٹروں کا مشورہ یہ ہے کہ اگر ہندہ کو اپنی زندگی بچانی ہے تو بذریعہ آپریشن رحم کو نکلوادے اس لئے کہ اس طرح رہنے میں زن وشوہر کے اختلاط پر حمل قرار پا سکتا ہے اور حمل کی صورت میں زچہ اور بچہ دونوں کی زندگی کو خطرہ ہے اور اختلاط بھی ضروری ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ مذکورہ بالا وجوہ جو متذکرہ صورت سوال ہیں، ہندہ کے لئے بذریعہ آپریشن رحم کو نکلوادینا شرعاً درست ہوگا یا نہیں؟ اگر درست نہیں ہے تو پھر ہندہ کی زندگی کی حفاظت کی کیا تدبیر ہوگی؟ کیونکہ شرعاً اپنی زندگی کی حفاظت بھی ضروری ہے اور ڈاکٹر سے آپریشن نہ کرا کر اور کسی ذریعہ یا دوا سے منع قرار حمل کی تدبیر کی جائے تو شریعت اجازت دیتی ہے یا نہیں؟ مگر ڈاکٹروں کا اصرار آپریشن ہی کے متعلق ہے اس لئے بہت جلد براہ کرم پوری وضاحت کے ساتھ حکم شرعی تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: محمد نظام الدین خان رضوی، ساکن کوارٹر ۷۷۴، اسٹریٹ ۳۵، ہالینڈ

الجواب:

بلاضرورت ملجئہ شرعیہ آپریشن حرام، نہ ایک حرام بلکہ چند حرام۔ اور صورت مسئولہ میں ضرورت شرعیہ کا فقدان ظاہر ہے کہ ضرورت شرعیہ وہ ہے جس کے بغیر چارہ نہ ہو اور یہاں چارۂ کار یقینا موجود ہے دوا کے ذریعہ رحم کی تقویت ممکن ہے اور عارضی منع حمل کی تدبیر بھی ہوسکتی ہے۔ لوپ وغیرہ کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے تو ڈاکٹر کا مشورہ یقینا افترا اور اصرار وہی حیلہ ہے جو نسبندی کے لئے کیا جاسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

۱۷/شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۵

شفا کے لئے کسی کافر کے کہنے پر چبوترے پر گلگلے بکھیرنا کیسا؟

علمائے کرام اس استفتاء کا جواب دیں

ایک مسلمان کا بچہ جس کو ماتا نکل رہی تھی اور آنکھ میں پھولا تھا کسی ہندو نے کہا گلگلے لے جا اور اس بچے کو لے جا، فلاں چبوترے پر گلگلے بکھیرنا اور چبوترے کی دھول آنکھ پر بچے کی ملنا، بچہ اچھا ہو جائے گا۔ چنانچہ اس مسلمان نے ایسا ہی کیا، معلوم ہونے پر چند مسلمانوں نے توبہ کروایا اور کلمہ پڑھایا۔ علمائے دین اس میں کیا کہتے ہیں؟ قرآن وحدیث سے بتائیں۔

المستفتی: حافظ ٹونکی

الجواب:

توبہ فرض تھی، جو اس نے کرلی۔ مولیٰ تعالیٰ قبول فرمانے والا ہے۔ آئندہ سخت احتراز لازم، بیوی

رکھتا ہوتو تجدید نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۶

دعا تعویذ کرنا کس طور پر جائز ہے؟

حضور مفتی اختر رضا خاں صاحب کی خدمت میں پیش ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) ایک عالم حافظ اہلسنت وجماعت سے ہے، دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد (گجرات) سے فارغ ہے۔ مسئلہ پوچھتے ہیں کہ جو امام صاحب تعویذ بناتا ہو شرع کے مطابق اور فی سبیل اللہ حاجت مندوں کو دیتا ہو اور اس کے سر پر پیر ومرشد کا سایہ ہے جن کی اجازت سے وظائف جنات پڑھتا ہے، جو بات ہوگئی ہو وہ جنات کے ذریعہ بتاتا ہے۔ سانپ، بچھو، آدھے سر کا درد، بلکہ کوئی بھی مصیبت زدہ کی مصیبت وظائف کے ذریعہ دور کرتا ہے۔ اس نے سورۂ جن کی زکاۃ ادا کی ہے، ساڑھے تین ماہ چلہ کشی کی ہے اور تعویذ بناتے ہیں اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی وظائف والی کتابوں کا وظیفہ کیا کرتے ہیں، امامت اور تدریسی کام کرتے ہیں تو ایسے امام کو مسجد میں امام رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) ایک حضرت سنی ہیں اور وہ تعویذ فلیتہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور جائز طریقہ سے قرآن کی آیتوں پر عمل کرتے ہیں تو ایسے آدمی امامت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) ساڑھے تین ماہ کی چلہ کشی کرنے کے بعد جنات نے عابد کو ایک عربی عبارت پڑھنے کے لئے بولا ہے وہ پڑھنے سے جنات عابد کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور جو پوچھے اس کا شرع کے مطابق جواب دیتا ہے اور مرض ہو تو مریض کی کیفیت کہتا ہے، اگر جناتی، آبی، خاکی، آتشی، بادی جو بھی ہو، کہتا ہے اور علاج بتاتا ہے تو جس آدمی نے جنات کو تابع کیا ہو، ایسے آدمی کو امامت کی اجازت ہے یا نہیں؟

(۴) جو امام وظائف پڑھتا ہو، شرع کے مطابق عمل کرتا ہو، اور عدد کے تعویذ ونقش اور پانی میں قرآن کی آیتیں پڑھ کر دم کرتا ہو اور جھاڑ پھونک کرتا ہو اور نماز کی پابندی کرتا ہو۔ ہر کام شرع کے مطابق کرتا

ہو۔ایسے امام کوامامت کرنا جائز ہے یاناجائز؟

المستفتی: مولوی حافظ عباس احمد علی
مقام پپلیا، تعلقہ وضلع بھروچ وایا کھلود

الجواب:

(۱، ۲، ۳، ۴، ۵) آیات قرآنیہ یونہی اوراد و وظائف معلومۃ المعنی کا پڑھنا قضائے حوائج وحصول مہمات کے لئے یونہی لکھنا بے شک جائز ومستحسن ہے، صرح بہ علمائنا والامام الغزالی وابن حجر فی الفتاوىٰ الحدیثیۃ۔ یونہی حاضرات اگر عمل علوی سے ہو نہ عمل سفلی سے جس میں شیاطین سے استعانت ہوتی ہے اور وہ کلمات کفریہ پڑھواتے ہیں، جائز غرض سے ہو تو جائز ہے یونہی وہ بات جن سے پوچھا جو گزر چکی ہو یا جوان سے متعلق ہے کہ وہ اسے بتا سکتے ہیں پوچھنا جائز ہے اور غیب پوچھنا مثلاً فلاں مقدمہ میں کامیابی ہوگی یا نہ ہوگی؟ یہ پیشہ کہانت ہے اور کہانت حرام ہے اور کاہن کی تصدیق کفر ہے، تفصیل کے لئے فتاویٰ افریقہ دیکھئے۔ امام مذکور اگر جائز طور سے جائز مقاصد کے لئے تعویذ دیتا اور جنات سے غرض صحیح شرعی کے لئے تعلق رکھتا ہے اور ان سے وہی باتیں پوچھتا ہے جو پوچھنا جائز ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی اور مانع نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ربیع الآخر ۱۳۹۵ھ

صح الجواب۔ واللہ اعلم بالصواب	الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
تحسین رضا غفرلہٗ	ریاض احمد سیوانی غفرلہٗ

مسئلہ-۷

چھوت کا عقیدہ خلاف شرع ہے!

جناب قبلہ وکعبہ اعلیٰ حضرت محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ، بریلی شریف!

گزارش یہ ہے کہ میرے گھر میں کھانا نہ کھانے سے یہ قصہ ہوا کہ میری بہو کوٹی بی کی بیماری ہے،

ڈاکٹر صاحب نے منع کیا کہ اس کو ہر بات میں الگ رکھو، جیسے کھانا کھانا، سونا، منہ سے منہ لگا کر بات کرنا، یہ بیماری چھوت کی ہوتی ہے۔اس بات کا بہت خیال رکھا جاوے۔ میں نے اپنی بہو کو ہر چند منع کیا کہ تم کھانے میں ہاتھ مت لگایا کرو مگر وہ نہ مانی اس کے جواب میں یہی کہا ہم کو کوئی جس بات کو منع کرتا ہے ہم اسی کو کرتے ہیں، میں نے اس کے ہاتھ کا کھانا چھوڑ دیا۔اس کے بھائی اور باپ نے آکر بہت کچھ اودھم مچایا اور مجھ سے لڑے کہ تم کھانا نہیں کھاؤ گے تو تم کو ہتھکڑی، بیڑی ڈلوا دوں گا۔ یہ کہہ کر چلے گئے۔ یہ دن کے دس بجے کا قصہ ہے اسی دن دوپہر کو بہو کی ماں اور خالہ آئیں اور اس قدر اودھم مچایا کہ سارا محلہ پریشان ہوگیا۔ ان کو لاکھ سمجھایا مگر ان کی ایک سمجھ میں نہیں آیا اور اپنے بچوں کے ذریعہ سامان بھیجنا شروع کر دیا جیسے کپڑے، زیور اور جو اس کے کام کی چیزیں تھیں، ماں اور خالہ لے کر چلی گئیں۔ اسی رات کو بہو کا باپ، بھائی اور دو تھانیدار، دو پولیس والے وہ مع بندوق پستول کے تیار اور چار غنڈے ٹائپ کے آدمی اور باپ، دو بیٹے رات کو ساڑھے گیارہ بجے کے قریب مجھ کو سوتے میں گھیر لیا، میں گھبرا گیا اور تھانے دار نے کہا بڑے میاں تمہارا ان کا کیا جھگڑا ہے؟ ہم نے کہا کچھ نہیں یہ لڑکی کو لینے آئے ہیں میں نے کہا آئے ہوئے پندرہ دن بھی نہیں ہوئے ہیں خیر اگر یہ لے جانا چاہتے ہیں تو ہم صبح بھیج دیں گے وہ لوگ یک زبان ہو کر بولے ابھی لے جائیں گے میرے بڑے بچے نے کہا آپ لوگ تشریف لے جاویں ہم ابھی پہنچا دیں گے کیونکہ ہماری بدنامی ہوگی کہ ان کی بہو بیٹی کو پولیس والے لے گئے، میرے بہو بیٹے کو بھی سوتے سے بلوایا تھا، تھانیدار نے کہا بھائی گھر بگڑ رہا ہے بڑے میاں صبح کو بھیج دیں گے، گھر بڑی مشکل سے بنتا ہے بگڑ فوراً جاتا ہے اگر یہ نہیں بھیجیں گے تو میں لے جاؤں گا مگر کوئی نہیں مانا لڑکی بھی جانے کو تیار ہوگئی جبکہ خاوند تھا، اس کی بغیر اجازت ان لوگوں کے ساتھ چلی گئی اور وہ لوگ تھانے میں لے کر پہنچے اور رپورٹ لکھوائی کہ میں اپنا علاج کروانے کے واسطے اپنے باپ بھائی کے ساتھ جا رہی ہوں، اچھی ہونے پر پھر واپس آجاؤں گی۔ گزارش ہے کہ ہم لوگوں کی عزت خاک میں ملا کر پولیس کے ساتھ چلی گئی اور اس کے بعد تھانے میں پہنچی۔ میں اپنے بچے کی دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں، اس کو ٹی بی کی بیماری ہے ایسی صورت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ اور لڑکا طلاق دینا نہیں چاہتا ہے یہ لوگ شریر ہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس واسطے شریعت کا حکم ہمارے پاس ہونا لازمی ہے کہ تھانہ کچہری میں بتا

سکیں اور اپنے بچے کی دوسری شادی کرا سکیں اور ان لوگوں سے اپنی جان بچائیں۔ ہمارے پاس بھوگی ٹی بی کا سارٹیفکٹ موجود ہے، ہم نے لے لیا ہے۔

المستفتی: ماسٹر غلام محی الدین

جیوا جی گنج، پیش امام مسجد سرائین ملا جی لشکر، گوالیاز، (ایم پی)

الجواب:

چھوت کا عقیدہ خلاف شرع متین ہے۔ حدیث میں ہے:

''لاعدوی لا طیرۃ'' (۱)

اسلام میں چھوت باطل ہے

''فمن اعدی الاول'' (۲)

کسی کا مرض اگر کسی کو اڑ کے لگتا ہے تو پہلے کو کس نے لگا دیا؟

آپ کے لڑکے کو دوسری شادی حلال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۹/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸

پیشاب یا کتے کے لعاب سے دوا کرنا کیسا؟

ایک آدمی کے پیروں پر پھنسیاں ہیں اور ان میں چھاجن ہے، سخت تکلیف میں مبتلا ہے ایک طبیب نے بتایا ہے کہ اپنا پیشاب چار روز کا جمع کر کے پھنسیوں و چھاجن پر ڈالیں۔ اب وہ آدمی وضو کر کے کیا کرے؟ آیا اس پر مسح کرے، پانی نہ لگائے؟ ایک طبیب نے بتایا ہے کہ کتے کے لب سے چھوائیں۔ پھر وضو کے وقت کیا کریں؟ پانی نہ لگائیں؟

---

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب السلام، باب لا عدوی ولا طیرۃ، ج ۲، ص ۲۳۰، مجلس برکات

(۲) سنن ابی دائود، کتاب الکہانۃ والتطیر، باب فی الطیرۃ والخط، ص ۵۴۶، فیصل پبلیکشنز

الجواب:

پیشاب اور کتے کا لعاب نجس ہیں اور نجس سے دوا کرنا بےضرورت شرعیہ ملجئہ جائز نہیں اس جگہ ضرورت شرعیہ یہ ہے کہ کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا ہو اور اسی حرام سے حصول شفا کا یقین ہو اور یہ صورت بہت نادر ہے۔ لہٰذا اس کی بےضرورت اجازت نہ ہوگی۔ پانی اگر نقصان کرتا ہو تو اس جگہ مسح کر لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۳؍صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

□□□

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ اور بچو جھوٹی بات سے۔(۱)

باب الکذب والنمیمۃ

(۱) الحج: ۳۰/ کنز الایمان

باب الکذب والنمیمۃ

مسئلہ-۱

امام کی غیبت کرنے والے کی نماز ہوگی یانہیں؟

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے متعلق کہ

(۱) زید نے اپنے امام کی غیبت کی، پھراسی امام کے پیچھے نماز پڑھ لی۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کی نماز اور اقتداء درست ہوئی یانہیں؟

(۲) زید نے دل میں کراہت رکھی اور امام کی کراہت رکھ کر نماز پڑھی۔تو ایسی صورت میں نماز کا اعادہ تو نہیں ہے؟

(۳) کیا غیبت اور کراہت سے امام کی اقتدا درست نہیں ہوتی ہے؟ برائے کرم تحریر فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔صدہا مہربانی ہوگی۔

(۴) ٹخنے سے نیچے پائجامہ،تہبند باندھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ حدیث وقرآن کی روشنی میں مع دلائل نقل فرمائیں۔

(۵) اگر کسی کی عادت ہوگئی تو اس پر کیا حکم کیا جائے گا؟

المستفتی: محمد عبدالقدوس رضوی نعیمی
دارالعلوم جامعہ رضویہ،قصبہ کیمری،ضلع رامپور

الجواب:

(۱) غیبت حرام ہے،زید مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا،اس پر توبہ لازم ہے،امام میں اگر کوئی شرعی نقص نہ

تھا تو زید کی اقتداء ونماز میں کوئی خلل نہ آیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲، ۳) اگر کراہت بوجہ شرعی ہے تو اعادہ نماز واجب ہے اور اس کی اقتدا ناجائز ہے، جبکہ امام میں نقص شرعی بہ طریق شرعی ثابت ومشتہر ہو۔ اور اگر کراہت بے وجہ ہو تو زید ہی ملزم وگناہ گار ہے۔

(۴، ۵) اگر از راہ تکبر نہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے، ورنہ مکروہ تحریمی، اور اس کے ساتھ نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ ہندیہ میں ہے:

''اسبال الرجل ازارہ اسفل من الکعبین ان لم یکن علیٰ وجہ الخیلاء - الخ'' (۱)

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۲

جھوٹ بولنا اور جھوٹی تحریر لکھوانا اور اس پر جبر کرنا حرام ہے!

سیدی وسندی حکیم الحاج وقبلہ مفتی اعظم ہند محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری دام برکاتہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(۱) زید نے ایک فتویٰ زید وبکر کے حوالہ سے منگایا اور اس فتویٰ کو مسجد میں کھڑے ہوکر زید وبکر کی جگہ نام لے لے کر پڑھا جبکہ جس کا نام لیا گیا ہے اس پر یہ جرم عائد نہیں ہوتا ہے تو کیا زید کا مسجد میں عوام الناس کے سامنے نام لے لے کر پڑھنا اور سلام وکلام سے روکنا اور شرارت آمیز جملے استعمال کرنا جس سے فساد برپا ہو، درست ہے کہ نہیں؟

(۲) زید کی کچھ شکایتیں کچھ لوگوں نے تحریراً زید کے مرشد کو ارسال کیں جبکہ وہ لوگ خود زید کے مرشد سے ہی مرید ہیں، اس پر زید سے مرشد نے فرمایا کہ ان تحریروں کا تحریری جواب دو۔ اس پر زید نے اپنے مرشد کے حکم کی تعمیل لوگوں سے اپنی شان میں جھوٹی تحریر جبراً لکھا اپنی بات کو صحیح کرنے کے لئے تیار کی

(۱) الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب التاسع فی اللبس، ج۵، ص ۳۸۶، دار الفکر، بیروت

اور جنہوں نے اپنی تحریریں زید کو دی ہیں ان کے لئے توبہ کرنے کو تیار ہیں جو زید نے جبراً لکھائی ہیں۔ ایسی حالت میں زید کا جبراً اپنی شان میں جھوٹی تحریریں لینا اور مرشد کو جھوٹی تحریریں دینا اور مرشد سے جھوٹ بولنا کیا گناہ نہیں؟ کیا ایمان سے خارج ہونا نہیں؟ کیا مریدی سے خارج ہونا نہیں؟

(۳) زید اپنے آپ کو اہلسنت و جماعت سے جوڑتا ہے جبکہ اس کا میل جول، اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سلام کرنا، سلام کا جواب دینا وہابیوں سے ہے اور نیک چلن سنیوں کی عیب جوئی کرنا عادت میں شامل ہے، کیا اس شکل میں زید پر کوئی جرم عائد ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے تو کون سا جرم عائد ہوتا ہے؟

(۴) زید ایک دینی مدرسے میں مولوی کی حیثیت سے ہے اور تعلیم دیتا ہے مگر اپنے مسلمان سنی بھائیوں میں آپس میں لڑانے کی کوشش میں رہتا ہے اور سنیوں کی امامت بھی کرتا ہے۔ کیا زید دینی تعلیم دینے کا مستحق ہے؟ کیا زید امام بننے کا مستحق ہے؟ کیا زید سے میل جول رکھا جائے؟ کیا زید کی کہی بات مانی جائے؟ کیا زید سے سلام و کلام کیا جائے؟ کیا زید کی تقریب میں شرکت کی جائے؟ زید کی کسی بھی بات پر عمل کیا جائے؟ حضور تفصیل سے اس مسئلہ سے واقفیت حاصل کرائیں۔

(۵) زید اپنے سرکاروں کے متعلق یہ بیان کرے کہ ان سے فیض کم ملے گا یا یوں کہے کہ ان سے بیعت مت ہو، ایسے مرید کے لئے کیا حکم ہے؟

(۶) زید قول و فعل کا سچا نہیں، کیا عوام ایسے شخص کا بائیکاٹ نہ کرے۔ یا سیدی جواب سے سرفراز فرمائیں، کرم ہوگا

(۷) جو لوگ زید کے سرکاروں کی بُرائی کریں، مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انکار کریں، ان میں تاویلیں تلاش کریں اور زید انہیں میں شامل رہے تو کیا زید پر کوئی جرم عائد ہوتا ہے؟

(۸) زید کو اس بات کا علم کہ جو لوگ زید کے مرشد کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور اس بات کا بھی علم ہو کہ یہ لوگ گستاخ ہیں اور زید کے پاس باشرع گواہ بھی ہوں پھر بھی زید اپنے سرکاروں کو بدظن کرنے کے لئے قسم شرعی بہ حوالہ پیش کرے کہ یہ سب جھوٹ ہے تو کیا زید بیعت سے خارج اور موردالزام نہیں؟

(۹) زید ایسے شخص کے لئے جھوٹے الزام لگائے جو حق پر ہو اور ایسے شخص کی پیروی کرے جو باطل پرست ہو تو کیا زید جرم میں داخل نہیں؟

(۱۰) زید حق پرست کے ساتھیوں کے بارے میں گندے گندے جملے استعمال کرے۔ان کے لئے غلط بیانی کر کے فتویٰ حاصل کرے،ان کی بُرائی عوام میں کرے،ان کو گالیاں دے،ان سے دشمنی رکھے اور باطل پرست کو گلے سے لگائے تو کیا زید جرم میں داخل نہیں؟

المستفتی: کاظم حسین ہاشمی برکاتی (جالون)

الجواب:

(۱) نہیں بلکہ زید گنہ گار ہے،توبہ کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جھوٹ بولنا اور جھوٹی تحریر لکھوانا اور اس پر جبر کرنا حرام ہے اور جھوں نے معمولی دباؤ سے تحریریں لکھیں وہ بھی گنہ گار ہوئے مگر اس وجہ سے زید مرتد اور ایمان سے خارج نہ ہوا۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) وہابیہ سے میل جول حرام اور مسلمانوں کی عیب چینی بھی،جس سے توبہ فرض ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جبکہ وہ واقعی ایسا ہے تو اس کی امامت مکروہ تحریمی اور اسے امام بنانا،مدرس بنانا،اور اس سے میل جول حرام ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) بے وجہ شرعی کہتا ہے تو گنہ گار ہے توبہ کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) ضرور کریں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) اشد گنہ گار ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) زید سخت گنہ گار ہے مگر بیعت سے خارج نہ ہوگا جب تک کوئی قول وفعل منافی ایمان صادر نہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) ضرور ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) ضرور مجرم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳

غیبت زنا سے زیادہ سخت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید نے نکاح پڑھایا جس کا اس کو پیسہ دیا گیا، بکر نے زید سے جور وظلم سے پیسہ لے کر مسجد میں لگا دیا۔اب دریافت یہ ہے کہ یہ پیسہ مسجد میں لگانا کیسا ہے؟ اور اس پیسہ کا حقدار زید ہے یا بکر؟ اگر زید ہے تو بکر کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۲) زید، بکر، عمرو وغیرہ امام کی اقتدا کرتے ہیں پھر اس کی بدگوئی کرتے ہیں اور ان پر جھوٹا الزام رکھتے ہیں اور بہت ساری باتیں شریعت کے خلاف کہتے ہیں۔ایسے لوگوں کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔فقط والسلام

المستفتی: محمد کبیر الدین
موضع کھتولہ، بریلی شریف

الجواب:

(۱) بکر کو اس سے جبراً پیسہ لینا جائز نہ تھا، نہ اسے مسجد میں لگانا جائز تھا، بکر پر توبہ لازم ہے اور زید کو تاوان بھی دے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بے ثبوت شرعی کسی مسلم کی طرف کسی گناہ کبیرہ کی نسبت حلال نہیں ہے پھر بہتان تو بہت سخت ہے اور غیبت زنا سے زیادہ سخت ہے۔برتقدیر صدق سوال یہ لوگ سخت گناہ گار مستوجب نار، حق اللہ و حق العبد میں گرفتار ہیں، توبہ کریں اور امام سے معافی بھی چاہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
مرکزی دارالافتاء، ۸۲ سوداگران، بریلی

مسئلہ-۴

جھوٹ بولنا، بہتان باندھنا، غیبت کرنا سب کبیرہ گناہ ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان دین اس مسئلہ میں کہ

زید بکر سے بکریاں کی دلالی کرتا ہے، یہ مطلق جاہل ہے کبھی کبھی ہفتہ دومہینہ میں ایک دوروز نماز پڑھ لیا کرتا ہے اور ٹھونگے مار مار کر نماز پڑھتا ہے اور اذان بھی غلط دیتا ہے اور چھوٹے معصوم بچے وغیرہ سب کی قبر پر اذان دیتا ہے، امام صاحب نے نماز اذان کے متعلق سمجھایا کہ صحیح صحیح اذان دیں اور ٹھونگے مار کر نماز نہ پڑھیں تو زید چڑھ گیا اور ناراض بھی ہوگیا جس کی وجہ سے زید نے امام صاحب کے بارے میں بھی بُری شکایت کرنی شروع کردی یعنی غیبت کے علاوہ بہتان اور جھوٹے الزام بھی لگائے تاکہ امام کو مسجد سے اس بہانے نکال دیں لیکن مقتدی صاحبان حسب معمول اپنی نمازیں پڑھتے ہیں اور زید کو لعن طعن کرتے ہیں لیکن پھر بھی زید اپنی فطرت سے باز نہیں آتا ہے اور زید کے فیور میں کوئی نہیں آیا لیکن چند بے نمازی جاہل طبقہ کے ان کی حمایت میں آگئے، میٹنگ ہوئی جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ امام صاحب اور زید کو آپس میں میل جول کرادیا جائے تاکہ زید کے دل میں جو بغض وکینہ ہے وہ نکل جائے اور میل محبت اور زیادہ ہوجائے اور زید کا دل صاف ہوجائے۔ بہرحال آپس میں میل محبت ہوگئی کچھ ہی روز کے بعد زید پھر شکوہ شکایت کرنا شروع کردیا اور آپس میں ایک دوسرے کو لڑانے کی کوشش کی۔ زید نے اس طرح سے دوتین مرتبہ مصافحہ وغیرہ کیا لیکن دل سے بغض وحسد نہیں نکالا۔ زید کبھی کبھار بالاتفاق نماز پڑھ لیتا ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ میں نمازی ہوں، ہوٹل وغیرہ کی چائے نہیں پیتا ہوں لیکن زید ہمیشہ چائے ہوٹل کے آس پاس اور بازاروں میں بیٹھتا ہے اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہتا ہے۔ زید چائے ہوٹل کی نہیں پیتا لیکن گھر والے سب بے نمازی اور جمعہ تک کی نماز نہیں پڑھتے اور رمضان شریف کے روزے بھی نہیں رکھتے ہیں، اپنے آپ کو دعویٰ کرتا ہے کہ میں متقی پرہیزگار ہوں، زید ہمیشہ جھوٹ اور گالی وغیرہ بکتا رہتا ہے۔

المستفتی: حافظ محمد سمیع اللہ صاحب رضوی

محلہ نمبر ۵۹ ۴، کمیلا منڈی، دہلی گیٹ، اجمیر (راجستھان)

الجواب:

جھوٹ بولنا، بہتان باندھنا، غیبت کرنا سب کبیرہ گناہ ہیں، زید بے قید اگر ان باتوں کا مرتکب ہے تو اس پر توبہ لازم ہے اور نمازوں کی پابندی فرض ہے اور نمازیں برعایت آداب نماز ضروری اور اپنے اہل وعیال کو بھی نماز روزہ کا حکم دینا ضرور ورنہ اشد گنہ گار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۱/ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۵

جو شخص جھوٹ بولنے کا عادی ہے اس کی بات بے تحقیق ماننے کے قابل نہیں!

علمائے دین! السلام علیکم

بعد سلام گزارش یہ ہے کہ پورن پور میں منصوری برادری میں کچھ نفسانفسی چل رہی تھی تو بکر منصوری نے کہا جو بات میں نے کہی ہے وہ سچ سچ کہہ دوں گا، مسجد میں چلو کہ ہر قسم کھا کر صاف صاف کہوں گا تو اس پر زید قادری نے کہا کہ ہم ماننے کو تیار نہیں ہیں اگر سردار احمد سر پر قرآن بھی رکھ لیں گے تو بھی ہم ماننے کو تیار نہیں۔

المستفتی: سردار احمد منصوری

محلہ ساہوکارہ، قصبہ پورن پور، ضلع پیلی بھیت

الجواب:

سوال میں مسئول عنہ کا نام ظاہر کرنا بہتر نہیں ہے بلکہ اسے مبہم رکھنے کا استحبابی حکم ہے۔

زواجر میں ہے:

”والافضل ان یبهمه“(۱)

پھر جو حکم یہاں تحریر ہوتا ہے وہ بر تقدیر صدق سوال ہے۔ مسلمان کو دوسرے مسلمان کی بات پر اعتماد چاہئے بے وجہ شرعی اس کی تکذیب محض بدگمانی سے جائز نہیں اور اس کی قسم پر بلا وجہ اعتبار نہ کرنا اور زیادہ سخت ہے۔ ہاں اگر وہ شخص جھوٹ بولنے کا عادی ہے تو اس کی بات بے تحقیق ماننے کے قابل نہیں اور اب جو نہ مانے، ملزم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۶/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

□□□

(۱) الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثامنہ والتاسعة والاربعون بعدالمأتین الغیبه والسکوت علیها ج ۲، ص ۱۲، القاهرة